آذکارِ نوشاہیہ

Marfat.com

سیّد شرافت نوشاہی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

رسالہ فیض مقالہ

آثارِ نوشاہیہ

مشتمل بر

حالات و مقالات حضرات مشائخ قادریہ نوشاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

تالیفِ لطیف

حضرت مولٰنا ابو الظفر سید شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی مدظلہٗ

مقیم آستانہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قدس اللہ سرہ العزیز

مقام ساہن پال شریف ۔ ضلع گجرات

ناشر

انجمن ساداتِ نوشاہیہ ۔ ساہنپال شریف (گجرات)

تحفہ مجددی

بخدمت جناب فخر اقبال صاحب

شرافت نوشاہی

۳/۱۵/۶۸

Marfat.com

130537

بارِ اوّل

جُملہ حقُوق بحقِ ناشِر محفُوظ ہَیں

ناشِر
"انجمن سادَاتِ نوشاہیہ" ساہن پال شریف ضلع گجرات

تصنیف : ۴ محرّم ۱۳۵۴ھ
اضافۂ حواشی: ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء

اشاعت: ۱۹۶۴ء

(فی جلد: ایک روپیہ)

مندرجہ ذیل پتوں سے کتاب ہذا طلب فرمادیں :-

۱۔ مکتبۂ نوشاہیہ - ساہنپال شریف - ڈاکخانہ ٹھٹّہ عالیہ - ضلع گجرات
۲۔ جدید کتاب خانہ - چوک شاہ دولہ مُسلم بازار - گجرات سٹی -
۳۔ دارالاشاعت علُوم اسلامیہ - حسین آگاہی - ملتان شہر
۴۔ مولوی شمس الدّین تاجر کُتُب - زیرِ مُسلم مسجد - لوہاری گیٹ - لاہور

مطبُوعہ استقلال پریس - چوک مینار - انارکلی - لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین اذکارِ نوشاہیہ

مضمون	صفحہ
تالیف کا عکس۔	
حرفِ اولین	۷
پیش لفظ	۱۱
عرض حال	۱۳
اغاز کتاب	۱۵
شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ برخوردار	۱۷
شجرہ نوشاہیہ رحمانیہ	۲۱
شجرہ نوشاہیہ قلندریہ	۲۲
حضرت سید حافظ حاجی محمد نوشہ گنج بخش صاحبؒ	۲۳
نام ولقب	″
نسب نامہ	″
تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت۔	۲۸

مضمون	صفحہ
حج حرمین الشریفین	۲۸
غوثیت۔ قطبیت۔ محبوبیت۔	″
فضائل ومناقب	۲۹
جاگیر	۶
تصانیف۔	۳۰
اولاد	″
یارانِ طریقت	۳۱
وفات ومدفن	۳۳
تاریخِ وفات کی تحقیق	″
بعض مؤرخین کی تاریخی غلطیاں	۳۵
حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق	۴۲
نام۔ نسب۔ خلافت۔ نیابت۔	۶

مضمون	صفحہ
تحصیل علوم - فن کتابت - زہد -	۴۳
منصب قطبیت - غوثیت -	۴۴
فضائل و کمالات -	//
معرفت کا خزانہ ملنا -	۴۵
سخی بادشاہ کی بشارت -	//
ادب و اعتقاد -	۴۶
مدار المہام ہونا -	//
قابلیت امور مشکلہ -	۴۷
سیف اللسان ہونا -	//
حج کی سعادت پانا -	//
تصانیف -	//
اولاد -	۴۸
یارانِ طریقت -	۵۰
وفات و مدفن -	//
حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رح	۵۱
نام - ارادت - خلافت -	//
تحصیل علوم - تدریس - وعظ -	۵۲
خرقہ - تبرک - جذبہ - قطبیت -	۵۳
فضائل - مجاہدہ - ریاضت -	۵۴
اولاد -	//

مضمون	صفحہ
یارانِ طریقت -	۵۴
وفات - مدفن -	۵۵
حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی رح	۵۶
نام - ارادت - خلافت -	۵۷
تحصیل علوم - خرقہ - تبرک - سیاحت	//
فیاضی - ولایت - تدریس -	//
تصانیف -	۵۸
اولاد -	۵۹
یارانِ طریقت	۶۰
وفات - مدفن -	//
حضرت سید حافظ نور اللہ رح فرشتہ صفات	۶۱
نام - نسب	//
تحصیل علوم - وعظ - منصب قضا -	//
بیعت - خلافت - خرقہ تبرک - کشف	۶۲
سکھ حاکموں کی آپ سے عقیدت -	//
فضائل و مناقب -	۶۳
تصانیف -	//

مضمون	صفحہ
اولاد -	۶۴
یاران طریقت -	〃
وفات - مدفن -	۶۵
حضرت سیّد حافظ الٰہی بخش مظہر حق رح	۶۶
نام ونسب -	〃
تحصیل علوم - بیعت - خلافت - ولایت	〃
خوارق - تصرّفات -	۶۷
خصائل حمیدہ -	〃
تصانیف	۶۸
اولاد -	〃
یارانِ طریقت -	۶۹
وفات و مدفن -	〃
حضرت سید حافظ قُل احمد نوشاہ ثانی رح	۷۱
نام ونسب	〃
بشارت غیبی - ارشاد سلیمانیہ	〃
تحصیل علوم - بیعت - خلافت	۷۲
شہیت - غوثیت	
قطبیت - تصرفات	〃

مضمون	صفحہ
تصانیف -	۷۳
اولاد -	〃
یاران طریقت -	۷۴
وفات ، مدفن	۷۵
حضرت سیّد محمد امین مختار السالکین رح	۷۶
نام ونسب -	〃
تحصیل علوم - بیعت - خلافت -	〃
ریاضت - مجاہدہ - معمولات -	۷۷
خصائل - فضائل -	〃
زراعت - سخاوت - کرامت -	〃
اولاد	۷۸
یاران طریقت	۷۹
وفات - مدفن -	〃
حضرت سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح	۸۱
نام ونسب -	〃
تعلیم - دعائے والد	〃
تلقین ذکر - بیعت - خلافت	۸۲
خرقہ تبرک	
غوثیت - استعداد باطنی -	〃

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تصانیف -	۸۳
اولاد -	″
یارانِ طریقت -	″
وفات و مدفن -	۸۴
اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی	۸۵
نام و نسب -	″
تحصیل علوم - مطالعۂ کتب	″
بیعت - خلافت - کلاہ تبرک -	۸۶
بیعت روحی - زیارتِ بزرگاں - حضور نبوی - فیضانِ نبوت و ولایت	″
فضائل و کمالات -	۸۷
تصانیف -	″
اولاد -	۸۸
یاران طریقت	۸۹
عمر مبارک	۹۰
″	
اورادِ ضروری	۹۲
نقشہ تاریخ - اعراسِ مشائخ قادریہ نوشاہیہ	۹۵
خاتمہ -	۹۹
نقشہ مزارات مقبرۂ نوشاہیہ	
فہرست اسمائے مزارات مقبرۂ نوشاہیہ	۱۰۰
قصیدۂ مدحیہ - از علامہ صوفی محمد افضل صاحب طور	۱۱۰
قطعات تاریخ طباعت - از جناب فدا حسین صاحب فدا	۱۱۲

Marfat.com

حرفِ اوّلین

ازجناب مولانا علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی فاضل جامعہ عباسیہ بہاولپور
منشی فاضل، ایم۔اے، ایل ایل۔بی، مدظلہ العالی

اہل اللہ جہاں بیٹھے۔ ایک جہان آباد کر کے اُٹھے۔ جہاں قدم رکھے وہاں سے قیامت تک کیف و سُرور کے چشمے پھُوٹتے رہے۔ جو بات مُنہ سے نکلی، وہ داستانِ حیات بن گئی۔ اور جو اشارہ کیا، وہ اہل دل کے لئے سبق محبّت بن گیا۔ زمانے کے انقلاب ان نقوش کو مٹا نہ سکے۔ اور صدیاں گزرنے پر بھی اہلُ اللہ کے نقوش نہ مٹ سکے ؎

شدیم خاک ولیکن زبوئے تربتِ ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمے خیزد

اہل ذوق اِن ہستیوں کے نقش کفِ پا کا سُراغ لگانے کی کوشش میں رہے۔ اور اپنی بساط کے مطابق، اذکار و افکار کے چند ٹکڑے اکٹھے کر کے داستانیں بناتے گئے۔ بزرگانِ دین کے تذکرہ نویس اپنے قلم کی نارسائی کا اعتراف کرنے کے باوجود حالات و کوائف قلمبند کرتے رہے۔ انہوں نے پوری کوششیں کیں کہ اہلِ دل کے سوانحی حالات کو الفاظ کے آبگینوں میں اتار کر ہمارے ذوق کی تسکین کریں۔ مگر ہر بار اعترافِ عجز ہی میں بن آئی۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ بات کم وزنی نہیں کہ بزرگانِ دین کے

Marfat.com

تذکرہ نویسوں نے تاریخ پیدائش و وصال میں ہمیشہ ٹھوکریں کھائیں۔ حالات و کوائف میں تضاد و تواتر سے کام لیا۔ جب اس طرح بھی داستان ادھوری رہی تو کرامات و اقوال کو اکٹھا کر کے "سوانحعمری" کی شکل دے دی۔

پیش نظر کتابچہ "اذکارِ نوشاہیہ" بھی ایک صاحب ذوق کی قلمی کوشش ہے۔ جس میں نوشاہی خاندان کے چند بزرگوں کے مختصر حالات و کوائف کو ناظرین کے مطالعہ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس تذکرہ کی امتیازی حیثیت اس بات سے تسلیم کرنا پڑے گی۔ کہ مصنف سید شریف احمد عمر شرافت زید مجدہٗ۔ نہ صرف صاحب قلم۔ صاحب تصنیف اور فنِ تذکرہ نویسی کے شناسا ہیں۔ بلکہ جن بزرگانِ دین کے حالات قلمبند کر رہے ہیں۔ اُن سے ان کا نسبی تعلق ہے۔ اور ان بزرگوں کے کئی پشتوں کے علمی ذخائر۔ مخطوطات۔ خود نوشت حالات انکی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں یہ حالات جمع کیے گئے ہیں۔ فاضل مصنف نے کرامات و اقوال کی گرانباری سے ہٹ کر نوشاہی بزرگوں کے ضروری حالات و کوائف کو سپرد قلم کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج تک مختلف تذکروں سے جو حالات پہنچے ہیں ان میں تضاد و تواتر حالات نے اتنا خلط مبحث کر دیا ہے کہ ان بزرگوں کی تاریخ پیدائش و وفات تک کی ضروری چیزیں غلط درج ہیں۔ اور بعض حالات کو جب ان تاریخوں سے تطبیق دی جاتی ہے۔ تو وہ مضحکہ خیز بن جاتے ہیں۔ زیر نظر تذکرہ مستند ماخذ اور قریب ترین ذرائع کے استدراک کا نتیجہ ہے۔ اور جس اقتصار۔ جامعیت اور

سند سے تیار کیا گیا ہے۔ وہ مستقبل کے تذکرہ نویس کے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔

پاک و ہند میں صُوفیائے اسلام میں نوشاہی قادری مکتب رُوحانیّت کو جو مقام حاصِل ہے۔ وہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ مغلیہ خاندان کے عُروج و کمال کے زمانہ میں ان صُوفیائے رُوحانی دُنیا کی نشو و نما میں حِصّہ لینا شروع کیا۔ حاجی محمد نوشاہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکتب کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان بزرگوں کے فیضان نظر نے جو ہستیاں پیدا کیں۔ وہ آسمان روحانیت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ انکی خانقاہیں رُوحانیّت کی بہترین درس گاہیں بنیں۔ ان کی مجلسیں دُکھی انسانیت کا دارالعلاج تھیں۔ اور ان کے اقوال بھٹکتے دلوں کے لئے چراغ راہ تھے۔ نوشاہی بزرگوں نے عوام کے قلب و نظر کو نکھارنے میں جو اہم کام کیا ہے۔ وہ بڑا تفصیل طلب موضوع ہے۔ مگر ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ شہنشاہوں کے درباروں سے لیکر فقراء کے بوریا تک فیضان نظر نے ہر جگہ کام کیا۔ نقشبندیوں کا جذب۔ چشتیوں کا وجد۔ سہروردیوں کی ہاؤ ہو۔ اور قادریہ کا ذکر "ہو"، اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں۔ مگر نوشاہی مکتب رُوحانیت نے قلب و جگر کو جو ضرب عنایت کی ہے، وہ ہر ایک کا حصّہ نہیں ؎

گریز داز صفِ ما ہر کہ مرد غوغا نیست
کسے کہ کُشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

---

۵ سلسلۂ قادریہ کی ایک شاخ۔

Marfat.com

اس تذکرہ میں ایک اہم چیز یہ ہے۔ کہ ساداتِ نوشاہیہ کے ابتدائی دَور سے لے کر موجُودہ ایّام کے تمام افراد کے اذکار کو جمع کیا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر مقامات و تواریخ کا اضافہ مصنّف کی محنتِ شاقہ کی دلیل ہے۔ یہ مختصر حاشیہ کی افادیّت عوام کے لئے نہ سہی، تذکرہ نویسیوں کی بہت بڑی ضرورت کو پُورا کیا گیا ہے۔

عقیدت کیش اور صاحب ذوق حضرات کے لئے شجرہ جات اور معمولات و اوراد کا اضافہ ایک بیش بہا نعمت ہے۔

فاضل مصنّف نے حالات کے ساتھ ساتھ مقامات و مساکن کے جو اشارے پیش کئے ہیں۔ اس سے بزرگانِ نوشاہیہ کے روحانی فیضان کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اور جو لوگ ان مقامات سے گزرتے ہیں۔ انہیں اس عظیم کام کی اہمیّت واضح ہو جاتی ہے۔ فاضل مصنّف کی یہ مختصر تصنیف ان صاحب علم حضرات کو ایک دعوت ہے۔ جو بزرگانِ دین کے مفصّل حالات لکھیں گے۔ خداوند تعالیٰ مصنّف کی اس کوشش کو قبُول فرمائے اور ناظرین اس کتابچہ سے فائدہ اٹھائیں۔

یکم جنوری ۱۹۶۴ء
لاہور

نیازمند
اقبال احمد فارُوقی

Marfat.com

شبیہ حضرت مولانا سیّد شریف احمد صاحب شرافت مؤلف کتاب ہٰذا

Marfat.com

پیش لفظ

از جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری

مغربی پاکستان کے مشائخ و سجادگان کے اکثر خاندانوں اور خانوادوں میں اُن کے اسلاف کرام کے مخطوطات اس قدر موجود و محفوظ ہیں کہ اگر اُن کے اخلاف افادۂ عام کے لئے ان نوادر کو شائع کر دیں تو تاریخ کے طالب علموں پر احسان عظیم کے علاوہ یہ نہایت قیمتی جواہر ضائع ہونے سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ علم و عرفان نہ کسی خاندان میں ہمیشہ رہا ہے اور نہ ہی اپنے اسلاف کے کارناموں کو محفوظ رکھنے کی ہر انسان میں صلاحیت ہوتی ہے۔

اس حقیقت کو حضرت مولانا پیر غلام دستگیر نامی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب سمجھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دودمانِ جلیلہ کے بزرگوں کی تصانیف اور حالات کی خوب اچھی طرح اشاعت کی۔ جس کی بدولت یہ نادر و نایاب علمی تبرکات تباہ و برباد ہونے سے بچ گئے اور ان کے محفوظ ہو جانے سے مؤرخین و مصنفین پر بہت سی نئی راہیں کھل گئیں۔ اس ایثار عظیم کے بدولت حضرت نامی صاحب رح کا نام نامی و اسم گرامی ہمیشہ صفحاتِ تاریخ پر درخشندہ و تابندہ رہے گا ؎

نام نیک رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت یادگار

حضرت نامی صاحب مغفور کی طرح ان کے دوست حضرت سید شرافت نوشاہی کے خاندان میں صدیوں سے اہل علم و عرفان بزرگ پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں اور ان کے فیضان علمی و روحانی سے ایک زمانہ مستفید و مستفیض ہوتا چلا آرہا ہے۔ جناب نامی رح والا جذبہ شرافت مآب سید شرافت نوشاہی مدظلہ العالی میں بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے مخطوطات کو مرتب کرنے کے علاوہ اُن کے حالات و کمالات پر بھی کئی کتابیں تصنیف کی

Marfat.com

ہیں۔ ان تصانیف کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اہل علم، مؤرخین اور دلدادگان تصوّف واحسان کو ایک گراں بہا اور نہایت قابلِ قدر مواد ہاتھ آئے گا۔

پیش نظر رسالہ "اذکار نوشاہیہ" جناب مصنف مدفیوضہم کی ایک پرانی تصنیف ہے جو اب حلیہ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ دراصل آپ کی یہ تصنیف ایک تعارف کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس موضوع پر انہوں نے ایک نہایت مبسوط اور جامع کتاب "شریف التواریخ" (در سہ جلد) تصنیف فرمائی ہے۔ "شریف التواریخ" کا مسوّدہ احقر راقم الحروف کی نظر سے گزر چکا ہے۔ جناب مصنّف علّام کی یہ مایۂ ناز کتاب جب زیورِ طبع سے مزیّن ہو کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچے گی تو جو تشنگی رسالہ "اذکار نوشاہیہ" میں ایجاز و اختصار کی وجہ سے پائی جاتی ہے، اس کا پورے طور پر ازالہ ہو جائے گا۔

"شریف التواریخ" نہ صرف حاجی نوشہ گنج بخش قادری علیہ الرحمۃ والغفران اور انکی اولادِ امجاد کا جامع تذکرہ ہے، بلکہ سلسلۂ نوشاہیہ کے تمام بزرگوں اور اُن کے ہزاروں اہل علم متوسّلین و مریدین کے سیر و حالات کی ایک مبسوط تاریخ ہے، اسکے ابتدائی دو صد صفحات میں مسائل تصوّف نہایت شرح و بسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب قیّم سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "شریف التواریخ" نیز اس سلسلے کی دیگر کتب کی طباعت کا سامان پیدا فرمائیں اور اس رسالہ "اذکارِ نوشاہیہ" کو قبولیّت دوام کا مرتبہ بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

آرام گلی۔ لاہور۔ ۴ر جنوری ۱۹۶۴ء

محمد موسیٰ عفی عنہ

Marfat.com

عرضِ حال

حضرت مولانا ابوالریاض سیّد شریف احمد شرافت قادری نوشاہی مدّ فیوضہم۔ قطب الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرّہ العزیز بانی سلسلہ نوشاہیہ کی اولاد اور موجود الوقت سجّادہ نشین ہیں۔ موصوف نمونہ سلف صالحین اور گوناگون صفات کے حامل بزرگ ہیں۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ تاریخ و سیر پر بھی آپ بہت گہری نظر رکھتے ہیں۔

ایک عرصہ سے طالبانِ راہِ ھُدیٰ آپ کے رُوحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اور اگرچہ آپ اسی حیثیت سے معروف بھی ہیں۔ لیکن مصنف و مؤلف کی حیثیّت سے آپ کا مرتبہ بلند اور قابل قدر ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد ستّو سے زائد ہو چکی ہے۔ اور ان میں سے اکثر رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر مطبوعہ محبّان اولیائے کرام ہو چکے ہیں۔

پیشِ نظر رسالہ فیض قبالہ مسمّیٰ بہ "اذکارِ نوشاہیہ" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس رسالے میں حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے جلیل القدر خلفاء اور سجادہ نشینوں کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کیے گئے ہیں۔ حالات کو واقعات اور ترتیب کی صحّت ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت خوبی سے قلم بند کیا گیا ہے۔ مصنّف مدظلہ نے یہ رسالہ سنہ ۱۳۵۴ھ میں مرتب فرمایا تھا۔ جواب تک طبع نہیں ہو سکا تھا۔ بعض احباب و معتقدین سلسلہ کے اصرار پر طباعت کے لئے انجمن ساداتِ نوشاہیہ ساہنپال شریف کے حوالے کیا گیا۔ کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِھَا کے تحت رسالے کے سنہ تصنیف یعنی سنہ ۱۳۵۴ھ اور سالِ طباعت سنہ ۱۳۸۳ھ میں انتیس سال کا طویل فصل پڑ گیا ہے۔ اس اثنا میں

Marfat.com

بہت سے حضرات واصل الی اللہ ہو گئے - اور کئی اس جہانِ رنگ و بُو میں رونق افروز ہو چکے ہیں - ان تغیّرات کے پیش نظر محترم مصنّف مدظلّہٗ نے جابجا حواشی کا اضافہ فرما دیا ہے - یہ حواشی بڑی اہمیّت رکھتے ہیں - اور قارئین کے لئے مزید دل چسپی کا باعث ہوں گے -

ناشر

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

تمام حمد و ثنا اُس ذاتِ باری تعالیٰ کو شایان ہے جس نے اپنی ذات پاک کی معرفت[1] کے لیئے انسان کو احسن تقویم[2] میں پیدا فرما کر خلافت[3] و کرامت[4] کا تاج پہنایا۔ اور تمام نعت و توصیف اُس محبوبِ پاک سیدالمرسلین صلوات اللہ و سلامہٗ علیہ کو سزاوار ہے جس نے من رانی فقد رای الحق فرما کر اپنی حقیقت کے چہرہ سے رُو شناس کرایا۔ اور مشتاقانِ جمالِ باکمال کے واسطے ایک ایسا سلسلہ یداللّٰہی[5] باقی چھوڑا۔ جن کی بیعت[6] و صحبت[7] سے ہر ایک طالب صادق شرفِ زیارت حضور و حصول مجلس محمدی سے مشرف ہو سکتا ہے۔ اور

---

[1] وَمَا خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون (ای لیعرفون) حدیث:۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اُعرف فخلقت الخلق ۱۲

[2] آیۃ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۱۲

[3] ؍ اِنی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ ۱۲

[4] ؍ ولقد کرّمنا بنی آدم ۱۲

[5] ؍ اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ ۱۲

[6] ؍ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۱۲

[7] ؍ کونوا مع الصّٰدقین ۱۲ شرافت

Marfat.com

جن کے وجودِ مسعود محو بشہودِ ذات اور متصف بصفات کمالات ہیں اَللّٰھُمَّ صل علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وعلیٰ جمیع المشائخ والاولیاء وسلم تسلیما کثیرًا دَائِمًا ابدًا ۔

امّا بعد :۔ خادم الاصفیا فقیر سید ابوالریاض[1] شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ ۔ ابن جامع الکمالات اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفےٰ صاحب علوی قادری نوشاہی ساہنپالوی ادام اللہ برکاتہٗ ۔ برادرانِ طریقت کی خدمت میں ملتمس ہے کہ میں نے یہ ایک رسالہ موسوم بہ "اذکار نوشاہیہ"۔ حسب التماس برادر عزیز وافر تمیز سعادت اطوار، نجابت آثار رفیع القدر مولوی سید بشیر احمد بشارت زاد اللہ قدرہٗ ومنزلتہٗ تالیف کیا ہے۔ جو خاندانِ عالیہ ساداتِ نوشاہیہ کے مختصر حالات پر مشتمل ہے۔ نیز محبّان سلسلہ کے واسطے آغاز رسالہ میں شجرہ شریف اُردو اور خاتمہ میں اوراد و وظائف ضروری۔ اور نقشہ اعراسِ مشائخ بھی درج کیا ہے۔ ناظرین کرام سے استدعا ہے کہ وہ بزرگان دین کے فاتحہ خیر کے بعد مؤلّف کو بھی ضرور دعا سے خوش وقت فرمائیں ۔ اِن اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۔

---

[1] میری دوسری کُنیت ابوالظّفر ہے جو زیادہ مشہور ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ برخورداریہ

یا الٰہی ذاتِ پاک کبریا کے واسطے
اور اسما و شیونات بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل حضرتِ احمد رسول[1]
سیّدِ کونین ختم الانبیاء کے واسطے

کھولدے مشکل میری کوئے میرے مولائے پاک
حضرتِ مولا علی[2] مشکل کشا کے واسطے

دے مجھے چشمِ بصیرت اور حسنِ اعتقاد
شاہ حسن بصری[3] امام الاولیا کے واسطے

قطرۂ بحرِ محبت سے مجھے سرشار کر
شاہ حبیب عجمی[4] اہل اتقا کے واسطے

دے مجھے ذوقِ مودت اور صفائی کر عطا
حضرت داؤد طائی[5] ذوالعطا کے واسطے

نورِ عرفاں سے منور کر مجھے عارف بنا
خواجۂ معروف[6] کرخی بے ریا کے واسطے

سرِ مخفی کر عیاں اور سختیاں سب دور کر
شاہِ سری سقطی[7] نورالہدیٰ کے واسطے

کر میری قسمت کو یاور پردۂ غفلت ہٹا
شاہ ابوالقاسم جنید[8] اہل صفا کے واسطے

شبلیِ حرص و ہوا سے کر مجھے یارب رہا
خواجۂ بوبکر شبلی[9] رہنما کے واسطے

---

[1] وفات سوموار ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ مدفون مدینہ طیبہ ۱۲ + [2] وفات اتوار کی رات ۲ رمضان ۴۰ھ۔ مدفون نجف اشرف ۱۲ + [3] وفات ۴ محرم ۱۱۱ھ مدفون بصرہ ۱۲ + [4] وفات ۳ ربیع الآخر ۱۵۶ھ مدفون بغداد شریف ۱۲ + [5] وفات ۲۸ ربیع الاوّل ۱۶۵ھ مدفون بغداد ۱۲ + [6] وفات ۲ محرم ۲۰۰ھ مدفون بغداد ۱۲ + [7] وفات ۳ رمضان ۲۵۳ھ مدفون بغداد ۱۲ + [8] وفات ۲ رجب ۲۹۷ھ مدفون بغداد ۱۲ + [9] وفات ۲۸ ذی الحجہ ۳۳۴ھ۔ مدفون بغداد ۱۲ + (شرافت)

Marfat.com

پردۂ کثرت اُٹھا کر جلوۂ وحدت دِکھا
شیخ عبدالواحد[1] اہل ہُدیٰ کے واسطے

دو جہاں میں شادی و فرحت سے رکھ اے پاکذات
حضرت شاہ بوالفرح[2] صاحب سخا کے واسطے

اے خدا حُسنِ عقیدت سے مجھے معمور کر
خواجۂ شاہ بوالحسن[3] فرخ لقا کے واسطے

دے سعادت کا خزانہ اور کر مجھ کو سعید
شیخ قاضی بُوسعید[4] باصفا کے واسطے

دستگیری کر میری اے دستگیرِ بے کساں
غوثِ اعظم دستگیر و مقتدا کے واسطے

موھبت کر فیضِ غیبی اے شہِ کون و مکاں
سیّد عبدالوھاب[5] اہلِ رضا کے واسطے

گنجِ صفوت دے مجھے اور کر میرے سینہ کو صاف
سیّد صُوفی امام[6] الاصفیا کے واسطے

احمد محمود کا ہر دم حضوری کر مجھے
سیّد احمد وحید[7] الاتقیا کے واسطے

دین و دنیا میں مجھے نورِ سعادت کر نصیب
سیّد مسعود[8] شمعِ اہتدا کے واسطے

درجۂ عالی عطا کر اے علیؑ العالمین،
حضرت سیّد علی[9] علم الہُدیٰ کے واسطے

رتبۂ میری و پیری سے مجھے کر سرفراز
سیّد شاہ میر[10] حلبی بوالعلا کے واسطے

آسمانِ دینِ حق کا کر مجھے شمس و قمر
شاہ شمس[11] الدین شمس الاولیا کیواسطے

شانِ غوثیّت عطا کر اے غیاث المستغیث
شاہ محمد[12] غوث مخدوم العلی کیواسطے

---

[1] وفات ۹ جمادی الاُخریٰ ۴۲۵ھ مدفون بغداد ۱۲ + [2] وفات ۳ شعبان ۴۴۷ھ مدفون طرطوس ۱۲ + [3] وفات یکم محرم ۴۸۶ھ مدفون بغداد ۱۲ + [4] وفات ۷ محرم الحرام ۵۱۳ھ مدفون بغداد ۱۲ + [5] وفات ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ۔ مدفون بغداد ۱۲ + [6] وفات ۲۵ شوال ۵۹۳ھ مدفون بغداد ۱۲ + [7] وفات ۳ رجب ۶۱۱ھ مدفون بغداد ۱۲ + [8] وفات ۶۳۰ھ مدفون بغداد ۱۲ + [9] وفات ۶۶۰ھ مدفون حلب ۱۲ + [10] وفات ۷۱۵ھ مدفون حلب ۱۲ + [11] وفات ۷۶۶ھ مدفون حلب ۱۲ + [12] وفات ۸۳۷ھ مدفون حلب ۱۲ + [13] وفات ۷ رجب ۹۲۳ھ مدفون اوچ متبرکہ ۱۲ + (شرافت)

Marfat.com

اجتبا کی برکتوں سے کر مبارک دل میرا — حضرتِ سیّد[1] مبارک مجتبےٰ کے واسطے
عارفوں کی بزم میں معروف کر رتبہ کمال — شاہ معروف[2] مکرّم بوالوفا کے واسطے
دے مجھے ایمان سلامت اور اسلیم انقلب کر — حضرت شاہ سلیماں[3] پرضیا کے واسطے
گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہاں — نوشہ حاجی گنج[4] بخش حق نما کے واسطے
نعمت حفظ مراتب سے تو برخوردار کر — شاہ برخوردار[5] قطب الاتقیا کے واسطے
فضل و رحمت سے جمال اپنا عیاں کر اے جمیل — شاہ جمال اللہ[6] جمال اصفیا کے واسطے
کر حیاتِ سرمدی سے بہرہ ور مجھ کو خدا — سیّد محمد حیات[7] اہل بقا کے واسطے
نور وحدت سے میری آنکھوں کو روشن کر شتاب — شاہ نور اللہ[8] نور الاولیا کے واسطے
یا الٰہی بخش مجھ کو دین و دنیا میں کمال — شاہ الٰہی بخش[9] فخر الاتقیا کے واسطے
دل میرا پُر نور کر کل احمدی انوار سے — شاہ کل احمد[10] ولیِّ ماہ لقا کے واسطے
ہوں غرقِ بحرِ عصیاں دے مجھے امن و اماں — سیّد محمد امین[11] یار اللہ جے کے واسطے
کر لوا الحمد کے نیچے جگہ روزِ حساب — حضرتِ سیّد محمد[12] شاہ علا کے واسطے

---

[1] وفات ۹۵۶ھ مدفون اوچ متبرکہ ۱۲ + [2] وفات ۱۰ محرم ۹۸۰ھ مدفون خوشاب شریف ۱۲ +
[3] وفات ۲۷ رمضان ۱۰۱۲ھ مدفون بہلوال شریف ۱۲ + [4] وفات ۸ ربیع الاوّل ۱۰۶۴ھ
مدفون ساہنپال شریف ۱۲ + [5] وفات ۱۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ مدفون ساہنپال شریف گورستانِ
نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ مدفون گورستانِ نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۱۷۳ھ
مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [8] وفات ۶ صفر ۱۲۲۹ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [9]
وفات ۷ رمضان ۱۲۵۲ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [10] وفات ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ
مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [11] وفات ۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۰۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲
[12] وفات ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ مدفون گورستانِ نوشاہیہ ۱۲ + (مشرافت)

Marfat.com

اصطفا کا جام مجھ کو دے لبالب فی المنن — حضرت سید غلام[1] مصطفےٰ کے واسطے
مسند آرائے طریقت ہیں جو سانہنپال میں — اُس ولیِّ اہلِ دل اور پارسا کے واسطے
دے شرافت کا خزانہ اور کر مجھ کو شریف — شاہ شریف احمد[2] شرافت باخدا کے واسطے
حرص و بخل و حسد و کینہ عُجب اور کبر و ریا — دُور کر دل سے بزرگانِ خدا کیواسطے
حُبِّ دُنیا یا الٰہی میرے دِل سے دُور کر — تو ہی تو ہو دل میں دُوری ماسوٰی کیواسطے
ذکر و فکر و شکر و توبہ صدق و اخلاص و رضا — اور توکّل زُہد دے سب اصفیا کیواسطے
میری جانب سے الٰہی صد دعا و صد سلام — انبیاؑ و اولیاؑ و اتقیا کے واسطے

یا الٰہی کر تمنائیں شرافت کی قبول
حرمتِ پیرانِ شجرہ اولیا کے واسطے

---

[1] ولادت ۱۳۰۷ھ +
[2] ولادت شرافت ۱۳۲۵ھ یہ شعر صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب بشارت نے بنا کر شجرہ میں داخل کیا +

Marfat.com

شجرۂ نوشاہیہ رحمانیہ

گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہاں — نوشہ حاجی گنج بخش حق نما کے واسطے
پاک کر داغ گناہ سے یا رحیم الراحمین — شاہ رحماں[1] پاک صاحب ذوالحیا کے واسطے
خلعتِ عصمت سے دے سرافرازی مجھے — حضرت شاہ عصمت[2] اللہ یا وفا کے واسطے
عظمت و عزت سے مجھ کو بہرہ ور کر اے عظیم — سیّد محمد عظیم[3] اہل تقا کے واسطے
دین احمد کے حقائق کھول دے اے کبریا — شاہ فتح الدین[4] فتح الاتقیا کے واسطے
فتح و نصرت دے الٰہی نفس و شیطاں پر مجھے — سیّد فتح محمد[5] اولیا کے واسطے
زندگی جاوید کی اور عمر با اقبال بخش — شاہ عمر بخش[6] ولی پارسا کے واسطے
فیض روحانی سے کر آباد یہ سینہ مرا — پیر مکھن[7] شاہ فرید الاولیا کے واسطے
عشق و ذوق اپنا عطا کر اے جناب ذوالجلال — حضرت سیّد محمد شاہ رضا کے واسطے
زینتِ سجادۂ نوشہ امام عارفاں — حضرتِ سیّد غلام مصطفےٰ کے واسطے
شرفِ علم و فقر سے کر دے مشرف اے خدا — شاہ شریف احمد[8] شرافت باخدا کے واسطے

سب شرافت کی دعائیں اے خدا منظور کر
خاندانِ قادری نوشاہیہ کے واسطے

---

[1] وفات ۲۸ محرم ۱۱۱۵ھ مدفون جھڑی شریف ۱۲ + [2] وفات ۱۲ رجب ۱۱۳۰ھ مدفون نوشاہیہ ۱۲ + [3] وفات ۱۱۵۰ھ مدفون دھماوا شریف ۱۲ + [4] وفات ۶ صفر ۱۲۲۷ھ مدفون دھل شریف ۱۲ + [5] وفات ۱۲۶۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۲ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۹ شعبان ۱۳۳۶ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [8] ولادت ۱۳۰۹ھ بشارت صاحب بنایا +

Marfat.com

شجرۂ نوشاہیہ قلندریہ

گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہاں — نوشہ حاجی گنج بخش حق نما کے واسطے
تاج محمودی عطا کر اے جنابِ ذات حق — تاج محمود[1] قلندر باصفا کے واسطے
معرفت کے آسماں کا کر مجھے تو آفتاب — شاہ محمد آفتاب[2] بے ریا کے واسطے
علم و اخلاص و شجاعت میں مجھے کر پہلوان — شیخ حمزہ[3] شاہ ولی پارسا کے واسطے
فقر کے پھولوں سے میرا باغ دل معمور کر — شیخ پھلے شاہ[4] کمالِ اصفیا کے واسطے
اے خدایا بخش مجھ کو عشق و حبِّ اہل بیت — شاہ خدا بخش[5] وحید الاتقیا کے واسطے
حشر میرا کر غلامانِ علی میں اے خدا — شاہ غلام علی[6] مرشد رہنما کے واسطے
اُنس اور صبر و تحمل سے مجھے موصوف کر — کاکو بی بی سیدہ[7] خیر النسا کے واسطے
مسند عز و کرم پر کر میرا درجہ بلند — شاہ شریف احمد[8] شرافت باخدا کے واسطے

التماسِ عجز یارب کر شرافت کا قبول
سلسلہ نوشاہیانِ فخر العلا کے واسطے

---

[1] وفات ۱۰۸۴ھ مدفون بھلوال شریف ۱۲ + [2] مدفون بھلوال شریف ۱۲ + [3] مدفون جوکالیاں ۱۲ + [4] مدفون رسول نگر ۱۲ + [5] وفات ۱۲۷۷ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ مدفون گورستانِ نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۴ شوال ۱۳۵۲ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ +
[8] یہ شعر سید بشارت مرحوم نے بنایا تھا + (شرافت)

130537

قطب العالم شیخ الاسلام سیّد حضرت حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدّس سرّہٗ

آپ شیخ الاسلام والمسلمین۔ فخر المشائخ والعارفین۔ برہان الاولیا۔ سلطان الاصفیا۔ وارث الانبیاء۔ رئیس الاتقیاء۔ غوث الخلائق۔ غیاث الخفائق۔ صاحب عظمت وکرامت وابہت وجلالت تھے۔

نام ولقب۔

آپ کا نام نامی حاجی محمد۔ کنیت سامی ابوہاشم۔ لقب گرامی۔ نوشہ۔ خطاب گنج بخش، مجدد اکبر۔ وارث الانبیاء۔ غالب الاولیا۔ بھورے والا تھا۔

آپ کی ولادت بقول صاحب مناقبات نوشاہیہ یکم رمضان المبارک سنہ ۹۵۹ھ مطابق ۲۱ اگست سنہ ۱۵۵۲ء میں ہوئی۔

نسب نامہ۔

آپ صحیح النسب سادات علوی[1] عباسی کے روشن چراغ تھے۔ والد بزرگوار

---

[1] مرزا احمد اختر کیرانوی بن میراں شاہ دارا بخت بن سراج الدین بہادر شاہ ظفر مؤلف کتاب تذکرہ اولیائے ہند نے اپنی کتاب تذکرۃ الفقرا صـ۵ میں (باقی حاشیہ بر صفحہ ۲۴)

Marfat.com

کا اسم شریف حاجی الحرمین الشریفین سید علاؤالدین حسین غازی الملقب بہ باجی غازی صاحب تھا۔ جن کا مزار اطہر موضع گھگانوالی، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳) حضرت نوشہ صاحبؒ کو سادات گیلانی میں شامل کیا ہے اور بوساطت سادات اوچ متبرکہ حضرت غوث الاعظم سے شجرہ ملایا ہے جو یہ ہے"۔ حضرت حاجی محمد نوشہ صوفی بن علی ہاشم گیلانی بن بدرالدین اسمٰعیل بن سید عبداللہ ربانی بن بندگی سید محمد غوث گیلانی اوچی"۔

پیرزادہ گوہر نوشاہی نے ماہنامہ گل خنداں لاہور۔ بزرگان دین نمبر بابت اکتوبر ۱۹۶۲ء میں صفحہ ۳۴۸ پر اور روزنامہ حالات لاہور بابت ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۵ کالم ۱ میں لکھا ہے۔ "آپکی قوم جالپ کھوکھر تھی۔ محمد ماہ صداقت لکھتے ہیں۔ آں آفتاب برج خاکی زمین کہ گرمی شعلہ شوق او تنگ ظرفاں خام را پختگی آشنا کردہ و آں ابر رحمت رب العالمین کہ ذرا قطار روزگار بہ نسبت جالپ کھوکھر مشہور گشتہ"۔ گوہر صاحب نے یہاں تک عبارت لکھ کر ختم کر دی ہے۔ حالانکہ آگے یہ عبارت ہے "اما فی الحقیقت ذات آں محو حقیقت ذات و عارف گذشتہ از عرفیات بقوم قریش علوی ارتباط دارد" (ثواقب المناقب صفحہ ۵۷ مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین لاہور مئی ۱۹۶۰ء) خلاصہ مطلب یہ کہ اگرچہ آپ کی قوم جالپ کھوکھر مشہور ہو چکی ہے۔ لیکن اصل میں آپ کا خاندان قریش کے علوی سلسلہ سے نسبی تعلق رکھتا ہے۔ گوہر صاحب حوالہ دینے میں اس شخص کا تتبع کیا ہے جس نے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پڑھ دیا۔ مگر آگے وَاَنْتُمْ سُکَارٰی کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ علامہ صداقت نے اپنی عبارت میں جالپ کھوکھر قومیت کی تردید کر کے حضرت نوشہ صاحبؒ کا علوی ہونا ثابت کیا ہے۔ گوہر صاحب کا یہ حوالہ دینا حق پوشی کا مترادف ہے، جو مورخ کی شایانِ شان نہیں۔

نیز گوہر صاحب کو خود بھی اس امر کا اعتراف ہے کہ حضرت نوشہ صاحب علوی النسب ہیں۔ چنانچہ اسی حوالہ کے بعد لکھتے ہیں "آپ کا شجرۂ نسب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادے حضرت عباس علمدار سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ عون قطب شاہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بغداد سے وارد ہندوستان ہوئے تھے" بالفظہ۔

یہ معلوم نہیں کہ باوجود علوی عباسی تسلیم کرنے کے جالپ کھوکھر لکھنے سے گوہر صاحب کی کیا غرض ہے۔ اور علامہ صداقت کی عبارت سے کیوں ان کی تسکین نہیں ہوئی۔ ۱۲

"سید شرافت"

میں زیارت گاہ ہے - ابن سید شمس الدین سنگی شہید[1] بن سید جلال الدین محمد
بن سید عبداللہ ذاکر ہو - بن سید شاہ محمد المعروف شاہنشاہ[2] بن سید گل محمد[3] بن سید معز
الدین بن سید عبدالصمد بن سید عطاء اللہ بن سید عبدالاول[4] بن سید محمود شاہ المعروف
پیر جالب[5] بن سید کمال الدین احمد شاہ بن سید جلال الدین سلطان شاہ[6] بن سید محمد شاہ
بخت مند[7] بن سید سعید الدین سکندر شاہ بن سید برہان الدین ہبیرہ[8] بن سید جلال الدین
گوہر علی بن سید عز الدین عزت بن سید جمال الدین اسحاق[9] بن سید عبدالحق سجن[10] بن سید
زمان علی محسن[11]

---

[1] پشاوری شجرہ جات میں ان کا لقب شاہ مسکین اور شاہ شوقین لکھا ہے ۱۲ [2] سید شیر علی شاہ ہاشمی اعلوی کے خاندانی شجرہ میں ان کا لقب صاحب الدین تحریر ہے ۱۲ [3] خاندان حمانیہ کے مملوکہ قلمی شجرہ میں ان کا لقب گلاب شاہ لکھا ہے ۱۲ [4] شجرہ نسب سیتھلائی میں ان کا نام عبدالبر لکھا ہے ۱۲ [5] سرائے اس نے کتاب ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب میں لکھا ہے - کہ پیر جالب کی قبر رام دیا نہ ضلع شاہ پور (حال سرگودھا) میں ہے ۱۲ [6] انکے فرزندوں اور اولاد کی رشتہ داری حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج چشتی رح کے سجادہ نشینوں سے تھی (جواہر فریدی) [7] سید شیر علی شاہ والے شجرہ میں ان کا لقب منور لکھا ہے ۱۲ [8] کتاب خزن تواریخ میں ان کا لقب بھرت تحریر ہوا ہے لکھا ہے کہ یہ بادشاہ وقت کے مقرب تھے - اور شاہی حکم سے تاتاریوں پر حملہ کر کے اسکو فتح کیا - اور وہ ریاست اپنے چھوٹے بھائی کو سپرد کر کے خود دہلی کو تشریف لیگئے ۱۲ [9] کتاب سیرۃ الاولیا میں ان کا نام سید محمد یعقوب شاہ کوٹ لکھا ہے ۱۲ [10] سیرۃ الاولیا میں ان کا نام سید قطب الدین سجن ملتان لکھا ہے ۱۲ [11] میزان علی اور میزان ہاشمی اور سیرۃ الاولیا میں ان کا لقب شاہ کھوکھر لکھا ہے - ۱۲ زاد الاخوان میں لکھا ہے کہ انکی والدہ کا نام زینب تھا اور انکی سکونت کوہ کرانہ (ضلع سرگودھا) میں تھی -

کتاب انوار شرقیہ میں لکھا ہے کہ یہ زمان علی شاہ کو بوجہ مجاہد ہونیکے ہندوؤں نے خونخوار کہنا شروع کیا - جو ہندی کے لفظوں میں کھونکھار بولا جاتا تھا - جو کثرت استعمال سے مخفف ہو کر کھوکھر رہ گیا -

کتاب مخزن تواریخ ۲۱۱ میں حضرت امام محمد باقر کے القاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "ہنگام بعد ازاں بنام کھوکھر نامزد شد یعنی ہنگام بعد میں کھوکھر مشہور ہوئے - یہ بھی انکے اصحاب میں تھے -

Marfat.com

بن سیّد عون قطب شاہ۔ بغدادی[1] بن سیّد یعلے قاسم بن سیّد حمزہ ثانی بن سیّد طیّار بن سید قاسم بن سیّد علی بن سیّد جعفر بن سیّد ابوالقاسم حمزۃ الاکبر[2] بن سیّد ابوالعباس حسن بن سید عبیداللہ[3] مدنی بن سید امام ابوالفضل عبّاس علم دار[4] شہید کربلا بن حضرت سیدنا امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین[5]۔

---

[1] سید غلام حسن شاہ راجپوری ملتانی رح نے سیرۃ الاولیا میں ان کا نام سید قمرالدین قطب شاہ لکھا ہے۔ اور ان کا نسب نامہ اس طرح پر سادات زیدی سے ملایا ہے۔ سید قطب شاہ بن سید داؤد بن سید مالک بن سید زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسین رض شہید کربلا۔ بن حضرت امام ابوالحسن علی ابن ابی طالب رض ۱۲

مخزن تواریخ فارسی صفحہ ۲۱۹ میں ہے کہ "جب حضرت علی رض کی اولاد میں اختلاف واقع ہوا، تو امام باقر کے بھائی ان سے جدا ہو کر دوسرے بھائی اسمٰعیل سے مل گئے۔ اور فرقہ اسمٰعیلیہ قائم کیا۔ حضرت قطب بھی انہیں کے بھائیوں میں سے تھے جو بعد میں قطب شاہ مشہور ہوئے۔ وہ فساد خانہ جنگی سے کنارہ کر کے اپنے متعلقین کو ساتھ لیکر عرب سے فارس کو چلے گئے اور وہیں اقامت اختیار کی اور کثیر الاولاد ہوئے"۔

کتاب مرآت سکندری صفحہ ۲۹۷ میں ہے کہ "دیگر صلاح آثار تقویٰ اشعار سید قطب قادری کہ از بغداد آمدہ بودند" یعنی نیکبخت و پرہیزگار سید قطب قادری بغداد سے یہاں (ہندوستان میں) آئے تھے۔

صاحب اداالاعوان نے بحوالہ میزان قطبی و میزان ہاشمی لکھا ہے کہ سید عون قطب شاہ کے آباو اجداد بغداد میں آکر سکونت پذیر ہو چکے تھے۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حکم سے تبلیغ کیواسطے ہندوستان آئے۔ ہندو راجوں سے جنگ کر کے فتح پائی۔ بعض راجپوت اقوام کو حلقہ اسلام میں داخل کر کے اپنی اولاد کو اس ملک میں چھوڑ کر واپس بغداد چلے گئے اور ۵۵۶ھ میں انتقال کیا۔ [2] انکی والدہ کا نام ام الحارث بنت الفضل بن عباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن الہاشم تھا ۱۲ (کتاب نسب قریش صفحہ ۷۹ لابی عبداللہ المصعب الزبیری (متوفی ۲۳۶ھ) [3] انکی والدہ کا نام لبابہ بنت عبیداللہ بن العباس بن عبدالمطلب تھا ۱۲ (کتاب نسب قریش صفحہ) باقی بر صفحہ ۲۷

آپ کے آبا و اجداد شروع سے ہی اہل ریاست و امارت اور صاحب ولایت و کرامت چلے آئے ہیں۔ نعمت فقر و تصوّف آپ کے خاندان میں موروثی[1] تھی۔ چنانچہ آپ کے جد امجد سید شمس الدین نگلی شہیدؒ اور آپ کے عم بزرگوار سید رحیم الدین صاحبؒ اور آپ کے والد بزرگوار قدس سرہٗ کمال اولیا زمانہ تھے۔

آپ کے بزرگان چار پشتوں سے گھگانوالی میں آباد تھے۔ کنز الرحمت میں ہے ؎

گھگانوالی وطنِ قدیم آن ولی است زھلوال دُور اسہ کوہ ہفت و بیست

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی جیونی صاحبہ تھا۔ جو شیخ عبداللہ بن شیخ فرید الدین صاحب مفتی قصبۂ ہیلاں کی صاحبزادی تھیں بڑی اہل تقویٰ اور پرہیزگار عابدہ و زاہدہ تھیں۔

آپ کے آبا و اجداد کے تاریخی حالات تفصیل سے میری کتاب تاریخ عباسی[2] میں درج ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) [4] ان کی والدہ ام البنین بنت حزام بن خالد بن ربیعہ بن الوحید بن کعب بن عامر بن کلاب بن ربیعہ تھی (کتاب نسب قریش صفحہ ۲۳) [5] یہ شجرہ نسب خلاصۃ الانساب۔ انساب الاقوام۔ زاد الاعوان اور خاندانی قلمی مخطوطات سے لکھا گیا ہے (حاشیہ صفحہ ہذا) [1] ملا شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح ثواقب المناقب میں آپ کے خاندان کے متعلق لکھتے ہیں۔

"دودمان مجموعہ کرامت ایشاں در قلمرو پنجاب بمشیخت صلاح و تقویٰ شہرت دارد ۱۲"

[2] یہ کتاب ۱۳۵۴ھ میں تالیف ہوئی۔ اس کا نام تاریخی ہے۔

(شرافت)

Marfat.com

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت

آپ نے علم ظاہری کی تحصیل حضرت مولانا حافظ قائم الدین قاری حنفی جاگوئی رح سے کی۔ علوم معقول و منقول سے فارغ ہوئے۔ قرآن مجید چند ماہ میں حفظ کیا۔ بعد ازاں سلوک قادریہ قطبیہ اپنے والد بزرگوار حاجی الحرمین امام الثقلین حجۃ العارفین حضرت سید علاؤالدین حسین غازی رح سے اخذ کیا۔ اور مجاز ہوئے۔ پھر مقبول بارگاہ سبحان شہباز اوج لامکان حضرت سخی شاہ سلیمان لوری قادری بھلوالی رح کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ ان کی نگاہ سے تین ماہ تک حالت سکر میں محو و مدہوش رہے۔ پھر حالت صحو میں تبدیل ہوئی۔ تمام مقامات و منازل طے کر کے خلافت کبریٰ[1] حاصل کی۔

حج حرمین الشریفین

شاہ شریف احمد مراد سہروردی نے کتاب ہفتاد اولیا میں لکھا ہے کہ آپ نے سات حج پا پیادہ کئے۔

غوثیت۔ قطبیت۔ مجبوبیت

آپ کی طبیعت آغاز طفولیت سے ہی یاد خدا کی طرف مائل تھی۔ بڑے بڑے ریاضات اور مجاہدات کئے۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل[2] رہے۔ پھر آپ کو طریق جذب و محبت یعنی راہ اجتبا عطا ہوا۔ جو دوسرے سب راستوں سے اقرب اور نہایت النہایت تک پہنچانیوالا ہے۔ جو مرادوں اور محبوبوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضہ مرتبۂ وصول تک پہنچے ہیں۔

[1] ثواقب المناقب۔ تذکرہ نوشاہیہ۔ [2] کنز الرحمت مناقب نوشاہی ۱۲۔ شرافت

آپ حضرت غوث الاعظم قطب الافخم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی ذات بابرکات سے تبعیت و وراثت کے طور پر مرتبہ غوثیت و قطبیت و محبوبیت پر فائز ہوئے۔ جیسا کہ حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح (متوفی ۱۱۴۸ھ) نے ثواقب المناقب میں اور حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی رح (متوفی ۱۲۳۹ھ) نے اپنے مکاتیب شریفہ میں بتصریح لکھا ہے جو چاہے ان کا مطالعہ کرے۔

فضائل و مناقب

آپ کے تصرفات و کرامات اور خوارق عادات نیز فضائل و مناقب بیشمار ہیں جن کا احاطہ کرنا طاقت تحریر سے بعید ہے۔ احیائے اموات۔ طی زمان۔ قبض ارض۔ کشف کونی و الٰہی۔ تقلب احوال۔ مطالعہ لوح محفوظ۔ تصفیہ قلوب زائرین و وجد و حال آپ کی نظر فیض اثر کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔ آپ کے مفصل حالات مقامات حاجی بادشاہ یعنی رسالہ احمد بیگ۔ تذکرہ غوثیہ ثواقب المناقب۔ تحائف قدسیہ کنز الرحمت وغیرہ کتابوں میں موجود ہیں۔

جاگیر

حضرت شاہ جہان بادشاہ رح (متوفی ۱۰۷۵ھ) کو آپ کی دعا سے قندھار فتح حاصل ہوئی تو اس نے دو گاؤں "موضع ٹھٹہ عثمان" و "بادشاہ پور قنا" معارف لنگر کے واسطے بطور جاگیر التمغا[1] میں دئے۔ جن کا خراج ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو ساٹھ دام یعنی دو ہزار اکہتر روپیہ رائج الوقت سالانہ درگاہ عالیہ کو وصول ہوتا تھا۔[2]

---

[1] التمغا فرامین و دستاویزات موجودہ کتب خانہ شرافت ۱۲۔

Marfat.com

تصانیف

آپ کی زبان حق ترجمان سے ایک مختصر رسالہ منظوم موسومہ "گنج الاسرار" موجود ہے، جس میں اشغال و اذکار طریقہ قادریہ بزبان ہندی درج فرمائے ہیں۔[1]

یہ دو شعر بھی آپ کے تبرکات میں سے ہیں ؎

منادی ست در کوچۂ مے فروش — کہ امروز در ہر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشاکش بدیوان مستاں برند[2]

اولاد۔

آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حضرت سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشق۔ ان کا ذکر آگے آئیگا۔

۲۔ حضرت سیّد محمد ہاشم دریادل رح (متوفی جمعہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ) علم تصوّف، حدیث اور طب میں کمال رکھتے تھے۔ اخفا پسند تجرد شعار تھے۔ ان کی اولاد کثیر ہے اور کئی اضلاع میں آباد ہے۔ زیادہ تر موضع رملی شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔

ان میں سے اس وقت سیّد غلام رسول صاحب[3] زندہ ہیں۔ سنّ سال کے قریب عمر ہے۔ اہل عبادت و پارسا بزرگ ہیں۔ درگاہ نوشاہیہ

---

[1] آپ کی زبان سے کتاب چہار بہار مرتبہ شیخ محمد ہاشم تھرپالوی"۔ اور کتاب کلمات طیبات و ذخائر الجواہر و جواہر مکنون و لطائف الاشارات مرتبہ سیّد شرافت بھی موجود ہیں ۱۲ شرافت۔

[2] لطائف گل شاہی۔ روضۃ الزکیہ ۱۲

[3] وفات جمعرات ۳۰ رمضان سنہ ۱۳۵۲ھ۔ شرافت

میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن مجید اکثر کیا کرتے ہیں۔ ان کا شجرہ یہ ہے۔ ابن سید کریم بخش بن سیّد محمد بخش بن سید محمد جعفر بن سیّد عبدالرّسُول بن سیّد محمد سعید دُولا بن سیّد محمد ہاشم دریا دل رحمہم اللہ۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے خلفا بکثرت تھے۔ بعض اکابر یاروں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ رحیم داد بن سخی شاہ سلیمان نوری رح	بھلوال شریف۔	ضلع سرگودھا
۲۔ حضرت شیخ تاج محمود بن سخی شاہ سلیمان نوری رح	〃	〃
۳۔ حضرت مولانا حافظ معمور ی صاحب رح	ہیلاں	ضلع گجرات
۴۔ حضرت سید صالح محمد صاحب رح (متوفی ۱۰۷۴ھ)	چک سادہ	〃
۵۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیار رح (متوفی ۲۵ ربیع الاوّل ۱۱۱۹ھ)	نوشہرہ شریف	〃
۶۔ حضرت شیخ محمد تقی مجذوب رح	〃	〃
۷۔ حضرت قاضی خوشی محمد صاحب نور رح	کنجاہ	〃
۸۔ حضرت قاضی رضی الدین صاحب مفتی رح	〃	〃
۹۔ حضرت شیخ مٹھا صاحب مجذوب رح	〃	〃
۱۰۔ حضرت شیخ جیون صاحب حجام رح	باہو کے	〃
۱۱۔ حضرت شیخ صدرالدین صاحب رح	رکھ چھٹہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۲۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب رح	بھڑی شریف	〃
۱۳۔ حضرت شیخ الہ داد صاحب سخی رح	〃	〃
۱۴۔ حضرت شیخ نانک شہید المعروف نانو مجذوب رح	کیلاسکے چیمہ	〃

Marfat.com

۱۵- حضرت سید شاہ محمدؐ شہید بھاکھری رح	قلعہ رہتاس۔	ضلع جہلم
۱۶- حضرت شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتا دیوان رح	ساگری	〃
۱۷- حضرت شیخ عبداللہ صاحب رح	چومکھ	میرپور
۱۸- حضرت میاں شاہی صاحب رح		پشاور
۱۹- حضرت حافظ طاہر صاحب مجذوب رح		کشمیر
۲۰ حضرت شیخ نور محمدؐ صاحب رح		سیالکوٹ
۲۱- حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب آفتاب پنجاب رح (متوفی ۱۰۶۸ھ)		〃
۲۲- حضرت مولانا کمال الدین محمد کشمیری رح، سیالکوٹی ثم لاہوری (متوفی ۱۰۸۶ھ)		〃
۲۳- حضرت سیّد عاشق محمد صاحب رح	بن باجواہ	〃
۲۴- حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب رح	کوٹلی جلال	〃
۲۵- حضرت سید عبداللہ صاحب بخاری مجذوب رح		لاہور
۲۶- حضرت شیخ نور محمد صاحب عاشق رح		ہندوستان
۲۷- حضرت شیخ فرخ محمدؐ صاحب رح	سنبھل	〃
۲۸- حضرت شاہ بلبل دیوان صاحب رح	پیلی بھیت	〃
۲۹- حضرت شیخ مہدی المعروف میاں ماجھی صاحب		سندھ
۳۰- حضرت سید شاہ محمد صاحب قطب۔ قندھار رح		قلعہ قندھار
۳۱- حضرت خواجہ سید محمد فضیل صاحب وحی رح	بینی حصار	کابل
۳۲- حضرت شیخ درویش صاحب مجذوب رح		
۳۳- حضرت شیخ صادق صاحب مجذوب رح		

Marfat.com

۳۴۔ حضرت شیخ محمد صادق چشتہ رح ۔ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

وفات مدفن۔

حضرت نوشاہِ عالی جاہ رح کی وفات بروز سہ شنبہ آٹھویں ربیع الاوّل ۱۰۶۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۶۵۴ء بعہد شاہ جہاں بادشاہ ہوئی ۔ آپ کا روضہ اطہر بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات پنجاب۔ گاؤں سے نصف میل شمال کی طرف مرجع خلائق ہے (رحمۃ اللہ علیہ)

مادۂ تاریخ "فیض قدسی" ہے۔

مفتی علی الدین بن مفتی خیر الدین صاحب لاہوری اپنی کتاب سکھوں کے عہد کی تاریخ الموسوم بہ عبرت نامہ فارسی جلد دوم۔ دفتر چہارم صفحہ (۱) میں خاندانِ قادریہ کے مشائخ کے ضمن میں لکھتے ہیں ۔

"برگزیدہ خاندان دریں ملک حضرت حاجی نوشہ صاحب ست کہ خوابگاہِ ایشاں در موضع ساہن پال برساحل دریائے چناب محاذی رسُول نگر واقع است"۔

تاریخ وفات کی تحقیق:۔

حضرت نوشہ گنج بخش کی وفات کی تاریخ جو لکھی گئی ہے۔ یہ خاندانی مورخوں کی متفق علیہ ہے۔ چنانچہ

۱۔ حضرت سید حافظ محمد حیات ربّانی نوشاہی رح (متوفی ۱۱۷۳ھ) اپنی کتاب تذکرہ نوشاہیہ میں جو ۱۱۴۶ھ کی تصنیف ہے۔ آپ کی وفات ۱۰۶۴ھ میں لکھتے ہیں۔ ۲۔ شیخ عبدالرحیم سدا کنبوہی رح کا قطعہ تاریخ وفات

Marfat.com

طویل درج کرتے ہیں۔ جس میں کئی مادہ ہائے تاریخ ہیں ایک شعر یہ ہے۔

زتاریخ وصالِ او دلم در جستجو چوں شد
بگوش دل ندا آمد کہ "خاتم پاک" برخوانش ۱۰۶۴ھ

۲۔ حضرت سید گُل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ صاحب نوشاہی (متوفی سنہ ۱۱۷۰ھ) اپنی کتاب لطائف گُل شاہی جو سنہ ۱۱۳۰ھ اور سنہ ۱۱۷۰ھ کے درمیانی زمانہ کی تصنیف ہے اس میں لکھتے ہیں۔

"فی التاریخ ہشتم ربیع الاوّل سنہ ۱۰۶۴ھ یکہزار و شصت و چہار ہجری نبوی حضرت مغفوری شاہ حاجی محمد نوشہ قدّس سرّہ بانتقال ازیں دار پُر وبال بدولت حضور و وصال مشرّف شدند۔ از عددِ "خاتم پاک" ۱۰۶۴ھ تاریخ مے برآید" بلفظہ

۳۔ حضرت شیخ پیر کمال لاہوری رح کتاب تحائف قدسیہ میں جو ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۶ھ کی تصنیف ہے آپ کی وفات ۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۶۵ھ لکھتے ہیں۔ جو اس شعر سے ظاہر ہے۔

عجب تاریخ شد مقبول تحقیق کہ = نوشوہ بود شاہ فقر = تصدیق ۱۰۶۴ھ

میرے خیال میں یہ کاتب کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ "نوشوہ" کا لفظ غلط ہے صحیح لفظ "نوشہ" ہے۔ یہ مصرعہ اس طرح صحیح ہے۔

"کہ = نوشہ بودہ شاہ فقر = تصدیق" ۱۰۶۴ھ

یہ تاریخ پہلی کتابوں کے مطابق بھی ہے۔ اور صحیح بھی۔

۴۔ حضرت مولانا محمد اشرف رح فاروقی منیری (متوفی سنہ ۱۲۲۵ھ)

کتاب کنزالرحمت میں جو ۱۲۲۰ھ کی تصنیف ہے لکھا ہے۔ کہ آپ کی وفات ۱۰۶۴ھ میں ہوئی۔ تاریخ کے لئے یہ شعر درج کیا ہے ؎

چو شد رحلتِ آں شہ نامدار ز تاریخ شاں فیض قدسی شمار ۱۰۶۴ھ

۵۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نور اللہؒ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۲۵۳ھ) کتاب روضۃ الزکیہ میں اور :۔

۶۔ حضرت سید حافظ قُل احمد پاک ذات نوشاہ ثانی بن سید حافظ الٰہی بخشؒ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۲۸۶ھ) کتاب تحفۃ الافکار میں اور :۔

۷۔ حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبداللہؒ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۳۰۶ھ) کتاب بیاضِ قادری میں۔ اور :۔

۸۔ حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخشؒ صاحب نوشاہی سُول نگری (متوفی ۱۳۱۱ھ) کتاب مناقباتِ نوشاہیہ میں اور :۔

۹۔ حضرت سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امینؒ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۳۳۷ھ) کتاب الفوائد میں

تصریح لکھتے ہیں۔ کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی وفات ۱۰۶۴ھ میں ہوئی۔ کسی مؤرخ کو اس میں اختلاف نہیں۔

بعض مؤرخین کی تاریخی غلطیاں۔

مفتی غلام سرورؒ لاہوری (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اوّل میں جو ۱۲۸۰ھ میں تصنیف کی ہے۔ تحریر کیا ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش کی وفات ۱۱۰۳ھ میں ہوئی۔ اور اس پر حوالہ تذکرہ

Marfat.com

نوشاہیہ کا دیا ہے۔ حالانکہ اُس میں بتصریح ۱۰۶۴ھ لکھا ہے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے۔

مفتی صاحب کو حوالہ سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہے۔ جس کے وجوہات یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری نے "مقامات حاجی بادشاہ" المومُوم بہ "رسالہ" الاعجاز" حضرت نوشہ صاحب کے حالات و کرامات میں لکھا۔ جو بعد میں بنام "رسالہ احمد بیگ" مشہور ہو گیا۔ یہ رسالہ حضرت نوشاہِ عالم کی وفات سے تینتالیس ۴۳ سال بعد کی تصنیف ہے۔ اور خاندان نوشاہی کے تذکروں میں اس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

۲۔ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی کو ۱۱۴۶ھ میں رسالہ احمد بیگ کا ایک نامکمل نسخہ ملا۔ جس کے متعلق لکھتے ہیں "اکثر عبارات اش از بسیاری کہنگی ریختہ بود" یعنی بہت پورانا ہونے کی وجہ سے اس کی اکثر عبارتیں مٹ چکی تھیں۔ انہوں نے اس کی اصل عبارتوں کو بھی بدستور رہنے دیا اور اپنی طرف سے مزید حالات اضافہ کر کے تذکرہ نوشاہیہ مرتب کیا۔

اب ثابت ہوتا ہے کہ مفتی غلام سرور لاہوری کو تذکرہ نوشاہیہ قلمی کی عبارتوں میں اشتباہ والتباس واقع ہو گیا ہے۔ وہ یہ تحقیق نہیں کر سکے کہ اس میں رسالہ احمد بیگ کی کونسی عبارت ہے اور تذکرہ کی کونسی۔ چنانچہ ایک جگہ مرزا احمد بیگ لکھتے ہیں۔ "ہنگام نوشتن رسالہ کہ بعد از وصال حضرت شاہ چہل و دو ۴۲ سال گذشتہ بود" یعنی رسالہ تصنیف کرنے کے

Marfat.com

دوران میں جب کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی وفات کو تینتالیس ۴۳ سالی گزر چکے تھے۔
مفتی صاحب نے اس عبارت کو سید حافظ محمد حیاتؒ صاحب کی
عبارت سمجھا۔ اور چونکہ تذکرہ نوشاہیہ کے دیباچہ میں اس کا سال تصنیف
سنہ ۱۱۴۶ھ تحریر تھا۔ اس میں سے تینتالیس سال تفریق کر کے سنہ ۱۱۰۳ھ
کو حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کا سنہ وفات قرار دے دیا۔ حالانکہ وہ عبارت
مرزا احمد بیگؒ کی تھی۔ جس سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ حضرت نوشہ صاحب
کی وفات یعنی سنہ ۱۰۶۴ھ سے تینتالیس سال بعد یہ رسالہ تصنیف ہوا
جس سے سنہ ۱۱۰۷ھ متعین ہوتا تھا۔

مرزا احمد بیگ صاحب رسالہ۔ اور سید حافظ محمد حیات صاحب تذکرہ
کا طریقہ ہے کہ وہ حضرت نوشہ صاحبؒ کا نام نامی اپنی اکثر عبارتوں میں
بوجہ ادب کے "حضرت شاہ صاحب" یا "حضرت شاہ جیو" لکھا کرتے ہیں،
مفتی صاحبؒ کو جب تذکرہ میں یہ عبارت نظر پڑی کہ حضرت شاہ جیو رح کی
وفات سنہ ۱۰۶۴ھ میں ہوئی تو انہوں نے شاہ جیو سے حضرت شاہ سلیمان
نوری رح کو مراد لیا۔ جو حضرت نوشہ صاحبؒ کے پیر طریقت تھے۔ اور سنہ ۱۰۶۴ھ
اُن کا سال وفات درج کر دیا۔ غالباً اُس کے بھی کسی مادہ تاریخ کے اعداد و
شمار کرنے میں ایک عدد کی غلطی لگ گئی۔ تو اُن کی وفات سنہ ۱۰۶۵ھ
لکھ دی۔ حالانکہ تذکرہ نوشاہیہ میں اُن کی تاریخ درج ہی نہیں۔ خاندان
کے دوسرے تذکروں روضۃ الزکیہ وغیرہ میں اُن کی تاریخ وفات سنہ ۱۰۱۲ھ
لکھی ہے۔ جو اس شعر سے ظاہر ہوتی ہے ؎

Marfat.com

شاہ سلیماں رفت در دار البقاء غیب ۱۰۱۲ھ = تاریخش سن ہجری بجا

مفتی صاحبؒ اگر غور کرتے تو اُن کو معلوم ہو جاتا کہ تذکرہ نوشاہیہ کے مصنف حضرت نوشہ صاحبؒ کو "حضرت شاہ جیو" لکھا کرتے ہیں۔ اور اُن کے پیشوا حضرت شاہ سلیمان رحؒ کو "حضرت شاہ شاہاں"

بہر کیف مفتی صاحب نے اپنی کتب خزینۃ الاصفیا۔ اور حدیقۃ الاولیا۔ اور گنجینہ سروری المعروف گنج تاریخ وغیرہ میں نوشاہی خاندان کے بزرگوں کی جو تاریخیں لکھی ہیں۔ سب غلط ہیں۔ صرف دو بزرگوں کی تاریخیں یعنی سید عصمت اللہ۔ اور سید حافظ جمال اللہ فرزندان سید حافظ محمد برخوردار صاحبؒ کی تاریخیں صحیح درج ہوئی ہیں۔

تذکرۂ نوشاہیہ میں صرف حضرت نوشہ گنج بخش رح اور آپ کے دونوں برگزیدگانِ موصوفؒ کی تاریخیں ہی درج ہیں۔ ان تینوں کے سوا کسی بزرگ کی تاریخ اس میں تحریر نہیں۔ مفتی صاحبؒ نے حضرت نوشہ صاحبؒ کے فرزندوں اور خلیفوں کے حالات تو تذکرہ نوشاہیہ میں سے نقل کئے۔ اور تاریخیں محض اپنے قیاس اور تخمین سے درج کر دیں۔ اور ان کو مستند بنانے کے واسطے تذکرہ نوشاہیہ کا حوالہ دے دیا۔ حالانکہ تذکرہ میں ان تاریخوں کا نام تک نہیں۔ کما لا یخفی علی ارباب العلم والتحقیق۔

اساتذہ کرام کا مقولہ ہے۔ زلۃ العالِم زلۃ العالَم یعنی عالِم کی لغزش سارے جہان کی لغزش کا موجب ہوتی ہے۔ یہی امر یہاں واقع ہوا۔ مفتی صاحبؒ کے بعد جس مؤرخ نے کوئی کتاب لکھی۔ چونکہ نوشاہی خاندان کے

Marfat.com

مستند و معتبر تذکرے بوجہ قلمی اور نایاب ہونے کے اس کی نظر سے نہ گزرے اس نے خزینۃ الاصفیاء کو ہی اپنا ماخذ اور چراغ راہ بنایا۔ اور اسی کی مندرجہ تاریخوں کو اپنی کتاب میں بلا تحقیق درج کر دیا۔ اور انہیں کے اعتماد پر تذکرہ نوشاہیہ کا حوالہ بھی بغیر ملاحظہ کئے دے دیا۔ چنانچہ کتب ذیل کے مصنفین مفتی غلام سرور صاحب کے اقتداء و اتباع میں نوشاہیہ سلسلہ کے بزرگوں کی تاریخیں لکھنے میں اسی غلطی کا شکار ہیں۔ مثلاً :۔

۱۔ تحقیقات چشتی ۔ مولوی نور احمد عندلیب چشتی لاہوری

۲۔ تحفۃ الابرار (کلیات[1] جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ) مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ چشتی نظامی دہلوی۔

۳۔ حدیقۃ الاسرار فارسی قاضی امام بخش رح جام پوری

۴۔ تذکرہ اولیائے ہند مرزا احمد اختر رح کیرانوی

۵۔ تذکرۃ الفقراء " " "

۶۔ انیس الواصلین ترجمہ تذکرۃ الفقراء۔ مولوی انیس احمد فاروقی نقشبندی شیرکوٹی۔

۷۔ گلشن مشاہیر[2]۔ مولوی نیاز علی خاں تاجر کتب امرتسر۔

۸۔ ہفتاد اولیاء۔ شاہ شریف احمد مراد سہروردی

۹۔ پنجاب میں اردو۔ حافظ محمود شیرانی۔

۱۰۔ نور نہال[3] قادری۔ میاں محمد ابراہیم خاں اعوان

---

[1] سال تالیف ۱۳۲۳ھ۔
[2] سال تالیف ۱۳۰۹ھ۔
[3] سال تالیف ۱۹۰۰ء۔

Marfat.com

۱۱۔ سبیل سلسبیل[1] ۔ مولوی مقبول محمد جلالوی

۱۲۔ باغ اولیائے ہند (پنجابی منظوم) مولوی محمد الدین ساکن دیہڑ درکاں (گوجرانوالہ)

۱۳۔ گلزارِ نوشاہی ۔ مرزا معظم بیگ بفرمائش سائیں جیون شاہ ۔ ساکن گوجرانوالہ

۱۴۔ سوانح شاہ محمد غوث ۔ پیر غلام دستگیر نامیؒ لاہوری

۱۵۔ نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر[2] (عربی) علامۃ الشریف عبدالحی بن فخرالدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

۱۶۔ تذکرہ صوفیائے پنجاب ۔ مولانا اعجاز الحق قدوسی۔

۱۷۔ تاریخِ سیالکوٹ ۔ ماسٹر رشید نیاز۔ سیالکوٹی ۔

۱۸۔ سوانحعمری شاہ عبدالرحمان[3] ۔ صاحبزادہ غلام مصطفےٰ رحمانی بھڑیوالہ

۱۹۔ عرس اور میلے[4] ۔ امان اللہ خاں آرمان سرحدی

۲۰۔ شجرہ شریفہ نوشاہی[5] ۔ سید ابوالکمال غلام رسول شاہ صاحب برق نوشاہی۔ سجادہ نشین ڈوگہ شریف (گجرات)

۲۱۔ ماہتاب پنجاب (مجدد الف) مندرجہ ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور چوہدری سلطان علی ساکن چک دادن (گوجرانوالہ)

---

[1] سال تالیف ۱۳۴۲ھ ۔

[2] سال تصنیف ۱۳۷۲ھ اسمیں سید محمد ہاشم دریادل رح کی تاریخ وفات غلط لکھی ہے۔ باقی تاریخیں صحیح ہیں۔ [3] سال تالیف ۱۹۵۸ء [4] ۵۴ سال تالف ۱۹۵۵ء

[5] اس میں حضرت نوشہ صاحب اور سید محمد ہاشم دریادل اور شیخ پیر محمد میچیار کی تاریخ صحیح ہیں۔ باقی خلفائے نوشاہیہ کی سب تاریخیں غلط ہیں ۱۲ شرافت

Marfat.com

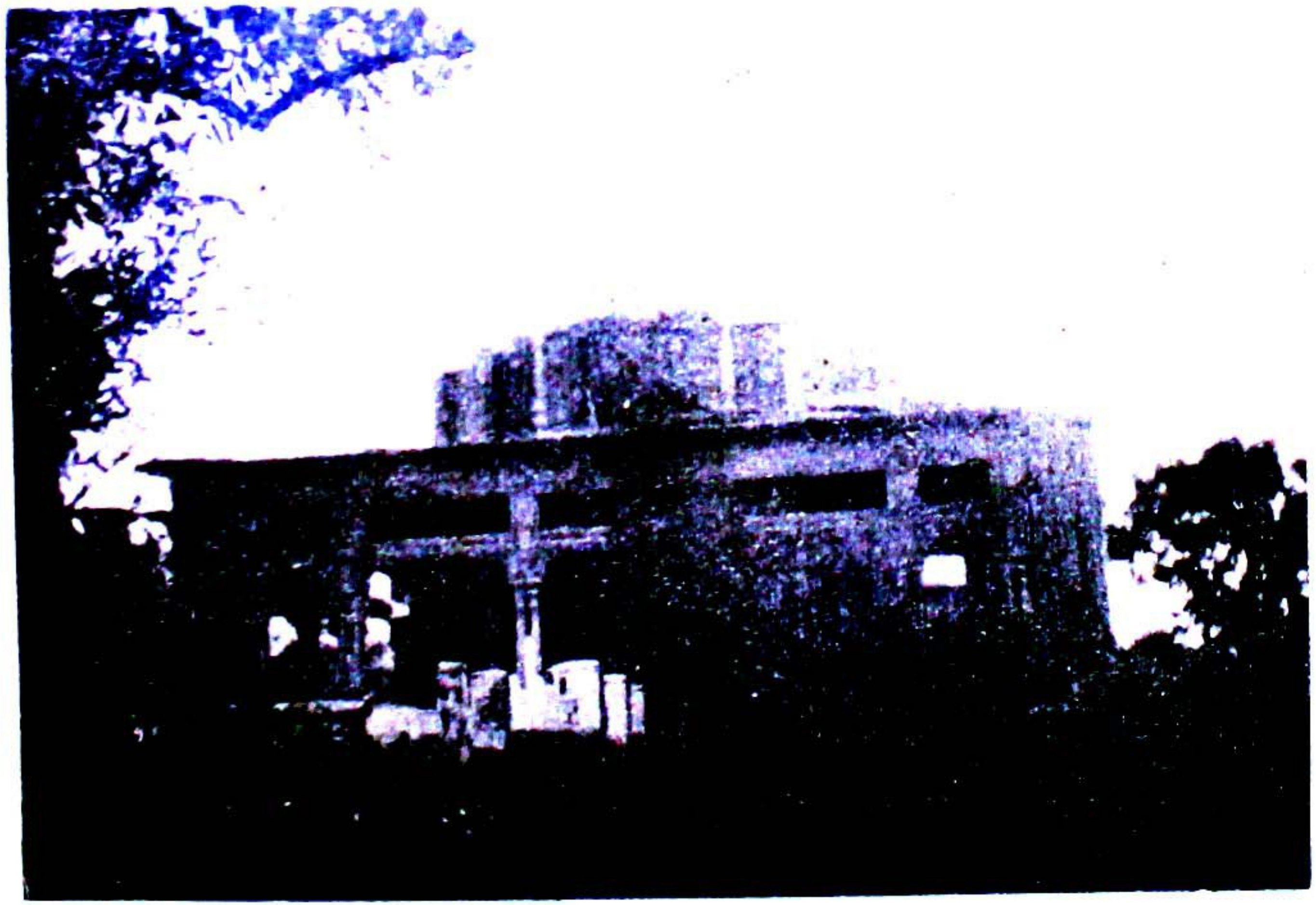

حضرت نوشہ گنج بخش رح کے روضۂ اقدس کی زیرِ تعمیر عمارت کا شرقی منظر
معہ مزارات فرزندان در ۱۳۷۶ھ

Marfat.com

۲۲۔ ذکر خیر ساہنپال شریف ۔ مندرجہ ماہنامہ "القادر نوشاہی گمٹالہ"
مولوی محمد حامد شاہ ۔ ساکن گمٹالہ (گورداسپور)

ان کے علاوہ بھی کئی ایسے مؤرخین ہیں ۔جنہوں نے تاریخیں لکھنے میں غلطی کی ہے ۔

فائدہ :۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی سوانح حیات بنام "تذکرۂ نوشاہِ عالی جاہ" مفصل زیر تالیف ہے ۔عنقریب مکمل ہو جائے گی ۔

(شرافت)

Marfat.com

حضرت سیّد حافظ محمد برخوردار صاحبؒ بحر العشق

آپ سلطان العارفین۔ بُرہان العاشقین۔ زبدۃ الاصفیا۔ قطب الاولیا۔ فخرِ خاندانِ قادریہ۔ افتخارِ سلسلہ نوشاہیہ۔ صاحب ولائیت و سعادت و عشق و محبّت تھے۔

نام۔ نسب۔ خلافت۔ نیابت۔

آپ کا نام محمد برخوردار۔ کنیت ابو العنائت۔ لقب بحر العشق خطاب زندہ دل۔ مشہور نام حافظ برخوردار تھا۔

آپ حضرت توشہ گنج بخشؒ کے فرزند اکبر و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار نے اپنے تمام اکابر خلفا کے سامنے آپ کو دستار نیابت عطا کر کے اپنا ولی عہد اور سرحلقہ مشائخ مقرر[1] فرمایا۔

---

[1] زمانہ حاضرہ کے بعض مضمون نگار لوگ آپ کی مسلمہ اجماعی خلافت میں اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا چند کتابوں کی عبارتیں اس کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوریؒ مقامات حاجی بادشاہ المعروف رسالہ اعجازیں لکھتے ہیں "حقیقت سجادگی ایشاں برایں منوال بودہ کہ حضرت شاہ صاحب بموجب اتماس یاراں میاں برخوردار جیو فرزند کلاں را دستار نیابت عطا فرمودہ بودند۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صدا آفت کنجاہیؒ ثواقب المناقب میں لکھتے ہیں:۔

"ازاں جا کہ خلف الصدق پیرانِ صبح نفس آفتاب دار عالمگیری باشد"

۳۔ حضرت مولنا محمد اشرف فاروقی منجھریؒ گنز الرحمت میں لکھتے ہیں:۔ ؎

عطا شد نیابت بہ پسر بزرگ — نمودند تحسیں بکار ستگ

(باقی بر صفحہ ۴۳)

Marfat.com

تحصیل علوم۔ فنِ کتابت۔ زُہد۔

آپ نے علم ظاہری کی تحصیل حضرت مولوی عبداللہ لاہوری رح صاحب کتاب انواع۔ اور آفتاب پنجاب حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (متوفی ۱۰۶۸ھ) اور دیگر علمائے وقت سے کر کے سند فضیلت حاصل کی۔ قرآن مجید بھی حفظ کیا۔ فن کتابت میں یہاں تک کمال پایا کہ خوشنویسان وقت سے سبقت لے گئے۔ کنز الرحمت میں ہے۔ ۵

خطِ خوش نوشتے برادر کلاں — کہ ننوشتے ہرگز کسے آں زماں

آپ کا لکھا ہوا ایک جزو وزارت پناہ نواب سعداللہ خاں (متوفی ۱۰۶۶ھ) کی نظر سے گذرا۔ اُس نے بہزار کوشش درخواست کی۔ کہ اگر آپ شاہی دفتر میں دیوان ہونا قبول کرلیں تو مَیں آپ کو حضرت شاہ جہان بادشاہ کی طرف سے منصب ہزاری دلا دوں۔ لیکن آپ نے بحکم والد بزرگوار جواب دیا کہ ہم منصب دار خداوندی ہیں۔ اس لئے بندوں کے منصب کو نہیں چاہتے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲) ۴۔ حضرت مفتی غلام سرور لاہوریؒ خزینۃ الاصفیا جلد اول میں لکھتے ہیں "حافظ برخوردار قدس سرہٗ۔ فرزند عالی جاہ و خلیفۂ حق آگاہ حاجی محمد نوشاہ بود"۔

۵۔ حضرت مولوی نور احمد چشتی لاہوریؒ تحقیقات چشتی ص ۴۲۹ میں لکھتے ہیں۔ "بعد وفات اول حافظ برخوردار سجادہ نشین ہوئے۔ ——— ۶۔ سید محمد حسن بن سید بنے شاہ صاحب نوشاہی ہاشمی ساکن رسُل شریف جو حضرت سید محمد ہاشم صاحب دریادل رح کی اولاد میں سے تھے۔ وہ اپنی کتاب تحائف اصفیا میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنے بیٹے سید حافظ محمد برخوردار صاحب کو حضرت مغفی بادشاہ کی توجہ سے مقام جذب و سکر سے عبور کرا کر مقام سلوک سے مشرف کرایا تو اُس وقت اُن کو ننگی اور دستار خلافت عطا فرمائی ؎

سکاری کی جب سے گئی سب دِقت — ملی ننگی دستار تھی اُس وقت ۱۲ شرافت

Marfat.com

منصب قطبیت۔ غوثیت

آپ محبوب بارگاہِ الٰہ۔ حضرت سخی بادشاہ رح کے خاص منظور نظر تھے۔ انہوں نے اپنی توجہ سے آپ کو حضرت نوشہ صاحبؒ کے رتبہ پر پہنچا دیا۔ کنز الرحمت میں ہے۔ ؎

بفرمودِ حضرت سلیماں چنیں کہ حاجی ز تو کم ندادم بایں

آپ اپنے والد بزرگوار کی طرح مرتبۂ غوثیت پر فائز ہوئے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے آپ کے بہت زیادہ فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آپ کو "منصب دار معبود" کے مقام سے خوشخبری دی جس سے درجہ قطب الاقطاب مراد ہے۔ جیسا کہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں۔ "صاحب منصب صاحب علم ہے یعنی قطب الاقطاب صاحب علم ہے۔ اور شہروں کے اقطاب اُس کے اَجزار اور ہاتھ پاؤں کی طرح ہیں۔"

فضائل و کمالات۔

آپ کے درجات ولایت و مقامات ہدایت و خوارق و کرامات و علو ہمت خارج از حیطہ بیان ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب رح نے آپ کے متعلق فرمایا ہے۔

ا۔ "دلداری صادر و وارد بہمیں جگر گوشہ تعلق دارد و نگہبانی خاطر ہر نزدیک و دور ازیں نور دیدہ سرانجام مے پذیرد" (ثواقب المناقب)

ترجمہ:۔ ہر آنے جانے والے مہمان کی دلجوئی کرنا اسی لختِ جگر سے تعلق رکھتا

Marfat.com

ہے۔ اور ہر قریب اور دُور کے رہنے والے دوستوں کے دل کی نگہبانی بھی اسی نُورِ چشم سے سرانجام ہو سکتی ہے۔

۲۔ نیز فرمایا ہے۔ مَیں نے اسرار خداوندی میں سے ایک ایک سِرّ کا کچھ حصّہ اپنے خلیفوں پر ظاہر کیا ہے۔ تو وہ ضبط نہیں کر سکے اور ھَاھُوْ کے نعرے لگاتے۔ اور اضطرابی حالت میں تڑپتے ہیں۔ بخلاف ان کے ہزاراں ہزار اسرار الٰہیہ اپنے فرزندوں کے سینوں میں ڈال دئے ہیں۔ وہ اتنے پُرحوصلہ اور صاحب استعداد کمال ہیں کہ کبھی ظاہر تک نہیں کیا۔ ان کے سینے "ارضی اللّٰہ واسعۃ" کا مصداق ہیں[1]۔

معرفت کا خزانہ ملنا:۔

حضرت سخی بادشاہؒ کی توجّہ سے آپ پر عرفانِ الٰہی کا دروازہ کھل گیا۔ اور معرفت کا خزانہ مل گیا۔ حضرت نوشاہ عالی جاہؒ نے شکریّہ کے طور پر فرمایا۔ ؎

کہ فرزندِ ما نیز مقبول شد　　باو گنجِ عرفان موصول شد[2]

سخی بادشاہ کی بشارت:۔

حضرت شاہ سلیمان نوریؒ نے آپ کے متعلق بشارت دی اور بطور پیشگوئی فرمایا۔ کہ یہ عزیز سالک ہوگا۔ اور مقاماتِ ولایت سے واقف ہوگا۔ اور جہان کو گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت پر لگائے گا۔ یعنی

---

[1] تذکرۂ نوشاہیہ ۱۲

[2] گنج الرحمت ص۸۱ ۱۲

پیشوائے خلق ہوگا۔ ؎

براہِ سلوک آید و آگہی　　جہاں را براہ آرد از گمرہی[1]

ادب و اعتقاد۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے ادب و احترام کرنے میں سب یاروں سے سبقت لئے ہوئے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ استغراقی حالت میں ہوتے تو آپ دست بستہ پاس مؤدّبانہ کھڑے رہتے۔ جب اُن کو افاقہ ہوتا۔ تو دیکھ کر فرماتے بیٹھ جاؤ۔ تب بیٹھتے۔ بغیر امر کے کوئی کلام نہ کرتے۔ اور تعمیل ارشاد میں ذرا بھی تاخیر نہ کرتے۔ ؎

چناں بود در اعتقاد و ادب　　کہ بے امر سخنے نہ کردے بہ لب
بجز امر نشستے ہرگز بجا　　نہ برخاستے از مکاں بے رضا
شب و روز نوشہ بہ بحر شہود　　بہر لحظہ در صحو و در محو بود
نشستے چو فرمودے اورا نشیں　　نمودے چو گفتے بکن ایں چنیں[2]

مدار المہام ہونا۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحؒ نے اپنی نیابت میں خانگی اور بیرونی تمام کاروبار آپ کے سپرد کئے ہوئے تھے۔ آنجناب کی موجودگی میں مکانات کی تعمیر آپ نے ہی کرائی اور مسجد نوشاہیہ کا اہتمام بھی آپ نے ہی کیا آپ مدار المہام اور مختارِ کار تھے۔ آپ قابلیت و لیاقت میں بالکل یگانہ و یکتا تھے ؎

بخانہ از و بود ہر کاروبار　　ہم از جہد شاں گشت مسجد تیار

---

[1]، [2] کنز الرحمت ص ۱۸ ۱۲

چناں بود در کارشاں دسترس　　کہ ہمزور ایشاں نشد ہیچکس[1]

قابلیت امور مشکلہ

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہؒ کو کابل جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے حکم بھیجا کہ دریائے چناب پر کشتیوں کا پُل تیار کیا جائے۔ جب حضرت نیشہ صاحبؒ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ اگر بادشاہ۔ میرے بیٹے حافظ برخوردار کو یہ حکم بھیجتا۔ تو وہ ایک دن میں پُل تیار کرا دیتا۔ ؎

چو در گوش حضرتؒ رسید ایں امر　　بفرمود گوید بہ پسرم اگر
نماید یک روز پل را تیار　　چناں بود او را تردد بکار[2]

سیف اللسان ہونا۔

آپ بڑے صاحب یُمن و برکت تھے۔ آپ کی زبان سیف تھی۔ جو کچھ مُنہ سے فرماتے وہ پُورا ہو جاتا۔ ؎

چناں بود ذاتش ببرکت چناں　　کہ بودش دہاں از قضا ناودان
بروں آمدے ہر چہ سخن از زباں　　ز لطف الٰہی شدے ہمچناں[3]

حج کی سعادت پانا۔

قاضی امام بخش جام پوریؒ نے کتاب حدیقۃ الاسرار میں آپ کا نام نامی "حاجی برخوردار" لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار اور جد امجد کی طرح حج و زیارت کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔

تصانیف:۔

آپ کی زبان مبارک سے ایک فارسی مناجات حضرت غوث الاعظمؒ

---

[1] کنز الرحمت ص۱۔ [2] و [3] کنز الرحمت ص۸۲ ۱۲ شرافت

اور ایک پنجابی منظوم یادگار موجود ہیں۔ جن سے آپ کا عشق غوثیہ بدرجۂ کمال ظاہر ہوتا ہے[1]۔

اولاد۔

آپ کے چھ فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سیّد عنایت اللہ زاہدؒ (متوفی ۱۱۴۰ھ) مقام صمدیّت ان پر مکشوف تھا۔ انہوں نے اولادِ نرینہ نہیں چھوڑی۔

۲۔ حضرت سید سعد اللہ حکیمؒ (متوفی ۱۱۲۵ھ) امراض جسمانی و رُوحانی کے طبیب تھے۔ ان کی اولاد بہت ہے اور مختلف مواضعات میں آباد ہے۔ ان میں سے

اس وقت سیّد غلام رسُول صاحب[2] ساہنپال شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔ میری جدّہ محترمہ مرحُومہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ چونسٹھ سال عمر ہے۔ منکسر المزاج متواضع ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کا شجرہ یہ ہے:۔

ابن سید فضل الٰہی بن مولانا سیّد غلام قادر بن سیّد عبد اللہ بن سیّد خیر اللہ بن سید فتح اللہ بن سید شاہ نظام بن سید سعد اللہ حکیمؒ۔

۳۔ حضرت سید رحمت اللہ عارفؒ (متوفی ۱۱۶۷ھ) صاحب جلالیت وسیف اللّسان تھے۔ ان کی اولاد کے افراد بہت ہیں۔ اُن میں سے

---

[1] دونو مناجاتیں اور دعائے کیمیائے سعادت کو جمع کر کے مَیں نے آپ کا رسالہ جوامع الاسرار مرتب کیا ہے۔

[2] وفات ۱۳۶۸ھ ۱۲ شرافت

Marfat.com

اِس وقت سیّد محمد عالم صاحب[1] سلمہ اللہ موضع بڑجن[2] علاقہ کس گمّاں۔ ضلع میرپور۔ ریاست جمّوں میں سجّادہ نشین ہیں۔ میری والدہ صاحبہ کے حقیقی ماموں زاد بھائی ہیں۔ اڑتالیس[48] سال عمر ہے۔ کوہستانی علاقہ میں ان کا فیض عام ہے۔ ابن سید نظام الدّین بن سید شاہ نواز بن سیّد فضل الدین بن سیّد خدا بخش بن سید شاہ تقن بن سید رحمت اللہ عارفؒ۔

۴۔ حضرت سید نصرت اللہ محدّثؒ (متوفی ۱۱۷۰ھ) ان کی اولاد دولپشت پر جا کر ختم ہو گئی۔

۵۔ حضرت سیّد شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ (متوفی شب سہ شنبہ ۱۲ رجب ۱۱۳۷ھ) یہ اپنے وقت میں یگانہ دوران اور صاحب فیض کثیر تھے۔ ان کا سلسلہ فقر بے شمار ہے ان کی اولاد میں سے اس وقت سیّد محمد شریف بمقام ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر سجّادہ نشین ہیں۔ میرے حقیقی خالہ زاد بھائی ہیں۔ بتیس[32] سال عمر ہے۔ صاحب علم ہیں۔ سلمہ اللہ۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ ابن سید پیر محمد عالم بن سیّد پیر محمد مجذوب بن سید شمس الدّین بن سید اللہ دتہ بن سید فتح الدّین بن سیّد محمد عظیم بن سیّد شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ۔

۶۔ حضرت سید حافظ جمال اللہ وقتیہ اعظمؒ ان کا ذکر آگے آئے گا۔

---

[1] وفات ۱۳۶۱ھ ۱۲۔

[2] اس وقت یہ علاقہ ویران و کثیر سیدی ہے۔

[3] اس وقت بعمر ۴۸ سال نوشہرہ پور شرقی میں حکومت پذیر ہیں ۱۲ شرافت

Marfat.com

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار یار خاص[1] یہ تھے۔

۱- چوہدری ابوالخیر بن محب علی تارڑ، ساکن اگرویہ
۲- چوہدری عبدالوہاب بن محب علی تارڑ، 〃 〃
۳- چوہدری عنایت خاں بن بکھا خاں تارڑ 〃 〃
۴- چوہدری ہیتم خاں بن شریف خاں تارڑ 〃 〃

وفات و مدفن۔

حضرت سید حافظ محمد برخوردار[2] بحرالعشق رح کی وفات شریف بقول صاحب لطائف گل شاہی اتوار کے دن پندرھویں ماہ ذیقعد سنہ ۱۰۹۳ھ مطابق ۵ نومبر سنہ ۱۶۸۲ء بعہد سلطنت سلطان اورنگ زیب عالمگیر ہوئی۔ مزار مبارک ساسنپال شریف۔ گورستان نوشاہیہ میں درگاہ عالیہ سے مشرقی جانب سنگ مرمر سے پختہ بنا ہوا ہے۔ مادۂ تاریخ "امام اعظم"[3] ہے۔

---

[1] سب بزرگوں کے خلفا تو بہت تھے۔ یہاں سب کی گنجائش نہیں۔ اسلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کی سنت میں حضور کے چار یاروں کے مطابق ہر ایک بزرگ کے صرف چار یار لکھ دئے ہیں ۔ ۱۲

[2] آپ کی دو مستقل سوانحعمریاں بنام ارشاد الاخیار۔ اور مقامات برخوردار یہ لکھی جا چکی ہیں۔

[3] (ایک تاریخی غلطی کی تصحیح) شاہجہانی اور عالمگیری عہد میں چند بزرگ آپ کے ہم نام ہوئے ہیں۔ (۱) حافظ برخوردار بحرالعشق۔ یعنی صاحب ذکر ہذا۔ یہ سید علوی تھے۔ ان کے حالات رسالہ احمد بیگ تذکرہ نوشاہیہ۔ ثواقب المناقب کنز الرحمت۔ خزینۃ الاصفیا میں موجود ہیں۔ (۲) حافظ برخوردار۔ یہ موضع بچہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے قاضی زادوں سے تھے۔ پنجابی زبان کے مشہور شاعر تھے۔ (باقی بر صفحہ ۵۱)

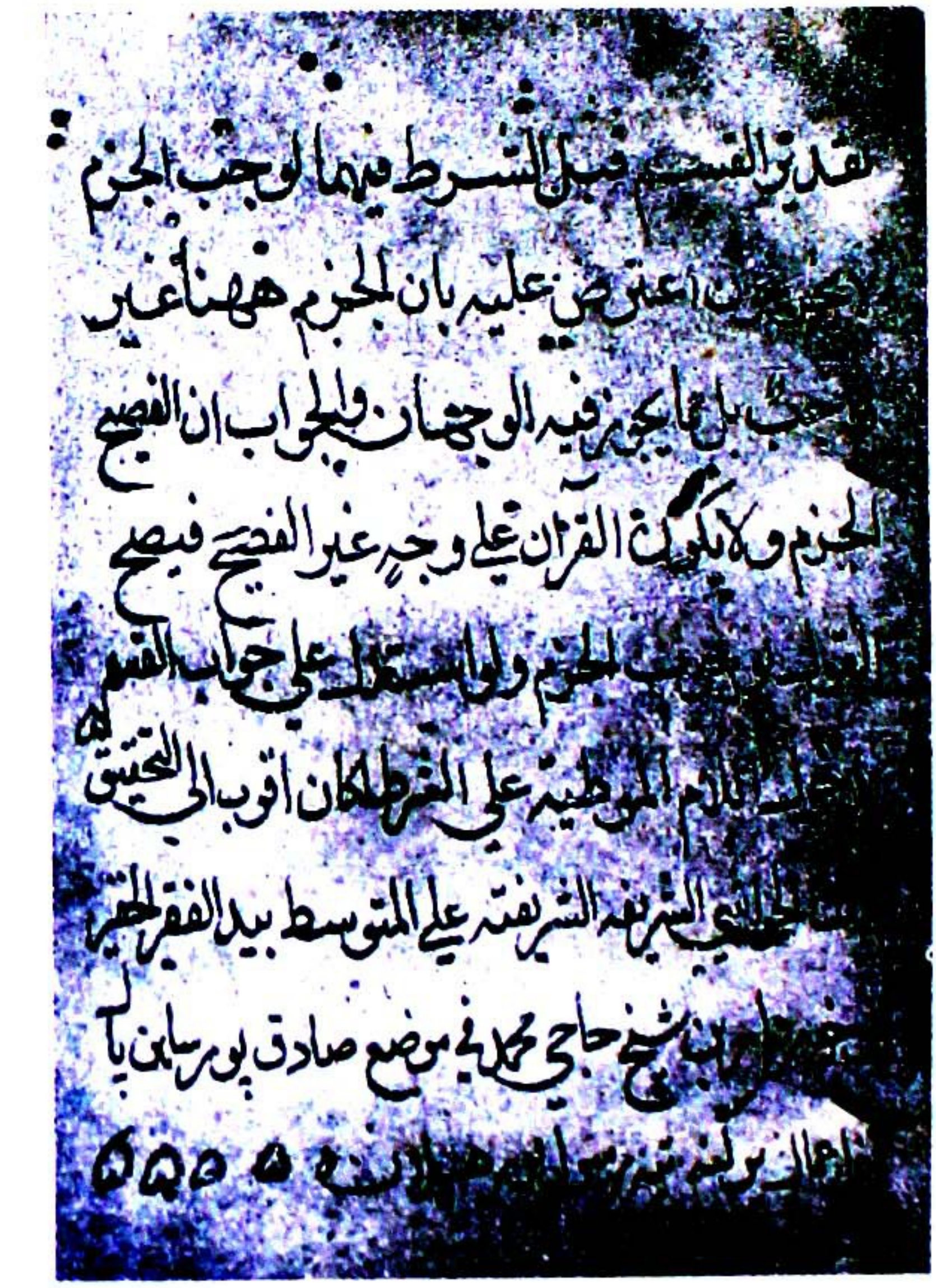
تقدیر القسم قبل الشرط فیما لو جب الجزم
ان اعترض علیہ بان الجزم ھھنا غیر
جب بل ما یجوز فیہ الوجھان والجواب ان الفصیح
الجزم ولا یکون القران علی وجہ غیر الفصیح فیصح
الجزم ولو استدل علی جواب القسم
لام الموطئۃ علی الشرط لکان اقرب الی التحقیق
الشریفۃ علی المتوسط بید الفقیر الحقیر
ابن شیخ حاجی محمد فی موضع صادق پور سلمن یا
الی سنۃ ۵۵۵

عکس تحریر حضرت سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق ۔ مکتوبہ ۱۰۱۵ھ

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظمؒ

آپ سلطان الاولیاء دلیل الاتقیا۔ عارف ربانی۔ محبوب یزدانی امام اہل شریعت۔ مقتدائے اصحاب طریقت۔ صاحب جذب و عشق و محبّت و وجد و سماع تھے۔

نام۔ ارادت۔ خلافت۔

آپ کا نام جمال اللہ۔ کنیت ابوالحیات۔ لقب فقیہ اعظم صُوفی تھا۔ آپ سید الاخیار امام الابرار حضرت سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ تمام فرزندوں

(بقیہ صفحہ ۵۰) قصّہ یوسف و زلیخا۔ اور قصّہ مرزا صاحباں انکی یادگار ہیں۔ اُن کا مزار بچہ چھٹہ میں ہے۔ (۳) حافظ برخوردار۔ یہ قوم رانجھا سے تھے۔ ضلع سرگودھا کے ایک مشہور گاؤں نوشتی شاہاں والی میں سکونت رکھتے تھے۔ یہ بھی شاعر تھے۔ پنجابی زبان میں فقہ حنفی کی کتاب انواع۔ اور ایک قصّہ یوسف زلیخا۔ ان کی تصانیف سے موجود ہیں۔ (۴) شیخ برخوردار گجراتی سنہ ۱۰۲۰ھ میں حاجی پور پٹنہ کی سیر کر کے برہان پور کو گئے۔ ان کا ذکر مولانا محمد غوثی بن شیخ حسن شطاری سندی نے اپنی کتاب اذکار الابرار کے صفحہ ۵۷۲ پر لکھا ہے۔ (۵) حافظ برخوردار۔ جن کا مزار چنی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ان کی شاعری کا کوئی ثبوت نہیں۔ (۶) حافظ برخوردار۔ یہ موضع ٹاہلیانوالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔ قرآن مجید کا درس دیتے اور سینکڑوں طلبا ان سے فائز المرام ہوتے۔ (۷) حافظ برخوردار۔ ان کا مزار جنڈیالہ شیرخاں ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے شرقی جانب ہے۔ بلند گنبد ہے۔ حالات کا کچھ پتہ نہیں۔ (۸) میر سید برخوردار پسروری۔ ان کا مزار پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ یہ میر تھے۔ ان کا ذکر فتی علی الدین (باقی برصفحہ ۵۲)

Marfat.com

میں سے آپ کے ساتھ والد بزرگوار کی کمال محبّت تھی۔
آپ کی ولادت ۱۰۷۸ھ مطابق ۱۶۶۸ء میں ہوئی۔
تحصیل علوم۔ تدریس۔ وعظ۔
آپ نے پہلے اپنے والد ماجد سے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر موضع بسّی چیٹھہ میں جو بعہد سلاطین مغلیہ مرکز علوم تھا۔ حافظ مفتی شکر اللہ صاحبؒ اور مولانا مفتی محمد صدّیقؒ صاحب سے علوم معقول و منقول حاصل کئے۔ مدّت ستائیس سال کے بعد وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت

(بقیہ حواشی ۵۱) لاہوری نے کتاب عبرت نامہ جلد دوم میں کیا ہے ——— ہمارے ایک معاصر مؤرّخ ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی نے تاریخ سیالکوٹ میں موضع چیٹی والے حافظ برخوردار کا تذکرہ کیا ہے۔ چونکہ ان کا ذکر کسی کتاب میں درج نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے چار ہمنام بزرگوں کے حالات مخلوط کر کے ان کے تمام چسپاں کر دئے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ تذکرہ تو چیٹی والے حافظ برخوردار کا کیا ہے قبر بھی چیٹی میں لکھی ہے۔

۲۔ شجرۂ نسب گلزار نوشاہی سے۔ اور کرامات اور فرزندوں کے نام خزینۃ الاصفیا سے لکھ دئے ہیں جو حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی کے ہیں۔ جن کا مزار ساہنپال شریف میں ہے ؎

مزار شریفش بجاہ و جلال ۔۔۔ بنزدیک نوشاہ در سہنپال

۳۔ اشعار پنجابی حافظ برخوردار بسّی والے کے کلام سے لکھ دئے ہیں۔

۴۔ قوم اُن کی رانجھا لکھ دی ہے۔ جو حافظ برخوردار اوستی شاہ توالی کی قومیت ہے۔

ماسٹر صاحبؒ نے یہ بھی خیال نہیں کیا کہ جب حافظ صاحب کی قومیت رانجھا لکھ رہے ہیں۔ تو پھر شجرہ نسب علی المرتضیٰؓ کیسے ملا دیا ہے۔ رانجھا تو ایک الگ قوم ہے جن کا علویوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مورخ حضرات کو چاہیے کہ جو مضمون لکھا کریں تحقیق کر لیا کریں۔ ۱۲ مدیر شرافت

باندھی، اور دینی دنیوی مقاصد حاصل کر کے واپس آئے۔ اور درگاہِ نوشاہیہ میں مدرسہ کی بنا ڈالی۔[1] اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ علم حدیث و فقہ میں وہ کمال تھا۔ کہ علمائے وقت رشک کرتے تھے۔ وعظ و تقریر اس درجہ شیریں ہوتی تھی کہ سامعین پر حالت وجد طاری ہو جاتی تھی۔ فصاحت و بلاغت حد بیان سے باہر تھی۔ درس کے وقت بڑے لطیف نکات و معارف بیان فرماتے۔ آپ کو والدہ ماجدہ کی دعا تھی کہ تم ہر میدان میں مظفر و منصور رہو گے۔ چنانچہ ہر طرح کے علمی مناظروں اور مباحثوں میں آپ فتحیاب ہوتے۔ ایک مرتبہ حافظ یار محمد کنگرہ کے جنازہ پر علمائے علاقہ سے آپ نے مناظرہ کیا۔ آپ سب پر غالب آئے۔[2]

خرقہ تبرک۔ جذبہ۔ قطبیت۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خلافت کبریٰ حاصل کر کے حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب بھڑیوالہ سے بھی فیض باطنی پایا۔ اور خرقہ تبرک حاصل کیا۔ نسبت جذبہ و محبت انہیں کی توجہ سے غالب ہوئی۔ انہوں نے آپ کے حق میں فرمایا تھا کہ "تاثیر ایں صاحبزادہ خیلے سخت خواہد بود" یعنی اس صاحبزادہ کی تاثیر بہت سخت ہوا کرے گی چنانچہ آپ جس کسی پر نگاہ توجہ ڈالتے۔ وہ مست و مجذوب ہو جاتا۔[3] اپنے والد

---

[1] رسالہ احمد بیگ ۱۲ [2] [3] تذکرہ نوشاہیہ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

بزرگوار اور جدامجدؒ کی کمال تبعیت وراثت سے آپ بھی درجہ قطبیت سے مشرف ہوئے۔ اور صاحب منصب تھے جیسا کہ تذکرہ نوشاہیہ سے ظاہر ہے۔

آپ کی دو مہریں تھیں، ایک کا سجع تھا "نوشہ حاجی جمال اللہ است" دوسری کا سجع تھا "حافظ جمال اللہ"

فضائل۔ مجاہدہ۔ ریاضت۔

آپ علم تصوف و اشارات فقر میں استاد کامل و مکمل تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ فقیروں کے مراتب و منازل میں اپنے ہاتھ میں چراغ کی طرح دیکھتا ہوں "مجاہدہ و ریاضت سے کبھی فارغ نہ ہوتے۔ سلطان الاذکار آپ کو جاری تھا[1]۔ (تذکرہ)

اولاد۔

آپ کے دو فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سیدابو سعید صاحب مرتاضؒ (متوفی ۱۰۶۷ھ) اہل جذبہ و جلالیت تھے۔ ان کے دو لڑکے تھے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔

۲۔ حضرت سید حافظ محمدؒ حیات ربانیؒ ان کا ذکر آگے درج ہوگا۔

یاران طریقت۔ آپ کے چار یار خواص یہ تھے۔

---

[1] آپ کی تالیف حقائق آثار کو میں نے مرتب کیا ہے ۱۲ سید شرافت

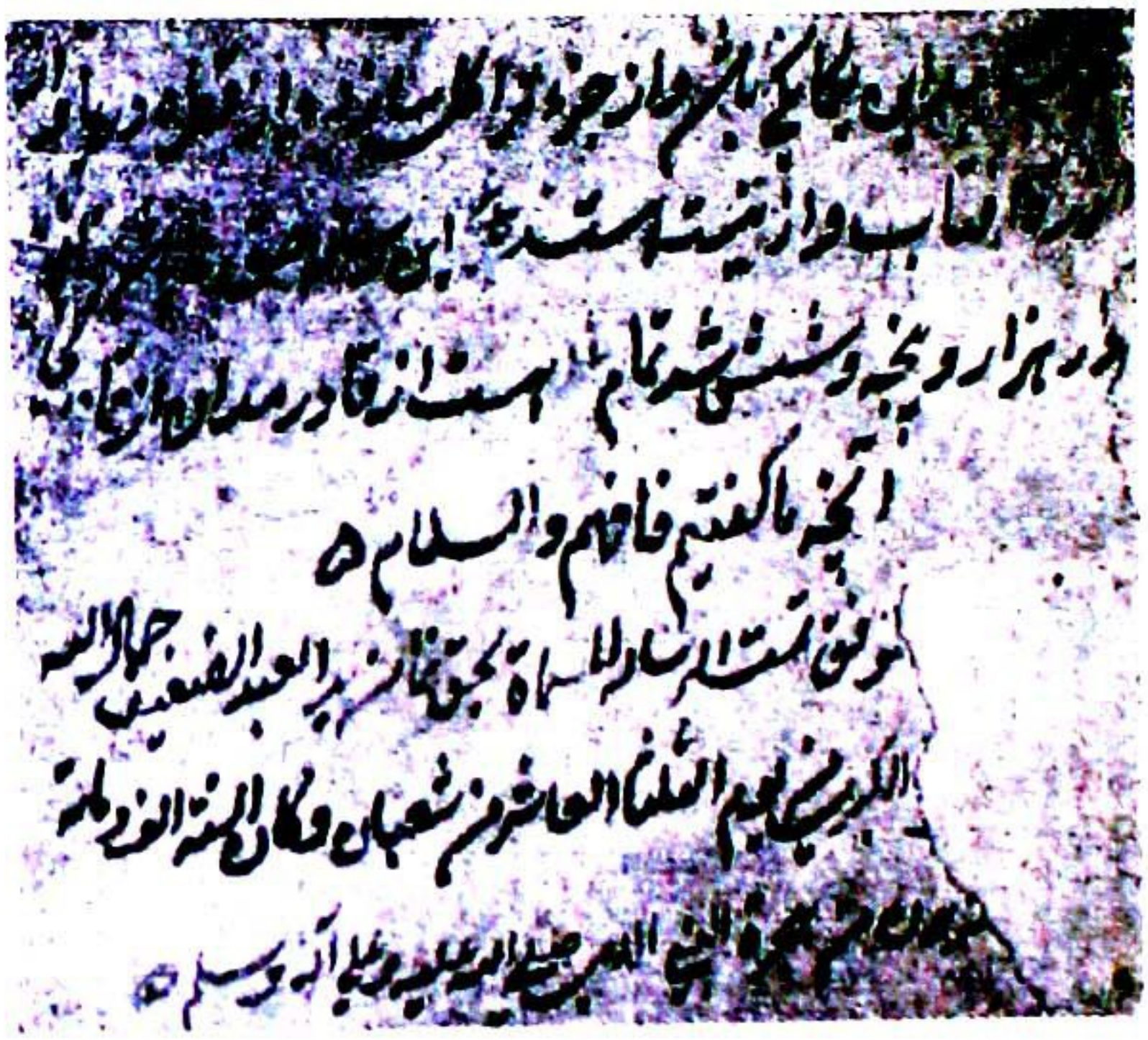

عکس تحریر حضرت سید حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظم مکتوبہ سنہ ۱۱۲۰ھ

Marfat.com

۱۔ حضرت میر احمد خاں فوجدارؒ گجرات۔
۲۔ حضرت شیخ دانا سیالکوٹیؒ
۳۔ چوہدری جمال خاں بن ابوالخیر تارڑ ساکن اگرویہ۔
۴۔ چوہدری محمد امین بن عبدالوہاب تارڑ ساکن اگرویہ۔

وفات وتدفین

حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظمؒ[1] کی وفات بقول صاحب تذکرہ نوشاہیہ شب سہ شنبہ[2] بوقتِ نماز مغرب بارہ[12] ہوئیں ربیع الآخر سنہ ۱۱۴۲ھ مطابق اکتوبر سنہ ۱۷۲۹ء بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ مزار مبارک سامنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں درگاہ نمایہ سے مغربی جانب چبوترہ پر پختہ بنا ہوا ہے[3]۔

مادۂ تاریخ۔ شیخ العالمین" ہے۔

---

[1] آپ کی سوانح حیات بنام معائر الجمال میں نے لکھی ہے۔ ۱۲

[2] تقویم ہجری وعیسوی شائع کردہ انجمن ترقی اردو پاکستان کے رو سے ۱۲ ربیع الآخر کو تبعہ کا دن ہوتا ہے۔ منگلوار کا دن ۹ یا ۱۶ تاریخ کو پڑتا ہے۔ حضرت علامہ الشریف عبدالغنی بن فخرالدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنی کتاب نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر (عربی) مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۷۳ھ کے الجزء السادس (یعنی جلد ششم)، رویف جیم صفحہ ۵۰ میں سید جمال اللہ صاحبؒ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

(باقی حاشیہ بر صفحہ ۵۶)

Marfat.com

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات صاحب ربّانیؒ

آپ شمس المقربین۔ سراج السالکین۔ زبدۃ الاتقیا۔ خاتم الاولیا۔ بدرِ طریقت۔ ضیائے حقیقت۔ صاحب ذوق و شوق و علم و حلم تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

۱۱۸
الشیخ جمال اللہ اللاہوری

المشیخ الفاضل جمال اللہ بن برخوردار بن محمد بن العلاء اللاہوری احد المشائخ القادریۃ کان شیخًا جلیلًا وقورًا عالمًا صاحب کشوفٍ وکراماتٍ۔ مات فی ثانی عشر من ربیع الثانی سنۃ اثنین واربعین ومائۃ والف۔

شیخ فاضل جمال اللہ بن برخوردار بن (حاجی) محمد بن علاؤ الدین لاہوری۔ مشائخ قادریہ میں یگانہ تھے بڑے بزرگ جلیل القدر اور زبردست عالم۔ صاحب کشف و کرامات تھے بارہویں ربیع الثانی ۱۱۴۲ھ میں رحلت فرمائی۔

چونکہ دیار اور مصار۔ بعیدہ اور ممالک دور و دراز میں لاہور شہر کا نام مشہور ہے اس لئے مورخین حضرات کا طریقہ ہے۔ کہ اصلاح قرب و جوار۔ اور مواضعات مضافات کو بھی لاہور میں ہی شامل کر دیتے ہیں۔ اور ان کا اصل نام بوجہ غیر مشہور ہونے کے نہیں لکھتے۔ اسی طریقہ کے مطابق صاحب نزھۃ الخواطر نے سید جمال اللہ صاحب کو بجائے ساہنپال یا گجراتی لکھنے کے لاہوری لکھدیا ہے ۱۲۔

سید شہادت۔

Marfat.com

نام۔ارادت۔ خلافت۔

آپ کا نام محمد حیات۔ کنیت ابوالضیاء۔ لقب ربانی تھا۔

آپ شہباز پنجہ پدا اللہ حضرت سید حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظمؒ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ اپنے تمام برادران ہم جدی میں علم و فضل و معرفت میں لاثانی اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے۔

تحصیل علوم۔ خرقہ تبرک۔ سیاحت۔

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف۔ اور طب میں کمال حاصل کیا۔ سلوک قادریہ پورا کر کے والد ماجد سے خلافت حاصل کی۔ نیز اپنے عم بزرگ حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوانؒ سے خرقہ تبرک پایا۔ فن کتابت نسخ و نستعلیق میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے دور دور تک سیاحت کی شاہجہان آباد میں بھی پہنچے۔ وہاں کے بزرگوں اور مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو فیض نوشاہی سے مستفیض فرمایا۔ حضرت خواجہ فخر الدین فخر جہان چشتی دہلویؒ (متوفی ۱۱۹۹ھ) سے بھی ملاقات کی۔

فیاضی۔ ولایت۔ تدریس۔

آپ نہایت فیاض۔ غریب پرور۔ مسکین نواز تھے۔ آپ کا

Marfat.com

دروازہ ارباب حاجت کے لئے ہر وقت مفتوح رہتا۔ ایک مرتبہ موضع اگرویہ کا ایک آدمی قتل کے جرم میں ماخوذ ہوا۔ چونکہ اُس کے عیال و اطفال خورد سال تھے۔ آپ نے ازراہ غریب نوازی ایک ہزار روپیہ اُس کا خون بہا ادا کرکے اُس کا جرم اُس کے وارثوں سے بخشوالیا۔ آپ اجابت دعا۔ اور کشف و کرامت میں منصب عالی رکھتے تھے۔ مشائخ معاصرین نے آپ کے سکہ ولایت کو تسلیم کیا ہوا تھا۔ اپنے والد ماجد کے بعد مدرسہ نوشاہیہ کے مدرس اعلیٰ آپ ہی تھے۔ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم سے اکثر مخلوق کو نوازا۔ آپ کے زمانہ سجادگی و خلافت میں ۱۱۷۱ھ میں حضرت نوشاہ عالیجاہ کا مزار شریف دوسری جگہ منتقل ہوا۔

تصانیف۔

سلسلہ تدریس اور حلقہ شغل باطنی کے علاوہ آپ تالیف و تصنیف میں بھی کچھ وقت صرف فرماتے تھے۔ چنانچہ چند تصانیف کے نام یہ ہیں۔ جو سب فارسی میں ہیں۔

۱۔ تذکرہ نوشاہیہ۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت نوشہ صاحب اور اُن کے مشائخ۔ اور ان کی اولاد اور خلیفوں کے مستند حالات جمع کئے ہیں۔ ۱۱۴۶ھ میں اس کو تصنیف کیا۔

۲۔ مجمع اللطائف۔ اِس کتاب میں رموز و نکات تصوف بطور

Marfat.com

سوال وجواب درج فرماتے ہیں۔

۳۔ شرح اسماء اربعین۔ اس کتاب میں خدا تعالےٰ کے چالیس[۴] ناموں کی عمدہ شرح کی ہے۔

۴۔ رسالہ سماع۔ اس[۵] میں حدیث وفقہ کی رو سے سماع کا جواز ثابت کیا ہے۔

آپ کی مہر کا سجع یہ تھا۔ "محمد حیات جمال اللہ است"۔

اولاد۔

آپ کے چار فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات رح ان کا ذکر جمیل آگے آئے گا۔

۲۔ حضرت سید ضیاء اللہ صاحب رسول نگری[۶] (متوفی ۱۳۰۳ھ ۱۹ ربیع الآخر ۱۲۳۴ھ) پابند شریعت اہل علم وتقوےٰ تھے۔ ان کی اولاد بہت ہے۔ ان میں سے اس وقت سید حسن عالم[۷] صاحب قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سجادہ نشین ہیں۔ صاحب حلم وفقر ودانش محتشم بزرگ ہیں۔ ستاسی[۸۷] سال عمر ہے سالہ اللہ تعالےٰ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابن سید عمر بخش[۸]

---

[۴] آپ کی تصنیف سے مناجات بدرگاہ الٰہی منظوم۔ مناجات بدرگاہ نبوی۔ مناجات نامہ نبوی فریاد نامہ بجناب غوث الاعظم۔ مناجات نوشہ صاحب۔ فالنامہ منظوم اردو وغیرہ تحریرات کو میں نے بنام ترویح القلوب مرتب کر دیا ہے۔ [۵] وفات بعمر ۸۲ سال ۱۲ محرم ۱۳۶۱ھ مدفون رسول نگر [۶] نوشاہیہ ۱۲ [۷] سید عمر بخش صاحب کی تصنیف سے مناقبات نوشاہیہ۔ آب حیاتی۔ سالہ بخشش گدا پنجابی منظوم موجود ہیں ۱۲ شرافت۔

بن سیّد محمد بخش بن سید ضیاء اللہ صاحب رسولنگری ؒ

۳۔ حضرت سید مراد اللہ صاحب ، رح۔ لاولد فوت ہوئے۔

۴۔ حضرت سیّد عباد اللہ صاحب ؒ لاولد انتقال کیا۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار اصحاب خاص یہ تھے۔

۱۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن دہلوی ؒ

۲۔ چوہدری برخوردار بن جمال خان تارڑ۔ ساکن اگرویہ۔

۳۔ چوہدری محمد باقر بن محمد امین تارڑ۔ ساکن اگرویہ۔

۴۔ چوہدری اختیار خاں بن گل محمد تارڑ۔ ساکن اگرویہ

وفات ۔ مدفن

حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب[1] ربانی کی وفات حسب تحریر صاحب مناقبات نوشاہیہ جو انہوں نے حاشیہ کنز الرحمت پر کی ہے ۱۱۳۳ھ مطابق ۱۷۲۱ء میں بعہد عزیز الدین عالم گیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رُخ بنا ہوا ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ

مادۂ تاریخ "پاک نظر" ہے۔

---

[1] آپ کی سوانح عمری بنام حیات ربانی میں نے مفصل لکھی ہے ۱۲ شرافت

Marfat.com

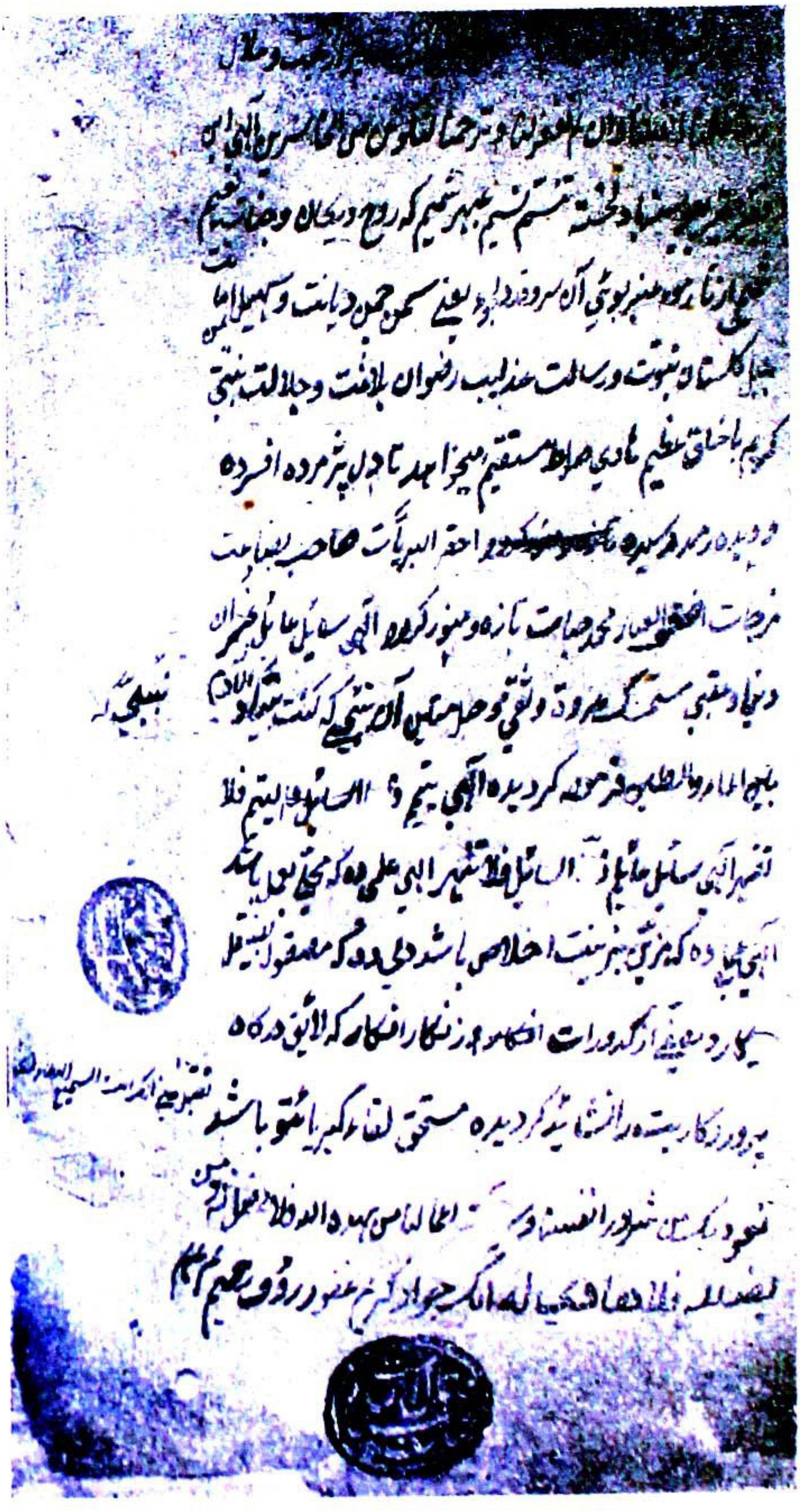

نکس تحریر حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی رح
مصنف کتاب تذکرہ نوشاہیہ مکتوبہ سنہ ۱۱۴۶ھ

Marfat.com

Marfat.com

حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفاتؒ

آپ قبلۃ الصادقین۔ کعبۃ المتقین ۔ عاشق ذات خدا۔ محبوب حضرت کبریا۔ عمدۃ العلما۔ زبدۃ الفضلا ۔ امام جہان۔ قطب زمان صاحب زہد و تقوے ورع و خوارق و کرامات تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام نور اللہ۔ کنیت ابو احمد۔ لقب فرشتہ صفات۔ قاضی القضاۃ تھا۔ آپ فخر ان البرکات حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانیؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ ولایت و نجابت و علم موروثی رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت بروز سہ شنبہ ۱۹ جمادی الآخرۃ ۱۱۴۷ھ مطابق ۵ نومبر ۱۷۳۴ء میں ہوئی۔ (روضۃ الزکیہ)

تحصیل علوم۔ وعظ۔ منصب قضا۔

آپ نے تحصیل علوم ظاہری اپنے والد بزرگوار۔ اور دوسرے اساتذہ سے کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ معقول و منقول ازبر کیا۔ تفسیر و حدیث و فقہ میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ واعظ و مقرر خوش بیان تھے۔ بوقت وعظ سامعین کو وجد و جذب اور وجد ہوا کرتا تھا۔ آپ کا علوم شرعیہ میں بے مثل ہونا۔ اس بات سے بخوبی ظاہر ہے

کہ چوہدری غلام محمد[1] بن پیر محمد چیٹھہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) رئیس اعظم منچر چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ نے جو زمانہ خوالف الملوکی میں اپنے تمام علاقہ کا حدودِ ملتان تک خود مختار حاکم تھا۔ اپنے زیر حکومت علاقہ میں سے ستر علما منتخب کئے ہوئے تھے۔ اور ستر میں سے چار۔ اور چار میں سے ایک حضور پر نور۔ بہدۂ قاضی القضات مقرر تھے۔ آپ نے اپنا جائے قیام اور دارالافتا قصبہ رسولنگر میں رکھا تھا۔ تمام ملک میں آپ کا فتوے مقبول تھا۔

بیعت۔ خلافت۔ خرقہ تبرک۔ کشف۔

آپ نے بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار سے کی۔ اور مقامات سلوک طے کرنے کے بعد خلافت و اجازت حاصل کی۔ نیز اپنے عم بزرگ حضرت سید ابو سعید مرتاض سے خرقہ تبرک حاصل کیا۔ مراتب توحید میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ کشف قبور۔ کشف قلوب کشف ملکوت آپ کو بدرجہ اتم حاصل تھا۔

سکھ حاکموں کی آپ سے عقیدت۔

چوہدری غلام محمد چیٹھہ کی شہادت کے بعد اس علاقہ پر سکھوں کا قبضہ ہو گیا۔ وہ بھی آپ سے نہایت عقیدت رکھتے تھے۔ ایک مالی غلہ فصل بفصل۔ اور کچھ روزینہ بھی آپ کو دیا کرتے۔ اور فقیہ

---

[1] چوہدری غلام محمد کی حکومت کا تذکرہ مخزن پنجاب۔ تاریخ پنجاب۔ عمدۃ التواریخ وغیرہ کتابوں میں موجود ہے ۲ شرافت

Marfat.com

سید عزیز الدین رضا لاہوریؒ (متوفی ۱۲۶۰ھ) جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر اعظم تھے۔ مع اپنے دوسرے بھائیوں کے آپ کے کمال معتقد تھے۔ اور آپ سے سلسلہ مراسلت[1] جاری رکھتے تھے۔

فضائل۔ مناقب۔

آپ کے تصرفات عجیب و غریب تھے۔ کرامت کا ظہور آپ کی نظر تجلی اثر کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔ ایک مرتبہ اپنے صاحبزادہ سید حافظ الٰہی بخش صاحبؒ کو ملک الموت کا دیدار کروایا۔ آپ قوی الجذبہ مستقیم الاحوال تھے۔ تصوف و حقایق میں آپ کا کلام عالی تھا۔ آپ کا ارشاد ہے۔ "ہمارے جسم ہماری روحیں ہیں۔ اور ہماری روحیں ہمارے جسم ہیں"

تصانیف۔

آپ کی متعدد تصنیفیں ہیں۔

۱۔ انشائے نور اللہ فارسی۔ فن ادب و انشا پردازی میں بہترین کتاب ہے۔ اس میں خط و کتابت کے طریقے درج ہیں۔

۲۔ مصطلحات الصوفیہ فارسی۔ اس میں آپ نے اصطلاحات فقرا کی تشریح کی ہے۔

---

[1] نقل سید عزیز الدین رضا رح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مکتوب بڑے گیارہ صفحات پر موجود ہے جو ان کی مہر سے مزین ہے۔ مہر کا متن یہ ہے۔ "خادم اللہ فقیر عزیز الدین رضا" آپ سادات کے دو تخلص تھے۔ بعض جگہ رضا لکھتے ہیں۔ اور بعض جگہ آزاد۔ ۱۲ منہ

۴۔ نورالفتاویٰ۔ المعروف فتاویٰ نوشاہیہ عربی۔ اس میں کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے مسائل منتخب کرکے لکھے ہیں۔ یہ اُس زمانہ کی تصنیف ہے۔ جب آپ مفتی رسولؐ نگر تھے۔

اولاد۔

آپ کے دو[۲] فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سیّد حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حقؒ۔ ان کا ذکر آگے ہوگا۔

۲۔ حضرت سید خدا بخشؒ صاحبؒ (متوفی ۱۲۷۷ھ) اہلِ تصرفات قویہ تھے۔ ان کی اولاد میں سے چند افراد موجود ہیں۔ ان میں سے سیّد کرم حیات صاحب[۱] موضع چنبھل ضلع شیخوپورہ میں اس وقت سجادہ نشین ہیں۔ فقیر دوست صاحب تاثیر ہیں۔ انتالیس[۳۹] سال عمر ہے۔ سلمہ اللہ تعالےٰ شجرہ یہ ہے۔ ابنِ سیّد غلام حسین بن سیّد نور احمد بن سید خدا بخش

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار خاص اصحاب یہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا سیّد غلام قادر بن سید عبداللہ صاحب برخورداری ساہنپاوی (متوفی ۱۳۰۶ھ)

۲۔ حضرت حکیم مولانا شیخ احمد صاحب فاروقی رسولنگریؒ (متوفی ۱۲۴۳ھ)

---

[۱] وفات پنج شنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ مدفون چنبھل ۱۲ شرافت

۳- چوہدری غازی خاں بن محمد یار تارڑ ساہنپالوی (متوفی ۱۲۳۵ھ)
۴- چوہدری حافظ فیض بخش بن دریام خاں تارڑ ساکن اگرہیہ۔

وفات۔ مدفن۔

حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب[1] فرشتہ صفات کی وفات بقول صاحب روضۃ الزکیہ بروز جمعہ۔ ششم[6] ماہِ صفر ۱۲۲۹ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۸۱۴ء میں بعہد محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم بادشاہ ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رخ پختہ بنا ہوا ہے۔ "شیخ شہید" مادۂ تاریخ ہے۔

---

[1] آپ کی ایک سوانح حیات بنام صحیفہ نور میں نے لکھی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق رح

آپ امام العابدین۔ رئیس العارفین۔ قبلۂ قبلہ پرستان۔ کعبۂ کعبہ شناسان۔ شاہسوار عرصہ احدیت۔ جانباز میدان محبت۔ عالم صوری و محقق معنوی۔ صاحب جذب و وجد و سماع تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام الٰہی بخش۔ کنیت ابوالفیض۔ لقب مظہر حق تھا۔

آپ مقبول بارگاہ الٰہ۔ حضرت سیّد حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات مفتیِ رسولنگر رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ مطابق ۱۷۶۸ء میں ہوئی۔

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت۔ ولایت۔

آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ علم طب میں بھی جالینوس وقت ہوئے۔ جسمانی اور روحانی امراض کے بیمار آپ سے شفا پاتے تھے۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت کر کے سلوک قادریہ پورا کیا۔ اور خلافت کبریٰ پائی۔ نیز حضرت سید فتح الدین صاحب برخورداری ڈھلوی رح (متوفی ۶ صفر ۱۲۶۷ھ) کے فیض صحبت سے

Marfat.com

مستفیض ہوئے۔ اور خرقہ تبرک حاصل کیا۔ کمالاتِ ولایت آپ کو پورے طور پر حاصل تھے۔ آپ کا دربار فیض آثار۔ مہبطِ انوارِ الٰہی تھا۔ طالبانِ حق جوق در جوق آتے تھے۔ اور فیوضات زاریں حاصل کر کے جاتے تھے۔

خوارق۔ تصرفات۔

آپ کے خوارق و کرامات بے انتہا ہیں۔ اجابت دعا۔ و تصرف میں آپ کا مرتبہ عالی تھا۔ آپ کی زبان ناوداں قضا تھی۔ جو کچھ منہ سے نکلتا وہی ہو جاتا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ والیِ پنجاب (متوفی ۱۲۵۴ھ) آپ کے کمالات سُن کر زیارت کو آیا۔ اور سرکاری درہم ارتھ یعنی بیت المال سے آپ کا روزینہ مقرر کر گیا۔

حضرت شیخ کبیر شاہ قادری رح (متوفی ۱۲۸۱ھ) ساکن وایا نوالی ضلع گوجرانوالہ جو حضرت میاں میر صاحب لاہوری رح (متوفی ۱۰۴۵ھ) کے سلسلہ فقر میں ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ وہ آپ کی دعا سے ہی تولد ہوئے تھے۔ اور جو کچھ ان کو ملا۔ آپ کی توجہات سے ملا۔

خصائل حمیدہ۔

آپ بڑے مہمان نواز۔ غریب پرور۔ فیض رساں تھے۔ یتیموں اور مسکینوں کی امداد کیا کرتے۔ آپ کا دروازہ مرجع حاجتمندان تھا۔ آپ کے زمانہ خلافت میں ۱۲۳۹ھ میں حضرت نوشہ صاحب رح

Marfat.com

کا مزار مشہد لعلیٰ تیسری جگہ منتقل ہوا۔

تصانیف۔

آپ کی تالیف سے ایک قلمی بیاض[1] موجود ہے۔ جس میں شاعروں کے کلام کا انتخاب اور تواریخ بزرگان اور طبی نسخے وغیرہ مفید مضامین درج ہیں۔

اولاد۔

آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ محمد احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی رح۔ ان کا ذکر خیر آگے آئے گا۔

۲۔ حضرت سید غلام احمد المعروف پیر بوٹے شاہ صاحب رح (متوفی شب دوشنبہ ۱۱ رجب ۱۳۱۸ھ) بڑے مدبر و لائق بارعب درویش تھے۔ ان کی اولاد کافی ہے۔ ان کے حقیقی بیٹوں میں سے چھوٹے صاحبزادہ سید علی احمد صاحب بعمر ستر سال اس وقت ساہنپال شریف میں موجود ہیں۔ فقیر انہ گفتگو کیا کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ۔

۳۔ حضرت سید فیض احمد المعروف پیر مکھن شاہ صاحب لاہوری رح (متوفی بدھوار ۱۹ شعبان ۱۳۳۴ھ) صاحب برکات وافرہ و فیوض

---

[1] یہ بیاض بلحاظ مضامین ابواب و فصول پر مرتب کر کے میں نے بنام الروضۃ الزکیہ فی حقایق العلمیہ جمع کر دیا ہے ۱۲ سنہ وفات مرفتہ ۴ محرم ۱۳۴۲ھ ۱۲

منکا ثمرہ تھے۔ لاہور کی تعلیمیت ان کے سپرد تھی۔ بحکم حضرت نوشہ صاحبؒ لاہور چلے گئے تھے۔ اپنے عہد میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کی اولاد لاہور میں سکونت گزین ہے۔ دنیوی حیثیت میں بادشاہت وصاحب اقتدار ہے۔ ان کے حقیقی بیٹوں میں سے فرزند ارجمند سید درحمل[1] حق صاحب آنجہانی لاہور میں سجادہ نشین ہیں۔ فقیر صورت درویش سیرت ہیں تریسٹھ سال عمر ہے۔ سلمہ اللہ۔

یارانِ طریقت

آپ کے خواص احباب اربعہ یہ تھے۔

۱۔ حضرت شیخ کلیم اللہ مجذوب گجراتیؒ

۲۔ حضرت شیخ محمد بخش گھمن ساکن کوٹلی شہانی متصل جلال پور جٹاں۔

۳۔ حضرت مولوی برخوردار صاحب بھٹی وارث کوٹیؒ

۴۔ حضرت مولوی محمد غوث بن حافظ بڈھا حنیر آبادیؒ

وفات۔ مدفن

حضرت سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حقؒ تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے۔ جبکہ یہ آیت شریف پڑھ رہے تھے۔ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

---

[1] وفات ۴ رجب ۱۳۶۳ھ

[2] آپ کی مکمل سوانح عمری بنام کلید بخشش میں نے لکھی ہے۔ ۱۲ اشرافت

Marfat.com

نوجان بحق ہوئے۔ روز ہفتہ[ل] وقت نماز ظہر ساتویں رمضان المبا
سنہ ۱۲۵۳ھ مطابق دسمبر سنہ ۱۸۳۷ء عہد بہادر شاہ ثانی بن اکبر شاہ ثانی
تھا۔ مزار مبارک ساہنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں
اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رُخ پختہ بنا ہوا ہے
مادہ تاریخ وصال "مظہر حق" ہے۔

ل تقویم ہجری و عیسوی کی رو سے اس تاریخ کو اتوار پڑتا ہے مگر آپ کے
حضرت نوشاہ ثانی نے تذکرۃ [illegible] میں اور آپ کے مرید نے
حافظ محمد شاہ صاحب نے کتاب الفوائد میں بتصریح ہفتہ ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ
لکھا ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد حافظ قُل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ

آپ پیشوائے سالکین۔ راہنمائے طالبین۔ نقاوۂ دودمان مصطفوی سلالۂ خاندان مرتضوی۔ عارف ربانی۔ محبوب یزدانی۔ مطلوب سبحانی۔ نوشاہِ ثانی۔ قطب دوران غوث زمان تھے۔ زہد و تقدس و علم و حلم و معرفت میں شان بلند رکھتے تھے۔

نام۔ نسب

آپ کا نام قُل احمد۔ کنیت ابوالامین۔ لقب پاکذات۔ خطاب نوشاہِ ثانی فخر الاولیاء تھا۔

آپ سعادت نقش حضرت سیّد حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حقؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء میں ہوئی۔

بشارت غیبی۔ ارشادِ سلیمانیہ۔

آپ کے والد بزرگوار بھلوال شریف جا کر مزار حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ پر مراقب ہوئے۔ تو انہوں نے بعالم مثال جلوہ گر ہو کر ان کو بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ تم کو فرزند نرینہ عطا فرمائے گا۔ جو مرتبہ میں نوشاہِ ثانی اور قطب ربانی ہوگا۔ بلکہ شانوں سے پکڑ کر قُل کی زبان میں غلام کر کہتے ہیں۔ قُل احمد کا معاملہ بھی غلام احمد ۱۲ منزلت

Marfat.com

کر آپ کی صورت بھی دکھادی۔ چنانچہ حضور جب پیدا ہوئے۔
تو آپ کے کتفین کے درمیان پنجہ مبارک سلیمانیہ کا نشان موجود تھا
اور تمام عمر ظاہر رہا۔ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت
کی وراثت میں آپ کو مہر ولایت عطا ہوئی۔ جو بالفاظ دیگر مہر سلیمانی
یا مہر سلیمانی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے جدامجدؒ اور والد اکرمؒ
سے۔ اور حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبداللہ صاحب
برخورداریؒ سے کی۔ چند سے علم موضع چکری میں اپنے جد مادری
سے بھی حاصل کیا۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ فن کتابت نسخ اور نستعلیق
سیکھا۔ آپ کی بیعت اپنے جدؒ۔ گوار حضرت سید حافظ نوراللہ صاحب
فرشتہ صفات رہ سے تھی۔ تربیت و تکمیل اپنے والد ماجد سے
پائی۔ دونو بزرگوں سے آپ کو خلافت و اجازت حاصل تھی۔
حضرت شیخ بڈھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف
(متوفی ۱۲۴۴ھ) کی دعائے باصفا سے آپ پر علوم لدنی کے
دروازے کھل گئے۔

نوشہیت۔ غوثیت۔ قطبیت۔ تصرفات۔

آپ حضرت سخی بادشاہؒ کی روحانیت سے بھی بطور اویسی مستفیض
ہوئے۔ اور آپ کو نوشاہِ ثانی یا دوم نوشہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ

Marfat.com

کو زیر سایہ نوشاہی مرتبہ محبوبیت و مطلبیت موصول ہوا۔ آپ کے تصرفات و مکاشفات قوی تھے۔ طبقہ علما خصوصاً آپ کا معتقد و مرید تھا۔ کرامات کا احصا اندازہ قلم سے باہر ہے۔ آپ کو بھی حکومت خالصہ کی طرف سے روزینہ ملتا تھا۔ اور کچھ رقبہ زمین بھی بطور عطیہ ملا تھا۔

آپ کے زمانہ خلافت میں ۱۲۵۸ھ میں حضرت نوشہ صاحب رح کا روضہ شریف پالکی کی طرز پہ تعمیر ہوا۔

تصانیف۔

آپ کے معمولہ وظائف و عملیات میں نے ایک جگہ کتابی صورت میں بنام بستان الاوراد جمع کر دیئے ہیں۔ آپ کے ہاتھ[1] کی لکھی ہوئی قلمی کتابیں۔ عربی۔ فارسی۔ جو علوم تفسیر۔ فقہ۔ فرائض۔ قصص۔ ادب۔ اخلاق پر مشتمل ہیں۔ کافی تعداد میں میرے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

آپ کی مہر کا سجع تھا۔ "ہد گلِ احمد متوسل بہ نور اللہ"

اولاد۔

آپ کے ۲ فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید محمد امین صاحب مختار السالکین رح ان کا ذکر آگے

---

[1] آپ کے لکھے ہوئے مضامین مختلف جو کتابوں کے حاشیوں یا متفرق اوراق وغیرہ پر تھے۔ وہ جمع کرکے میں نے آپ کی ۲ کتابیں ثمرات الافکار۔ اور وسائل العلوم نام مرتب کر دی ہیں ۱۲

Marfat.com

آئے گا۔

۲۔ حضرت سید محمد شفیع صاحبؒ (متوفی ۱۹ جمادی الاخر ۱۳۱۱ھ) صاحب علم و حلم بڑے متواضع و منکسر المزاج تھے۔ ان کے فرزند سید شبیر علی[1] صاحب اِس وقت بعمر تریسٹھ ۶۳ سال۔ زندہ موجود ہیں۔ ساہنپال شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔ صاحب علم و فقر ہیں لباس درویشانہ زیب تن رکھتے ہیں۔ حاضر جواب۔ دقیقہ شناس ہیں۔ سلمہ اللہ۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار یار اکابر یہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا غلام قادر شائی بن مولانا شیخ احمد صاحب فاروقی ساکن رسولنگر۔ (متوفی ۱۲۹۹ھ)

۲۔ حضرت مولوی شیخ فیض رسول بن مولوی غلام نبی صاحب فاروقی ساکن لدھیوالہ چیمہ (متوفی دوشنبہ ۱۶ شعبان ۱۲۹۹ھ)

۳۔ حضرت مولوی حکیم کرم الٰہی بن مولوی غلام نبی صاحب فاروقی ساکن بیگووالہ (متوفی آنور۔ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ)

۴۔ حضرت شیخ سکندر شاہ صاحب جوگی ساکن نور پور چاہلاں۔ (متوفی ہفتہ۔ ۳۰ محرم ۱۳۰۶ھ)

---

[1] وفات اتوار ۲۲ رشیان ۱۳۸۰ھ ۱۲

وفات۔ مدفن

حضرت سید حافظ قل احمد[1] صاحب پاکذات نوشاہ ثانیؒ کی وفات
بقول صاحب کتاب الفوائد شب سہ شنبہ وقت نماز تہجد تیئیسویں[۲۳]
ربیع آلاخر ۱۲۹۶ھ مطابق ۳ راگست ۱۸۷۹ء میں ہوئی۔ دوسرے
روز دفن ہوئے۔ مزار مبارک ساہنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں
اپنے والد بزرگوار کے قدموں میں یعنی جنوبی طرف پختہ بنا ہوا ہے۔
مادہ تاریخ "فروغ" ہے

---

[1] آپ کی سوانح حیات بنام نوشہ نماں میں ہے: یہ کتاب ۱۹۰ صفحات پر مشتمل ہے

حضرت مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکینؒ

آپ مقبول درگاہ رب العالمین۔ منظور بارگاہ سید المرسلین ۔ صاحب مرتبہ فنا و بقا۔ مرکز دائرہ تسلیم و رضا۔ غریق بحر توحید۔ سائر میدان تجرید ۔ اہل عبادت و ریاضت و خوارق و کرامات تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام محمد امینؒ۔ کنیت ابو الفاضل۔ لقب مختار السالکین تھا۔

آپ محبوب بارگاہِ سبحانی حضرت سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ہفتہ کے دن ۲۵ ذیقعد ۱۲۴۱ھ مطابق یکم جولائی ۱۸۲۶ء میں ہوئی۔ (ثمرات الافکار)

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت

آپ نے علوم دینیہ مروجہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے اور حضرت مولانا سید غلام قادر صاحبؒ سے کی۔ بیعت طریقت اپنے والد ماجد سے کر کے سلوک قادریہ کو انتہا تک طے کیا۔ اور خلافت و اجازت حاصل کی۔

ریاضت۔مجاہدہ۔معمولات

آپ ریاضت ومجاہدہ میں لاثانی تھے۔روزانہ بوقت نصب شب اٹھ کر نوافل تہجد ادا فرماتے۔ صبح تک وظائف قادری نوشاہی کو پورا فرماتے۔ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید اور درود مستغاث بلاناغہ فرماتے۔

خصائل۔فضائل۔

آپ کی طبیعت میں انکسار وعجز ونیستی بدرجہ اتم تھی۔اتباع نبوی سے مقام مسکنت وغربت آپ کو پورا حاصل تھا۔مراتب فقر ودرویشی میں پایۂ عالی رکھتے تھے۔جو اوصاف فقیر میں ہونے چاہئیں۔ وہ سب آپ کی ذات میں موجود تھے۔ اِس آخری زمانہ میں خدا کی آیات میں سے ایک آیت (نشان) تھے۔آپ کے تمام حالات صلحائے متقدمین سے مطابق تھے۔عبادت وسخاوت میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔

زراعت۔سخاوت۔کرامت

آپ قوت حلال کے لئے اپنی ہبتی ملکیت زمین میں اپنے ہاتھوں سے زراعت کیا کرتے تھے۔جو کچھ اس سے پیدا ہوتا۔ وہ اپنا اور اہل وعیال کا خرچ چلاتے۔ اور یتیموں۔بیواؤں۔ درویشوں کو بھی فی سبیل اللہ دیتے۔جو شخص آپ کی زراعت سے نقصان کرتا۔وہ سزایاب ہوتا۔آپ کی کرامات وخوارق بے مثل تھیں۔

Marfat.com

وجد و حالت اور طے ارض وغیرہ جیسی کرامتیں آپ سے منقول ہیں۔

اولاد۔

آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ روح اللہ صاحبؒ (متوفی ۱۶ صفر ۱۲۹۴ھ) کامل وقت امام الاصفیا تھے۔ پچیس ۲۵ سال کی عمر میں لاولد فوت ہوئے

۲۔ حضرت سید پیر فاضل شاہ صاحب رح (متوفی جمعرات ۹ صفر ۱۳۳۷ھ) صاحب جذبہ و تاثیر تھے۔ اورادِ نوشاہیہ پہ مواظبت رکھنے والے سیف اللسان تھے۔ ان کے تین بیٹے اس وقت ۱۳۵۴ھ میں زندہ موجود ہیں۔

اوّل[1] سید پیر کرم الٰہی صاحب۔ روشن دماغ۔ سخن شناس۔ شاعر۔ مدبّر۔ درویش مرد ہیں۔ اس وقت بعمر اٹھاون ۵۸ سال موجود ہیں۔

دوئم[2] سید پیر نور الٰہی صاحب۔ عقلمند۔ نیک مزاج۔ متواضع ہیں۔ بعمر اکاون ۵۱ سال موجود ہیں۔

---

[1] پیر کرم الٰہی صاحب۔ منگلوار کی رات ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ کو فوت ہو گئے۔ اب اُن کا لڑکا صاحبزادہ ممتاز احمد متولد ۱۳۳۹ھ موجود ہے۔ اس کا ایک فرزند دلنواز احمد آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے، مدعمرہٗ۔

[2] پیر نور الٰہی صاحب بدھوار ۳۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۹ھ کو وفات پا گئے۔ اِن کے دو لڑکے موجود ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ وزیر محمد متولد ۱۳۳۸ھ۔ یہ لاہور میں سکونت رکھتا ہے اس کے چار لڑکے اعجاز احمد آفتاب احمد اظہر عباس مظہر باد موجود ہیں۔

۲۔ صاحبزادہ فقیر محمد متولد ۱۳۴۲ھ۔ یہ کراچی میں سکونت گزیں ہے۔ اس کے دو لڑکے جمشید اختر اور جاوید اختر نام موجود ہیں۔

Marfat.com

سوّم سید پیر غلام احمد کاتب[1] - اہل علم - شاعر - عاشق مزاج حسن پسند خلیق ہیں - بعمر چوتالیس ۴۴ سال موجود ہیں - سلمہم اللہ -

۳ - حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر[2] ان کا ذکر آگے آتا ہے -

یارانِ طریقت -

آپ کے خواص چار دوست یہ تھے -

۱ - چوہدری اللہ دتہ پیمہ - ساکن ہسّن والی -

۲ - میاں پیر محمد ماچھی ساکن گاگھڑہ کلاں

۳ - میاں سر بلند المعروف سر بندھی لوہار ساکن سرانوالی (متوفی ۱۳۴۴ھ)

۴ - میاں کرم الٰہی ترکھان - ساکن چک نہالو -

وفات - مدفن -

حضرت سید محمد امین[3] صاحب مختار السالکین کی وفات بقول صاحب کتاب الفوائد شب یکشنبہ - وقت نماز تہجد اٹھارہویں جمادی الآخرہ

---

[1] پیر غلام احمد صاحب غرات یکم ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ کو انتقال کر گئے ان کے تین بیٹے ہیں -
۱ صاحبزادہ مقبول حسین متولد ۱۳۴۱ھ موجود ہے اور اسکے ۲ لڑکے مرسوم بامیم تاریخی محب حسین متولد ۱۳۶۱ھ صاحبزادہ محمد ظفر علی متولد ۱۳۶۲ھ موجود ہیں -
۲ صاحبزادہ حکیم مظفر حسین متولد ۱۳۴۲ھ پیشہ دوکانداری کرتے اسکی ایک لڑکا شفیق الرحمٰن نام موجود ہے
۳ صاحبزادہ مدثر حسین متولد ۱۳۴۴ھ - اس کا ایک لڑکا بنام حبیب الزمان موجود ہے -

[2] آپ کی مدح و مناقب میں چند قصائد اور غزلیں فارسی - ۱۲ - بنام سبحان امینیہ شائع کئے ہیں
[3] آپ کی سوانح عمری بنام مرآۃ الامین مکمل لکھی ہے ۱۲ شرافت -

Marfat.com

سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ مزار مبارک سانہپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے قدموں میں یعنی جنوبی طرف پختہ بنا ہوا ہے۔

مادۂ تاریخ لفضل ہے

Marfat.com

حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اخترؒ

آپ قطب الاقطاب۔ فرد الاحباب ۔ عاشق ذاتِ خدائے لایزال۔ محبوب ایزدِ متعال۔ وجود انوار رحمانی۔ نمونہ صفاتِ ربانی۔ یوسف وقت، ابراہیم سیرت صاحب خلق و محبت و شوق و ذوق تھے۔

نام و نسب۔

آپ کا نام محمد شاہ۔ کنیت ابو المصطفےٰ۔ لقب نیک اختر۔ شاہ صاحب تھا۔

آپ حضرت سید محمد امین صاحب مختار السالکینؒ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۵ء میں ہوئی (۲) (ثمرات الاذکار)

تعلیم۔ دعائے والد۔

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد بزرگوار۔ اور عم حقیقی حضرت سید محمد شفیع صاحبؒ اور حضرت مولانا سید غلام قادر صاحبؒ سے کی۔ پھر چند سال گاکھڑ کلاں میں حضرت مولوی جمال الدین صاحب حنفیؒ کے پاس رہے۔ اور فقہ و حدیث و طب کی سند حاصل کی۔ آپ کا سلسلہ تلمذ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آفتاب پنجابؒ تک منتہی ہوتا ہے۔

آپ جب بچہ تھے تو والد بزرگوار آپ کو دعا دیا کرتے تھے۔ کہ ہمارا دل

Marfat.com

چاہتا ہے کہ تمام لوگ علم میں تیرے محتاج ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ آپ فاضل متبحر ہوئے۔ کثرت تلاوت سے آپ کو قرآن مجید حفظ ہو گیا تھا۔ آپ کو اٹھائیس ۲۸ علموں میں مہارت تھی۔

تلقین ذکر۔ بیعت۔ خلافت۔ خرقہ تبرک۔

آپ کو پانچ سال کی عمر میں اپنے جدامجد حضرت سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی ؒ نے تلقین ذکر کلمہ طیبہ سے نوازا۔ اور آپ کے حق میں بہت بشارتیں فرمائیں۔ بعدازاں آپ نے والد بزرگوار کی بیعت سے سرفراز ہوکر مقاماتِ سلوک قادریہ کو طے فرمایا۔ اور خلافت کبریٰ حاصل کی۔ اور سلسلہ رحمانیہ کی خلافت واجازت اپنے جدبزرگوار کے چھوٹے بھائی حضرت سید مکھن شاہ صاحب لاہوری ؒ سے حاصل کی۔ نیز حضرت سید محمد علی شاہ صاحب شیرگڑھی ؒ (متوفی ۱۳۲۸ھ) سے جو حضرت بندگی شیخ داؤد کرمانی قادری ؒ (متوفی ۹۸۷ھ) کی اولاد سے باکمال ولی تھے۔ فیض کامل پایا۔ اور ان کی توجہ سے کشائش احوال ہوئی۔

غوثیت۔ استعداد باطنی۔

آپ ظاہر بشریعت آراستہ اور باطن بطریقت پیراستہ تھے۔ اپنے جدامجد کی زندگی میں مقام غوثیت پر فائز ہوئے۔ سب سلاسل کے درویش حضور میں حاضر ہوکر سبق حاصل کرتے تھے۔ آپ کی استعداد بہت اعلیٰ تھی۔ خوارق اکثر صادر ہوتے تھے۔

Marfat.com

آپ کی خلافت کے پہلے سال ۱۳۱۱ھ میں روضہ عالیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی مرمّت و سفیدی ہوئی۔

تصانیف

آپ کا کلام معرفت و حقائق میں پسندیدہ تھا۔ چند تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ کتاب الفوائد۔ اس میں متفرق عملیات و مناقبات و تواریخ بزرگان اور اشعار نصیحت آمیز درج کئے ہیں۔

۲۔ روزنامچہ محمد شاہی۔ یہ آپ کا سترہ سالہ روزنامچہ ہے۔

۳۔ مکتوبات محمد شاہی[1]۔ یہ آپ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے۔

۴۔ ملفوظات محمد شاہی[2]۔ یہ آپ کے ارشادات کا مجموعہ ہے۔

۵۔ فہرست تفسیر حسینی۔ تین مرتبہ مطالعہ کے بعد مرتب فرمائی ہے۔

اولاد۔

آپ کے دو فرزند ہوئے۔

۱۔ حضرت سیّد سردار عالم صاحب بعمر ہفت روز انتقال کیا۔

۲۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب مدفیوضہٗ۔ ان کا ذکر آگے درج ہوگا۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے خواص چار یار یہ تھے۔

---

[1] یہ مکتوبات آپ کے پوتے صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب بشارت مرحوم نے جمع کئے ہیں۔ ۱۲

[2] یہ ملفوظات میں نے مرتب کئے ہیں ۱۲ شرافت

Marfat.com

۱۔ شیخ غلام محمد فقیر ساکن اگرویہ۔ مدفون گاگھڑا۔ (متوفی سنہ ۱۳۳۰ھ)
۲۔ شیخ عمر شاہ درویش ساکن کوٹلی مہاراں (متوفی سنہ ۱۳۴۰ھ)
۳۔ شیخ مالے شاہ درویش ساکن ہیگر۔ بعمر چھہتر سال زندہ موجود ہے۔
۴۔ شیخ فرمان علی مجذوب ساکن خیر کنتو۔ بعمر پچانوے سال زندہ موجود ہے۔

وفات۔ مدفن۔

حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر کی وفات شب سہ شنبہ۔ وقت نماز تہجد۔ بائیسویں محرم الحرام سنہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء میں ہوئی۔ مزار مبارک۔ ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار سے مشرقی جانب بفاصلہ ایک قبر درمیانی کے واقع ہے۔ اور پختہ بنا ہوا ہے۔ اور وہ قبر جو آپ کے اور والد بزرگوار کے درمیان ہے۔ وہ آپ کے بڑے بھائی سید پیر فاضل شاہ صاحب رح کی ہے۔

مادۂ تاریخ "چراغِ مجلس" ہے۔

سنہ وفات سہ شنبہ سنہ وفات جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۵ھ بعمر ایک سو نو سال ۱۲ سنہ آپ کی سوانح بنام تذکرہ محمد شاہی بڑی مبسوط و ضخیم میں نے لکھی ہے۔ جس کے مسودہ کی ضخامت ایک سو صفحہ تک ہے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

آپ سراج الواصلین۔ شمس العارفین۔ قبلہ کونین۔ شمیہ رسول الثقلین۔ سلالہ احدیت خلاصہ ہویت۔ خاتم الاولیا۔ افضل الفضلا۔ صاحب مراتب بلند و مدارج ارجمند۔ سلطان الوقت صاحب حال ہیں

نام۔ نسب

آپ کا نام غلام مصطفےٰ۔ کنیت ابوالشریف۔ خطاب و لقب نوشاہی ہے۔

آپ محبوب باری آقا حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور سید و خلیفہ و سجادہ نشین ہیں۔ ۲۰ جمادی الاخرہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۸ فروری سنہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ (کتاب الفوائد)

مادہ تاریخ "یا خیر رسول" ہے۔

تحصیل علوم۔ مطالعہ کتب۔

آپ نے تعلیم ظاہری اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ فارسی ادب کی فارسی و دینی کتابیں پڑھیں۔ پھر حضرت مولوی محمد شیخ احمد صاحب حنفی نقشبندی مجددی وہلیکوی (متوفی سنہ ۱۳۲۸ھ) سے علم صرف نحو متعلق حاصل کیا۔ چند اسباق حضرت مولوی قاضی محمد امین صاحب

فاروقی بھکھڑیالوی (متوفی پنجشنبہ - ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۴۸ھ) سے
بھی پڑھے - اب اکثر کتب فقہ - حدیث - تفسیر - تصوف کا مطالعہ
رکھتے ہیں -

بیعت - خلافت - کلاہ تبرک -

آپ کی بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار سے ہے - وظائف
و اوراد قادریہ اعظمیہ کی اجازت اور خلافت سے مشرف ہیں حضرت
سید مکھن شاہ صاحب لاہوری نے وفات کے بعد مثالی صورت میں
ظاہر ہو کر آپ کو کلاہ تبرک عنایت فرمایا -

بیعت روحی - زیارات بزرگاں

آپ کو ایک مرتبہ حضرت نوشہ صاحب نے خواب میں بیعت کر
اور ذکر کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات جہر تلقین فرمایا - اور دوسری مرتبہ
خواب میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کے لفظ سے نوازا -

آپ خواب میں متعدد بار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
اور حضرت خضر علیہ السلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ - حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ
سخی شاہ سلیمان نوری - حضرت نوشہ گنج بخش - حضرت شیخ پیر محمد -
حضرت شیخ برخوردار سہرل اور کعبہ مکرمہ کی زیارات سے مشرف
ہوئے ہیں -

حضور نبوی ﷺ - فیضان نبوت و ولایت

آپ کو اکثر بعالم بیداری بھی حضور نبوی ﷺ کا شرف حاصل ہے

Marfat.com

رہتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کے ساتھ آپ کا روحانی تعلق ہے۔ قرآن مجید کے ختم کر کے ارواح انبیائے کرام و اولیائے عظام ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے فیضان سے مستفیض ہوا کرتے ہیں[۱]

فضائل و کمالات

آپ اس وقت زمانہ حاضرہ میں سلفِ صالحین کا نمونہ ہیں۔ آپ کے کمالات علمی و عملی و مقامات و مشاہدات و کرامات اندازہ تحریر سے باہر ہیں۔ اکثر لوگ آپ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

تصانیف۔

آپ کے متعدد تصانیف بھی ہیں۔

۱۔ ترجمہ کریما سعدی۔ ۲۔ ترجمہ پندنامہ شیخ عطار ۳۔ ترجمہ نام حق ۴۔ ترجمہ محمود نامہ ۵۔ ترجمہ گلستانِ سعدی ۶۔ ترجمہ بوستانِ سعدی یہ سب پنجابی زبان میں تحت اللفظ ترجمے ہیں۔ ۷۔ پنج گنج نوشاہی منظوم ۸۔ دیوان نوشاہی منظوم۔ یہ حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں ہے۔ ۹۔ رسالہ رفع شبہ اردو ۱۰۔ رسالہ طاعون۔ ۱۱۔ رسالہ الخواص ۱۲ مکتوبات نوشاہی۔ ۱۳ کتاب فیض محمد شاہی۔ یہ ہزاروں صفحات کا بے ترتیب مسودہ ہے۔ جو حالات مشائخ نوشاہیہ اور دیگر بیشمار مفید علمی مضامین

---

[۱] آپ کے مکاشفات و الہامات کو میں نے شریف التواریخ کی دوسری جلد و سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں مفصل درج کیا ہے۔ آپ کو عالم مشاہدہ میں محمد عبدالرحمٰن۔ امہ فیاض انصار اور ابن نور اللہ وغیرہ خطاب ملے ہیں۔ ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

کا خزانہ ہے۔ وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہوگا۔ جس کو اس کے مرتب کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔

اولاد

آپ کے دو[۲] فرزند ہیں۔

۱۔ مولف رسالہ ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ۔ میری پیدائش ہفتہ۔ وقت عصر ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ مادہ تاریخ "خدائے سخن" ہے۔ میں نے تعلیم اپنے جد امجد اور والد بزرگوار سے پائی۔ فن کتابت اور ترجمہ قرآن مجید معہ تفسیر حضرت مولوی محمد حسین صاحب مبارک رقم عاول گڑھی سے سیکھا۔ بیعت و خلافت اپنے والد عالی قدر سے حاصل کی۔ اشغال قادریہ نوشاہیہ کی اجازتیں پائیں۔ اب سلسلہ تصنیف و تالیف[۱] میں مشغول رہتا ہوں۔ ایک ضخیم کتاب بنام شریف التواریخ[۲] تالیف کر رہا ہوں جس میں خاندان قادری نوشاہی کے بزرگوں کے مفصل حالات درج ہوں گے۔ میری عمر اس وقت انتیس[۲۹] سال[۳] ہے۔ اور میرا ایک[۴] لڑکا صاحبزادہ

---

[۱] میری سب تالیفات جو اس وقت ۱۳۵۳ھ تک لکھی جا چکی ہیں ان کی تعداد ایک سو پندرہ[۱۱۵] تک پہنچ چکی ہے۔

[۲] یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے (۱) تاریخ الاقطاب (۲) طبقات النوشاہیہ (۳) تذکرۃ النوشاہیہ

[۳] اب میری عمر (اس وقت کی) اٹھاون[۵۸] سال ہے ۱۲ [۴] میرے اب دو لڑکے ہیں

اول صاحبزادہ سید یاسین الحسن مدعمرہ۔ متولد پنجشنبہ ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ تاریخی نام افتخار اللہ۔ پانچ تک تعلیم رکھتا ہے۔ اب محکمہ برقیات لاہور میں ملازم ہے۔ اس وقت اس کی عمر پینتیس[۳۵] سال ہے۔ سلمہ اللہ

دوم[۲] صاحبزادہ سید سعید الظفر مدعمرہ۔ متولد سوموار ۱۷ رجب ۱۳۵۵ھ یہ نام تاریخی ہے۔ جد بزرگوار نے اس کو دعا دی کہ یہ عزیز وقت ہوگا۔ فاضل پنجابی اور بی اے تک تعلیم رکھتا ہے۔ محکمہ برقیات لاہور میں خزانچی کے عہدہ پر ہے اب اس وقت اس کی عمر اٹھائیس[۲۸] برس ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ بھی

سید ریاض الحسن مدظلہ العمر چھ سال ہے۔ اور سکول میں پڑھتا ہے۔

۲۔ صاحبزادہ مولوی سید بشیر احمد صاحب بشارت۔ متولد ۱۳۲۸ھ ماده تاریخ "عارض انور" ہے۔ یہ صاحب علم و عبادت ہیں۔ حلم و حیا و سخاوت و تواضع و توکل و انکسار میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ تجرد شعار اخفا پسند۔ خاموش طبع ہیں۔ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول اللہ ان کا شیوہ ہے۔ والدین کے نہایت فرمانبردار ہیں۔ تلاوت کلام اللہ شریف میں اکثر مشغول رہتے ہیں۔ اِس وقت ان کی عمر چھبیس سال ہے۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

یاران طریقت۔

آپ کے خواص چار اصحاب ہیں،

سلہ سید بشارت صاحب کی وفات بعمر تریپن سال بیمارئہ تپدق شب یکشنبہ وقت عشاء اٹھویں صفر سنہ ۱۳۸۱ھ کو ہوئی۔ ماده تاریخ "شام غم" ہے۔ ان کی تالیفات سے کتاب کنز الفوائد مختارات القرآن صد ختم کلام اللہ شریف۔ اور چند متفرق بیاض ہیں جو بیشمار علمی فوائد پر مشتمل ہیں ان کے تین لڑکے ہیں۔

اول۔ صاحبزادہ قدوس اختر جو تاریخی نام ہے۔ متولد پنجشنبہ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۱ھ اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ لاہور میں ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔

دوم صاحبزادہ رضاء اللہ شاہ جو تاریخی نام ہے متولد شب یکشنبہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۲ھ اس وقت سکول رائل ضلع گجرات میں چوتھی جماعت میں پڑھتا ہے۔

سوم صاحبزادہ افضال السبطین شاہ جو تاریخی نام ہے متولد جمعہ ۲۶ محرم سنہ ۱۳۸۰ھ یہ ابھی تین سال بچہ ہے

سلہ اعلیٰ حضرت قبلہ دام برکاتہ کے کچھ خواص احباب یہ ہیں۔ سید عزیز احمد بن سید کرم الٰہی برخورداری ساہنپالوی مرحوم۔ سید رحمت علی بن سید ہلال شاہ برخورداری مرحوم ساکن پانڈوکے۔ سید محمد انور بن سید پیر محمد برخورداری ساہنپالوی۔ سید مشتاق حسین بن سید نفیل حسین برخورداری ساہنپالوی سید رسول شاہ بن سید حسین شاہ بخاری ساکن چک وساوا۔ چوہدری جلال بن جواہر تارڑ ساہنپالوی چوہدری محمد بن مولاداد تارڑ ساہنپالوی۔ حکیم سلطان احمد بن مولوی فرید وٹو مرحوم ساکن ماڑیانوالہ

باقی بر صفحہ ۹۰

Marfat.com

۱۔ سائیں خدا بخش فقیر ساکن وڑائچا نوالہ - مدفون مقبرہ نوشاہیہ۔ (متوفی ۱۳۴۹ھ)

۲۔ سائیں اللہ دتہ درویش المعروف جمعدار مجذوب (متوفی ۱۳۵۶ھ) مجاور و سجادہ نشین درگاہِ حضرت میراں سید باقی رحمۃ اللہ علیہ گاگھڑہ کلاں ضلع گجرات۔

۳۔ میاں کرم الدین کشمیری[۳۷] ساکن پنڈوری کلاں۔ اِس وقت بعمر اٹھتیس[۳۸] سال موجود ہے۔

۴۔ میاں علی احمد خلیفہ[۳۹] ساکن نور پور چاہلاں ضلع گوجرانوالہ۔ اس وقت بعمر چونتیس[۴۰] سال موجود ہے۔

عمر مبارک۔

اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ[۴۱] صاحب آج چوتھی محرم ۱۳۵۴ھ میں جو سال تالیف رسالہ اذکار نوشاہیہ ہے بعمر سینتالیس[۴۷] سال حیات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹)

سائیں امام الدین درویش ابدالوی۔ مولوی حمد اسحاق کاہلوں ساکن قلعہ دیدار سنگھ۔ سائیں محمد حسین جی۔ ساکن سویہ۔ سائیں محمد حسین درویش المعروف سائیں ننگا ساکن کوٹ سارنگ۔ سائیں کرامت علی ساکن کوٹ کیسو۔ سائیں مست علی نومسلم ساکن موضع سندھواں۔ سائیں لنگڑی شاہ ساکن کوٹلی مہاراں۔ سائیں لال شاہ ہیروالہ ساکن مچھرانوالی۔ سائیں محمد نذیر بن بدھا تارڑ ساکن اگرویہ۔ سائیں سلطان علی المعروف ہیرا ساکن ابوالفتوحالی۔ میاں خوشی محمد امام مسجد بھٹہ ٹینک۔ میاں شیدا محمد گوجر گورسی ساکن جھنڈیوالی۔ میاں راجہ موچی ساکن جھنڈیوالی۔ چوہدری ماسٹر نذر حسین بل ساکن بل منفصل ساہلاں چوہدری عاشق حسین اولکھ ایم اے ساکن اولکھ بھائی کے۔ چوہدری ذوالفقار علی چٹھہ بی اے منشی فاضل، ساکن چک ۸۴۔ ملتان۔ چوہدری بشیر احمد بن علی محمد وڑائچ ساکن راہ والی انسپکٹر بینک۔ چوہدری شیر باز گوجر ساکن راولپنڈی۔ مستری محمد امین ترکھان ساکن آلو شدو وغیرہم سنہ ۳۔ یہ وفات پا چکا ہے ۱۲ علہ اس کی عمر اب ترسٹھ[۶۳] سال ہے۔ اور قلعہ دیدار سنگھ میں سکونت پذیر ہے ۱۲ سنہ ۲۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نوشاہی مدظلہ کی عمر مبارک اب چھیاسٹھ[۶۶] سال ہے

شرافت

Marfat.com

بابرکات ہیں۔ اور ساہنپال شریف میں اپنے آباؤ اجداد کے مسند آرائے طریقت ہیں۔ متع اللہ المسترشدین بطول حیاتہٖ و نفع اللہ المستفیدین بفیوضہٖ و برکاتہٖ۔

فائدہ

مولف رسالہ ہذا فقیر سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ چند اپنے یارانِ طریقت کے نام بھی درج کرتا ہے جو سلسلہ نوشاہیہ کے مشائخ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

۱۔ سید عبدالکریم عباسی ساکن جنڈھیل ۲ سید عبدالغنی بن سید رحمت علی ابرخورداری ساکن پڑمبن ۳۔ صاحبزادہ علی محمد بن حیات محمد مرحوم ساکن بھڑی ۴۔ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل بن حیات محمد ساکن بھڑی ۵ صاحبزادہ عبدالرحیم مرحوم بن غلام رسول ساکن بھڑی ۶ صاحبزادہ عمرالدین ساکن بھڑی ۷۔ مولوی غلام نبی صوفی ساکن کھیک صوبہ ۸۔ حافظ غلام رسول ساکن چک صوبہ۔ ۹ حکیم محمد حیات جراح ساکن دایانوالی چک ۱۰۔ حکیم سردار علی حمام ساکن دایانوالی۔ ۱۱ منشی نیاز احمد مدرس ساکن باورے ۱۲ خلیفہ بشیر احمد المعروف کنور شاہ ساکن پشاور ۱۳ سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری ساکن پشاور ۱۴ سید غلام علی شاہ مشہدی ساکن ڈھوک شہانی ۱۵ سائیں اللہ دتہ درویش ساکن ڈھوک شہانی ۱۶ مولوی غلام حیدر امام مسجد غنیمی ۱۷ سید حیات شاہ بن حسن شاہ بخاری ساکن چک وساوا ۱۸ شہزادہ شاہد رضا ساکن لوڑبکی ۱۹ چوہدری غلام محمد بن سید چیمہ ساکن لوڑبکی ۲۰ چوہدری احمد دین بن راجہ تارڑ سانگ ۲۱ صوفی شاہ محمد موچی سانگ ۲۲ ماسٹر احمد دین بن محمد دین درزی ساکن اگرویہ ۲۳ مرزا محمد نذیر اختر ساکن ساہنپال شریف ۲۴ سائیں غلام رسول ددویش ساکن چک جانو ۲۵ سائیں بشیر احمد بن مولاداد ساکن بھکھی ۲۶ مستری امدرکھا عاشق ساکن جھام والہ ۲۷ مستری صوفی ابراہیم کشمیری ساکن گوجرانوالہ، ۲۸ صوفی محمد عالم ساکن نواں پنڈ ۲۹ حکیم قاضی عبدالحق قریشی صدیقی ساکن چک بیگ ۳۰ مستری محمد اسمٰعیل آہن فروش ساکن مریدکے ۳۱ بھکی نذیر احمد زاہد ساکن لاہور ۳۲ سائیں اللہ دتہ موچی ساکن منصوروالی ۳۳ چوہدری غلام رسول فائق ساکن ابوالفتحوالی، ۳۴ میاں شکرالدین شاکر ساکن ابدال، ۳۵ مولوی محمد فضل امام مسجد ابدال۔ ۳۶۔ صوفی بشیر احمد نعت خواں ساکن ابدال، ۳۷ حکیم جلال الدین عنبر ساکن جھنگ ۳۸ صوفی محمد شریف ساکن جھنگ ۳۹ میاں محمد صادق آرائیں ساکن کوٹلی آرنگ۔ ۴۰ مستری محمد اسمٰعیل ساکن امدپ ۴۱ چوہدری عطاء محمد خاں چھٹہ ساکن لائلپور۔ ۴۲ حکیم امان اللہ خاں ساکن فیجہ بدرہ۔

اورادِ ضروری

سالک طریقت کو بیعت ہونے کے بعد اپنے پیر روشن ضمیر کے حکم سے دخل عملوں پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ جن میں سے پانچ کا تعلق ظاہر سے ہے۔ (۱) قلت الطعام یعنی کم کھانا۔ (۲) قلت الکلام یعنی کم بولنا (۳) قلت المنام یعنی کم سونا۔ (۴) تفرد عن الانام یعنی لوگوں سے علیحدہ رہنا۔ (۵) ذکر الدوام۔ یعنی ہمیشہ خدا کی یاد میں رہنا۔

اور پانچ عملوں کا تعلق باطن سے ہے (۱) صدق (۲) توکل (۳) یقین (۴) صبر (۵) عزم۔

جب طالب صادق ان اوصاف سے موصوف ہو جائے تو وظائف ذیل پر کاربند ہو جو مبتدی کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اور منتہی کے لئے علو مقام کا باعث ہیں۔

اوّل بوقت نصف شب یا ثلث شب اٹھ کر وضو کر کے نوافل تہجد بارہ ۱۲ رکعت ادا کرے پھر ایک ہزار بار کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات ذکر کرے۔ اور گیارہ ۱۱ سو مرتبہ درود شریف ہزارہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

Marfat.com

دوم۔ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ایک سو بار۔ اور درود کبریت احمر اور درود مستغاث ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر تلاوتِ قرآن کرے۔

سوم۔ نماز ظہر کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَھُوَ عَلَیْہِ ایک سو بار۔ اور آیہ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ایک سو بار پڑھے۔

چہارم۔ نماز عصر کے بعد استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ... ایک سو بار پڑھے۔

پنجم۔ نماز شام کے بعد کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک سو بار پڑھے۔ پھر وظیفہ صلوٰۃ الاسرار پڑھ کر اسم شریف غوثیہ یَا شَیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔

ششم۔ نماز عشاء کے بعد کلمہ تمجید۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایک سو بار پڑھے۔ اس کے بعد قصیدہ غوثیہ خمریہ ایک بار اور شجرہ طریقت ایک بار پڑھے۔

وظائف مذکورہ کا پورہ طریقہ اپنے پیر طریقت سے سمجھ لے۔ اور باجازتِ شیخ پڑھے۔ سید الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش رح کا ارشاد ہے۔

ے

پُرسش اُس کی پیر سوں پاوے — جو لکھنے میں رسم نہ آوے
جیوں کر پیر کرے تلقین — لاگ رہے جیوں جل میں مین

اجازت عام

مولف کی طرف سے ہر ایک طالب حق کو جو ہمارے مشائخ عظام نوشاہیہ کی محبت رکھنے والا ہو۔ ان وظائف کے پڑھنے کی اجازت ہے۔

نقشہ تاریخ اعراس مشائخ قادریہ نوشاہیہ

محرم الحرام

۱- شیخ ابوالحسن ہکّاری رح
۲- شیخ معروف کرخی رح
۴- شیخ حسن بصری رح۔ شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہ رح
سید علی احمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری ساہنپالوی رح
۵- قاضی شیخ ابوسعید مبارک مخزمی رح
۱۰- شیخ محمد معروف خوشابی رح
۱۲- سید حسن عالم بن سید عمر بخش صاحب برخورداری رسولنگری رح
۲۲- سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر ساہنپالوی رح
۳۰- شیخ سکندر شاہ نورپوری رح

صفر المظفر

۶- سید فتح الدین صاحب ڈھلوالہ رح۔ سید حافظ نوراللہ صاحب غرشتہ صفات ساہنپالوی رح
۸- مولانا سید بشیر احمد صاحب بشارت برخورداری ساہنپالوی رح

۹- سید فاضل شاہ بن سید محمد امین صاحب برخورداری ساہنپالویؒ
۱۶- سید حافظ روح اللہ بن سید محمد امین صاحب برخورداری ساہنپالویؒ

ربیع الاوّل

۸- حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علوی قادریؒ
۱۲- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳- سید عمر بخش بن سید محمد بخش برخورداری رسولنگریؒ
۲۰- سید غلام علی بن شید قدم الدین برخورداری ساہنپالویؒ۔ سید کرم حیاتؒ بن سید غلام حسین چنبھلیؒ
۲۱- سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ صاحب برخورداری ساہنپالویؒ
۲۵- شیخ پیر محمد سیچیار نوشہرویؒ
۲۸- شیخ داؤد طائیؒ

ربیع الآخر

۳- شیخ حبیب عجمیؒ
۱۱- غوث الاعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۱۲- سیّد حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظم برخورداری ساہنپالویؒ
۱۹- سیّد ضیاء اللہ رسولنگری بن سید حافظ محمد حیات ربانیؒ
۲۳- سید حافظ قتل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنپالوی

Marfat.com

جمادی الاُولیٰ

سلسلہ شریف کے مشایخ میں سے سیّد احمد۔ سیّد مسعود۔ سیّد علی۔ بدشاہ میر سیّد شمس الدین۔ سیّد مبارک حقانی۔ سیّد حافظ محمد حیات بانیؒ کی صحیح تواریخ وفات ابھی تک نہیں مِل سکیں۔ اس لئے ان سب بزرگوں کا عرس اِس مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو اکٹھا ہی منانا چاہیئے۔

جمادی الاُخریٰ

۹۔ شیخ عبدالواحد تمیمیؒ
۱۸۔ سیّد محمد امین صاحب مختار السالکین برخورداری ساہنپالویؒ
۱۹۔ سیّد محمد شفیع بن سیّد حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ
۲۰۔ سیّد نور الٰہی بن سیّد فاضل شاہ صاحب برخورداری ساہنپالویؒ

رجب المرجب

۳۔ سیّد صفی الدین صوفی گیلانی بغدادیؒ
۴۔ سیّد واصل حق بن سیّد مکھن شاہ صاحب برخورداری لاہوریؒ
۷۔ مخدوم سیّد محمد غوث گیلانی اوچیؒ
۱۱۔ سیّد بوٹے شاہ بن سیّد حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالویؒ

Marfat.com

۱۲- سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالویؒ
۱۷- سید الطائفہ شیخ جنید بغدادیؒ

شعبان المعظم

۳- شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسیؒ
۱۶- شیخ فیض رسول فاروقی ساکن لدھے والہ چیمہ۔
۱۹- سید پیر مکھن شاہ صاحب لاہوریؒ
۲۳- سید شیر علی بن سید محمد شفیع صاحب برخورداری ساہنپالویؒ۔

رمضان المبارک

۳- شیخ ابوالحسن سری سقطیؒ
۸- سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالویؒ
۲۱- حضرت سید امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضؓ
۲۷- حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ
۳۰- سید غلام رسول بن سید کریم بخش صاحب ہاشمی رمناویؒ

شوال المکرم

۱۴- سید [illegible] صاحب برخورداری ساہنپالوی
۲۵- سید سیف الدین عبدالوہاب جیلانی بغدادیؒ۔

Marfat.com

ذیقعدہ

۱۔ سائیں فرمان علی درویش خیر کتوی رح۔
سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ صاحب ساہنیانوی رح
۱۲۔ مولوی حکیم کرم الٰہی صاحب فاروقی ساکن بیگووالہ رح
۱۵۔ سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق بن نوشہ گنج بخش رح

ذی الحجہ

۲۲۔ سید محمد ہاشم صاحب دربار دل بن نوشاہ عالیجاہ رح۔
۲۸۔ شیخ ابوبکر شبلی بغدادی رح

خاتمہ

آج بفضل اللہ تبارک وتعالےٰ بروز سوموار۔ چوتھی محرم الحرام ۱۳۵۴ھ کو رسالہ ہذا اذکار نوشاہیہ مکمل ہوا۔ اللہ تعالےٰ عزاسمہ اس کو مقبول خاص و عام کرے۔ اور بطفیل بزرگان دین مولف کو دونوں جہان میں سعادت ازلی سے بہرہ ور فرماوے۔ آمین

Marfat.com

فہرست اسمائے مزارات مقبرہ نوشاہیہ

۱ - قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ -
۲ - میاں شاہ محمد بن شیخ شرف الدین سلیمانی رح
۳ - شیخ شرف الدین بن شیخ ناصر الدین سلیمانی رح
۴ - سید محمد بخش بن سید ضیاء اللہ برخورداری رسولنگری رح -
۵ - سید فتح محمد بن سید ضیاء اللہ برخورداری رسولنگری رح -
۶ - سید ضیاء اللہ بن سید حافظ محمد حیات ربانی رسولنگری رح
۷ - سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم بن سید حافظ محمد برخوردار رح
۸ - سید حافظ محمد حیات ربانی بن سید حافظ جمال اللہ برخورداری رح -
۹ - سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات بن سید حافظ محمد حیات برخورداری رح
۱۰ - سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ برخورداری رح
۱۱ - سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ برخورداری رح -
۱۲ - سید نور احمد بن سید خدا بخش برخورداری رح -
۱۳ - سید نیاز محمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری رح
۱۴ - سید بوٹے شاہ بن حافظ سید الٰہی بخش برخورداری رح
۱۵ - سید عطا محمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری رح
۱۶ - سید عمر بخش بن سید محمد بخش رسولنگری برخورداری رح

Marfat.com

۱۷- سید مکھن شاہ لاہوری بن حافظ الٰہی بخش برخورداریؒ
۱۸- سید حافظ روح اللہ بن سید محمد امین مختار برخورداریؒ۔
۱۹- سید حافظ قتل احمد نوشاہِ ثانی بن سید حافظ الٰہی بخش برخورداریؒ
۲۰ سید قدم الدین بن سید خدا بخش برخورداریؒ
۲۱- سید غلام حسن بن سید نور احمد برخورداریؒ۔
۲۲- مولوی سید غلام قادر بن سید عبداللہ برخورداریؒ
۲۳- نامعلوم۔ سید برخورداریؒ
۲۴- سید فضل الٰہی بن سید غلام قادر برخورداریؒ۔
۲۵- سید حاکم شاہ بن سید عطا محمد برخورداریؒ
۲۶- سید حیدر شاہ بن سید عطا محمد برخورداریؒ
۲۷- سید علی احمد بن سید بوٹے شاہ برخورداریؒ
۲۸- سید محمد صادق بن سید میراں بخش برخورداریؒ
۲۹- سید شیر عالم بن سید عمر بخش رسولنگری برخورداریؒ
۳۰- سید چراغ علی بن سید پیر عالم رسولنگری برخورداریؒ
۳۱- سید عارف حق بن سید مکھن شاہ لاہوری برخورداریؒ
۳۲- سید حافظ محمد شاہ نیک اختر بن سید محمد امین برخورداریؒ
۳۳- سید فاضل شاہ بن سید محمد امین برخورداریؒ
۳۴- سید محمد امین مختار بن سید حافظ قتل احمد برخورداریؒ
۳۵- سید غلام علی بن سید قدم الدین برخورداریؒ

Marfat.com

۳۶ - سید محمد شفیع بن سید حافظ قتل احمد برخورداریؒ

۳۷ - سید اقبال علی بن سید غلام محی الدین برخورداریؒ

۳۸ - میاں سراج الدین بھٹی امام مسجد چھنی ساہنپال

۳۹ - سید میراں بخش بن سید کریم اللہ برخورداریؒ۔

۴۰ - سید بڈھے شاہ بن سید پیراں دتہ برخورداریؒ

۴۱ - سید محمد الدین بن سید بڈھے شاہ برخورداریؒ۔

۴۲ - سید آلہدین بن سید امام بخش برخورداریؒ

۴۳ - فرزند سید حسیب اللہ برخورداریؒ

۴۴ - سید برکت علی بن سید حسیب اللہ برخورداریؒ

۴۵ - سید عمر حیات بن سید حسیب اللہ برخورداریؒ

۴۶ - سید کریم اللہ بن سید اقبال علی برخورداریؒ۔

۴۷ - سید محمد حیات بن سید حسیب اللہ برخورداریؒ

۴۸ - سید محمد بن سید نبی بخش برخورداریؒ

۴۹ - سید سراج الدین شہید بن سید محمد علی پانڈو کے والہ برخورداریؒ

۵۰ - نامعلوم . . . . . .

۵۱ - سید قبیس احمد بن سید آلہدین برخورداریؒ

۵۲ - سید سید احمد بن سید علم الدین پڑجن والہ برخورداریؒ

۵۳ - سید محمد عالم بن سید آلہدین برخورداریؒ

۵۴ سید محمد حسین اکبر بن سید امام الدین برخورداریؒ۔

۵۵ - سید سرفراز احمد بن سید ممتاز احمد برخوردار ؒ
۵۶ - سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداری ؒ
۵۷ - سید صوبے شاہ بن سید کرم الٰہی برخورداری ؒ
۵۸ - سید حبیب اللہ بن سید اقبال علی برخورداری ؒ
۵۹ - سید عزیز احمد بن سید کرم الٰہی برخورداری ؒ
۶۰ - نامعلوم . . . . " "
۶۱ - فرزند سید حبیب اللہ برخورداری ؒ
۶۲ - سید ناظر حسین بن سید نبی بخش برخورداری ؒ
۶۳ - سید ابوالرضا المبشر احمد لبشارت بن سید غلام مصطفےٰ برخورداری ؒ
۶۴ - فرزند سید حبیب اللہ برخورداری ؒ
۶۵ - سید مہتاب دین بن سید امام الدین پانڈ مکی والہ برخورداری ؒ
۶۶ - سید غلام محمد بن سید غلام رسول برخورداری ؒ
۶۷ - سید نور الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداری ؒ
۶۸ - سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ برخورداری ؒ
۶۹ - بخت روشن زوجہ سید مبارک بخش بن سلطان عالم ہاشمی
۷۰ - زوجہ چوہدری اللہ دتہ بن موحد بن نارز ساہنپالیہ۔
۷۱ - سید غلام رسول بن سید کریم بخش ہاشمی
۷۲ - سید دارے شاہ بن سید فضل الدین ہاشمی
۷۳ - سید برکت علی بن سید نور علی ہاشمی

Marfat.com

۷۴ - سید اللہ دتہ بن سید غلام قادر ہاشمی
۷۵ - سید محمد ..... "
۷۶ - نامعلوم ..... "
۷۷ - سید میراں بخش بن سید غلام رسول ہاشمی
۷۸ - سید حیدر شاہ بن سید محمد نیک ہاشمی
۷۹ - نامعلوم ..... "
۸۰ سید گامے شاہ بن سید ناصر الدین ہاشمی
۸۱ - سید غلام رسول بن شاہ مغل ہاشمی "
۸۲ - سید داؤد شاہ
۸۳ - سید فضل الدین بن سید حیدر شاہ ہاشمی
۸۴ - سید کرم الٰہی بن سید حیدر شاہ ہاشمی
۸۵ - سیدہ امیر بی بی بنت سید علم الدین برخوردار رحمی
۸۶ - سید نور علی بن سید غلام رسول ہاشمی
۸۷ - حافظ خیر الدین شاعر قوم مصلی رملوی
۸۸ - سید نظام الدین بن سید سبحان علی ہاشمی۔
۸۹ - شیخ ماہی شاہ بن شیخ معرج الدین سلیمانی
۹۰ - سید شیر شاہ بن سید الٰہی بخش ہاشمی۔
۹۱ - حکیم فقیر محمد بن سید بنے شاہ ہاشمی
۹۲ سید بنے شاہ بن شیر شاہ ہاشمی۔

Marfat.com

۹۳- سید محمد حسین بن سید بنے شاہ ہاشمی
۹۴- سیدہ غلام فاطمہ بنت سید محمد عالم ڈھلوالہ برخوردار ؒ
۹۵- سیدہ بیگم بی بی بنت سید شمس الدین ڈھلوالہ ؒ
۹۶- سید فضل حسین بن سید غلام حسن ڈھلوالہ ؒ
۹۷- سید محمد عالم بن سید پیر محمد ڈھلوالہ ؒ
۹۸- سید غلام حسن بن سید قطب الدین ڈھلوالہ ؒ
۹۹- سید قطب الدین بن سید اللہ دتہ ڈھلوالہ ؒ
۱۰۰- سید حافظ غلام محمد بن سید احمد بخش ڈھلوالہ ؒ
۱۰۱- سید احمد بخش بن سید اللہ دتہ ڈھلوالہ ؒ
۱۰۲- سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بن سید حافظ محمد برخوردگر
۱۰۳- سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکبر حضرت نوشہ گنج بخش ؒ
۱۰۴- سید محمد ہاشم دریادل فرزند اصغر حضرت نوشہ صاحب ؒ
۱۰۵- سید محمد سعید مکولا بن سید محمد ہاشم دریادل
۱۰۶- نامعلوم۔ صاحبزادہ نوشاہی
۱۰۷- سید شیر ملی بن سید سلطان علی ہاشمی
۱۰۸- سید سلطان علی بن سید گوہر شاہ ہاشمی
۱۰۹- نور بیگم زوجہ سید سلطان علی ہاشمی
۱۱۰- سید گوہر شاہ بن سید تدم الدین ہاشمی

Marfat.com

۱۱۱- یہاں پورانی قبریں زمین سے ہموار ہو گئی تھیں ۱۳۷۴ھ
۱۱۲- میں اولادِ شاہ عصمت اللہ برخورداری نے بھرتی ڈال کر
۱۱۳- چبوترہ بلند بنایا۔ اور آس پاس دیوار بنا کر اپنے خاندان
۱۱۴ کی آئندہ قبروں کے واسطے احاطہ محفوظ کر لیا۔ ۱۳۸۱ھ
میں اولادِ شاہ ہاشم دریا دلؒ نے اُن کی بلا اجازت اپنا قبضہ
جما لیا۔ اور اس چبوترہ پر چار فرضی قبریں پختہ بنوا دیں۔ جن
کے کوئی نام تاحال متعین نہیں کر سکے۔

۱۱۵- سید لطف الدین بن سید علی محمد برخورداری
۱۱۶- سید عمر بخش بن سید لطف الدین برخورداری
۱۱۷- سیدہ عمری بی زوجہ سید عمر بخش برخورداری
۱۱۸- سید علم الدین بن سید علی محمد برخورداری
۱۱۹- سید بوٹے شاہ بن سید عمر بخش برخورداری
۱۲۰- منظور حسین بن سید بوٹے شاہ برخورداری
۱۲۱- سید محمد حسن بن سید خدا بخش برخورداری
۱۲۲- سید عزیز اللہ بن سید براہم شاہ ہاشمی
۱۲۳- سیدہ حیات بی بی زوجہ سید قدم الدین برخورداری
۱۲۴- سیدہ عمری بی بنت سید قدم الدین برخورداری
۱۲۵- سیدہ سید بیگم زوجہ سید عطا محمد برخورداری
۱۲۶- سیدہ بھاگ بھری زوجہ سید احمد بخش ڈھلوالہ

Marfat.com

۱۲۷- سیدہ بلقیس خانم بنت سید بشیر احمد بشارت برخورداری

۱۲۸- سید مختار حسن بن سید ممتاز احمد برخورداری

۱۲۹- سیدہ بشیر بیگم زوجہ سید بشیر احمد بشارت برخورداری

۱۳۰- سیدہ محمد بی بی بنت سید محمد امین مختار برخورداری

۱۳۱- سیدہ طالعہ بی بی بنت سید قطب الدین برخورداری

۱۳۲ حسین بی بی زوجہ فضل حسین بن سید بوٹے شاہ برخورداری

۱۳۳- سیدہ کاکو بی بی بنتِ سید غلام علی برخورداری

۱۳۴- سیدہ شمس بی بی زوجہ سید غلام علی برخورداری

۱۳۵- سیدہ حسین بی بی زوجہ سید شیر علی برخورداری

۱۳۶- سیدہ عمر بی بی زوجہ سید شیر عالم بڑھن والہ برخورداری

۱۳۷- سیدہ سید بی بی زوجہ سید کریم اللہ برخورداری

۱۳۸- سیدہ فضل بیگم بنت سید فیض احمد برخورداری

۱۳۹- سیدہ فاطمہ بی بی بنت سید امام الدین برخورداری

۱۴۰- سیدہ حاکم بی بی بنت سید امام الدین برخورداری

۱۴۱- سیدہ حسن بی بی زوجہ سید حافظ فضل احمد ثانی برخورداری

۱۴۲- سیدہ نور بھری زوجہ سید حبیب اللہ برخورداری

۱۴۳- سیدہ حیات بیگم زوجہ سید فاضل شاہ برخورداری

۱۴۴- نامعلوم سیدہ ..... "

۱۴۵- نامعلوم سیدہ ..... "

Marfat.com

۱۴۶ - سیدہ جواہر بی بی زوجہ سید شیر علی ہاشمی
۱۴۷ - سیدہ فہمیدہ بیگم بنت سید پیر محمد برخورداری
۱۴۸ - سیدہ فاطمہ بی بی زوجہ سید حافظ محمد شاہ نیک اختر برخورداری
۱۴۹ مستورہ از قوم کنسر ساکن رنمل۔
۱۵۰ - ولایت بیگم زوجہ سید کرم الٰہی برخورداری
۱۵۱ - گوہر بی بی زوجہ سید محمد امین مختار برخورداری
۱۵۲ - ستار بی بی زوجہ سید حافظ روح اللہ برخورداری
۱۵۳ - سیدہ رسول بی بی زوجہ سید گیلانی بخش برخورداری
۱۵۴ - سیدہ حسین بی بی زوجہ سید فیض احمد برخورداری
۱۵۵ - سیدہ تاج بی بی زوجہ سید امام بخش برخورداری
۱۵۶ - سیدہ جنت بی بی بنت سید آلہہ دین برخورداری
۱۵۷ - سیدہ شرف بی بی زوجہ سید علم الدین برخورداری
۱۵۸ - سیدہ گوہر بی بی بنت سید علم الدین برخورداری
۱۵۹ - نامعلوم سیدہ . . . . . "
۱۶۰ - سیدہ نواب بیگم بنت سید نور عالم رسولنگری برخورداری
۱۶۱ - سیدہ نواب بیگم زوجہ سید عارف حق لاہوری برخورداری
۱۶۲ - نامعلوم سیدہ . . . . . "
۱۶۳ - سیدہ حاکم بی بی بنت سید حبیب اللہ برخورداری
۱۶۴ - سیدہ ریشم بی بی بنت سید نور عالم رسولنگری برخورداری

Marfat.com

Marfat.com

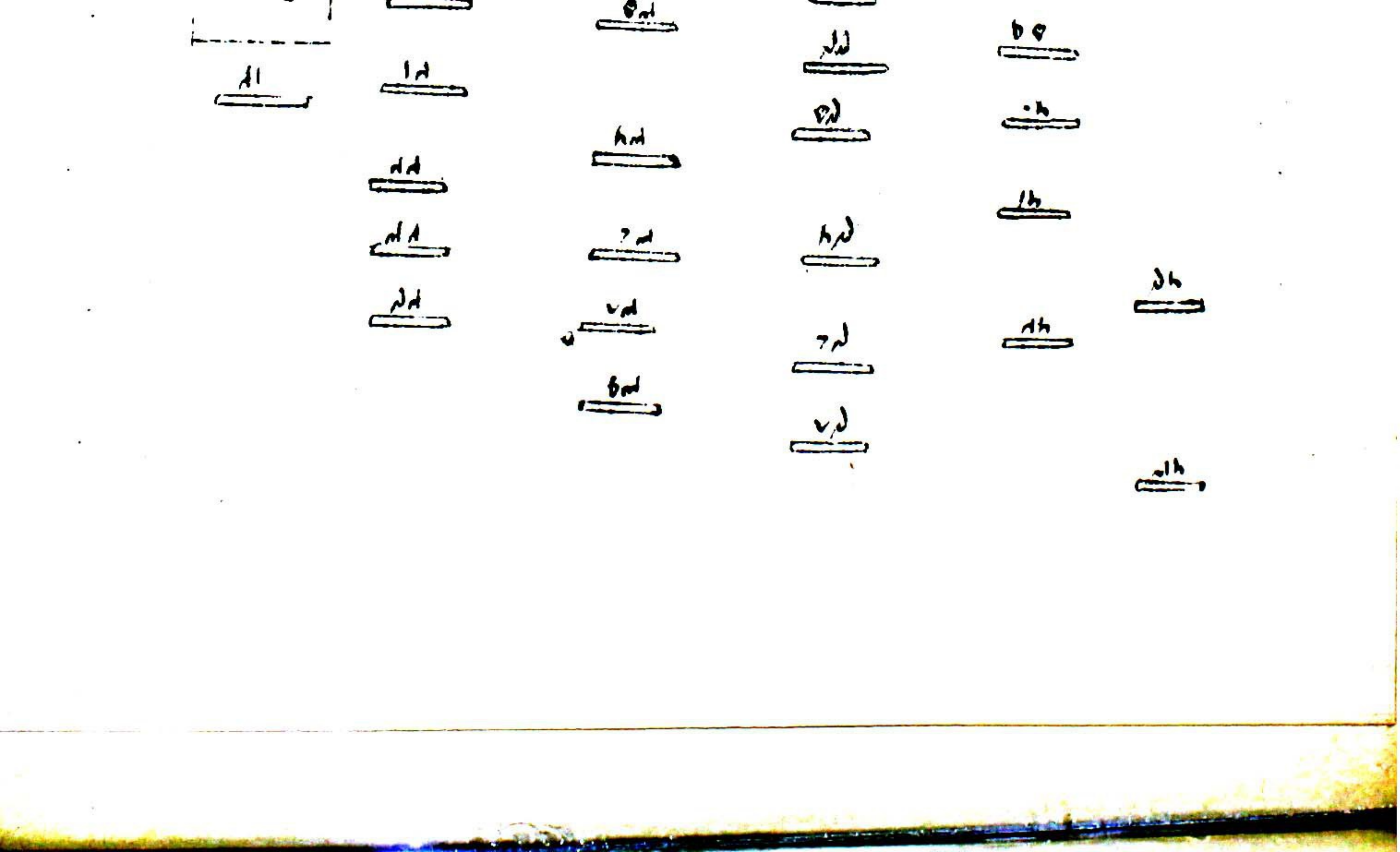

Marfat.com

۱۶۵- سلطان بیگم زوجہ سید نور عالم رسول نگری برخورداری

۱۶۶- سیدہ برکت بی بی بنت سید علی احمد برخورداری

۱۶۷- سیدہ نور بیگم بنت سید نیاز محمد برخورداری۔

۱۶۸- سیدہ رشید بیگم بنت سید نبی بخش برخورداری

نوٹ

جتنی جگہ نقشہ میں خالی نظر آتی ہے۔ یہ سب قبرستان ہے۔ تمام لوگوں کی قبریں ہیں۔

Marfat.com

قصیدہ مدحیہ

در شانِ والا مولف کتاب ہذا حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی
مدظلہ العالی دامت برکاتہم

از نتیجہ طبع

جناب علامہ صوفی محمد افضل صاحب طور قریشی قادری نوشاہی
بی اے، منشی فاضل ادیب فاضل۔ ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

صبا بہار مدوش و شمیم عطر افشاں — چمن بہشت بدامان روضۂ رضواں
قلم حدیقۂ تفسیر آیۂ تحریر طاس! — زبان شگوفۂ تشریح ناطقِ قرآن
فضا فریب فضائے بوادیِ کشمیر — ہوا فریب ہوائے بخطۂ ایران!
فتادہ مست بہر سو نہال و غنچہ و گل — نگندہ مست گل لالہ سنبل و ریحان
بہا پیادہ بہر باغ خرام و رعنا من — فتادہ اند بہ بستیم ہر طرف مستان
ہوا مسیحا اثر ہست ہم چو آبِ بقا — مریضِ غم شدہ فارغ ز رنج بارِ گران
دلِ گلاں بہ پیام تبسم آوارہ — دماغِ غنچہ بہ شانِ تکلم ست عیاں
شہِ شرافت عالم پناہ پیرِ من ست — شدست پایہ بطلاں ز ہیبتش لرزاں
خبر ز حکمِ خبیر او نیافت قاصر ماند — کسے کہ رفت ازیں علم از تو بے خبراں
نشانِ نیامت ز منزل شدست کو ازل — کسے کہ طوق غلامی تو نیامت نشان
تبسمِ سدۂ تو گشت زینہ سعادت — شہید نرگس مست تو ہست شد بجہاں
خراب بادۂ لعلِ تو ہست ہشیارے — غلامِ نرگسِ مستِ تو تاجدارِ جہاں

مخالفِ تو زبادِ مخالف آغشتہ
عدوئے تو شدہ مجروح و ہائم و حیراں

بخوبیِ عملِ جودِ تو زمانہ بخیل
بہ حسنِ خلقِ تو جنسِ وفا شدہ ارزاں

حدیثِ یافت فروغِ آنچناں زحسنِ مقال
برقص دھد فتاوند چہلد و انایاں

بغیرِ او بکہ گویم حدیثِ دردِ دلالم
بغیرِ او بکہ بنیم فروغِ امن و اماں

حذر زاہرمناں و الحذر زرنج و الم!
حریفِ جام بلب طورِ من تہی واماں!

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ طباعت "اذکارِ نوشاہیہ"

نتیجہ فکر جناب ابو الطاہر فدا حسین صاحب مدیر ماہنامہ "عبر و ماہ" لاہور۔

یہ جو تصنیف شرافت ہے ضیائے حق نما !! تذکرے اسلافِ نوشہؒ کے ہیں اس میں لاجواب
اس کا اک اک حرف تک ہے مظہرِ انوارِ حق روحِ انسان کی سدا جس سے بڑھے گی آب و تاب
بادۂ توحید کے انعام کا کیف و سرور کوثر و تسنیم کی اس میں جھلکتی ہے شراب
مٹ گئیں کفر و ضلالت کی ہیں سب تاریکیاں نورِ مصطفویؐ کا روشن ہو گیا اک آفتاب
اس کی تنویرِ حقیقت کا بڑے گا عکس جب وہ ہوں گے بے خطر کبر و خودی کے سب حجاب
لائقِ صد تہنیت اس کی اشاعت ہو نہ کیوں جبکہ ہر اہلِ نظر کا ہے یہ حسنِ انتخاب

اس کی تاریخ طباعت پر خدا بے ساختہ
مُلہمِ غیبی پکارا "سودمندِ شیخ و شاب"
۱۳۸۳ھ
۱۲

(۲)

حضرتِ نوشاہؒ کا ذکرِ جمیل اصل میں ہے مخزنِ "محبوبِ غوث"
مہرِ تاریخِ طباعت اے خدا صاف کہدے "گلشنِ محبوبِ غوث"
۱۹ ، ۶۴

(۳)

ہے عنایت کی جو اک تصنیف یہ ہر طرف چرچا ہے اس کا برملا
سالِ طبعِ ذکرِ نوشہؒ پر خدا "تذکرہ کیا خوب" رضوان نے کہا
۱۹ ، ۶۴

Marfat.com

Marfat.com

مولف کتاب ھذا سید شرافت صاحب کی دیگر تصانیف

'جو طبع ہوچکی ہیں'

فیض القادریہ	0.50	انوار نوشاھیہ	0.50
لطائف علمیہ	2.00	ارمغان امینیہ	0.50
کشف الحقائق	0.25		

جو کتابیں زیر طبع ہیں -

شریف التواریخ - یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے -

اول تاریخ الاقطاب

دوم طبقات النوشاھیہ

سوم تذکرۃ النوشاھیہ -

تاریخ عباسی

طراز الاولیا (عربی)

غرایب الاقوال (تاریخ ساھیوا

خصائص القادریہ

قسطاس القادریہ

در یتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)

استنباہ فی القاب النوشاہ

ظہور الانوار

تحفۃ المحبین فی جواز سماع ال

نظائر والاشباہ

انوار السیادت

حدیقۃ الانساب

عملیات شرافت - یہ دوحصے

سیادت علویہ

دوم طریق الصالحین -

اول زادالعاملین

نوشاھی سلسلہ کے دوسرے مصنفین کی کتابیں

کنز الرحمت فارسی	از	مولانا محمد اشرف فاروق
لمعات التصوف	از	سائیں فتح خان
گنجینہ قادری نوشاھی	,,	
مجموعہ ابیات	,,	
شجرہ نسب حضرت نوشہ صاحب		
شجرہ طریقت حضرت نوشہ صاحب		

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاھیہ

ساھن پال شریف ڈاکخانہ ٹھٹہ عالیہ ضلع گجرات

Marfat.com

شاہ عبدالرحمٰن بابا رحمۃ اللہ علیہ

سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

Marfat.com

شاہ عبدالرحمٰن پاک

بھٹڑی والے

حالات حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ الملقب

بہ پاک رحمٰن قادری نوشاہی قدس سرہٗ

سنہ ۹۹۵ھ ـــــــــــ سنہ ۱۱۱۵ھ

مؤلفہ

سید شرافت نوشاہی

سنہ ۱۳۹۱ھ ـــــــــــ سنہ ۱۹۷۱ء

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات

خاندان نوشاہیہ برخورداریہ

کتاب ——— شاہ عبدالرحمٰن پاکؒ

مولف ——— سید شرافت نوشاہی سجادہ نشین
ساہن پال شریف ضلع گجرات

پیش لفظ ——— محمد اقبال مجددی

مطبع ——— حمایت اسلام پریس لاہور

کتابت ——— قمر عظیم نوشاہی

تعداد ——— ۴ سو

بار اول ——— ۱۳۹۱ھ، ۱۹۷۱ء

قیمت ——— ۵۰ پیسے

ناشر۔ ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ سچیاری سٹریٹ بازار نوشہرؒ

مرید کے

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ ——— لاہور

Marfat.com

۷۸۶

پیش لفظ

شاہ عبدالرحمٰن پاکؒ بھڑی والے (۹۶۵ھ-۱۱۱۵ھ)

مولفہ مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ

انر

محمد اقبال مجددی

پنجاب کی علمی اور ثقافتی تاریخ کی تدوین کو ہمیں اپنے اہم ترین فرائض میں شامل کرنا چاہئے

قدیم تذکرہ نویسوں نے ہمارے پنجاب کو بہت حد تک نظر انداز کر دیا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں سب سے بہتر تذکرہ "اخبار الاخیار" سمجھا جاتا ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے کہ اس میں عالم اسلام کے مایہ ناز عالم و صوفی حضرت شیخ علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات درج کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا جس کتاب میں حضرت گنج بخش کے حالات نہ ہوں اس میں

Marfat.com

مدینۃ الاولیاء لاہور کے دیگر بزرگوں کے ذکر کی کیا گنجائش ہو سکتی تھی۔ غرض کہ اکثر مطبوعہ تذکروں کا قریب قریب یہی حال ہے۔

۱۰۱۷ھ سے قبل لعل بیگ لعلی نے ثمرات القدس تصنیف کی تو اس میں اس نے لاہور کے پندرہ بیس صوفیائے کرام کے تراجم شامل کیے۔ لیکن افسوس کہ ہنوز یہ کتاب حلیہ طباعت سے آراستہ نہ ہو سکی اور اس طرح اس میں مشمولہ اولیائے لاہور کے حالات گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں

۱۰۲۲ھ میں محمد غوثی بن حسن بن موسیٰ شطاری نے گلزار ابرار تالیف کی تو اپنا تمام تر زور علم گجرات، احمد آباد کے اعیان کے تراجم پر صرف کر دیا۔ فقط چند نامور اولیائے پنجاب کے حالات ہی لکھے اور وہ بھی اس قدر بے سروپا کہ نہ ہونے کے برابر۔

اس کے ایک سال بعد محمد صادق نے کلمات الصادقین کے نام سے ۱۰۲۳ھ میں ایک کتاب تالیف کی اور اس نے اپنی کتاب کو فقط مدفونین دہلی کے حالات تک محدود کر لیا۔ یہ کتاب بہت حد تک اخبار الاخیار کا چربہ ہے دور طباعت میں شمالی ہند سے تذکرہ علمائے ہند، تذکرہ علمائے حال اور نزہۃ الخواطر وغیرہ طبع ہونے والے تذکروں کا بھی قریب قریب یہی حال ہے۔

Marfat.com

اس دور میں مفتی غلام سرور لاہوری اور مولوی فقیر محمد جہلمی متوفی سنہ ۱۳۳۴ھ پنجاب کے اکابر کے بارے میں کچھ نہ لکھ جاتے تو شاید پنجاب میں کوئی عالم و عارف نظر ہی نہ آتا۔ بہرحال اس کمی کو یہیں کے لوگوں کو پورا کرنا تھا۔

پنجاب کی بہت خوش قسمتی ہے کہ یہاں کے ایک نہایت ہی جلیل القدر روحانی خانوادہ نوشاہیہ کے اعیان کی تصانیف سکھ گردی کی نذر ہونے سے بہت حد تک بچ گئیں ہمارے واجب الاحترام بزرگ مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ کو ان نوادر کی لگن پنجاب کے ایک ایک قصبہ میں لے گئی جہاں سے مولانا صاحب نے وہ گوہر بے بہا تلاش کئے کہ آج ان کی مثال پاک و ہند کے کسی قصبے اور خطے میں ملنا دشوار ہے بے شک مولانا نوشاہی کا یہ کارنامہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اب تک مولانا نوشاہی اپنے سلسلہ کے بزرگوں کے حالات پر کم و بیش اڑھائی سو کتابیں تالیف کر چکے ہیں۔ جن میں ایک نہایت ضخیم و جسیم کتاب شریف التواریخ ہے جو تقریباً پانچ ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور تین جلدوں پر منقسم ہے۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک اس کی اشاعت کا کوئی اہتمام نہیں ہو سکا۔

Marfat.com

پیش نظر کتاب مولانا نوشاہی مدظلہ کے سلسلہ تالیفات نوشاہیہ کی ایک کڑی ہے جو حضرت شاہ عبدالرحمٰن مدفون بھڑی متوفی ۱۱۱۵ھ کے حالات پر مشتمل ہے۔

راقم الحقر نے مولانا نوشاہی (مولف کتاب ہذا) کے احوال و آثار پر ایک مستقل کتابچہ تالیف کیا ہے جو ادارہ دارالمورخین کی طرف سے انشاءاللہ جلد شائع ہوگا

محمد اقبال مجددی

دارالمورخین
چاہ میراں، محبوب پارک
گلزار کالونی ـــــ لاہور

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب نوشاہی

(بھڑی شریف ضلع گوجرانوالہ)

آپ ان مقتدر اور عظیم الشان شخصیتوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کی ہوئی تھیں آج بھی آپ کے نام لیواؤں کی تعداد پاک و ہند میں ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ آپ کا سلسلہ فقر دور دراز دیار و امصار میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد تو گجرات کے رہنے والے تھے۔ مگر آپ کی پیدائش کا شرف ایک چھوٹے سے گاؤں "بھڑی" کو حاصل ہوا۔ جو تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں آجکل بنام "بھڑی شاہ رحمان" یا "بھڑی شریف" مشہور ہے۔ آپ کی ولادت ۹۹۵ھ میں اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام شیخ صالح محمدؒ اور دادا کا نام شیخ منصورؒ تھا جو اہل

Marfat.com

تقوےٰ و طہارت بزرگ تھے۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت سلطان بیگم صاحبہؒ تھا۔ جو عفیفہ و پارسا تھیں۔ آپ کی طبیعت بچپن سے ہی مجتہدانہ تھی۔ جب پانچ سال کے ہوئے تو والدین نے درس میں داخل کیا۔ مگر چونکہ آپ مستانہ اطوار تھے اس لئے پڑھنے کی طرف کم توجہ کرتے۔ چھ سال میں کتب خوانی کا کچھ ملکہ حاصل ہوا۔ مگر اپنے پیرِ روشن ضمیر کی توجہ سے آپ پر ظاہری و باطنی علوم کے دروازے کھل گئے۔ کوئی شخص معلوم نہ کر سکتا تھا کہ آپ ان پڑھ ہیں۔ علمی حقائق اکثر آپ کی زبان پر جاری رہتے تھے۔

آپ کی عمر چار سال تھی بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ اتفاقاً امام العاشقین، قطب الواصلین سیّد العارفین و رئیس الموحدین حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کا گذر ہوا۔ حضرت کو سب بچوں نے سلام کیا۔ آپ نے سب سے آگے بڑھ کر سلام نیاز پیش کیا۔ انہوں نے شفقت کی نظر سے آپ کی طرف دیکھا اسی نگاہ سے آپ پر عشقِ حقیقی کا دروازہ کھل گیا۔ علامہ صداقت کنجاہی آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مانند دعائے ماثورہ مقبول نظر نوشہ زندہ پیر دردہ گردیدہ طفلِ اشک وار سبق عشق رواں یافت[1]۔ اس کے بعد آپ پر حالت جذب

---

[1] علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی ثواقب المناقب ۱۲

مستی طاری ہوگئی۔ گاہ بگاہ بے ہوش ہو جاتے والدین نے خیال کیا کہ شاید اس پر آسیب کا اثر ہے اس لئے آپ کے پاؤں میں زنجیر ڈال دیئے اور طبیبوں اور عاملوں کی طرف رجوع کرنے لگے مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر سُنا کہ جو شخص زبدۃ الواصلین عمدۃ الکاملین، مقرب بارگاہ احدیت، مقبولِ درگاہ صمدیت، عارفِ معارفِ نورِ ایماں، عاکفِ معاکفِ شہودِ احسان واقفِ مواقفِ خلوص و ایقان جناب افاضت مآب حق آگاہ حضرت سیّد حاجی نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو۔ ان کی زیارت کرنے سے آسیب دفع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کے بڑے بھائی شیخ المہدادؒ آپ کو ساتھ لے کر زبدۃ الواصلین، عمدۃ الکاملین۔ حضرت سید حاجی نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات حاضر ہوئے۔ حضور نے آپ کو پہچان لیا اور فرمایا کہ یہ ہمارا منظورِ نظر ہے اس کو آسیب نہیں یہ وجد و جذب کا نشان ہے۔ چنانچہ اسی وقت مقرب بارگاہ احدیت، مقبولِ درگاہِ صمدیت، عارفِ معارفِ نورِ ایمان، واقفِ مواقفِ خلوص و ایقان جناب افاضت مآب حق آگاہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے قادری سلسلہ میں بیعت کر لیا اور

اپنی نظر کیمیا اثر سے مظہر نورؒ علی نور کر دیا۔ آپ بیعت ہونے کے بعد اپنے مُرشدِ ارشد کی خدمت میں رہے۔ حضور نے آپ کو مزارعین کو کھانا پہنچانے کی خدمت سپرد کر دی۔ آپ گھر سے کھانا لے جاتے اور جو درویش زراعت کے کاروبار میں مشغول ہوتے ان کو پہنچا دیتے۔ اہل خانہ سمجھتے کہ آپ باہر جا کر درویشوں کے ہمراہ روٹی کھا لیتے ہوں گے اور مزارعین کا خیال تھا کہ آپ گھر سے کھا کر آتے ہوں گے۔ اس لئے آپ کو کوئی بھی نہ پوچھتا۔ حتیٰ کہ چالیس روز گذر گئے اور آپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ آخر ایک روز امام العاشقین، قطب الواصلین، سید العارفین وزبیں الموحدین حضرت نوشہ گنج بخشؒ نے ازراہ کشف معلوم کر کے آپ کو کوٹلوں پر خود روٹی پکا کر کھلائی۔ اور آپ کے حال پر اس قدر مہربان ہوئے کہ آپ کو "مقام صمد بت" پر پہنچا دیا۔[1]

اس کے بعد آپ کو کنواں چلانے کی خدمت سپرد ہوئی۔ آپ گاہی پر بیٹھ کر کنواں چلاتے۔ ایک روز خیال آیا کہ میرا گاہی پر بیٹھنا اور بیلوں پر اپنا بوجھ ڈالنا خلاف ادب ہے۔ پھر پیچھے چل کر چلانے لگے۔ پھر خیال آیا کہ بیل گاہی کو کھینچتے ہیں اور میں

---

[1] سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی کتاب تذکرہ نوشاہی قلمی۔ ورق ۶۱

فارغ آزاد پیچھے چلتا ہوں یہ بھی ادب کے منافی ہے۔ اس کے بعد آپ نے بیلوں کو چھوڑ دیا اور خود بنفس نفیس کنواں چلانے لگے۔ اور اپنے پیر کا عشق اس قدر غالب تھا کہ ہر ایک چکر میں جب آنجناب کے بالمقابل آتے تو سر جھکا کر آداب بجالاتے آپ کی ایسی مودبانہ حرکات کو دیکھ کر عوام الناس آپ کو دیوانہ سمجھتے [۳]

آپ کی خدمات و آداب، ریاضات و عبادات کو دیکھ کر قطب الاولیا شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ العزیز نے آپ کو خرقہ خلافت و اجازت سے مشرف فرمایا۔ اور حکم دیا کہ اب اپنے مسکن "بھڑی" میں رہ کر مخلوق خدا کو حق کی طرف رہنمائی کرو آپ حضرت نوشہ عالیجاہؒ سے خلافت پاکر اپنے گاؤں "بھڑی شریف" میں پہنچے اور گاؤں سے باہر شمال کی طرف اپنا ڈیرہ لگایا۔ مخلوق خدا جوق در جوق آپ کی خدمت میں آنی شروع ہوگئی۔ جو شخص آتا فائز المرام ہو کر جاتا آپ کے ڈیرہ کے قریب ایک ہندو فقیر "دندو رام" کی کٹیا تھی۔ وہ بھی صاحب استدراج تھا۔ اس نے آپ کی مخالفت

---

[۳] مرزا احمد بیگ لاہوری۔ رسالہ الاعجاز علمی ۱۲

Marfat.com

کی اور ڈیرہ اٹھوا دینا چاہا۔ آپ نے فرمایا میں اپنے پیر کے حکم سے یہاں آیا ہوں اور اس علاقہ کی خدمت باطنی میرے سپرد ہے۔ دُندورام نے اپنے تصرّف سے آپ کا مقابلہ کیا۔ وہ سانپوں کا عامل تھا اس نے سانپوں کو آپ پر مسلط کرنا چاہا۔ آپ نے جونہی نگاہ کی ان کا زہر کھینچ لیا۔ اور فرمایا کہ ہم نے اس رقبہ کے سانپوں کا زہر کھینچ لیا ہے۔ چنانچہ جب وہ مقابلہ میں ناکام رہا تو ناچار وہاں سے اٹھا اور دو میل دور جا کر ڈیرہ لگا لیا چنانچہ اس کی سمادھ وہیں موجود ہے اور حافظ آباد سے گوجرانوالہ جانے والی سڑک پر وہ گاؤں بنام "ڈیرہ دُندورام" مشہور ہے۔ آپ بفراغ خاطر بھڑی میں سکونت گزین ہو گئے۔ وہ آپ کے نام پر "بھڑی شاہ رحمان" مشہور ہوئی۔ آپ کے زمانہ سے پہلے اس کا نام "اورنگ شاہ پورہ" تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد "رنگن پور ڈلا" سے موسوم ہوا۔ پھر جب وہ ویران ہو کر ٹیلہ کی شکل اختیار کر گیا (ٹیلہ کو پنجابی میں بھڑ کہتے ہیں چونکہ وہ چھوٹا سا ٹیلہ تھا اسلئے اس کو یائے تصغیر سے بجائے بھڑ کے بھڑی کہنے لگے) اسی ملک گوت ہڑ نے اسے از سر نو آباد کی تو اس کا نام بھڑی ہڑاں مشہور رہا۔ کچھ عرصہ بعد قوم دھوتھڑ کے افراد وہاں قابض ہو گئے تو وہ "بھڑی

Marfat.com

دھوتھڑاں کے نام سے مشہور ہو گئی۔ جب حضرت شاہ عبدالرحمٰن لوشاہیؒ نے وہاں ڈیرہ لگایا تو پہلے سب نام کالعدم ہو گئے اور بھڑی شاہ رحمٰنؒ مشہور ہو گئی۔ جو آج تک اسی نام سے مشہورِ عالم ہے۔

Marfat.com

شجرہ شریف قادریہ

۱۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحبؒ بھڑوالہ مرید وخلیفہ

۲۔ حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ متوفی ۱۰۶۴ھ کے، وہ مرید

۳۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ متوفی ۱۰۱۲ھ کے، وہ مرید

۴۔ حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابیؒ کے متوفی ۹۸۶ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۵۔ حضرت مخدوم سید مبارک حقانی اوچیؒ متوفی ۹۵۶ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۶۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچیؒ متوفی ۹۲۳ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۷۔ حضرت سید شمس الدین محمد اعظم حلبیؒ متوفی ۸۳۴ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۸۔ حضرت سید سراج الدین شاہ میر حلبیؒ متوفی ۷۶۶ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۹۔ حضرت سید ضیاء الدین ابوالحسن علی حلبیؒ متوفی ۷۱۵ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۱۰۔ حضرت سید نورالدین ابوالبرکات مسعود حلبیؒ متوفی ۶۶۰ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۱۱۔ حضرت سید حمید الدین ابوالعباس احمد حلبیؒ متوفی ۶۳۰ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۱۲۔ حضرت سید صفی الدین ابوالمنصور عبدالسلام ہمونی بغدادیؒ متوفی ۶۱۱ھ کے، وہ مرید اپنے والد

۱۳۔ حضرت سید سیف الدین ابوعبداللہ عبدالوہاب جیلانی بغدادیؒ متوفی ۵۹۳ھ کے، وہ مرید اپنے

۱۴۔ حضرت سید شیخ ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ متوفی ۵۶۱ھ کے

Marfat.com

لاہور میں تشریف لے جانا

آپ سماع سنتے اور وجد کرتے تھے آپ کی مجلس میں سوز و گداز رقت قلب اور وجد بہت ہوا کرتا تھا۔ مولانا حافظ برخوردار مفتی پرگنہ بچہ چیٹھہ کو آپ کے یہ افعال ناگوار گذرے تو اس نے نواب صاحب ناظم لاہور اور قاضی القضاۃ قاضی عبدالرحمٰن مفتی اعظم لاہور کو شکایت لکھ بھیجی۔

نواب نے آپ کو لاہور طلب کیا تا لہ شرعی احتساب کیا جائے آپ لاہور پہنچے تو اس وقت شیخ صالح محمد چنیاں والے۔ شاہ غریب گاجر گولہ والے اور میاں علی قوال وغیرہ یاران طریقت آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ پہلے حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رح کے مزار پر حاضر ہوئے۔ زیارت کا شرف حاصل کیا۔ استمداد کی جب وہاں سے اٹھے تو آپ کے مرید راسخ الاعتقاد مرزا احمد بیگ لاہوری نے جو نواب صاحب کا بڑا مقرب اور معزز عہدہ دار تھا نے آپ کا شاندار استقبال اور خیر مقدم کیا اور اپنے مکان پر ٹھہرایا دوسرے دن شاہی مسجد لاہور میں علماء کا اجتماع ہوا اور آپ کو

Marfat.com

طلب کیا گیا۔ آپ مع یاران خاص تشریف لے گئے۔ آپ پر
سوال کیا گیا کہ آپ سماع کیوں سنتے ہیں۔ حالانکہ فقہائے حنفیہ نے
اس کی حرمت پر فتویٰ دیا ہے۔ آپ امی تھے۔ لیکن صاحب
خزینۃ الفقرا نے لکھا ہے کہ آپ نے اس وقت صحیح بخاری سے
وہ حدیث سماع کے جواز میں پیش کی جس میں عید کے دنوں میں
دو لڑکیوں کا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں دف کے ساتھ
گانا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بمعہ حضرت صدیق اکبرؓ
سننا مروی ہے۔ نیز کتاب احیاء العلوم مصنفہ امام غزالیؒ
کی عبارات جواز سماع کے متعلق زبانی پڑھ کر سنائیں اور
اس قدر احادیث سے سماع کی اباحت میں دلائل پیش کئے
جو کفایت کرتے تھے۔ علمائے ربانی آپ کے علم لدنی کے
معترف ہوئے اور آپ کے جواب سے عاجز آ گئے۔ آپ
جب علمی مناظرہ میں فتحیاب ہو گئے تو میاں علی قوال سے
فرمایا کہ کچھ بولو۔ اس نے راگ الاپ کر امام العاشقین، قطب الواصلین
سید العارفین رئیس الموحدین حضرت سیّد نوشہ گنج بخشؒ کی
تعریف میں ایک کافی شروع کی آپ نے نعرہ لگایا تو
سب حاضرین جلسہ کو وجد ہو گیا اور ہو حق کے نعرے بلند

Marfat.com

ہونے لگے حتیٰ کہ قاضی القضاۃ اور دوسرے نوسو علما فرطِ تاثیر سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے پھڑکنے لگ گئے۔ آخر سب علمائے لاہور آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو گئے اور قاضی القضاۃ قاضی عبدالرحمٰن تو خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور ان کا سلسلہ فقر جاری ہوا۔ ان کے درویشوں میں سے شاہ فاضل قلندر لاہوری مشہور ولی اللہ گذرے ہیں۔ جن کا مزار و مکیہ علامہ اقبال روڈ، علامہ مرحوم کی کوٹھی کے عقب میں واقع ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب نوشاہیؒ کچھ عرصہ تک لاہور اندرون بھاٹی دروازہ بازار حکیماں میں ایک کمرہ میں معتکف رہے آپ کی وہ چلہ گاہ اب تک وہاں موجود اور زیارت گاہِ خلائق ہے۔ بعدازاں واپس بھڑی شریف میں تشریف لے گئے۔ ابتدائے احوال میں جب آپ بیعت ہونے کے بعد واپس ہوئے اور ذکر جہر کرتے تو ساری ساری رات نعرے لگانے میں مصروف رہتے۔ لوگوں میں مشہور ہو گیا تھا کہ آپ دیوانہ ہو گئے ہیں۔ خواجہ فضیل کابلیؒ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہم نزہۃ الواصلین، عمدۃ الکاملین

Marfat.com

حضرت سید نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ بھڑی کا ایک کھتری سوداگر دوشن حضور کی خدمت میں آکر بیٹھ گیا۔ حضور نے پوچھا کہ تمہارے گاؤں بھڑی میں ہمارا ایک درویش رحمٰن نامی رہتا ہے اس کا کیا حال ہے اس نے نفرت آمیز لہجہ میں کہا۔ ہاں وہ ایک دیوانہ سا ہے۔ ساری رات گیدڑ کی طرح گاؤں کے گرد چکر لگاتا چلاتا رہتا ہے اور لوگوں کو آرام نہیں لینے دیتا" یہ سُنکر مقربِ بارگاہ احدیت، مقبولِ درگاہِ صمدیت، عارفِ معارفِ نور ایمان حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کی طبیعت پر جلال غالب آگیا اور پرجوش لہجہ میں فرمایا۔ اے گدھے تم کیا جانو! وہ تو خدا کا شیر ہے۔ ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ شیر کی طرح غرائے گا اور اس کی حالت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔ مولانا اشرف صاحب آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

رحمے شاہ عشق دے رنجے
بگے شیر دانگوں نت گجے
دوہیں جہانیں نوبت وجے
بل بل پیا پکاری دا ہے[1]

[1] مولانا محمد اشرف فاروقی منجری۔ مناقب نوشاہی ۱۲۔

Marfat.com

آپ شریعت نبوی کے پورے پورے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ اور نوافل تہجد وغیرہ پر مواظبت رکھتے اور ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے کوئی دم آپ کا غفلت میں نہ گذرتا تھا۔ رات کو گاؤں سے باہر جنگل میں نکل جایا کرتے اور ذکر اذکار میں مشغول ہو جاتے اور شیر کی طرح گرجتے۔ کبھی ذکر لفی اثبات بلند آواز سے کرتے اور عشق الٰہی میں نعرے لگاتے آپ ریاضت و مجاہدہ میں یگانہ آفاق تھے۔ نفس کشی کے لئے آپ نے عجیب و غریب طریقے اختیار کئے تھے۔

۱۔ پاؤں سے سر باندھ کر بیلوں کے نیچے باندھ دیتے اور زمین پر گھسیٹتے جاتے [۵]

۲۔ کبھی معکوس ہو کر کنوئیں میں لٹکے رہتے [۶]

۳۔ کبھی کبھی تمام رات حبس دم سے ذکر خفی کیا کرتے [۷]

۴۔ گرمیوں میں اوپر کمبل رکھتے اور دوپہر کے وقت تپتی ریت پر بیٹھ کر آگ جلا کر سینکتے۔ [۸]

[۵] شیخ پیر کمال لاہوری کی تحائف تھ سیہ قلمی

[۶] تذکرہ نوشاہی ورق ۶۱۔

[۷] مفتی غلام سرور لاہوری حدیقۃ الاولیا۔

[۸] تذکرہ نوشاہی قلمی ورق ۶۱

Marfat.com

۵۔ سردیوں میں رات کو کوسے گھڑے پانی سے بھر دا کر رکھ دیتے اور صبح کو ان کا ٹھنڈا پانی سر پر ڈلواتے ۹ھ

۶۔ دریا میں کھڑے ہو کر یاد الٰہی کرتے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی حرارت عشق سے آس پاس کا پانی گرم ہو جاتا تھا۔

۷۔ معکوس لٹک کر دو ہزار ۲۰۰۰ مرتبہ ذکر اسم ذات کیا کرتے

۸۔ جو اور پوہلی (کسم) کی روٹی کھاتے۔ سالن کی بجائے گھی کوار مرہ نہایت تلخ ہوتی ہے استعمال کرتے ۱۰ھ

۹۔ صاحب حدیقۃ الاولیا نے لکھا ہے کہ آپ کبھی کبھی خلوت کے وقت زمین میں قبر کھود کر اس میں بیٹھتے اور اوپر سے منہ بند کرا دیتے۔ چالیس روز کے بعد جب قبر کھولی جاتی تو آپ کو بحالت زار نکالا جاتا

۱۰۔ کبھی کبھی تین چار روز تک قبر میں بند رہتے۔ کئی مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ۱۱ھ

ایک مرتبہ شقبل بارگاہ صمدیت، عارف معارف نور ایمان عاکف معاکف شہود و احسان۔ واقف مواقف خلوص و ایقان

۹ھ تا ۱۱ھ تذکرہ نوشاہی قلمی ورق ۶۱۔

Marfat.com

جناب افاضت مآب حق آگاہ حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح
مجمعہ اپنے مریدوں کے دریائے چناب میں کشتی پر سوار ہوئے۔ قوالی
ہو رہی تھی۔ شیخ عبدالرحمٰن بھی ہمراہ تھے۔ آپ کو وجد ہو گیا۔
نعرہ مار کر دریا میں گھڑپ سے اور پانی کی تہ میں چلے گئے۔ سات
روز کے بعد پھر دریا کے کنارہ پر جا کر قوالی کرائی تو آپ اسی
وجد کی حالت میں نعرہ مار کر باہر آ گئے۔ سب خلقت حیران رہ گئی
شیخ محمد کمال لاہوری نے تحائف قدسیہ میں لکھا ہے
کہ آپ دریا میں سات روز رہے اور مولوی نور احمد لاہوری نے
تحقیقات چشتی میں لکھا ہے کہ آپ چالیس روز دریا میں رہے
صوفیوں کی اصطلاح میں اس کو شغل غوطہ کہا جاتا ہے۔ آپ
ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ کوئی دم آپ کا ذکر
حق تعالےٰ سے خالی نہ رہتا تھا۔ تمام اوقات عبادات و اشغال
اوراد و اذکار و افکار سے معمور رکھتے تھے۔ آپ کو دیکھنے سے خدا یاد آتا
تھا۔ مفتی غلام سرور لاہوری حدیقۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں
کہ آپ بعض اوقات نماز معکوس ادا فرمایا کرتے تھے اور اس
سے آپ کو بہت فوائد حاصل ہوئے۔ یہ نماز الٹا لٹک کر پڑھی
جاتی ہے اور بالعموم خواجگان چشت میں سے خواجہ ابو احمد چشتی رح

Marfat.com

خواجہ ابو محمد چشتیؒ، خواجہ فرید الدین گنج شکر چشتی اور خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی رح نے اس نماز کو بہت پڑھا ہے۔

فائدہ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے کتاب قول الجمیل میں لکھا ہے للمشتغلۃ صلوٰۃ معکوس حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر نے کتاب ارشاد الطالبین میں تقسیم فقیہ ابو اللیث سمرقندی کے حوالہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز معکوس ادا کرنا تحریر کیا ہے۔

حضرت شیخ عبد الرحمٰن چشتی صاحبؒ کے اخلاق بڑے بلند تھے۔ سیرت و صفات میں اولیائے سلف سے مشابہت رکھتے تھے۔ ادب و تعظیم میں مرتبہ کمال پر فائز تھے اپنے پیر روشن ضمیر امام العاشقین، قطب الواصلین، عبد العارفین درمیں الموحدین حضرت نوشاہ عالمیجادؒ اور اپنے پیر خانہ دار الارشاد ساہنپال شریف کی تعظیم حسبہ آپ سے ظہور میں آئی کم کسی سے ظاہر ہوئی ہوگی

آپ جب کبھی ساہنپال شریف جاتے تو اپنی جوتی صحرائے گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ میں ایک ٹکہے کے بیچ رکھ جاتے اور ننگے پاؤں سفر طے کرتے واپسی پر اسی جگہ سے آکر جوتی پہنتے آپ کے جوتے کی برکت سے وہ "ٹکہہ بنام" پیر ٹکہہ" مشہور ہو گیا جو تا زمانہ حال موجود ہے۔

؎ برزِ ملتے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

آپ اپنے پیر خانہ ساہنپال شریف کی سرحد میں کبھی بول براز نہ کیا کرتے۔ واپسی پر الٹے پاؤں بھڑی تک جاتے اسطرف کبھی پشت نہ کرتے "آب حیاتی میں" ہے۔

کنڈ نہ کیتی کدے کڈا ہیں
پچھل پیریں ٹردے راہیں

اپنے پیر خانہ سے کبھی چوہڑا "بھڑی" چلا جاتا تو آپ ایسے آداب بجالاتے جو آجکل کے مرید اپنے پیروں کا نہیں کر سکتے اس کو چارپائی پر بٹھاتے اور خود نیچے بیٹھتے۔ اگر پیر کے دروازہ کا کتا کہیں مل جاتا تو مجنوں عامری کی طرح اس کے بھی پاؤں چوم لیتے [۱۲]

[۱۲] تذکرہ نوشاہی قلمی ورق ۱۱ - ب

Marfat.com

ایک مرتبہ ساہنپال شریف کا ایک خاکروب بھڑی شریف گیا آپ وضو کر رہے تھے وہ آپ کی پشت کے پیچھے سے گذر گیا۔ آپ کو جب پتہ چلا تو اپنی آنکھوں پہ بہت ناراضی کا اظہار کیا کہ تم نے مجھ کو بے ادبوں میں شامل کرا دیا ہے اگر تم دیکھ لیتیں تو میری آداب شناسی میں فرق نہ آتا۔ غرض کہ آپ مجسم ادب تھے۔

آپ کا چہرہ نہایت بارعب تھا ہر کس و ناکس کو آپ کے سامنے کلام کرنے کی جرأت نہ ہو سکتی تھی۔ اگر کسی پر نگاہ شفقت ڈالتے تو وہ ملک ولایت کا بادشاہ بن جاتا۔ جو شخص آپ کی خصوصی نظر کا شکار ہو جاتا اسے مقام صمدیت پر فائز المرام کر دیتے اور بلائے شکم سے خلاصی پا جاتا۔ مرزا احمد بیگ لاہوری اپنے رسالہ الاعجاز میں لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کے مریدوں سے پوچھا کہ تم نے کھانا قصداً چھوڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں کھانے کی رغبت ہی نہیں ہوتی اور اگر تکلف منہ میں لقمہ ڈالتے ہیں تو حلق سے نیچے نہیں اترتا اور کھانا نہ کھانے سے ہم کو کوئی تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔

آپ اپنی حالت کو اخفا میں رکھنے کی بہت کوشش کرتے

Marfat.com

تھے. حتی الوسع اپنے احوال کو پوشیدہ رکھتے مگر چونکہ آفتاب کا چھپنا محال ہے. اس لئے خلائق کا ہجوم ہر وقت آپ کے دروازہ پر رہتا سب آنے والے لوگ ذوق و شوق محبت اور عشق سے لبریز ہو کر جاتے.

حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب اپنی مملوکہ زمین میں کبھی کبھی اپنے ہاتھوں سے ہل بھی چلاتے اور کاشتکاری کرتے اس کی پیداوار لبلبہ رسخا و سخا و ایثار درویشوں، مسکینوں اور مسافروں کو دے دیتے.

زبدۃ الواصلین، عمدۃ الکاملین، مقرب بارگاہ احدیت، مقبول درگاہ صمدیت حضرت نوشہ صاحبؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد کی خدمات بھی بڑے پیمانہ پر بجالاتے رہے. اپنا تمام مال و اسباب اولادِ حضرت نوشہ صاحبؒ کو نذر کر دیا. آپ کا تقویٰ بہت بڑھا ہوا تھا. بدبودار چیزوں سے نفرت رکھتے. آپ اپنے کپڑے دھونے میں صابن استعمال نہیں کرتے تھے. کیونکہ صابن کی عفونت کپڑوں سے آتی تھی اور نماز مکروہ ہو جاتی تھی. رشائد اس زمانہ میں صابن ایسے ہوتے ہوں جن سے بدبو آتی ہوگی آپ اپنے اوپر بھورا یعنی سیاہ کمبل رکھتے، جبہ پھٹا پرانا

Marfat.com

استعمال کرتے۔ منقول ہے کہ جب آپ لاہور تشریف لے گئے تو
مرزا احمد بیگ نے نئے کپڑے عمدہ جوتا بطور نذر پیش کئے۔
آپ نے اس کی خاطر داری کے لئے زیب تن فرمائے [۱۳]
آپ کو سماع میں بہت تو غل تھا۔ میاں علی قوال آپ کو
سرود سنایا کرتا۔ آپ کی طبیعت محظوظ ہوا کرتی آپ کو وجد بھی
ہوا کرتا۔ وجد کی حالت میں بے حس و حرکت ہو جاتے۔ یہاں تک
کہ قریب الموت ہو جاتے پھر افاقہ ہو جاتا۔ منقول ہے کہ ایک روز
مقبولِ درگاہ صمدیت، عارفِ معارفِ نورِ ایمان، عاکفِ معاکفِ
شہودِ احسان، واقفِ مواقفِ خلوص و ایقان۔ جناب افاضت
مآب حق آگاہ حضرت نوشہ صاحب مع اپنے مریدوں کے شاہ
مسکین قلندر مدار حق کے مکان پر پہنچے وہاں سماع ہو رہا تھا اور
شاہ مسکین رقص کر رہے تھے۔ سب نے باطنی نگاہ سے دیکھا
کہ ان کے ہاتھ پہلے آسمان پر پہنچ رہے ہیں۔ آنجناب نے
حضرت شیخ عبدالرحمٰن پر توجہ کی۔ آپ بھی غلبۂ شوق سے
رقص کرنے لگے۔ سب نے دیکھا کہ آپ چوتھے آسمان پر
کھڑے ہو کر رقص کر رہے ہیں اور ہاتھ عرش معلےٰ پر پہنچ رہے
ہیں اس وقت شاہ مسکین نے بطور طعن کہا کہ مرشد صاحب تو

[۱۳] تحائف قدسیہ ص ۱۲

Marfat.com

نیچے ہیں اور مرید کے پاؤں چوتھے آسمان پہ۔ آپ اس وقت
بے ہوشی کی حالت میں امام العاشقین، قطب الواصلین،
سید العارفین، رئیس الموحدین حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے
قدموں پر آگرے آنجناب نے آپ کے پاؤں میں رسہ ڈال
کر درخت پر الٹا لٹکا دیا اور آپ دیر تک وجد و حال میں رہے
اس وقت سے یہ طریقہ شروع ہو گیا کہ جب سلسلہ پاک رحمانی
کے درویشوں کو وجد ہوتا ہے تو پاؤں میں رسہ ڈال کر درخت پر
نشان کر دیتے ہیں۔ تب کہیں عشق کی آگ ٹھنڈی ہوتی ہے۔
اس کو درویشوں کی اصطلاح میں "جیوڑے کا حال" کہتے ہیں۔
سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری آبِ حیاتی میں لکھتے ہیں۔ ؎

پہلا جیوڑا او منہ میں پایا
تاہئیں چڑھیا رسہ سوایا

Marfat.com

پاک کا خطاب ملنا

جس وقت چالیس روز تک دریائے چناب کی تہ میں رہنے کے بعد آپ باہر نکلے جیسا کہ اس سے پہلے وہ واقعہ لکھا جا چکا ہے۔ اس وقت زبدۃ الواصلین، عمدۃ الکاملین، مقرب بارگاہ احدیت، رئیس الموحدین حضرت نوشہ صاحب گنج بخشؒ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن۔ آج حق تعالیٰ نے تم کو پاک کر دیا ہے اور تو نکالیف زمانہ سے پاک ہو گیا ہے۔ اس روز سے آپ کا خطاب "پاک رحمٰن" یا "پاک" صاحب مشہور ہوا۔ جو آج تک دنیا میں مشہور و معروف ہے [۱۲]

امام العاشقین، قطب الواصلین، سید العارفین رئیس الموحدین حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی درگاہ میں جس قدر آپ کی قدر و منزلت تھی وہ کسی دوسرے درویش کی نہ تھی۔ مفتی غلام سرور لاہوریؒ خزینۃ الاصفیا جلد اوّل میں لکھتے ہیں۔

[۱۲] مولوی نور احمد چشتی لاہوری تحقیقات چشتی۔ ۱۲

Marfat.com

"شیخ عبدالرحمٰن المشہور بہ
پاک رحمان نوشاہی قدس سرہٗ
از کبار خلفائے حاجی محمد نوشاہؒ
است در ولایت رتبہ عالی و
درجہ معلّٰی داشت و عنایت و
مہربانی حضرت پیر چنانکہ بحالِ
وے مصروف بود بحال ہیچ کس
از خلفائے عظام نبود بحدیکہ
نوشاہ عالیجاہؒ مریدانِ خود را
برائے تکمیل بخدمت وے
مامور فرمودے و بعد از وفات
آنجناب نیز بسیارے از خلفائے
نوشاہیہ از خدمت عبدالرحمٰنؒ
تکمیل رسیدند۔

شیخ عبدالرحمٰن المشہور بہ
پاک رحمانؒ نوشاہی۔ حضرت نوشہ
صاحبؒ کے بڑے خلیفوں میں
سے تھے ولایت میں رتبہ عالی
اور درجہ بلند رکھتے تھے حضرت
پیر صاحب کی عنایت و مہربانی
جسقدر آپ کے حال پر مبذول تھی
اسقدر بڑے بڑے خلیفوں میں سے
کسی پر نہ تھی۔ کہتے کہ حضرت نوشاہ
عالیجاہؒ اپنے مریدوں کو تکمیل کیلئے
آپکی خدمت میں جانے کا امر کرتے
تھے اور آنجناب کی وفات کے بعد
بھی بہت سارے نوشاہی خلیفے شیخ
عبدالرحمٰنؒ کی خدمت سے تکمیل کو پہنچے

حضرت از شہ صاحبؒ کی زندگی میں آپ اکثر انہیں کی خدمت
میں رہتے تھے۔ آپ کی طبیعت مسکین تھی۔ اس لئے آپ کی مسکنت و
غربت، صدق و اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے آنجنابؒ آپ سے

بہت زیادہ محبت رکھتے تھے۔ اور آپ کے اعمال و اشغال کو محبت و قبولیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جس وقت قبلہ اہل حق زبدۃ الواصلین۔ عمدۃ السالکین، مقرب بارگاہ احدیت عاکف معاکف شہود و احسان، واقف مواقف خلوص و ایقان حضرت سید حاجی نوشہ صاحبؒ کا وقت وفات قریب ہوا تو اس وقت اکثر یاران طریقت موجود تھے۔ حضور نے فرمایا میں اب دنیا سے جانے والا ہوں۔ اگر کسی کو کوئی غرض و حاجت ہو تو طلب کر لے چنانچہ سب نے جو جو مقصد تھا طلب کیا۔ حضرت سچیار صاحبؒ نے عرض کیا کہ مجھے دنیا اور دین دونوں چاہئیں۔ آنجناب نے دعائے خیر کی اور فرمایا تیرے سلسلہ میں قیامت تک دولت مندی اور دینداری رہے گی۔ پھر آپ کو اے مستانہ! کہہ کر بلایا۔ آپ حاضر ہوئے فرمایا کچھ مانگو؟ آپ نے عرض کیا قبلہ! مجھے نہ دنیا کی ضرورت ہے نہ دین کی۔ مجھے صرف آپ کی ذات کا عشق مطلوب ہے ؎

کفر کافر را و دیں دیندار را
درد عشق دردِ دلِ عطار را

آنجناب نے فرمایا قیامت تک عشق کا ظہور تیرے

Marfat.com

سلسلہ میں رہے گا۔ چنانچہ واقعی آج تک آپ کے سلسلہ میں عشق و جذب و مستی متواتر چلا آرہا ہے۔ صاحب خزینۃ الاصفیا نے لکھا ہے۔

مخفی نہ رہے کہ گروہ عالیہ نوشاہیہ میں سب لوگ حال و ذوق و سماع والے ہیں۔ مگر پاک رحمانی گروہ میں حد سے بہت زیادہ مستی ہے جس شخص پر وجد کی حالت طاری ہوتی ہے اس کے پاؤں میں رسہ ڈال کر الٹا لٹکا دیتے ہیں اور اگر اس عمل سے بھی وہ ہوش میں نہ آئے تو پاؤں میں رسہ ڈال کر زمین پر کھینچتے ہیں اور پیر محمد سچیاری گروہ میں بھی اگرچہ حالت و سماع والے لوگ ہیں مگر اس قدر مستی نہیں رکھتے۔

آپ مقام طہارت، صمدیت اور محبوبیت سے مشرف تھے آپ کے خوارق و کرامات لاتعداد ہیں۔ یہاں ان کے ذکر کرنے کا مقام نہیں۔

Marfat.com

اولاد

آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام بی بی زہرہ خاتون المعروف بی بی ظہری تھا۔ جیسا کہ تذکرہ نوشاہی سے ظاہر ہے

آپ کی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ تین بیٹیاں تھیں۔

۱۔ بی بی جواہر خاتون۔ یہ تا دم مجردہ رہیں۔

۲۔ بی بی فتح خاتون، اہلیہ شیخ عبدالکریم المعروف میاں شکر علیؒ بن شیخ الہداد برادر پاک رحمانؒ

۳۔ بی بی حسین خاتون۔ اہلیہ شیخ عبدالرحیم۔

ان دونوں بیٹیوں کی اولاد درگاہ پاک صاحبؒ کی متولی ہے

Marfat.com

یاران طریقت

آپ (شاہ عبدالرحمٰن بھڑی والہؒ) کے مریدوں اور خلیفوں کا سلسلہ تو بے شمار ہے۔ چند ایک اکابر خلفاء کے نام ذیل میں درج ہیں۔

① سید شاہ عصمت اللہ شعرہ پہلوان نوشاہیؒ م سنہ ۱۱۳۷ھ ساہنپال شریف ضلع گجرات

② حکیم عبدالمجید المعروف حکیم صاحبؒ نواسہ بھڑی شریف ضلع گوجرانوالہ

③ میاں محمد بختاور صاحبؒ نواسہ " "

④ قاضی عبدالرحمٰن مفتی اعظم لاہور

⑤ شیخ جیون شاہ صاحبؒ م سنہ ۱۱۴۵ھ چاہل ضلع گوجرانوالہ

⑥ شاہ غریب صاحبؒ م سنہ ۱۱۴۰ھ گاجر گولہ "

⑦ شیخ برخوردار ہرلؒ م سنہ ۱۱۴۰ھ ہرلانوالی "

⑧ شیخ صالح محمد صاحبؒ م سنہ ۱۱۵۲ھ چھینیاں "

⑨ میاں سشادی آہنگرؒ کیلیانوالہ "

⑩ مولانا فتح محمدؒ متولی و خطیب جامع رام کے چھپڑ "

⑪ سید مستان شاہؒ گودڑی بازار ملتان شہر

Marfat.com

تاریخ وفات

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک نوشاہیؒ کی وفات چوتھی محرم ۱۱۱۵ھ ایک ہزار ایک سو پندرہ ہجری مطابق بیسویں مئی ۱۷۰۳ء ایک ہزار سات سو تین عیسوی میں بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر غازی بعمر ایک سو بیس سال ہوئی۔ بھڑی شریف ضلع گوجرانوالہ میں مزار اطہر بنا ۱۱۳۱ھ ایک ہزار ایک سو اکتیس ہجری میں آپ کے خلیفہ شیخ برخوردار ہرل کے اہتمام سے روضہ تعمیر ہوا ۱۳۵۳ھ ایک ہزار تین سو ترپن ہجری میں دختری اولاد نے کافی روپیہ خرچ کر کے روضہ مبارک کی مرمت کرائی۔ اندر اور باہر سنگ مرمر کی تختیاں لگوادیں۔ روضہ کے اندر مزارات کا چبوترہ بلند کر کے اوپر قبریں بنائی گئیں۔ مغربی قبر شیخ عبدالرحمٰنؒ کی اور مشرقی قبر آپ کے بڑے بھائی شیخ الہٰدادؒ

Marfat.com

صاحب کی ہے۔ ہر سال نوویں جیٹھ کو بڑا عرس ہوتا ہے۔ ہزارہا فقرا جمع ہوتے ہیں۔ درگاہ شریف پر لنگر جاری رہتا تھا۔ ۱۹۶۲ء ایک ہزار نو سو باسٹھ میں محکمہ اوقاف نے قبضہ کر لیا اور لنگر دینا بند کر دیا۔ اب ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء ایک ہزار تین سو اکاسی ہجری، ایک ہزار نو سو اکہتر عیسوی میں لاہوری حضرات نے جو حضور کے عقیدتمندوں سے ہیں۔ آپ کے روضہ شریف کے آس پاس برآمدہ تعمیر کرا دیا ہے اور تمام چبوترہ کے اوپر لنٹل کی چھت ڈال دی ہے۔ تقریباً پچیس مرلے جگہ مسقف ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ دربار شریف کے سامنے بارہ دری اور مسجد درگاہ کی توسیع اور ٹیوب ویل لگانے اور بیرونی چار دیواری میں برآمدے بنانے کا پروگرام بھی ہے۔ اس کام کو مندرجہ ذیل احباب نے بڑے شوق سے شروع کیا ہے اور چندہ کی فراہمی کا سب اہتمام ان ہی دوستوں نے کیا ہے

۱۔ میاں گلزار احمد ولد حاجی چراغدین بٹالوی ساکن حبیب گنج لاہور۔

۲۔ حاجی دین محمد ساکن حویلی کابلی مل لاہور۔

Marfat.com

۳ ۔ میاں غلام محمد ولد حاجی معراجدین ساکن قلعہ لچھمن سنگھ لاہور
۴ ۔ میاں اللہ دتہ ساکن بھاٹی دروازہ لاہور
۵ ۔ میاں فیروز دین ساکن بھاٹی دروازہ لاہور
۶ ۔ میاں شاہ دین ساکن فاروق گنج لاہور
۷ ۔ میاں محمد دین ولد پیرا مذتہ ساکن فاروق گنج لاہور
۸ ۔ میاں محمد دین ولد چوہدری بوٹا ساکن دھانی گلی پانی والا تالاب لاہور۔
۹ ۔ میاں معراجدین ولد چوہدری اللہ دتہ ساکن پانی والا تالاب لاہور

ان سب میں سے میاں گلزار احمد حبیب گنج والے بھڑی میں رہ کر اپنی نگرانی میں کام کروا رہے ہیں۔

اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور ان ارادتمندوں کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)

Marfat.com

کتابیات

حضرت شاہ عبدالرحمٰنؒ کے حالات ان کتابوں سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۱۔ رسالہ الاعجاز قلمی — مرزا احمد بیگ لاہوری م ۱۱۳۰ھ مملوکہ راقم الحروف

۲۔ ثواقب المناقب قلمی — علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی م ۱۱۴۳ھ مملوکہ راقم

۳۔ تذکرہ نوشاہی قلمی — سید حافظ محمد حیات نوشاہی م ۱۱۶۳ھ مملوکہ راقم

۴۔ تحائف قدسیہ قلمی — شیخ پیر کمال لاہوریؒ — مملوکہ راقم

۵۔ مناقب نوشاہی — مولانا محمد اشرف سنجریؒ م ۱۲۳۹ھ

۶۔ خزینۃ الاصفیا — مفتی غلام سرور لاہوریؒ م ۱۳۰۶ھ

۷۔ حدیقۃ الاولیا — مفتی غلام سرور لاہوریؒ — ،،

۸۔ تحقیقات چشتی — مولوی انور احمد چشتی لاہوری

۹۔ آب حیات — سید محمد بخش نوشاہی رسول نگری م ۱۳۳۱ھ

۱۰۔ خزینۃ الفقرا قلمی — حافظ نور الدین گجراتیؒ م ۱۳۵۷ھ مملوکہ راقم

مولف کتاب ہذا سید شرافت صاحب کی دیگر تصانیف و تالیف جو طبع ہو چکی ہیں

①	مواعظِ نوشہ پیر	قیمت ۱۰۰
②	اذکارِ نوشاہیہ	″ ۱۰۰
③	ذکرِ نوشاہی	″ ۱۰۰
④	گنج الاسرار	″ ۱۰۰
⑤	عملیات شرافت حصّہ اوّل	
⑥	شریف الصلوات علےٰ سید الکائنات	
⑦	فیضِ القادریہ	″ ۰۵۰
⑧	لطائفِ علمیہ	″ ۲۰۰
⑨	کشفِ الحقائق	″ ۰۲۵

Marfat.com

⑩ انوار نوشاہیہ — قیمت ۵۰ر

⑪ ارمغان امینیہ — ۵۰

ملنے کا پتہ

۱ - مکتبہ نوشاہیہ ساہن پال شریف بواسطہ کنجاہ ضلع گجرات

۲ - مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

۳ - محمد اسلم سلیم قادری نوشاہی۔ نوشاہی منزل۔ نوشاہی سٹریٹ بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۴ - مولوی شمس الدین مرحوم تاجر کتب زیر مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور۔

Marfat.com

جنابِ پاک رحمٰنؒ ہیں اُجالے صُبحِ خنداں کے
جہاں روشن ہوا ہے نور سے انوارِ یزداں کے

فدا دیکھو بھڑی میں آ کے جلوے پاک رحماںؒ کے
جنابِ حضرتِ نوشہ سخی کا فیض جاری ہے

خزانے بٹ رہے ہیں اُن کے در پر علم و عرفاں کے
نہیں ہے فرق کچھ سچیار میں اور پاک رحمٰن میں!

یہ دونوں عکس ہیں اُس نور کی شمعِ فروزاں کے
جہانِ قادری آباد ہے یہ فیض ہے ان کا،

جنابِ پاک رحمٰنؒ ہیں اُجالے صُبحِ خنداں کے
یہاں دیکھو تو اکبر قادری دربار کی رونق!!

کیا نکھرے ہوئے ہیں پھول نوشاہی گلستاں کے
کوئی مستی میں جھومے، وجد میں کوئی کرے نعرے

عجب کچھ رنگ ہیں سرکارِ نوشہ شاہِ خوباں کے
ازل سے ہوں غلامِ قادر و نوشہؒ عالی جاہ

ہوا ہے کرم مجھ پر فیض سے شاہِ سلیماں کے
لطیفِ زار نوشاہی مدح خواں پاک رحمٰن کا

عقیدت کے ہے لایا پھول در پر شیخِ دوراں کے

(شیخ اکبر، مولانا محمد لطیف زار نے اپنے قادری نوشاہی مرشد

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶

لطائف الاشارات

یعنی

چالیس ارشادات

از کلام

سلطان الاولیاء ۔ برہان الاصفیا ۔ فخر الاتقیاء

شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح

علوی قادری قدس سرہ العزیز

المتوفی

۸ ربیع الاول سنہ ۱۰۶۴ھ

مرتبہ:۔ ابوالمظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری

مقیم آستانہ عالیہ نوشاہیہ بہاہن پال شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

امّا بعد

فقیر سید شریف احمد شرافت قادری نوشاہی برخوردار

سیاسینالوی

اصلح اللہ حالہٗ ومآلہٗ

عرض کرتا ہے

کہ چالیس کے عدد میں کچھ ایسی خصوصیت ہے۔ کہ بعض امور میں چالیس کی پابندی اسلامی شعار سے ثابت ہے۔ مثلاً

۱۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس رات کوہ طور پر رہنے کا امر فرمایا۔ اور اس چلّہ کے پورا کرنے کے صلہ میں ان کو کتاب توریت عطا فرمائی۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص چالیس روز خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کرے۔ حکمت کے چشمے اس کے دل سے پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
جو شخص میری چالیس حدیثیں یاد کرلے۔ خدا تعالیٰ اس کو فقیہوں میں اٹھاوے گا۔

شمس المشائخ نارووال ۴۴ اگست ۱۹۶۹ء

Marfat.com

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری اُمّت میں چالیس کس ایسے موجود رہتے ہیں۔ جو بہ قلب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوتے ہیں۔ اُن کی برکت سے اللہ تعالیٰ بلا کو دفع کرتا ہے۔ اور ان کو ابدال کہتے ہیں۔

اس حدیث کے مطابق چالیس اولیا ہوتے ہیں۔ جن کو رجبیون اور بقولِ ابدال کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے مَیں نے سلطان الاولیا۔ برہان الاصفیا۔ زبدۂ اہل بیت کرام۔ عمدۂ آلِ سیدالانام سرحلقۂ جماعتِ صوفیہ۔ مقتدائے طریقہ نوشاہیہ۔ فخر المشائخ۔ شیخ الاسلام حضرت حافظ سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجددِ اکبر علوی۔ قادری قدس سرہٗ العزیز کے چالیس ارشادات کتابوں سے منتخب کرکے یکجا کرکے لطائف الاشارات کے نام سے موسوم کیا۔ فللہِ الحمد ط۔

۱۔ علم ظاہری | فرمایا۔ پہلے ظاہری علم حاصل کرو۔ پھر باطن کی طرف رجوع کرو۔

۲۔ علم لدنی | فرمایا۔ جب درویش خدا کی درگاہ میں منظور ہوتا ہے۔ تو حق تعالیٰ ملائکہ سے اس کو تعلیم دلاتا ہے۔

۳۔ علماء | فرمایا۔ علما کو چاہیئے کہ اپنے ظاہری علم پر مغرور نہ ہوں۔ اور نہ اس کو کافی سمجھیں۔ کسی صوفی اہل اللہ سے باطنی فیض بھی حاصل کریں۔ فرمایا۔ علمائے ربانی کو اپنے پاس بلوانے کی تکلیف نہ دو۔ بلکہ خود چل کر علمائے دین کے پاس جا

۵۔ تدریس فرمایا۔ فقیر کو صاحب علم ہونا چاہیئے۔ اور دینی خدمت کے واسطے ظاہری علم کی تدریس بھی کرنی چاہیئے۔

۶۔ مسائل فرمایا۔ درویش کو چاہیئے۔ کہ اپنی مجلس میں علمی مسائل کا تذکرہ کیا کرے۔

۷۔ طالب فرمایا۔ طالب صادق کو چاہیئے۔ کہ رات کو کنارہ دریا یا جنگل میں جاکر یاد حق میں مشغول رہے۔ اور دن کو مسجد میں گوشہ نشین ہو کر عبادت کرے اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کیا کرے۔

۸۔ فقیر فرمایا۔ فقیر کا دائرہ نظر اس قدر وسیع ہوتا ہے۔ کہ دونوں جہان کی فراخی اس کی آنکھ کی دھیری میں سما جاتی ہے۔

(۹)

فرمایا۔ فقیر کا قلب علوم غیب کے ظہور سے صفحہ لوح محفوظ کی طرح ہوتا ہے۔

(۱۰)

فرمایا۔ اگر فقیر پر کوئی خاص حالت وارد ہو۔ تو اس کے پاس نہ جاؤ۔ اور اس کی حالت میں خلل نہ ڈالو۔ جب تک کہ وہ تم کو خود طلب نہ کرے۔

۱۱۔ الہام فرمایا۔ فقیر صاحب کمال خدا کی طرف سے الہام پاتا ہے۔ اور بغیر حکم کے کوئی کام نہیں کرتا۔

۱۲۔ درویش فرمایا۔ درویش کامل اکثر اوقات مشاہدہ حق میں

Marfat.com

مستغرق رہتا ہے

۱۳۔ فرمایا۔ درویش کسی دُنیوی کام کا بہانہ بنا کر لوگوں کے گھر جاتا ہے۔ حالانکہ ان کا مقصود اُن کو فیض پہنچانا ہوتا ہے۔

۱۴۔ عارف فرمایا۔ عارف کامل مقناطیس کی طرح لوگوں کو جذب کرکے خُدا سے مِلاتا ہے

۱۵۔ فرمایا۔ عارف تام المعرفت کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس کا فقر زوال سے مامون ہوتا ہے۔

۱۶۔ مُراد فرمایا۔ جب مرید مرادیت پر پہنچتا ہے۔ تو اس کا شیخ اس کی تعظیم کرتا ہے اور اُس کا استقبال کرتا ہے۔

۱۷۔ شریعت فرمایا۔ فقیر کے اخلاص مندوں کو چاہیئے کہ راہ شریعت سے باہر قدم نہ رکھیں۔

۱۸۔ فرمایا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو طریق ہے۔ وہی ہمارا طریقہ ہے۔ شریعت پہ چلنا۔ راہ روشن پر چلنا ہے۔

۱۹۔ مہمان نوازی فرمایا۔ مہمانوں کے ہاتھ خود دُھلاؤ۔ اور اُن کے آگے اپنے ہاتھوں سے کھانا رکھو۔

۲۰۔ اولیاء اللہ فرمایا۔ عوام الناس جو کچھ خواب میں دیکھتے ہیں۔ صاحب تصرف اولیاء اللہ وہ کچھ بیداری میں دیکھتے ہیں۔

۲۱۔ اگر جلیل القدر عظیم المرتبت اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا ہو۔ تو پہلے اجازت حاصل کرو۔ اگر اجازت ملے تو زیارت کو جاؤ۔

Marfat.com

ورنہ پیچھے ہٹ جاؤ۔

۲۲۔ تصرف اولیا | فرمایا۔ کسی کو منصب دینا اولیاء اللہ کے تصرف میں ہوتا ہے۔

۲۳۔ | فرمایا۔ اولیاء اللہ کو زمین پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہیں۔ تو زمین کو سمیٹ دیں۔

۲۴۔ سماع | فرمایا۔ سماع سے سالک کو اپنے شیخ کے مقام تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۵۔ | فرمایا۔ ضرورت سے زیادہ سماع نہ کرو۔ جب طبیعت سیر ہو جائے۔ تو سماع موقوف کر دو۔

۲۶۔ وجد | فرمایا۔ وجد کے وقت مرید کو اپنے شیخ کی محبت غالب ہو جاتی ہے۔ اور قدمبوسی کا اشتیاق بڑھتا ہے۔

۲۷۔ | فرمایا۔ منکران سماع و وجد کے واسطے فقیر کو شمشیر بکف ہونا چاہیئے۔ جس طرف نگاہ کرے۔ پھڑکا دیوے۔

۲۸۔ ضرورت شیخ | فرمایا۔ انسان خواہ کس قدر عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔ علم سینہ بغیر مرشد کامل کے حاصل نہیں ہوتا۔

۲۹۔ شیخ کامل | فرمایا شیخ کامل وہ ہے کہ مرید کو زبانی تلقین کم کرے جس حالت میں وہ چاہے رہے۔ اپنی باطنی توجہ اس کے حال پر مبذول رکھے اور اس کے اندرونی حالات کو سدھارتا رہے۔ حتیٰ کہ وہ خود راہِ راست پر آجائے۔ اور کمال کو پہنچے۔

Marfat.com

۳۰۔ آداب شیخ فرمایا۔ مرید کو چاہیئے۔ کہ ہرگز اپنے شیخ کے حکم سے منہ نہ پھیرے۔ اگرچہ وہ حکم بظاہر خلاف ادب معلوم ہوتا ہو ہمیشہ الامر فوق الادب پہ کاربند رہے۔

۳۱۔ فرمایا۔ اپنے شیخ کا کلام چپ چاپ سنو۔ اس میں کسی قسم کا دخل نہ دو۔

۳۲۔ حفظ قرآن فرمایا۔ قرآن مجید کا بتجوید سے حفظ کرنا درویش کو نہایت ضروری ہے۔

۳۳۔ پردہ پوشی فرمایا۔ شیخ کو چاہیئے۔ کہ جب مرید کو کمال پہ پہنچائے۔ تو اپنے لباس پوشیدنی سے اس کو خرقہ عطا کرے۔

۳۵۔ عطائے سائل فرمایا۔ جو سائل دروازہ پر آئے۔ اس کو خالی نہ چلاؤ۔ کچھ نقد یا غلہ دے کر رخصت کرو۔ اگرچہ اپنے پاس کچھ موجود نہ ہو۔ تو دکان سے دلا دو۔ اور خود بعد میں وہاں ادا کر دو۔

۳۶۔ ذکر رسول فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و مناقب بیان کرنے سے روحانی ارتقا حاصل ہوتا ہے۔

۳۷۔ سلسلہ قادریہ فرمایا۔ سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے دوسرے سب سلسلوں سے بزرگ فیض پاتے ہیں۔

۳۸۔ سلسلہ نوشاہیہ فرمایا۔ اس دیار کے بزرگوں کا حکم و ارشاد ان کی

Marfat.com

زندگی تک ہے۔ میری اولاد کا حکم و سلسلہ ارشاد دنیا کے قائم ہونے تک رہے گا۔ کیونکہ اسی طرح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک بوساطت مرشدی و مولائی حضرت سخی شیخ سلیمان رح نوری قادری ہم کو پہنچا ہے۔ کہ اس ملک میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا حکم قیامت تک جاری رہے گا۔

۳۹۔ اظہارِ توحید (اپنے متعلق) فرمایا۔ ہماری نگاہ السلطنت خداوندی سے عرش اور کرسی سے آگے گذر چکی ہے

۴۰ فرمایا۔ ہماری نظر میں کوئی چیز غیر حق مشہود نہیں ہوتی۔ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا رَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ آج پانچویں صفر ۱۳۷۴ھ کو یہ رسالہ عاجز ناچیز شرافت کے ہاتھ سے تکمیل کو پہنچا۔ خداوند کریم اِن نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بالخیر ہو۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

Marfat.com

اَلْاَسْرَارُ وَالْمَعَارِفْ

یعنی

مجموعۂ ارشادات

قطب الانام، شیخ الاسلام حضرت سیّد حافظ

شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قادری

قدس سرہٗ، مدفون، ساہن پال شریف

المتوفی ۱۰۶۴ھ

مرتب وجامع

سید ابو الظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفا اللہ

مقیم مؤسسہ عالیہ ساہن پال شریف، ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

بزرگان دین کے ارشادات کو جمع کرنا ایک بہت بڑی دینی خدمت

یہاں کتاب چہار بہار کے خاتمہ سے حضرت سچیار صاحب نوشہروی رح

سوالات اور حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کے مختصر جوابات تقریباً

ایک سو ۱۰۰ لکھے جاتے ہیں تاکہ طالبان حق کے حق کے واسطے چراغ راہ ہو

اور اس کا نام الاسرار والمعارف رکھا گیا ہے

والسلام علیٰ من البتع الھدیٰ

ساہنپال شریف ضلع گجرات

۸ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

سید شرافت نوشاہی غفرلہ

حضرت شیخ پیر محمد سچیار رح کے سوالات اور حضرت نوشہ گنج بخش رح کے

۱۔ سوال: اے میرے پیر! فقیر پر اول کیا چیز فرض ہے؟

جواب: علم کا حاصل کرنا۔

۲۔ سوال: علم کیا نفع پہنچاتا ہے؟

جواب: اگر کہتر (کمینہ) ہوگا۔ تو بہتر (سردار) ہو جاوے گا۔ اور اگر مسکین ہوگا تو دولتمند ہو جاوے گا۔

Marfat.com

سوال: کہتری اور بہتری کیا چیز ہے؟

جواب: بیوقوفی کہتری اور عقلمندی بہتری ہے،

سوال:۔ بیوقوفی اور عقلمندی کیا چیز ہے؟

جواب:۔ اپنے نفع ونقصان کو پہچاننا عقلمندی اور نہ پہچاننا بیوقوفی ہے

سوال:۔ نفع اور نقصان کس کو کہتے ہیں۔

جواب:۔ نفع وہ ہے، جو ساتھ ہی رہے اور ساتھ ہی جاوے اور نقصان وہ ہے جو وفا نہ کرے،

سوال: وہ کیا چیز ہے جو ساتھ رہتی ہے، اور وہ کیا چیز ہے جو وفا نہیں کرتی؟

جواب:۔ مولا کی محبت ساتھ رہتی ہے، اور ساتھ ہی جاتی ہے اور دنیا کی محبت آخر وفا نہیں کرتی۔

سوال:۔ مولا کی محبت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: علم سے۔

سوال: علم کس طرح آتا ہے؟

جواب: جب علم سے علم کو پیدا کرے،

سوال: علم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

جواب:۔ فاخرہ لباس اور لذیذ کھانے اور زیادہ سونے کو ترک کرنے سے

سوال: ان ترکوں سے کیا حاصل ہوگا؟

جواب:۔ دل کی صفائی۔

سوال:۔ دل کی صفائی سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

Marfat.com

جواب : خدا تعالیٰ کی معرفت۔

۱۲۔ سوال : معرفت سے کیا حاصل ہوگا۔

جواب : وہ کچھ حاصل ہوگا۔ جو کہنے اور لکھنے اور سمجھنے میں نہیں آ سکتا۔

۱۳۔ سوال، وہ کیا ہے جو کہنے، لکھنے اور سمجھنے میں نہ آوے،

جواب : وہ ذات جو مکان و نشان، ذات و صفات نہیں رکھتی۔ اپنی تسلی کیلئے اس کا نام مولا (اللہ) مقرر کر لیا ہے۔

۱۴۔ سوال : سالک کس کو کہتے ہیں؟

جواب : اہل سلوک کو۔

۱۵۔ سوال : اہل سلوک کس کو کہتے ہیں؟

جواب : جو ظاہر بین نہ ہو۔

۱۶۔ سوال : ظاہر بین کس کو کہتے ہیں؟

جواب : جو ظاہری رنگوں پر مائل ہوتا ہے۔

۱۷۔ سوال : اگر ظاہری رنگوں کو نہ دیکھے تو کیا دیکھے؟

جواب : ہر جگہ اور ہر صورت میں ذات مولا کو دیکھے۔

۱۸۔ سوال : ذات مولا کو کس طرح دیکھے؟

جواب : اپنے آپ کو اپنے آپ میں گم کر دے۔

۱۹۔ سوال : اپنے آپ کو اپنے آپ میں کس طرح گم کرے؟

جواب : چپ رہ، جو گم ہو جاوے وہی جانتا ہے۔

۲۰۔ سوال : دائمی زندگی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب : جو نیست ہو جاوے۔

۲۰۔ سوال : جو نیست ہو گیا تو پھر باقی کیا رہا؟

جواب : نیست وہ ہے جو دُنیا کی طرف سے نیست ہو جاوے۔ اور دُنیا اُس کے سامنے نیست ہو جاوے

۲۱۔ سوال: نیست کس طرح ہو؟

جواب: عشق میں۔

۲۲۔ سوال: عشق کیا چیز ہے؟

جواب: عشق ایک آگ ہے۔ جو شخص اس میں پڑ جائے وہ آگ ہو جاتا ہے،

۲۳۔ سوال: صوفی کون ہے؟

جواب: صفائی والا۔

۲۴۔ سوال: صفائی کس طرح حاصل ہوتی ہے؟

جواب: شہوات (خواہشات) کے دور کرنے سے،

۲۵۔ سوال: شہوات کس طرح دفع ہو سکتی ہے؟

جواب: جب اپنے نفس پر غالب آ جاوے۔

۲۶۔ سوال: نفس پر غالب کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب: جو کام کرے نفس کے خلاف کرے۔

۲۷۔ سوال: نفس کا مخالف ہونا مشکل ہے، کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب: زندگی کی عیش کو اپنے پر کڑوا بنائے اور دُنیا کو فنا جانے

۲۸۔ سوال: مست کس کو کہتے ہیں؟

Marfat.com

جواب :- جو بے قید ہو جاوے،

۳۰- سوال : کونسی قید سے بے قید ہو؟

جواب : زندگانی اور موت، کفر اور اسلام- دوست اور دشمن سب کو یکساں جانے- اور ان قیدوں سے فارغ ہو جاوے.

۳۱- سوال : ایسا شخص تو نقش دیوار ہو گیا- اُس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟

جواب : وہ فائدہ اور بے فائدہ سے بھی فارغ ہوتا ہے.

۳۲- سوال : مسلمان کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : اہل اسلام کو

۳۳- سوال : اسلام کیا چیز ہے؟

جواب : امر و نہی کی پیروی کرنا

۳۴- سوال : پیروی کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب : اللہ کے فرمان کے مطابق اور صدق دل کے ساتھ-

۳۵- سوال : اسلام کی حد کیا ہے؟

جواب :- ایک بال جتنا بھی اسلام سے باہر قدم نہ رکھے،

۳۶- سوال : اسلام کی پختگی کیا ہے

جواب : اپنے قیاس و دلیل کو درمیان میں دخل نہ دے اور اللہ کے فرمان کی اطاعت کرے،

۳۷- سوال : کافر کس کو کہتے ہیں؟

جواب : گمراہ کو (یعنی جس نے راستہ بالکل بھلا دیا ہو)-

Marfat.com

۳۸۔ سوال: کس راستہ سے؟

جواب: سیدھے راستہ سے

۳۹۔ سوال: منافق کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو چیز ظاہر میں رکھتا ہو باطن میں نہ رکھتا ہو،

۴۰۔ سوال: دیوانہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب: جو اپنے خیال میں مستغرق ہو اور دوسروں کے کہنے سُننے کے ساتھ کوئی غرض نہ رکھے۔

۴۱۔ سوال: دائمی دولت کیا ہے

جواب: صبر اور شُکر،

۴۲۔ سوال: صابر بہتر ہے یا شاکر،

جواب: صبر کے سوا شکر کب ہو سکتا ہے،

۴۳۔ سوال: مسافر اور مقیم میں کیا فرق ہے!

جواب: نیکی، اگر مقیم نیک ہو۔ تو (آنے والے) مسافروں کو فائدہ پہنچتا ہے اور اگر مسافر نیک ہو تو جہاں جائے گا نیک تعلیم دے گا۔ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ نیکی کے بغیر دونوں ہی کچھ نہیں۔

۴۴ سوال: ایمان کیا ہے؟

جواب: ایمان خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے، یعنی قبولیت کا نشان ہے اسلام کی پختگی سے حاصل ہوتا ہے

۴۵۔ سوال: کس چیز کو یاد رکھنا آدمی کے لئے بہتر ہے؟

جواب :- موت کی یاد۔

۴۶۔ سوال : آدمی کس طرح آدمی ہو سکتا ہے؟

جواب : اہل اللہ کی صحبت سے ،

۴۷۔ سوال : آدمی کون ہے ؟

جواب: خدا تعالیٰ کی پہچان والا۔ (یعنی اہل معرفت)

۴۸ سوال: خدا کی شناخت کس طرح ہو سکتی ہے ؟

جواب: دو وجہ سے۔ ایک ہمہ از دست (یعنی توحید شہودی)

دوسرا ہمہ اوست (یعنی توحید وجودی) سے ،

۴۹ سوال: دُنیا کا سامان کیا ہے ،

جواب :- گمراہی۔

۵۰۔ سوال : ما قبت کا سامان کیا ہے ؟

جواب : دِل کی شکستگی۔

۵۱۔ سوال : طالب کس کو کہتے ہیں؟

جواب : طلب رکھنے والے کو۔

۵۲۔ سوال : طلب کی حد کیا ہے؟

جواب : طلب اور طالب اور مطلوب خود ہو جائے ،

۵۳۔ سوال : خدا تعالیٰ سے کیا طلب کرنا چاہیئے ؟

جواب : اسکی معرفت۔

Marfat.com

۵۔ سوال : زندگی کس طرح گذارنی چاہئے؟

جواب : دعویٰ کے بغیر

۵۔ سوال : بزرگی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے ؟

جواب : تھوڑا کھانے والا تھوڑا خوار ہے۔ اور زیادہ کھانے والا زیادہ خوار ہے۔ کم خور کم خوار۔ لبسیار خور لبسیار خوار،

۵۔ سوال : دُنیا کے کارخانہ میں زیادہ حق کس کا ہے،

جواب : ماں اور باپ کا

۵۔ سوال : زیادہ خدمت کس کی کرنی چاہئے۔

جواب : مسکینوں اور ماں باپ کی۔

۵۔ سوال : بدی کس سے کرنی چاہئے،

جواب : اپنے نفس سے

۵۔ سوال : ایسی کھیتی کون سی ہے، جو ایک زمین میں بوئیں اور دوسری میں کاٹیں۔

جواب : نیکی اور بدی۔ اس جہاں میں بوتے ہیں۔ اور اُس جہان میں کاٹیں گے۔

۵۔ سوال : خدا تعالیٰ کی رضامندی کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے ؟

جواب : ماں باپ کی رضامندی اور عاجزوں و شکستہ دلوں کے راضی رکھنے سے

۵۔ سوال : مرد دانا کس کو کہتے ہیں،

Marfat.com

جواب: جو تھوڑی باتیں کرنے والا ہو اور زیادہ سننے والا ہو۔

۶۲۔ سوال: نیک بخت کس طرح پہچانا جاتا ہے

جواب: تین علامتوں سے۔ علم کی طلب رکھتا ہو، سخاوت رکھتا ہو اور خندہ پیشانی ہو،

۶۳۔ سوال: سخی کس کو کہتے ہیں

جواب: جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا ہو دے دے،

۶۴۔ سوال: سب سے بُرا کام کیا ہے؟

جواب: سوال کرنا۔

۶۵۔ سوال: سب سے بہتر کام کیا ہے؟

جواب: خدمت کرنی۔

۶۶۔ سوال: فقیر کی ابتداء کیا ہے

جواب: کم آزاری (یعنی کسی کو تکلیف نہ دینا)

۶۷۔ سوال: کم آزار کس طرح ہو سکتا ہے

جواب: اپنے آپ کو دوسروں سے حقیر جانے۔

۶۸۔ سوال: یہ بات کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

جواب: فقیروں کی صحبت سے،

۶۹ سوال: سختی کا کیا علاج ہے،

جواب: رضائے حق ڈھونڈنا۔

۷۰۔ سوال: گناہ کا کیا علاج ہے؟

Marfat.com

جواب :۔ توبہ

۷۰۔ سوال : نامراد کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : بے طاعت بے مروت کو

۷۱۔ سوال : ناقص کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : جو شخص فقیر کا لباس پہنے اور دولتمند کے دروازہ پر جاوے

۷۲۔ سوال : دِل کی روشنائی کیا ہے ؟

جواب : رات کا جاگنا۔

۷۳۔ سوال : رات کا جاگنا کس طرح حاصل ہو سکتا ہے ؟

جواب : تھوڑا کھانے سے ،

۷۴۔ سوال : تھوڑا کس طرح کھایا جا سکتا ہے ؟

جواب : بتدریج تھوڑا تھوڑا کم کرتا جاوے۔

۷۵۔ سوال : دُنیا میں کس طرح رہنا چاہیئے۔

جواب : مُسافر کی طرح

۷۶۔ سوال : منزل پر کس طرح پہنچا جاتا ہے !

جواب : سبکساری سے (یعنی دُنیا کی بے تعلقی سے)

۷۷۔ سوال : وہ کیا چیز ہے جس کی قدر آتی ہے ؟

جواب : جو چیز ہاتھ سے نکل جاوے ،

۷۸۔ سوال : فقیر کا لباس کیا ہے ؟

جواب : پوَدہ پوشی ،

۸۰ سوال : زبان کس طرح پاک ہو سکتی ہے؟

جواب : حلال کھانے اور سچ بولنے سے

۸۱۔ سوال : جسم کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

جواب : پرہیز گاری سے

۸۲۔ سوال : روح کس طرح پاک ہو سکتی ہے؟

جواب : بے ریائی سے

۸۳۔ سوال : لذت والا لقمہ کونسا ہے؟

جواب : جو کسی کو کھلائے اور باقی بچا ہوا خود کھائے،

۸۴۔ سوال : دولت مند کے لئے کیا کام بہتر ہے؟

جواب : روٹی کھلانا

۸۵۔ سوال : فقیر کے لئے کیا اچھا ہے؟

جواب : خدا پر توکل کرنا۔

۸۶۔ سوال : بلند ہمت کس کو کہتے ہیں؟

جواب : بے طمع کو

۸۷۔ سوال : مرد کس کو کہتے ہیں۔

جواب : جو محض اللہ تعالیٰ کے واسطے کام میں مستعد رہے

۸۸ سوال : بے ضرر گھر کونسا ہے؟

جواب : آزادی کا گھر،

۸۹۔ سوال، کون آیا؟ اور کون گیا؟ اور کون رہا؟

جواب :۔ آیا وہ ہے جو خلقت کو ہدایت دینے والا ہے۔ اور گیا وہ ہے، جس کی کوئی نیک یادگار نہ رہی، اور رہا وہ ہے جس کی نیکی جہان میں رہ گئی۔

۹۰ سوال : سعادت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

جواب : حیا سے،

۹۱ سوال :۔ حیا کس طرح پیدا ہوتا ہے

جواب :۔ خدا تعالیٰ کے خوف اور بُرے کاموں کی ندامت اور عاقبت کے حساب کے ڈر سے

۹۲۔ سوال : جاہل کس کو کہتے ہیں

جواب : جو نفس کا محکوم ہو،

۹۳۔ سوال : موت کس کو کہتے ہیں ؟

جواب : دُنیا سے گزر جانے کو،

۹۴۔ سوال۔ دُنیا سے گزر کر کہاں جاتا ہے ؟

جواب : دُنیا میں۔

۹۵۔ سوال : کیا اور بھی کوئی دُنیا ہے ؟

جواب :۔ یہی دُنیا متصور ہو کر (عقبیٰ کی صورت میں) سامنے گلوگیر ہے جب تک دُنیا میں دُنیا فراموش نہ ہو جاوے۔ دُنیا سے باہر نہیں جا سکتا۔

۹۶۔ سوال : دُنیا کس طرح فراموش ہو سکتی ہے

Marfat.com

جواب :- دو وجہ سے، اوّل یہ کہ دُنیا کو فنا دیکھے۔ دوسرے یہ کہ مخلوق کو (نہ دیکھے) سبب (جگہ) خالق کو دیکھے۔

۹۷ - علم سلوک کے مطابق ہر صورت میں دوست ہی موجود ہے اور غُبارہ دوئی کو اس طرح دھوئے کہ ایک ہی دیکھے اور ایک ہی جانے۔

۹۸ - اللہ ایک ہی ہے۔ اور ایک ہی ہوگا۔ اور ایک کو ایسا دیکھے کہ ایک ہی ہو جاوے۔

۹۹ - اولیاء کو دونوں جہاں سے کوئی کام نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ اولیاء اللہ لا یموتون (اولیاء اللہ نہیں مرتے)

۱۰۰ - اے عزیز! پہلے عبودیت حاصل کر۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر کرنے والا بن۔ پھر پروردگار کی مہربانی سے یہ تمام دروازے پر کھل جاویں گے، اور دونوں جہان کے درجے بخشے جاویں گے۔

الحمد للہ

کہ یہ رسالہ جواہر مکتوب یعنی مجموعہ ارشادات حضرت نوشاہ عالیجاہ آج اختتام کو پہنچا۔ وللہ الحمد

سید شرافت نوشاہی

Marfat.com

(حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد سید المرسلین کہ یہ احسن الذکر
یہ تصنیف فقیر محمد عمر فاروقی نور اللہ قلبہ بنور عرفانہ بلکہ نوشہ عقبیٰ اعنی

شرح وظائف

الاسماء الحسنیٰ

نظم پنجابی

مشتاقان محبان خلص ما للہ کے یاد کرنے کے لئے تصنیف کی گئی کہ ہمیشہ
وردِ زبان رہیں اللہم تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱۰ رمضان المبارک ھ

اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ ۹۹ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بار اول

مطبوعہ خادم التعلیم اسٹیم پریس لاہور

تعداد جلد ۱۰۰۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین کہ جسنے اپنے شان اعظم میں
وللہ الاسماء الحسنے فادعوہ بہا اور لہ الاسماء الحسنے یسبح لہ ما
فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم ہمکو ارشاد فرمایا اور بجید
صلوۃ وسلام اللہ علام ہو انکے رسول محمد مصطفے خیر انام پر مدام
ہو جیو کہ جنہوں نے ان للہ تسعا وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ
کی اپنی امت مرحومہ کیلئے بشارت فرمائی اما بعد فقیر محمد عمر ابن جناب
حضرت حکیم میراں بخش صاحب فاروقی رحمہ اللہ تعالے ساکن موضع اجتکے ضلع گوجرانوالہ
جمیع اہل اسلام کی خدمت میں ملتمس ہے کہ یہہ شرح وظایف اسماء الحسنی نظم
بزبان پنجابی مختصر مفید مطلب حفظ کرنیکے لئے آسان طریق پر مہیا کی گئی ہے۔
پس اے مشتاقان ومحبان خالصا للہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس نعمت
عظمی کو ہمیشہ سے اپنا ورد بنالو اور مسجدوں اور محافل ومجالس اذکار ومولود شریف
میں پڑھکر حظ روحانی وسعادت جاودانی حاصل فرمالو۔ والسلام علے من اتبع الہدے
یا اللہ تبارک وتعالے اپنے فضل وکرم کے ساتھ اس اپنے پاک ناموں سے مومن مخلص سچی ارادت والوں
دلوں کو منور کردے آمین ثم آمین۔ اے اللہ ہمارے عزیز القدر بھائی محمد چراغ الدین نیکوکار امین دربار زادگان
غلام حسین وغلام رسول وغلام احمد وفرزند فقیر پر خورد ارنذیر احمد سلمہ کو علم بعمل ہدایت سے ترقی عمر صحت دنیا

آمین ثم آمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تیری سب ثناء	برحق توں معبود خدا
ں محتاج ہمیش سدا	جامع کل صفات الٰہ
لا الٰہ الا اللہ	
رحمٰن توں رحمت نال	روزی ہر نوں دیں سہال
ست دشمن نوں ہر حال	رکھین دنیا وچہ پناہ
لا الٰہ الا اللہ	
رحیم توں بخشنہار	ہر مومن نوں روز شمار
م کریں احسنوں ہر کار	جو تیرے تھیں نیکی خواہ
لا الٰہ الا اللہ	نیکھوں ہے
مالک توں مطلق نام	ملک تیرے وچہ ملک تمام
دی غمی پوہنچادیں عام	دوہیں جہانیں شاہنشاہ
لا الٰہ الا اللہ	

یا قدوس منزہ پاک
ناکوئی سیری وچہ املاک
نہ توں نقص عیب نہ ساک
وڈی پاک تیری درگ

لا الہ الا اللہ

یا سلام سلامت ذات
سب موجود جو مخلوقات
نقص تروٹوں پاک صفا
رکھیں سلامت بے اک

لا الہ الا اللہ

یا مؤمن توں رکھیں امان
عہد تے قول اپنے یمان
ہر آفت تھیں دوجہاں
سچے کر کے دیں نبا

لا الہ الا اللہ

یا مہیمن توں نگہبان
بندیاں تے توں مہربان
ہر خوفون بھی دیں امان
حاضر صادق آپ گوا

لا الہ الا اللہ

یا عزیز توں غالب آپ
غالب باہجوں مائی باپ
زوراں تھیں تیری سنجہاں
مثل نتیرے عالی جا

لا الہ الا اللہ

جبّار وڈی سرکار
ت دے کم دیں سوار

زوراں نال کرائے ہر
مُصلح کُل اُمور جگاہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

متکبّر عالی ذات
بھاوے مخلوقات

سب وڈیایاں آپ صِفات
ہنکاروں دیہ کُھتہ تباہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

خالق تعالیٰ توں
ب مخلوق اُجالا توں

پیدا کرنے والا توں
نور ظہور تیرا جلوہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

باری جو ہے پیدا
سیدی روز دے دا

توہیں موجد ہر شے دا
کریں جو تیری خواہش چاہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مصوّر بھاویں توں
ب سُہنہا دیں توں

صورتاں نقش بنا دیں توں
کئی شکلاں ہر رنگ واہ واہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

یا غفّار توں بخشنہار	گنہ گاراں نوں روز
نال فضل کریں چھٹکار	باہجوں شرک تے کفر
لا الٰہ الا اللہ	
یا قہّار سداوں دے	کفر تینوں بھاون
بالن دوزخ یاوں دے	کافر مشرک تے گر
لا الٰہ الا اللہ	
یا وہّاب کریں عطاء	بے سبب بے مطلب
نعمت وافر دیں پوھنچاء	نہ منگیں پھر اوستھیں
لا الٰہ الا اللہ	
یا رزّاق روزی دیں سب	ہر اک نوں ہزار
ایسا پالن والا رب	کسے دانہ کسے گوشت گھ
لا الٰہ الا اللہ	
یا فتّاح توں کر دا حل	کھولن والا سب
خلقت دے کھپ خلل	فضلوں دور ہٹائیں
لا الٰہ الا اللہ	

Marfat.com

یا عَلِیْم توں علم کمال	خلقت دے سب جانیں حال
اپنے علم مکمل نال	ظاہر باطن ہیں آگاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا قَابِض اُتّے ہر شئے	جو تیری پیدایش ہے
سب تیری بندش وچ پے	کُل اُتے تیرا قبضہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا بَاسِط توں کرنائیں کھل	نال رحمت بخشش املُ
روزی کھاون تیں تھیں کُل	کوئی نہ رہندا آزردہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا خَافِض توں کرنائیں زیر	کافر مشرک وچہ انہیر
دشمن اپنے سارے گھیر	دھک سٹیں وچہ دوزخ بھا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا رَافِع توں کریں بلند	اُتبے نیکاں جسب سیند
وچہ بہشتاں دے خورسند	ہر اک نیکی دسّے راہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	

Marfat.com

یا مُعِزّ دیں عزت شان	سومناں نوں حشر میدان
نال عبادت تے ایمان	دیویں عزت تے رُشباہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا مُذِلّ توں کریں خوار	ظالم بے فرماں بدکار
دوزخ سُٹ کراویں مار	نہ فریاد سُنے کوئی آہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا سَمِیع توں سَدا حُضُور	قدرت کنیں سُنیں ضرور
کلّاں نیڑے دیاں یا دُور	سُننے والا ہر جا گاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	سن داہیں توں
یا بَصِیر توں سَدا البصیر	قدرت تیری پاک نظیر
کُل اعمال صغیر کبیر	ویکھیں توں نہ کجھ اولاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا حَکَم توہیں احکم	سارے حُکم تیرے محکم
جو ہے چیز یا جو ہے کُم	باہر تیرے حکموں ناہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	

Marfat.com

یَا عَدْلُ توں دیویں داد — مظلوماں نوں حسب مراد
جنت دیوچہ کریں شاد — ظالم سٹیں دوزخ ڈاہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یَا لَطِیفُ حقیقت دان — ماہیت تیں خوب پچھان
کُنہ تینوں ہر چیز عیان — حال خلایق ہر دم شاہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یَا خَبِیرُ توں خیر تے شر — جانن والا کل خبر
بھاویں چھپ کے کرے بشر — سب وقتاں وچہ ہیں آگاہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یَا حَلِیمُ نہ کریں شتاب — گنہ گاراں نوں وچہ عذاب
مُتحمل عالی جناب — جلدی نال نہ لیں بدلہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یَا عَظِیمُ تعالے توں — اعلےٰ عظمت والا توں
اعظم شان کمالاتوں — ڈاڈا اسب تھیں بے اشباہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

یا غفور توں پردہ پوش
نال فضل رحمت دے جوش
عیباں نقصاں جوش خروش
بخشنہارا جرم گناہ

لا الہ الا اللہ

یا شکور توں آپ خدا
ناتوں اُسنوں کریں جدا
قدردان حق کریں ادا
شکر جو کرداں خوشیوں چاہ

لا الہ الا اللہ

یا علی توں شان بلند
عاجز سارے دانشمند
لائق جو تیں آپ پسند
عقل اپنے سب ٹھکانے گاہ

لا الہ الا اللہ

یا کبیر توہیں اکبر
جو زمین زمان اندر
عاجز سب تیرے در پر
ذاکر تیرے شام پگاہ

لا الہ الا اللہ

یا حفیظ توں حفظ امان
ہور جو ساتھیں عمل ہو جان
رکھیں خلقت توں ہر جان
رکھن ہار توں سنیہ نگاہ

لا الہ الا اللہ

Marfat.com

یا مُقیت توں سَر جنہار
حاضر شاہد حافظ بار

ہر اک قوت دکھ شمار
روزی دین نت قوت گراہ

لا الٰہ الا اللہ

یا حسیب توں کریں حساب
سب مشکل حل کرنائیں آپ

محشر وچہ گناہ صواب
لوڑ تینوں مدد دی کاہ

لا الٰہ الا اللہ

یا جلیل بزرگی وار
عقل فہم تھک ہوئے خوار

مطلق توں وڈی سرکار
کُنہ جلالت دیوچہ راہ

لا الٰہ الا اللہ

یا کریم تیرے اکرام
غالب بخشنہار انعام

خلقت اُپر بخشش عام
عقل فکر دی پونچہ نہ راہ

لا الٰہ الا اللہ

یا رقیب توہیں رکھوال
سارے جانیں غایب حال

ہر نوں رکھیں حفظ سنبھال
کوئی چیز نہیں خفیہ

لا الٰہ الا اللہ

کجھ بھی بیتھوں

Marfat.com

یا مُجیب قبولن ہار	جو اِخلاصوں کرے پُکار
وچہ تیرے سچے دربار	کیوں پھرے دھکیئے مار تراہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا واسع فراخی نال	دستیں قدرت علم کمال
قُدرت خلقت توں ہر حال	علم دانائی نال ہو جاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا حکیم توں سچ حکیم	مُحکم تیرے کم مُقیم
باہجہ معاون باہجہ ندیم	باہجوں ٹوٹ کسیدی ڈاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا وَدُود توں دوست جان	مُتقی مُخلص ایمان
تیرے بھی دوست ہو جان	جنہاں تیرے شوق اُماہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا مجید بزرگی وار	خوب توں کرنائیں کردار
تیری شئے وڈی سرکار	طاقت کِس مقابلہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	نہین

Marfat.com

یا باعث اُٹھانے ہار
ہر مُردے نوں روز شمار
حکموں کر دیں جسم تیار
ہو جاوے گا سب زندہ

لا الٰہ الا اللہ

یا شہید ہیں سچ گواہ
وحدانیت آپ الٰہ
شاہد عملاں تاں نگاہ
تیرے شاہد کل افواہ

لا الٰہ الا اللہ

یا حقّ واجب ذات خدا
مطلق راست ثابت دا
عادل توں درست سدا
حق خدائی خود سراہ

لا الٰہ الا اللہ

یا وکیل ضامن ہر کار
عہد اپنے کریں توں سار
دور ہٹاویں شر شرار
سانوں تیری پشت پناہ

لا الٰہ الا اللہ

یا قوی توں اہل توان
تینوں سارے زور تران
عاجز کل مخلوق جہان
عالی تیری بارگاہ

لا الٰہ الا اللہ

Marfat.com

یا متین توں استوار
پک درست صحیح سوار
کریں درستی محکم کار
سار یاں توں کمان وا لہ

لا الہ الا اللہ

یا ولی توں دو جہان
دوست یار ہیں متقیان
ما لک شاہنشاہ زمان
دو ہیں جہانیں کریں رفاہ

دوست تیرے جو ہو جان
لا الہ الا اللہ

یا حمید صلاحیں آپ
حمدوں ہر دم رب سبحہاپ
خلق بھی حمدوں کردی جاپ
پڑھن الحمد اندر پنجگاہ

لا الہ الا اللہ

یا محصی توں گنے ہار
رکھیں بھی گن آپ سوار
دستیں ہر ہر چیز شمار
کسے چیزوں نہیں بھل وساہ

لا الہ الا اللہ

یا مبدئی سب کرنہار
سب تیرے توں شروع اظہار
ابتدائے آشکار
ہر شئے باطن ظاہرہ

لا الہ الا اللہ

Marfat.com

یا مُمِیْتُ توں مُڑ پرتا	بعد فنا پھر دیں اوٹھا
ہر شئے موئی دیں جوا	روز قیامت محشر گاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا مُحْیِی توں بخشیں جان	کُل نوں جن انسان حیوان
سب خلقت دوچہ روان	قدرت تیریوں ہر زندہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	ہر کوئی ہو جاوے فنا
یا مُمِیْتُ توں گھلیں موت	سب نوں کرنے والا فوت
دنیا وچہ نہ کسے کھلوت	جو زندہ سب ہوگ فناہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا حَیُّ زندہ توں ہمیش	روح بے کیفوں قدرت خویش
عقل فکر نہ یاوے پیش	کُنہ حقیقت دا راہ یاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یا قَیُّوْمُ توں آپ قیام	نال حفظ تدبیر مدام
جتنی مخلوقات تمام	سب نوں قائم قدرت ڈاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	ہر کسی نوں دیوے قوت

یا واجد تو انگر رب منگے لے جو حق مطلب	نہیں محتاج توں کسی سبب نہیں جناب تیری از گاہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا ماجد بزرگی حق قدرت تھیں نہیں پونہچے سبق	تینوں لائق ہے مطلق عقل موری ہوئے آواہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا واحد توں اکو ٹھیک یکتا ذات نہ ہور دوہیک	تا کوئی تیرے نال شریک ثانی کون ہے تا سواہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا احد یگانہ آپ اک ہیش زمانہ آپ	کیا توں شان شہانہ آپ خاص ایہو ہے انتباہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا صمد تا حاجت مند مہتر بے نیاز بلند	تیرے حاجت مند پسند دائم توہیں بے پرواہ
لا الٰہ الا اللہ	

Marfat.com

یا قادر توں اہل قدر — قدرت تیری سب اوپر
ریں اندازہ خیر نے شر — کسنوں طاقت منع مناہ

لا الہ الا اللہ

وں یا مقتدر تیں نور — قدراں والا زور و شور
قادر قدرت نال نہ ہور — بڑا توانا ہیں ڈاھڈا

لا الہ الا اللہ

یا مقدم پیش وڈیا — رتبیوں کریں مقرب چا
خلص تابع جو تیرا — پہناویں اس قرب کلاہ

لا الہ الا اللہ

یا موخر پچھاں سٹا — بے فرماناں دیں سزا
دوراک دوجیوں بعد ہٹا — لیاویں خلقت واہو واہ

لا الہ الا اللہ

یا اول توں مڈھ قدیم — نال زمان ازل مقیم
جہہ بدائت نہیں تہیم — لنہ وتوں نہیں اشناہ

لا الہ الا اللہ

Marfat.com

یا آخر توں ہیں ہر دم
سمجھ نہایت نہیں تمام
سدا ابد باہجوں انجا
تحیر وچہ حیرت جا

لا الہ الا اللہ

یا ظاہر توں ہر ہر حال
غالب توہیں ذوالجلال
آشکارا ہیں قدرت نال
ظاہر دستیں ہر ہر گا

لا الہ الا اللہ

یا باطن توں بے نیاز
سمجھ نہیں کنہ اِستیاز
قدرت پاک تیری دی را
عقل بے عقل ہو ماری حی

لا الہ الا اللہ

یا والی توں باہجوں سیر
ایسا شاہ توں بنے نظیر
مالک ملکاں باتدبیر
غالب تیری فوج سے

لا الہ الا اللہ

یا متعالی اعلا تاک
جو کجھ وچہ زمین افلاک
فعل حدوثوں نقصوں پاک
سب تھیں پاک توں ستو

لا الہ الا اللہ

Marfat.com

یا بَرّ توں نیکوکار
مہر تیری پروردگار

سب تیرے سوہنے کردار
اساں اُتے ہرگاہ ناگاہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا تواب توں کریں قبول
کریں رجوع رحم نزول

سچی توبہ باجہ فضول
یا اللہ میری توبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

توں یا منتقم شتاب
کفروں شرکوں سخت عذاب

بدلہ لیں پھڑ روز حساب
بے فرماناں واعجباہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا عفو توں کریں معاف
توبہ تھیں توں کریں صاف

جو ساتھوں ہون عیب خلاف
سہواً عمداً جرم وناہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا رؤف ساڈے رحمان
دسیں مہروں راہ عرفان

توں نہایت مہربان
مہروں پنجگہ کریں پنجاہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

یَا مَالِکُ الْمُلْکِ اِلٰہَا	دوہاں جہاناں والے شاہ
کیسے نوں دیویں دینی چاہ	دُنیا دا کیسے دَت دَیاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام	توں صاحب بُزرگی تام
صاحب بخشش تے انعام	فکر نہ یُوہنج کُنہ دی تاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	۱۲ پارہ
یَا مُقْسِطُ نو دیویں داد	عمل ساڈیوں حسب مراد
حُکم نہ تیرے جبر فساد	ظُلم نہ سرگز کھوہ چھپاہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	۱۱ منی قبر ۲
یَا جَامِعُ توں روز نشور	جامع مخلصاں دِل نُور
جامع اگ وچہ کُل کفور	جامع چونہہ ضِداں مادہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
یَا غَنِیُّ توں لایزال	بے نیازیں مالا مال
مُطلق بے پرواہ ہر حال	عقل نہ طاقت اِکتناہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	۱۱ ایون بن

یا مُغنی کریں بے پرواہ
کسے نوں مالوں مُلکوں شاہ

کسے نوں علم شُہود الٰہ
جو دیویں نہ لئیں اُگراہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا مانع توں رکھیں موڑ
پائر پایوں کریں اَنجوڑ

نفع جو خلقت ناہیں لوڑ
کون سکے کر جھگڑا جاہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا ضارّ جس دیوین رنج
کون کہے کر اِنج یا اَنج

طاقت نہیں اُس نسّے ونج
پوہنچے رنج اوہ خواہ مخواہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا نافع جس نفع کریں
حاسداں نوں دفع کریں

سب تکلیفاں رفع کریں
دکھوں جنہاں بُرے جباہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا نُور ہیں توں نُور ظہور
آسمان زمین پُر نور

نوروں دو جہان حضور
نوروں روشن سورج ماہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

یا ھادی راہ مستقیم مؤمن مخلص دلوان سلیم	راہنما اسلام مقیم سب چلاویں سدے راہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا بدیع توں کیتے راس خلق تے وچہ کیتے واس	نویں سروں کل دھرت اکاس رنگا رنگ عجائب گاہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا باقی بالذات بقا جنت وچہ دیں نور لقا	فانی تھیں قدیس نقا مخلص جو بقا باللہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا وارث توں دو جہان اک دوجے دی بعد روان	ہر شئے تیری زمین نشان دیں وراثت حال نباہ
لا الٰہ الا اللہ	
یا رشید کریں ارشاد راست کاری وچہ عباد	مرشد مطلق سن ہاں شاد پیدا کرنا ئیں نال نگاہ۔
لا الٰہ الا اللہ	

Marfat.com

یا صبور سہارِ عدیل
صابراں دِیں صبر جمیل
کریں نہ عیبوں جسد ذلیل
آپ سہارے کریں اِلٰہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

شکر خدایا تیرے نام
ہوئے سن بالخیر تمام
یہ اسماء الحسنیٰ تام
با فضیلت ۲۳ رجب ۱۳ ماہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے محمد عمر دعا
صدقہ پاک اسماء حسنیٰ
تیں تھیں یا رب الاعلیٰ
کر محبّ اپنا فی اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

رب بخش مینوں ارشاد
ش میرے ہادی استاد
بخش میرے ماں باپ ہوتاد
بخش ہر مومن مرد اِمراہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ب میرا حضرت مخدوم
ب وچہ کرم عموم
میراں بخش صاحب مرحوم
زخم اپنے تھیں یا اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Marfat.com

یارب کر مقبول انام	مومن مرداں زناں تمام
پڑھن وظایف تیرے نام	کلمہ طیب ساتھ گواہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تقاریظ عالمان دین متین فی فضل و بلاغ زاد اللہ تعالیٰ بفضلہ فیضہم

شرح وظایف الاسماء الحسنیٰ کہ مولوی محمد عمر ساکن موضع جنگ نے پنجابی اشعار میں کی ہے [illegible] آخر تک دیکھی اور حسنی مضمون اشعار دو عمدہ ہیں عوام فہم ہیں اسماء الحسنیٰ کے پڑھنے کا ثواب عظیم ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ [illegible] فرمایا من احصاھا دخل الجنۃ کہ جس کوئی بشرح پڑھے زیادہ مستحق ثواب ہے۔ محمد اسماعیل مدرس اول [illegible] حمیدیہ

ذکر شمار ذوی الاستماع باعث بہبودی دارین ست خصوصاً باسماء الحسنیٰ کہ در قرآن مجید حضرت باری بادشان ارشاد [illegible] وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا و در حدیث صحیح آمدہ ان للہ تسعۃ وتسعین اسما من احصاھا [illegible] پس بر مسلم را لازم ست صباحاً و مساءً ورد خود سازد۔ سید عبد الغفار شاہ محلہ ساد جواں لاہور

الاسماء الحسنیٰ الٰہیہ کے انوار و برکات بیشمار ہیں اگر کوئی مسلمان بر وقت بطور وظیفہ شب و روز [illegible] آثار عجیبہ کا مشاہدہ ہوگا۔ عوام الناس چونکہ انکے معانی سے ناواقف ہوتے ہیں اسلئے یہ رسالہ انکے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے کیونکہ معانی سمجھنا ایک خاص اثر پیدا کرتا ہے جو خالی پڑھنے میں نہیں ہوتا والسلام (قلم) [illegible] اصغر علی [illegible]

میں مولوی اصغر علی صاحب کی تحریر سے متفق ہوں۔ عبد العزیز [illegible] صاحب [illegible]

بعض بعض نام باری تعالیٰ کا ترجمہ دیکھا گیا عام مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے یاد کرنا بہت بہتر ہے۔ فضل حق عفی عنہ۔ ۱۱ رمضان مبارک سنہ ۱۳۲۳ھ والسلام

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۱۱ رمضان مبارک سنہ ۱۳۲۳ھ بقلم محمد عمر مصنف رسالہ ہٰذا عفی عنہ [illegible]

(حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے)

Marfat.com

سلسلۂ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۷

تقدیم

مولانا محمد اقبال مجددی

ع

کشف الحقائق

یعنی

تذکرہ نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ پر ایک تحقیقی نظر

اثر خامہ

سید شرافت نوشاہی

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات

شرافت

۱۰/۳۰

1969

۶

Marfat.com

تعارف

از قلم پیرزادہ گوہر نوشاہی مدیر ادب - لاہور

گزشتہ تین سو سال میں برصغیر پاک و ہند پر خاندان نوشاہیہ نے جس قدر علمی۔ ادبی اور دینی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی مثال کسی اور خاندان میں نہیں ملتی ایک طرف اگر اس کی تجلیات نے کشف و حقائق کے رموز سربستہ کو انکشاف کر کے صاحب حال اور اہل نظر صوفیا کا گروہ تیار کیا ہے۔ تو دوسری طرف اس کی تعلیمات نے صاحب نقد، ادیب نامور، نقاد اور بے مثال شعرا کی جماعت کو بھی پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس سرزمین پر توحید و عرفان اور علم و ادب کے چشمے جاری کر دیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج برصغیر کے گوشے گوشے میں لوگ اس خاندان کی عقیدت میں ڈوبے ہوئے ملتے ہیں۔

خاندان نوشاہیہ کی ادبی خدمات کا اگر سرسری نظر سے جائزہ لیا جائے۔ تو اولین ایام سے ہی مرزا احمد بیگ لاہوری رح۔ حافظ محمد حیات صاحب نوشاہی رح غنیمت رح گنجاہی رح۔ صداقت گنجاہی۔ مولانا اشرف فاروقی رح اور مولانا پیر کمال لاہوری جیسی نامور شخصیتیں نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ بدستور جاری رہا ہے۔ وسطی عہد کے ادبا اور شعرا نے چہار بہار کلید گنج الاسرار۔ شریف الفقرا۔ مرآۃ غفوری جیسی کتابیں اور بعد کے مولفین نے انوار القادریہ شریف التواریخ۔ گلزار نوشاہی اور ایسی بیشمار نادر تخلیقات پیش کی ہیں۔ جن سے اس خاندان کے صاحب علم اور کمال ہونے کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

موجودہ دور میں خاندان نوشاہیہ کے روشن فکر ادبا کا رجحان زیادہ اشاعت کی طرف ہو گیا ہے۔ گویا عام بیان سے میدان عمل میں قدم رکھ رہے ہیں۔ جو میرے

Marfat.com

نزدیک نہایت نیک اور خوش شگون امر ہے اس سلسلے میں جو گروہ سب سے زیادہ کام کر رہا ہے۔ اس کی فہرست خواہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ کی جائے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شرافت نوشاہی صاحب کا اسم گرامی اس پر سرفہرست رہے گا ؛

زیر نظر رسالہ کشف الحقائق۔ ایک بے بنیاد اور بے حقیقت تحریر "تذکرہ نوشہ گنج بخش" کی تصحیح ہے جس کا وجود خاندان نوشاہیہ کے لئے فی الحقیقت باعث عار ہے اور گذشتہ تحقیقات کے سامنے جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں اسے بمنزلہ صفر بھی تصور کرنا غلطی ہے اس کے لکھنے والے ماسٹر تاج الدین لون ہیں جن کی علمی قابلیت اور ذہنی پہنچ عبارت کے ہر لفظ سے نمایاں ہے جب کبھی لون صاحب کا نام میری زبان پر آتا ہے دل کو شدید طور پر صدمہ محسوس ہوتا ہے اگر اسی کا نام خاندانی اشاعت سے تو خاندان پر رحم کیا جائے تو اچھا ہے

؎ یوں ہمرہانِ قافلہ سے کہیو اے صبا
ایسے ہی گر قدم ہیں تمہارے تو ہم رہے

اعلیٰ حضرت مولانا شرافت نوشاہی صاحب نے لون صاحب کی تحریر کردہ باتوں کو بے بنیاد ثابت کرنے کیلئے ٹھوس اور وقیع دلائل پیش کئے ہیں۔ مولانا موصوف کے دلائل کے سامنے لون صاحب کی عبارت از خود شرمسار ہے رسالہ کشف الحقائق میں آپ نے حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کے حسب و نسب پر تفصیلی بحث پیش کی تھی جس میں ان تمام اعتراضات کے جوابات موجود تھے۔ جو لون صاحب نے اپنی تحریر تذکرہ نوشہ گنج بخش میں درج کئے تھے میں نے دوبارہ عمداً خارج کرادی ہے۔ کیونکہ مولانا کا لون صاحب کے سوالات کا جواب دینا ہی لون صاحب کی شخصیت کو خواہ مخواہ اہمیت دینا ہے جس کے وہ فی الحقیقت مستحق نہیں خدا کرے کہ عوام مولانا کی تحقیقات کو سمجھیں اور آپ کی کوشش میں شکور ہوں ؛

بندۂ آثم
گوہر نوشاہی

سانگلہ روڈ لاہور
۲ راگست ۱۹۳۰ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مقدمہ

زیر نظر رسالہ کا محرک منشی تاج الدین صاحب لون کاشمیری کا ایک رسالہ ہے۔ جسے انہوں نے "تذکرہ نوشہ گنج بخش" کا ضمنی نام دیا ہے۔ حالانکہ اس میں حضرت مجدد اعظم رح کے تذکرہ سے کہیں زیادہ صاحب رسالہ اور ان کے رفقائے کار پیر معصوم شاہ صاحب اور صوفی رؤف احمد صاحب وغیرہ کا جن کے ایما سے یہ مجموعہ اغلاط حلۂ طبع سے سرفراز ہوا ہے۔ ذاتی تعصب شامل ہے۔

اس رسالہ کو لکھنے سے میرا مقصد لون صاحب کے رسالہ کا جواب نہیں۔ کیونکہ وہ سوال جس میں حقائق کا دخل نہیں۔ سوال نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا جواب دینا ایک بے اہمیت چیز کو اہمیت دینا ہے۔ جو اہل دانش کے نزدیک مستحسن نہیں۔ میں صرف ان حقائق کی نقاب کشائی کر رہا ہوں۔ جن کی غلط فہمی خاندان نوشاہیہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ لون صاحب اپنی تحقیقات کی علمی اور حقیقی حیثیت سے آگاہی پا کر آئندہ خاندان کو اپنی گراں قدر خدمت سے معاف فرمائیں گے۔

سید شرافت نوشاہی

۱۰ جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

۴۸۶

رسالہ تذکرہ نوشہ گنج بخش جسے ماسٹر تاج الدین لون نے لکھا ہے۔ اسے اگر خاندان نوشاہیہ کی ادبی تخلیقات کے سامنے رکھا جائے۔ تو باعث ننگ تصور ہوگا" دیگر لازوال اور عدیم المثال خاندانی تصنیفات کی موجودگی میں ایسی از خود غلط کوشش خاندان کے لئے حد درجہ مہلک ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں میں نون صاحب کی علمی اور تحقیقی کاوشوں کا جو اس رسالہ میں بروئے کار لائی گئی ہیں۔ تجزیہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں :

ابتدائی غلطی

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو الابتر (جو کام بغیر بسم اللہ شریف کے شروع کیا جاوے۔ تو وہ ابتر ہوتا ہے)

رسالہ تذکرہ کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ کہیں بسم اللہ شریف کا نام نہیں :

تاریخی غلطیاں

۱۔ ص ۳۔ سطر ۶ پر حضرت نوشہ صاحبؒ کی تاریخ ولادت ۱۵۳۹ء لکھی ہے۔ حالانکہ تاریخ ولادت ۹۵۹ھ کے مطابق عیسوی سن ۱۵۵۲ء تھا (تقویم ہجری وعیسوی ص ۲۸ مرتبہ علامہ ابو النصر محمد خالدی ایم اے عثمانیہ۔ شائع کردہ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان)

۲۔ ص ۳ سطر ۶ پر اس وقت ہمایوں بادشاہ کا زمانہ لکھا ہے حالانکہ اس وقت ہمایوں کا زمانہ نہ تھا۔ بلکہ سلیم شاہ بن شیر شاہ سوری کا عہد حکومت تھا۔ جو ۱۵۴۵ء

سے لے کر ۱۵۵۳ء تک حکمران رہا۔ اس دوران میں ہمایوں بادشاہ شکست کھا کر کابل چلا گیا تھا (واقعات ہند)

۳۔ ص ۳ سطر ۸ پر حضرت نوشہ صاحبؒ کی تاریخ وفات ۱۶۴۲ھ لکھی ہے۔ حالانکہ تاریخ وفات ۱۰۶۴ھ کے مطابق ۱۶۵۴ء تھا (تقویم ہجری وعیسوی)

۴۔ ص ۴، سطر ۲ پر ہے۔ "آپ جالپ کھوکھر برادری کے چشم و چراغ ہیں"۔

جاننا چاہیئے کہ کھوکھر دو قومیں ہیں :۔

اوّل راجپوت کھوکھر، یہ لوگ قدیم سے ہندوستان کے باشندے ہیں، اور ہندو راجاؤں کی اولاد ہیں:

دوم قطب شاہی کھوکھر۔ یہ لوگ سید زمان علی الملقب کھوکھر بن سید عون قطب شاہ علوی بخداوی رح کی اولاد ہیں۔ ان کا نسب حضرت سید عباس عمدار بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے کتب تاریخ میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب فی انساب الاقوام و تاریخ کوہستانی و زاد الاعوان و باب الاعوان میں بتصریح ان کے حالات پائے جاتے ہیں۔ بعض عبارتیں یہ ہیں :۔

(الف) و اما زمان علی البوہ عون بن یعلیٰ و امہ زینب یقال لہ الکھوکھر (میزان قطبی میزان ہاشمی و باب علوی) زمان علی کے والد کا نام عون بن یعلیٰ علوی ہے اور اس کی والدہ کا نام زینب ہے۔ اس کو کھوکھر کہتے ہیں :

(ب) و ھم کھوکھر نسبۃ الیٰ کھوکھر بن عون بن یعلیٰ و لقبہ الھنود لکونہ امہ بنت رئیس الکھوکھر (باب التاسع فصل علوی) علویوں میں سے ایک گروہ کھوکھر ہے اور یہ نسبت ہے طرف کھوکھر بن عون یعلیٰ کے اور یہ لقب اس کا ہندوؤں نے رکھا۔ کیونکہ اس کی والدہ قوم کھوکھر راجپوت کے رئیس کی بیٹی تھی :

ب : ثابت اور محقق ہے کہ قوم کھوکھر اصل میں قریش علوی ہے (انوار ثمینہ ص)

د: کھوکھر اپنی نسل کا نکاس کرتے ہیں قطب شاہ سے جو کہ اولاد ہے علی کی اور علی داماد ہے جناب رسول خدا کا (تاریخ نسب نامہ کھوکھراں)

ھ: (راجپوت) کھوکھروں کے علاوہ دوسری قسم قطب شاہی کلو کھر ہیں۔ جو عربی النسل ہیں اور سید قطب شاہ کی اولاد ہیں"۔ (راجپوت گوتیں ص۲۷۱)

حضرت نوشہ گنج بخش رح اسی خاندان سادات علوی عباسی قطب شاہی کے روشن چراغ ہیں۔ لون صاحب نے بھی حضور کا نسب نامہ ص۱ پر حضرت علی المرتضیٰ رضؓ تک پہنچایا ہے۔ اگرچہ شجرہ کے اسماء غلط لکھے ہیں۔ تاہم علوی ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔ علویت کا اقرار کرتے ہوئے۔ سیادت کا انکار کرنا قابل تعجب ہے:

حالانکہ علویوں کی سیادت سے کسی محقق و منصف کو انکار نہیں۔ اس مسئلہ کی پوری وضاحت اور تفصیل میری کتابوں انوار السیادت اور سیادت العلویہ میں ہے اور خاندان علوی عباسی کے مفصل حالات میری کتاب تاریخ عباسی میں ہیں۔ جو سینکڑوں کتابوں کی مدد سے لکھی گئی ہیں:

سادات علویہ کا اپنے مورثوں کے نام پر جا بجا کھوکھر مشہور ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ سادات فاطمیہ اپنے مورثوں کے نام پر خطاس۔ خندریس۔ طباطبا۔ دراز گیسو قلقات وغیرہ مشہور ہو گئے، (روضۃ الشہداء ملا حسین الواعظ الکاشفی الھروی)

۵۔ ص۱۹ پر حضرت سید حافظ محمد برخوردار صاحبؒ کی تاریخ وفات ۱۱۳۰ھ مطابق ۱۷۱۸ء لکھی ہے:

حالانکہ ان کی تاریخ وفات ۱۰۹۳ھ مطابق ۱۶۸۲ء ہے۔

(لطائف گل شاہی۔ کتاب لفوائد التقویم، بحری، وعیسوی ص۵۵)

۶۔ ص۲۱ ص۳ پر حضرت نوشہ صاحبؒ کے خلیفوں کی فہرست میں کہیوال خلیفہ حضرت شیخ عصمت اللہ صاحبؒ کو لکھا ہے:

Marfat.com

حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی وفات ۱۱۶۴ھ میں ہوئی اور حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب کی ولادت نو سال بعد ۱۱۷۳ھ میں ہوئی۔ وہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب کے خلیفہ تھے۔

(۷) ص۳۲ سطر ۱۰ شجرہ شریف کے دوران میں لکھا ہے:۔

"سید عبدالوہاب بن نصیر احمد صوفی راہنما"

حالانکہ سید صوفی متوفی ۶۱۱ھ والد اور پیشوا تھے اور سید احمد متوفی ۶۳۰ھ ان کے فرزند اور مرید تھے (اخبار الاخیار۔ تذکرہ نوشاہیہ خزینۃ الاصفیا، صاحب شجرہ نے اس کو الٹا کر سید احمد پہلے اور سید صوفی کا نام پیچھے لکھ دیا ہے

واقعاتی غلطیاں ص۶۔ سطر ۱۵ پر ہے "ایک شریف آدمی اگر سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی اولاد سے نہیں الخ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صاحب بنی فاطمہ کی سیادت کے قائل ہیں اور علویوں کو اس سے خارج سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت علی المرتضیٰ رض سید تھے اور ان کی سیادت احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور نسب ہمیشہ باپ سے چلتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ادعوھم لآبائھم (اولاد کو باپوں کے نام سے پکارا کرو) اور حضرت علی المرتضیٰ رض اپنے دیوان میں فرماتے ہیں۔

انما امہات الناس اوعیۃ مستودعات ذلل الانساب آباء

مائیں آدمیوں کی صرف برتن ہیں جو جائے امانت نطفہ ہیں حسب نسب کے لئے باپ کافی ہیں۔ اگر والدہ کی طرف سے ہی سیادت ہوتی۔ تو حضرات حسنین تک ختم ہو جاتی اہل بیت حضرات سب اس سے خارج ہو جاتے۔ ملاحظہ ہو۔

الف۔ سید حسن مثنیٰ رح بن امام حسن مجتبیٰ رض کی والدہ خولہ بنت منظور الفزاریہ تھیں۔ جو غیر سید تھیں (ارشاد۔ مضامین مارچ ۱۹۱ء)

ب: امام زین العابدین رضؓ کی والدہ شاہ زناں شہر بانو بنت یزدجرد تھیں۔ جو غیر سیدہ تھیں (کشف الغمہ۔ غایۃ المنتہ)

ج: زید شہید اور عمر والاشرف وغیرہ فرزندان امام زین العابدین سب لونڈیوں کے بطن سے تھے (صحاح والاخبار فی نسب السادۃ الفاطمیۃ الاخیار)

د: امام جعفر صادق رضؓ کی والدہ ام فروہ بنت قاسم صدیقی تھیں۔ جو غیر سیدہ تھیں (نفحات المخلود)

ھ: امام موسیٰ کاظم رضؓ کی والدہ حمیدہ بربریہ لونڈی تھیں (صحاح الاخبار کشف الغمہ)

و: امام علی رضا کی والدہ نجمہ لونڈی تھیں (غایۃ المنتہ)

ز: امام محمد تقی رضؓ کی والدہ ریحانہ لونڈی تھیں (تذکرۃ الائمہ)

ح: امام علی نقی رضؓ کی والدہ سمانہ مغربیہ لونڈی تھیں (مضامین مالک)

ط: امام حسن عسکری رضؓ کی والدہ سوسن لونڈی تھیں (مضامین مالک)

ی: امام محمد مہدی رضؓ کی والدہ نرجس لونڈی تھیں (تذکرہ الائمہ۔ الارشاد)

بہرکیف والدہ سے نسب کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر والدہ سے نسب جاری ہوتا۔ تو پھر سارے ائمہ معصومین سیادت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کی سیادت میں کوئی شبہ نہیں اور نہ ہی کسی کو انکار ہے۔ یہی حال علویوں کا ہے۔ چونکہ وہ حضرت سیدنا امام علی المرتضےٰ کی اولاد ہیں۔ تو خواہ وہ غیر سیدہ بیویوں کے بطن سے ہوں۔ بہرحال وہ سید ہیں۔

امام علاؤ الدین محمد بن احمد سمرقندی حنفی کتاب تحفۃ الفقہاء میں لکھتے ہیں:۔

مایقول الناس ان السید من کان من نسل حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فباطل لان علی رضی اللہ عنہ سیّد۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید وہی ہیں جو حسن وحسین کی نسل سے ہوں۔ پس یہ قول باطل ہے۔ کیونکہ سید تو علی ہیں رضی اللہ عنہم

Marfat.com

۲۔ ص۱ س۱ پر حضرت نوشہ صاحبؒ کے استاد کا نام حافظ کریم الدین لکھا ہے۔
حالانکہ آپ کے استاد کا نام حافظ قائم الدین صاحب تھا۔ اور صاحب کتاب تحقیقات چشتی کے قول کے مطابق حافظ بڑھا نام تھا ؛

۳۔ ص۱۲ س۱ پر حضرت معروف خوشابی رح کو سید لکھا ہے۔ حضرت شیخ معروف صاحب خواجہ فریدالدین گنج شکر چشتی رح کی اولاد سے تھے (رسالہ احمد بیگ۔ کنز الرحمت فارسی ص۱۴۔ خزینۃ الاصفیاج ۱ ص۱۳۳) تذکرہ اولیائے ہند ج ۳ ص۳۵ لہذا وہ فاروقی النسب تھے ؛

مولف صاحب فاروقیوں کو سیّد سمجھتے ہیں اور سید لکھتے ہیں لیکن عادیوں کی سیادت کا انکار کرتے ہیں ؛

۴۔ ص۱۴ س۱ پر حضرت معروف صاحب کا لقب حقانی لکھا ہے۔
حالانکہ حقانی لقب حضرت سید مبارک گیلانی رح کا ہے جو حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچی کے فرزند تھے (خزینۃ الاصفیا ج ۱ ص۱۲۳ تذکرہ اولیائے ہند ج ۳ ص۳۴۵ ؛

۵۔ ص۱۴ س۳ پر "سید میراں" اور ص۳۲ س۸ پر "میر میراں" لکھا ہے۔
حالانکہ ان کا نام سید شاہ میر تھا (اخبار الاخیار ص۲۰۲ خزینۃ الاصفیا ج ۱ ص۱۱۵) میر میراں رح حضرت سید مبارک حقانی کے بیٹے کا نام تھا (اخبار الاخیار ص۲۰۲۔ خزینۃ الاصفیا ج ۱ ص۱۳۳)
سید شاہ میر صاحبؒ کو میر میراں بنا دینا سراسر غلط ہے۔ اور شجرہ طیبہ میں التباس کا موجب ہے ؛

۶۔ ص۱۲ س۲ پر "سید احمد صوفی گیلانی" لکھا ہے
حالانکہ سید احمد گیلانی کا لقب صوفی نہیں۔ بلکہ ان کے والد بزرگوار سید عبدالسلام کا لقب صفی الدین اور صوفی ہے (شجرۃ الانوار۔ قلائد الجواہر۔ بحر الحقان وغیرہ)

Marfat.com

نیز سید احمد صاحبؒ ——— اور سید صوفی صاحب رح دو علیحدہ علیحدہ نام ہیں
رسالہ احمد بیگ میں ہے "حضرت سید احمد زالیشاں از حضرت سید صوفیؒ مؤلف
تذکرہ نے اپنی عدم واقفیت کے باعث دو ناموں کا ایک بنا کر لکھ دیا ہے ؛

۷۔ ص۱۲ سطر ۴ اور ص۳۲ سطر ۸ پر شجرہ میں ایک نام سید ابو نصر لکھا ہے
حالانکہ سید صوفی صاحب رح اپنے والد بزرگوار سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانی رح
کے بلاواسطہ مرید و خلیفہ تھے۔ تذکرہ نوشاہیہ میں ہے ؎

سید احمد ز سید صفی الدین ؛ صوفی باصفا ز سیف الدین

دونو باپ بیٹے کے درمیان اور کوئی واسطہ نہیں ؛

۸۔ ص۱۲ سطر ۱۲ پر حضرت ابو سعید رح کو سید ابو الحسن گیلانی رح کا مرید لکھا ہے۔
حضرت شیخ ابو الحسن گیلانی نہ تھے بلکہ ہکاری تھے شیخ شہر اللہ نے تذکرہ حمیدیہ
میں اور شیخ جمال الدین ابو بکر نے تذکرہ قطبیہ میں اور پیر فرح بخش فرحت نے اذکار
قلندری میں حضرت شیخ ابو الحسنؒ کو ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم کی
اولاد سے لکھا ہے ؛

قاضی ابن خلکان نے اپنی تاریخ وفیات الاعیان۔ جزو اول ص۳۴۶ میں آپ کو
عقبہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ کی اولاد سے لکھا ہے۔ اصل عبارت قاضی کی یہ ہے
ابو الحسن علی بن احمد بن یوسف بن جعفر بن عرفہ الھکاری الملقب بہ
شیخ الاسلام ھو من ولد عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیۃ۔ کان
کثیر الخیر والعبادۃ الخ ؎

بہرکیف شیخ ابو الحسن ہاشمی ہوں یا اموی کسی صورت میں فاطمی النسب نہ تھے۔ حالانکہ ان کو
سید ابو الحسن لکھتے ہیں۔ اور ان کی سیادت کے قائل ہیں۔ جب آپ کے اعتقاد میں ہاشمیوں
اور بنی امیہ کو سید کہا جا سکتا ہے تو کیا علویوں سے بھی آپ کو عقد ہے ؛

Marfat.com

۹۔ ص۲۳ ۔ س۵ پر چوہدری حسّا ساکن کیلیانوالہ کی روایت سے حضرت نوشہ صاحبؒ کی کرامت بارش رہنے کے متعلق لکھی ہے

حالانکہ یہ کرامت شیخ تاج محمود صاحب کی ہے نہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی۔ تذکرہ نوشاہیہ میں ہے "نقل ست از چوہدری جیّا کہ سرا رموضع کیلیانوالہ بود واز اخلاص مندان ایشاں ست کہ روزے حضرت میاں تاج محمود ایں جا تشریف آوردند"

مولف نے کنز الرحمت پنجابی ص۲۳ کے حوالہ سے یہ کرامت لکھی ہے حالانکہ اگر اسی کتاب کے ص۱۱ پر دیکھ لیتے۔ کہ شیخ تاج محمود صاحبؒ کے حالات شروع ہو گئے ہیں۔ بدیں عنوان سے

تاج محمود چھوٹیرا بیٹا شاہ سلیمان والا ✤ عالیشان مناقب اسدے خوش اُس تے حق تعالیٰ

اور چوہدری جیّا جیم مکسور ——— اور یائے تحتانی مشدد کے ساتھ ہے (رسالہ احمد بیگ۔ تذکرہ نوشاہیہ۔ کنز الرحمت فارسی) اس کو بلا تحقیق حالتے حطی اور سین مہملہ کے ساتھ حسّا بنا دیا ہے ✤

۱۰۔ ص۲۴ س۱۷ پر حضرت نوشہ صاحبؒ کا رانجھا نام ایک شخص کے گھر جانا لکھا ہے۔ حالانکہ اس شخص کا نام مستی تھا، اس کی قوم رانجھا تھی۔

تذکرہ نوشاہیہ میں ہے۔ "بخانہ مستی رانجھا رفتند"۔

کنز الرحمت فارسی ص۱۷ میں ہے ع چو درخانہ مست رانجھا رسید

یعنی جب مستی نام رانجھا کے گھر تشریف لائے ✤

۱۱۔ ص۱۷ س۱۹ پر ہے۔ "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے قریبی رشتہ دار موسوی زادی احمد نوشاہی الخ"

یہ صاحب جن کا شجرہ آپ نے ص۸ پر لکھا ہے غلام احمد بن حافظ فضل الٰہی صاحب کی اولاد ہیں۔ حالانکہ اس نام اور ولدیت کا کوئی شخص حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ

اولاد سے نہیں گذرا۔

حافظ فضل الٰہی صاحب مجہول النسب ہیں ان کی اولاد جو مناسب سمجھے کہلائیں۔ ان سے ہمارا کوئی نسبی تعلق نہیں۔ ہم حضرت نوشہ گنج بخش رح کی اولاد میں سے سید حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی رح کی اولاد سے ہیں

نیاز احمد صاحب

عبدالحق صاحب — نورالحق صاحب

صوفی رؤف احمد صاحب — مسعود احمد صاحب

یہ صاحب صوفی صاحب کے حقیقی چچازاد بھائی ہیں اپنی قوم قریشی لکھتے ہیں۔ میں نے ایک اشتہار ۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء کا لکھا ہوا دیکھا ہے اس پر بشیر احمد قمر ولد بدرالدین بھٹی کے ساتھ مشترکہ دکان کی کچھ شرائط لکھی ہیں۔ اس پر اپنا نام بدیں الفاظ تحریر کیا ہے "مسعود احمد ولد نورالحق قوم قریشی ساکن مکان ۹ حنفیہ سٹریٹ نمبر ۲ دسن پورہ لاہور" اور قریش کی سیادت کا مسئلہ پیر غلام دستگیر نامی صاحب لاہوری کی کتاب تاریخ جلیلہ اور سید محمد حسین صاحب چشتی کی کتاب تحقیق السیادت اور رسالہ القول السدید فی اطلاق السید سے ظاہر و باہر ہے ؎

۱۲۔ صفحہ ۲۹ پر رسالہ گنج الاسرار کے چوتالیس ۴۴ اشعار راہِ سالک کے عنوان سے لکھے ہیں اور ان میں پچاس غلطیاں ہیں۔ طوالت کے خوف سے نہیں لکھی گئیں ؎

۱۳۔ صفحہ ۳۶ پر جو شجرہ شریف لکھا ہے۔ سارا عروضی طور پر وزن و تقطیع سے خارج ہے اور اپنے شاعر کی کم علمی پر افسوس کر رہا ہے ؎

پیر صاحب کے شجرہ نسب پر ایک نظر

لاؤ تو قتل نامہ مرا میں بھی دیکھ لوں — کس کس کے مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

نہ ہم فریاد یوں کرتے نہ کھلتے راز سربستہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مشک بدہن ہے۔ "کیا یہ شرف کم ہے۔ کہ حضرت سید صالح محمد رح حضرت غوث الاعظم"

Marfat.com

کی اولاد سے ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے مریدوں سے ہیں۔ لخصّا: یہ کیسا کلیہ قائم کیا ہے۔ کہ اگر کسی سید بزرگ کا کوئی اور سید مرید بن جاوے۔ تو پیر کو اپنی سیادت سے انکار کر دینا چاہیئے۔ کہ بس اب سیّد ہمارے مرید ہو گئے ہیں۔ ہماری دست بوسی کرتے تعظیم کرتے ہیں۔ اب ہم کو سیادت کی کیا ضرورت ہے۔ دیگر! از روئے تحقیق سید صالح محمد صاحب کا حضرت غوث الاعظم رض کی اولاد سے ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے: سید صالح محمد بن سید میراں عبدالوہاب ثانی بن سید شاہ روح اللہ بن سید جمال بن سید محمود بن سید عمر بن سید حامد گنج بخش گیلانی اوچی" (سوانح حیات سید جلال گیلانی ص۲ مولفہ ماسٹر تاج الدین نون کاشمیری۔

یہ شجرہ پیر معصوم شاہ صاحب کا مصدقہ ہے جیسا کہ رسالہ کے صفحہ ٹائیٹل پر لکھا ہے "بموجب قلمی مسودہ و ہدایات الحاج سید محمد معصوم شاہ صاحب قادری نوری" اس نسب نامہ پر چند شبہات وارد ہوتے ہیں:

۱۔ سید حامد گنج بخش گیلانی اوچی رح کے دو بیٹے تھے (۱) سید نظام الدین عبدالقادر ثانی (۲) سید موسےٰ پاک شہید۔ تیسرا بیٹا سید عمر نام کسی کتاب میں پایا نہیں جاتا۔

(۱) مولوی قاضی برخوردار ملتانی نے کتاب غوث اعظم ص۳۲۹ کے حاشیہ پر اکبری عہد کے مشہور مورخ مولانا عبدالقادر بدایونی کی کتاب منتخب التواریخ کے حوالہ سے سید حامد گنج بخش رح کے دو ہی فرزند سید عبدالقادر اور سید موسیٰ شہید لکھے ہیں اور ان کے "تنازعہ بابت مسند نشینی" کا ذکر کیا ہے۔

(۲) شہزادہ دارالشکوہ حنفی قادری کی کتاب سفینۃ الاولیاء قلمی مکتوبہ ۱۱۹۶ھ کے حاشیہ پر بخط سید حافظ نور اللہ صاحب نوشاہی لکھا ہے: "حضرت شیخ حامد گنج بخش را دو پسر بودند

لہ پیر معصوم شاہ صاحب ذری کتب خانہ والے ان کی اولاد ہیں۔ نسب یہ ہے۔ پیر معصوم شاہ بن فضل شاہ بن رحمان شاہ بن حاجی شاہ بن علیم اللہ بن عبدالواسع بن فیض اللہ بن سید صالح محمد بن سید عبدالوہاب ۱۲ (سوانح سید جلال ص۲)

Marfat.com

یک شیخ عبدالقادر ثالث و یک شیخ موسیٰ شہید"۔

۳۔ مولانا شیخ عبدالباقی جمجی قادری کتاب مقامات داؤدی میں سید حامد گنج بخش رح کے دو ہی فرزند سید عبدالقادر و سید موسےٰ نام لکھتے ہیں اور ان کے باہمی تنازعہ مشیخت کا ذکر بھی کرتے ہیں :

۴۔ مولانا سید سعداللہ موسوی قنوجی کتاب بحرالسرائر میں سید حامد جہان بخش کے دو ہی صاحبزادے لکھتے ہیں سید عبدالقادر ثالث اور سید ابوالحسن جمال الدین موسیٰ شہید :

۵۔ مولانا شیخ محمد ادریس اوچی کتاب نتائج الاخبار میں سید حامد گنج بخش کے یہی دو بیٹے لکھتے ہیں۔ سید عبدالقادر ثالث، سید موسیٰ پاک شہید :

۶۔ مولوی محمد حفیظ الرحمٰن حفیظ نے تاریخ اوچ ص ۱۲۵ میں حضرت شیخ حامد گنج بخش کے ذکر میں ان کے دو ہی بیٹے تحریر کئے ہیں۔ مخدوم سید عبدالقادر ثالث اور سید ابوالحسن جمال الدین موسےٰ

۷۔ مولوی غلام احمد اختر اوچی مولف سررشتہ تالیفات ریاست بہاولپور نے اپنی تاریخ اوچ میں حضرت شیخ حامد گنج بخش رح کے دو ہی بیٹے لکھے ہیں سید عبدالقادر ثالث، اور سید موسیٰ پاک شہید۔

ان سب کتابوں میں مورخین نے سید حامد گنج بخش کا کوئی بیٹا سید عمر نام نہیں لکھا اور سید صالح محمد صاحب کا نسب نامہ بوساطت سید عمر۔ سید حامد گنج بخش رح کو ملتا ہے :

ب : کتب تاریخ بحرالسرائر و نتائج الاخبار و تاریخ اوچ وغیرہ میں سید عبدالقادر ثالث اور سید موسیٰ پاک شہید۔ دونوں بھائیوں کے حالات اور تاریخ وفات مذکور ہیں اگر ان کا کوئی تیسرا بھائی سید عمر نامی بھی ہوتا۔ تو اس کے حالات بھی ضرور پائے جاتے

ج : خاندان سادات گیلانی کے شجرہ پر تاریخی لحاظ سے غور کریں۔ تو بھی سید صالح محمد کا شجرہ صحیح ثابت نہیں ہوتا :

ملاحظہ ہو

Marfat.com

شجرہ نسب سادات گیلانیہ

سید شاہ میر جیلی گیلانی اولاد حضرت غوث الاعظمؒ

(متوفی سنہ ۶۷۰ھ)

۱ سید شمس الدین

۲ سید محمد غوث اوچی

۳ سید عبدالقادر ثانی

۴ سید عبدالرزاق

۵ سید حامد گنج بخش متوفی سنہ ۹۷۸ھ

۱ سید موسیٰ پاک شہید

۲ سید حامد گنج بخش ثانی

۳ سید موسیٰ پاک دین

۴ سید عبدالقادر ثالث

۵ سید محمد غوث ثانی متوفی سنہ ۱۰۳۸ھ
سجادہ نشین ملتان

سید عبدالقادر ثالث

سید محمود

سید جمال

شاہ روح اللہ

سید عبدالوہاب متوفی سنہ ۱۱۲۱ھ

غوث علی حضرات چک سادہ

Marfat.com

اب قابل غور امر یہ ہے کہ سید شاہ میر حلبی کی وفات کے بعد پانچ پشتیں سید حامد گنج بخش رح کی وفات تک دو سو گیارہ سال میں گذریں۔

اور سید حامد گنج بخش کی وفات کے بعد سید محمد غوث ثانی لمتانی تک پانچ پشتیں ایک سو ساٹھ سال میں گذریں۔

ادھر سید حامد گنج بخش کے بعد پانچ پشتیں سید عبدالوہاب تک ۴۳ سال میں کس طرح پوری ہو سکتی ہیں؟

یہ ہرگز ممکن نہیں کہ پانچ پشتیں یکے بعد دیگرے صاحب اولاد ہو کر پوری عمر گذار کر ۴۳ سال تک فوت ہو جاویں؟

دسٹرلون صاحب ... سوانح حیات سید جلال گیلانی کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں "سید عبدالوہاب ثانی سادے چک شریف نزد گجرات بزمانہ اکبر بادشاہ تشریف لائے"۔ اور یہ تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اکبر بادشاہ کا زمانہ ۹۶۰ھ / ۱۵۵۳ء سے لے کر ۱۰۱۱ھ / ۱۶۰۵ء تک تھا اکبر بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد سید حامد گنج بخش اٹھارہ سال تک بذات خود اپنے متبرکہ میں موجود رہے اور بعہد اکبری ۹۷۸ھ میں وفات پائی۔

چونکہ سید عبدالوہاب کا اکبری عہد میں آنا لکھا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے سے چھٹی پشت اوپر دادا کے دادا کے والد سید حامد گنج بخش رح کے زمانہ میں جوان ہو چکے تھے؟

اگر سید عبدالوہاب کی عمر کم از کم ستر برس سمجھی جاوے تو ان کا سن پیدائش ۹۰۸ھ اور اگر ساٹھ سال عمر ہو تو سن پیدائش ۹۶۱ھ ہوگا، بصورت اول سید حامد گنج بخش رح کے زمانہ میں وہ ۷۰ سال کے اور بصورت دیگر ۷۱ سال کے ہو چکے تھے۔ تو اب درمیانی پانچ پشتیں کب پیدا ہوئیں اور کب فوت ہوئیں، کہاں رہیں اور کہاں گئیں، ان کا کہیں کھوج نہیں۔ مورخ حضرات ضرور اس پر غور کریں؟

Marfat.com

۷ ؛ پیر صاحب کو اور ان کے بزرگوں کو بھی اپنے نسب نامہ پر اعتماد نہیں ازاں جملہ

۱۔ شیخ علیم اللہ بن عبد الواسع صاحب کی قلمی تحریریں۔ میں نے دیکھی ہیں۔ وہ ہر جگہ اپنا دستخط "فقیر علیم اللہ" کرتے ہیں۔ کسی جگہ اپنے نام کے ساتھ سید نہیں لکھتے۔

۲۔ اور شیخ جلال الدین بن برہان شاہ صاحب کے متعلق ماسٹر لون صاحب نے سوانح حیات کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے "آپ سے جب کبھی کوئی نا واقف حسب نسب کی پوچھ گچھ کرتا۔ تو آپ ہمیشہ گول مول جواب دے کر اپنے آپ کو فقیر جلال دین فرمایا کرتے تھے۔" بلفظہ

صفحہ مذکور سنہ ۱ پر ہے (آپ اپنے) نام کے ساتھ سید تحریر نہ کرتے بلکہ ہمیشہ فقیر جلال دین لکھا کرتے۔" بلفظہ

چونکہ شیخ جلال دین صاحب کو اپنے حسب نسب کی صحت پر پورا اعتماد نہ تھا۔ اس لئے وہ فقیر کہلواتے تھے ؛

چنانچہ ایک مرتبہ ایک بناؤٹی سید کو زرد کوب ہوتے دیکھ کر خود زار زار رونے لگے لوگوں نے سبب پوچھا۔ تو کہا۔ کہ "یہ بے چارہ چند دن کے لئے سید کہلوایا اور اس انجام کو پہنچا۔ ہم لوگ پشتوں سے سید کہلواتے ہیں۔ نا معلوم کل قیامت کو ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا (سوانح حیات سید جلال الدین گیلانی صفحہ ۲۱)

یہی وجہ تھی، کہ جب ان کو پتہ چل گیا۔ کہ ان کے بزرگوں نے چند پشتوں سے اپنے آپ کو سید کہلوانا شروع کر دیا ہوا ہے۔ تو وہ رونے لگے، اور مدت العمر خود سید نہ کہلوایا۔ یہ ان کی حق شناسی اور بزرگی کی دلیل ہے ؛

۳۔ پیر معصوم شاہ صاحب کو بھی غالباً اپنا شجرہ نسب مشکوک نظر آتا ہے، کیونکہ پہلا شجرہ جو سوانح عمری سید جلال گیلانی کے صفحہ پر لکھوا چکے ہیں۔ اب اس کے خلاف ایک اور شجرہ شائع کروایا ہے ؛

ر ماہنامہ آستانہ فیض عالم دربار داتا گنج بخش لاہور ص۱۷ بابت ماہ جولائی ۱۹۷۰ء میں قاضی عبدالنبی صاحب کوکب کا ایک مضمون سید صالح محمد صاحب رح کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں سید عبدالوہاب رح کو سید موسےٰ پاک شہید کا بھائی لکھا ہے

اصل عبارت یہ ہے:

"سید موسےٰ پاک ملتان میں تشریف لائے اور یہیں ۱۰۰۰ھ میں فوت ہوئے' یہ حضرت غوث الاعظم رض کے پوتے کے پوتے تھے' ان کے بھائی حضرت سید عبدالوہاب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ گجرات تشریف فرما ہوئے اور آئندہ چل کر یہ خاندان گجرات کے ایک نواحی گاؤں چک سادہ میں آباد ہو گیا"۔ بلفظہٖ

یہ رسالہ چونکہ معصوم شاہ صاحب کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے' لہٰذا یہ شجرہ بھی ان کا مصدقہ ہوا۔

چونکہ پیر صاحب کو اپنے پہلے شجرہ کی پانچ پشتوں کے زمانہ کی کہیں گنجائش نظر نہ آئی۔ تو سید عبدالوہاب کو براہ راست سید حامد گنج بخش کا بیٹا بنا دیا اور سید موسیٰ پاک شہید کا بھائی لکھوا دیا:

اگرچہ بحکم الغریق یتشبث بالحشیش (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا) پانچ پشتوں کو ترک کر کے وہ اعتراض تو دور کر دیا۔ مگر دوسرا اعتراض پھر بھی بجائے خود قائم رہا۔ کہ سید عبدالوہاب نام والا بھی کوئی بیٹا سید حامد گنج بخش کا نہ تھا:

بہرکیف سید عمر یا سید عبدالوہاب نام کا کوئی بیٹا مخدوم سید حامد گنج بخش رح کا نہ تھا' نہ تاریخ اس پر شاہد ہے۔ جو شخص ان دونوں ناموں میں سے کسی ایک کو مخدوم صاحب کا بیٹا بنا کر اپنا نسب نامہ اس کے ذریعہ سے ملاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔

پیر صاحب کو چاہیئے کہ حدیث شریف من ادعی الیٰ غیر ابیہ وھو یعلم انہٗ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام (جو کوئی دعویٰ کرے یعنی نسبت

Marfat.com

کرے اپنے غیر باپ کی طرف اور وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں۔ پس جنت اس پر حرام ہے) پر نظر کرکے اور خوف خدا کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ خواہ مخواہ اپنے مورث عمر نام یا عبدالوہاب نام کو سید حامد گنج بخش گیلانی اوچی کا جعلی بیٹا نہ قرار دیں۔ اور نہ ہی سادات اوچ متبرکہ سے نسب نامہ ملانے کی زحمت گوارا کریں:

پیر صاحب کے شجرہ طریقت پر ایک نظر

پیر صاحب کے جد اعلیٰ شیخ عبدالواسع صاحب کے فقرائے سلسلہ میں ایک بزرگ بابا گلو شاہ صاحب گذرے ہیں ان کے مریدوں و درویشوں میں جو شجرہ رائج ہے اور چھپا ہوا ہے، وہ اس طرح ہے:-

بابا گلو شاہ۔ مرید معصوم شاہ کے۔ وہ علیم اللہ کے۔ وہ عبدالواسع کے وہ سید محمد سعید صاحب نوشاہی ساہنپالوی کے۔ وہ مرید سید محمد ہاشم دریادل کے وہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے

یہ شجرہ شریف قرین قیاس بھی ہے۔ کہ شیخ عبدالواسع نے اپنے پیر طریقت سید محمد سعید صاحب کے صاحبزادہ سید ہاشموں شاہ صاحب کو اپنے ہاں چک سادہ میں لاکر آباد کیا تھا، اور تمام عمر ان کی خدمات بجا لاتے رہے۔

ان کی وفات ہونے پر ان کی قبر آداب طریقت کے لحاظ سے تبرکاً اپنے سارے خاندان کے سرہانے کی طرف بنائی اور اپنے سارے خاندان کو اُن کے قدموں کے نیچے دفن کرنا اپنی سعادت سمجھا۔ تاحال ان کی قبر موجود ہے:

اب پیر معصوم شاہ صاحب نوری کتب خانہ والے شیخ عبدالواسع کو شاہ طریف کا مرید بتلاتے ہیں۔ وہ مرید فیض اللہ کے وہ مرید شیخ صالح محمد صاحب کے وہ مرید حضرت نوشہ صاحب رح کے:

Marfat.com

پیر صاحب کو نوشاہی کہلانے سے نفرت

پیر معصوم شاہ صاحب کو حضرت نوشہ گنج بخش رح کے ساتھ نسبت کرنے سے سخت نفرت ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو قادری نوشاہی کہلانے سے گریز کرتے ہیں ان کی تمام تحریرات کو دیکھو۔ اپنے کو قادری نوری لکھتے ہیں۔ حالانکہ۔ ان کے تمام شجرہ طریقت میں نور نام والا کوئی بزرگ نہیں گذرا جس سے نسبت کرتے ہیں۔ لکھنے کو تو بہت کچھ تھا۔ لیکن عدیم الفرصتی مانع ہے۔ "یار زندہ صحبت باقی"

گفتگو آئین درویشی نبود ٭ ورنہ با تو ما جرا ہا داشتیم

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

اہل قلم کی رائیں!

(از مولانا پیر غلام دستگیر صاحب نامی قریشی متولی اوقاف اشرف لاہور)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آج مولانا شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی نے مجھے اپنا مولفہ رسالہ کشف الحقائق کا مسودہ دکھایا جس کا میں نے سرسری طور پر مطالعہ کیا۔ اس میں آپ نے سید حامد گنج بخش گیلانی اوچی رح کی اولاد کے متعلق بھی بحث کی ہے۔ کہ ان کے صرف دو ہی بیٹے تھے، سید عبدالقادر صاحب ثالث اور سید جمال الدین ابوالحسن موسیٰ پاک شہید ملتانی۔ ان دو کے علاوہ اور کوئی بیٹا نہ تھا۔

میرے پاس جو کتب ہیں، ان میں صرف شیخ موسیٰ پاک شہید کا نام ہے اور کسی کا نہیں۔ لہذا میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت حامد گنج بخش رح کا کوئی اور بیٹا تھا یا نہیں۔

مولانا شریف احمد صاحب کا مطالعہ وسیع ہے اور بڑی تحقیق سے کام لیتے ہیں۔ لہذا جو انہوں نے دلائل دیئے ہیں۔ وہ ناقابل قبول نہیں ہو سکتے۔ فقط

خادم دستگیر نامی

محلہ چلہ بی بیاں۔ لاہور

۴۱/۶/۷

Marfat.com

(۲)

از قلم مرزا محمد نذیر صاحب اختر نوشاہی ساہنپالوی

حضرت پیر شرافت صاحب کیتا رقم رسالہ — منکر جو سیادت نوشہ ویکھن ٹھیک حوالہ
بے علماں نوں خبر نہ کوئی طعن اوہناں دے ہتھ دے — سنی سنائی گل نے اُتے عمل زیادہ کردے
جو اولاد ہے شاہ علی دی سارے سید عالی — علوی سید اوہناں تائیں لکھدے اہل کمالی
حضرت نوشہ علویاں دا چوں روشن سورج چڑھیا — کھوکھر جالپ علوی ہوندے وچ کتاباں پڑھیا
نالے متن علوی نوشہ بھی منکر سادات دا — وچ لغاتاں ظاہر لکھیا علوی سید ذات دا
جس دی ایہ تصنیف رسالہ بھی ہے میں پڑھیا — بے بنیادی گلاں اُتے ایویں روعن چڑھیا
سید پیر شریف احمد نے خوب جواب سنائے — نہیں سید جو پٹھنے والیاں پھیر شبہ رہ جائے
کھولی خوب حقیقت اسدی لکھے راز نہانی — کشف حقائق نام مبارک رکھیا پیر حقانی
اس تھیں وڈھ حوالے جس نوں ہووے ضرورت ہووے — دیکھے انوار سیادت کیوں نہ دل کھلووے

سید پیر شرافت اُتے رحمت پاک حضوروں!
جس دی ایہ تصنیف نرالی چمکے اختر نوروں

۲۴

زیر طبع کتابیں

۱۔ روضۃ الزکیہ : اثر

حضرت سید حافظ الٰہی بخش صاحب نوشاہی

اولاد حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ

بہ تصحیح

مولنا سید شرافت نوشاہی

۲۔ کلیاتِ اشرف : اثر

مولنا محمد اشرف فاروقی نوشاہی معاصر سودا

بہ تصحیح

مولنا سید شرافت نوشاہی

و پیر زادہ گوہر نوشاہی

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاہیہ ساہنپال شریف۔ ضلع گجرات

(استقلال پریس لاہور)

Marfat.com

ذکرِ نوشاہی

شرافتؔ نوشاہی

Marfat.com

الف

آلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ذکرِ نوشاہی

تحفہ
بخدمت جناب محمد رمیال صاحب محمدی

شرافت شاہی
۱۵ ۳/۶۸

یعنی

مختصر سوانح حیات

عمدۃ العارفین۔ قدوۃ السالکین۔ زبدۃ الفضلاء۔ فخر الاولیاء

اعلیٰ حضرت مولانا سیّد شاہ غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی الملقب

نوشاہ ثالث۔ ساہنپالوی قدس سرہ العزیز

مصنفہ

مولانا ابوالظفر سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجادہ نشین

ساہنپال شریف

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

ب

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب	ذکرِ نوشاہی
مصنّف	سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی
مطبع	تعلیمی پریس لاہور
ناشر	انجمن ساداتِ نوشاہیہ۔ ساہنپال شریف
سالِ طباعت	جون ۱۹۶۵ء صفر ۱۳۸۵ھ
اشاعت	پہلی مرتبہ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	پچاس پیسے

ملنے کا پتہ

(۱) مکتبۂ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ۔ ضلع گجرات

(۲) مولوی شمس الدین۔ تاجر کتب زیرِ مسلم مسجد چوک انارکلی لاہور

Marfat.com

پیش لفظ

از جناب علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم۔اے خطیب جامعہ مسجد
سٹی کوتوالی لاہور

بزرگانِ دین نے قلب و نظر کی نشو و نما میں جس کمال کا ثبوت دیا ہے۔ پاک و ہند کی سرزمین زبانِ حال سے اس کی ترجمان ہے۔ جو بات نوکِ شمشیر سے نہ منوائی جا سکی۔ وہ فکر و نظر نے منوالی جن دلوں کو سیاست کا رعب و جلال مرعوب نہ کر سکا۔ وہ اہل اللہ کی توجہ سے تسخیر ہو گئے۔ ان اہلِ نظر کا سلسلہ ہر دور میں اپنا روحانی کام کرتا رہا۔ غزنوی فتوحات کے ساتھ ساتھ اہل اللہ کی روحانی فتوحات اور نظری کمالات تاریخ کا حصہ بنتے چلے گئے۔ اسی سلسلۂ نورانی میں "سلسلۂ نوشاہیہ" مغربی پاکستان میں اپنی روحانی خدمات کے ذریعہ بڑا مشہور ہوا۔ اس سلسلے کے بزرگوں نے قلب و نظر کو روحانی تابناکی بخش کر ذروں کو آفتاب بنا دیا۔ اور گمنام انسانوں کو شہرۂ آفاق کر دیا۔ اسی سلسلہ کے ایک بلند قدر بزرگ اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت نوشہ گنج بخش جو حال ہی میں ہوئے ہیں۔ انہوں نے منصبِ سجادگی کا حق ادا کر دیا۔ انکے مختصر مگر مستند حالاتِ زندگی انہیں کے نامور فرزندِ ارجمند جناب مولانا سید شرافت نوشاہی صاحب نے بڑی کاوش اور قلبی بصیرت سے حوالۂ قلم کئے ہیں۔ یہ کتاب ان اہلِ ذوق کیلئے بلاشبہ سامانِ حیات ثابت ہو گی جو اہل اللہ سے عقیدت رکھتے ہیں

خاکپائے اہل اللہ! اقبال احمدؐ فاروقی ایم۔اے شادباغ۔لاہور
۱۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ

Marfat.com

د

تعارف

(از جناب حکیم محمد موسےٰ صاحب امرتسری (لاہور)

جناب مولانا سید شریف احمد شرافت قادری نوشاہی مدظلہ العالی خلف الرشید اعلیٰ حضرت، نوشاہِ ثالث مولانا سیّد غلام مصطفےٰ قادری نوشاہی قدس سرہٗ مستحق صد ستائش ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی کو سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ کی علمی خدمات کے لئے وقف کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں ان کی خدمات یقیناً نادر المثال اور قابلِ قدر ہیں۔ آپ ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں اور بہت سی زیورِ طبع سے آراستہ بھی ہو چکی ہیں۔

یوں تو حضرتِ شرافت کا پورا خاندان ہی علم و عرفان کا حامل ہے اور ان کے آباؤ اجداد میں بے شمار ایسے بزرگ گزرے ہیں، جن کی اقران و امائل میں نظیر نہیں تھی۔ ہمارے دور میں جناب شرافت مدظلہٗ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم اور مقتدر روحانی پیشوا تھے اور ان کے علمی و روحانی فیوض سے ایک زمانہ مستفیض و مستفید ہوا۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ کو سفرِ دار البقا اختیار فرمایا۔ نور اللہ مرقدہ الشریف۔

السیّد المکرم شرافت صاحب نے حضرت موصوف کے حالاتِ پر مشتمل ایک مختصر رسالہ لکھ دیا ہے تاکہ آئندہ نسلیں خدا کے اس مقبول انسان کے حالات سے واقفیت حاصل کر کے انہیں مشعلِ راہ بنائیں۔ جزاہ اللہ

قسمت کی بات ہے کہ میں اس دور کے اس جلیل القدر شیخِ طریقت کی زیارت کے شرف سے محروم رہا، مگر حضورِ مغفور کے خلف ارشد سیّد شرافت صاحب مدظلہ سے ایک عرصے سے مراسم ہیں اور بڑی طویل علمی صحبتیں رہتی ہیں اس لئے آپ کے اوصافِ حسنہ، اخلاقِ کریمانہ اور شانِ عالمانہ مجھ پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اور یہ سب فیض ہے ان کے والد گرامی قدر کا۔

محمد موسیٰ العفی عنہ
۱/۸۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالےٰ کے مقبول بندوں کی سیرت اور کردار کو محفوظ رکھنا آئندہ نسلوں کے لئے ترقی کی راہیں کھولنا ہے۔ اور اولیاء اللہ کی تاریخ و تذکرہ لکھنا اسلامی تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے زمانہ کے محترم بزرگ زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، مظہرِ تجلیاتِ الٰہیہ، فخرِ خاندان نوشاہیہ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سجادہ نشین ساہن پال شریف ضلع گجرات ایک عالم باعمل اور عارف کامل، عابد بیریا اور زاہد باصفا تھے۔ آپ نے دین حنیف کے اعلاء اور مسلک تصوف کے احیاء میں جو کوششیں فرمائی ہیں وہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کے معاصرین مشائخ کرام اور علمائے عظام آپ کی اسلامی، ادبی، تاریخی، صوفیانہ خدمات کے مقر و مداح ہیں اور آپ کے دیکھنے والے آپ کے کمالات و مدارج کے معترف ہیں چونکہ آپ محبوب حقیقی کے وصال سے مشرف ہو چکے ہیں اور آپ کی ظاہری صورت کا نقشہ آنکھوں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ اس لئے عاشقانِ دینِ قویم اور سالکانِ طریقِ مستقیم کے واسطے آپ کا مختصر تذکرہ جس کو محض بطور تعارف سمجھا جا سکتا ہے، ناظرین کے پیش کیا جاتا ہے تاکہ آپ کی معنوی صورت کو نصب العین رکھ کر آپ کا اقتدا کیا جا سکے۔

احباب گرامی قدر میں سے جناب مولانا قریشی احمد حسین صاحب احمد قلعہ دار ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات — جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری (لاہور) اور جناب صاحبزادہ نور محمد نصرت صاحب نوشاہی شرقپوری۔ خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے افادات سے نوازا ہے

سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ

ساہن پال شریف ضلع گجرات
۱۸ محرم ۱۳۸۵ھ
۱۹ مئی ۱۹۶۵ء

اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مُصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہٗ

خاندانی حالات

آپ خاندان سادات علوی عباسی کے مایۂ ناز اور جلیل القدر فرد تھے۔ آبا و اجداد سے سیادت۔ نجابت۔ علمیت۔ فضیلت۔ ولایت موروثی رکھتے تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ قطب الاعظم، غوث الافخم، فخر الانام، شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ العزیز قادری سلسلہ کے اکابر مشائخ سے تھے۔ خاندان نوشاہی انہیں کی ذات سے جاری ہوا۔ مغلیہ عہد حکومت میں ان کا آفتاب رشد و ہدایت کمال عروج پر تھا۔ لاکھوں آدمی فیض یاب ہوئے۔ اب بھی اس سلسلہ کے متوسلین ممالک سندھ۔ ہندوستان۔ افغانستان۔ کشمیر۔ قندھار وغیرہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں پاکستان میں تقریباً کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں آپ کے نام لیوا موجود نہ ہوں حضور نے ۸ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ ۱۷ جنوری ۱۶۵۲ء کو بعہد شاہجہاں بادشاہ وفات پائی۔ روضہ اقدس ساہن پال شریف ضلع گجرات مغربی پاکستان میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔ (سلسلہ نسب وطریقت)

۱۔ حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

۲۔ سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکبر و سجادہ نشین مصنف رسالہ جوامع الاسرار متوفی [۱۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ ۵ نومبر ۱۶۸۲ء بعہد سلطنت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ]

۳۔ سیّد حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم مصنف رسالہ حقائق الآثار [متوفی ۱۴ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ اکتوبر ۱۷۲۹ء بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ]

۴۔ سیّد حافظ محمد حیات ربانی مصنف کتاب تذکرہ نوشاہیہ و مجمع اللطائف و شرح اسماء الحسنیٰ [متوفی ۱۱۷۳ھ ۱۷۶۰ء بعہد سلطنت شاہ عالم ثانی بن عالمگیر ثانی]

۵۔ سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات مفتی قصبہ رسول نگر۔ مصنف کتاب فتاویٰ نوشاہیہ مصطلحات الصوفیہ۔ انشائے نور اللہ [متوفی ۶ صفر ۱۲۲۹ھ ۲۸ جنوری ۱۸۱۴ء

Marfat.com

بعہد حکومت رنجیت سنگھ]

۶۔ سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق مصنف کتاب روضۃ الزکیہ [متوفی ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء بعہد حکومت رنجیت سنگھ]

۷۔ سید حافظ قتل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی مصنف کتاب ثمرات الافکار و سائط العلوم بستان الاوراد [متوفی ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ ۳ اگست ۱۸۷۰ء بعہد حکومت ملکہ وکٹوریہ]

۸۔ سید محمد امین مختار السالکین [متوفی ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۱۰ھ ۸ جنوری ۱۸۹۳ء بعہد حکومت ملکہ وکٹوریہ]

۹۔ سید محمد شاہ صاحب نیک اختر مصنف کتاب الفوائد و نواسہ محمد شاہی [۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ / ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں بعہد حکومت جارج پنجم شاہِ ہند]

۱۰۔ سید غلام مصطفیٰ صاحب

نام ولقب

آپ کا نام نامی غلام مصطفیٰ ار کنیت ابو الشریف ۔ القاب اعلیٰ حضرت "نوشاہِ ثالث" تخلص "نوشاہی" تھا۔

ولادت باسعادت

آپ کی پیدائش منگلوار ۔ وقت ظہر ۷ ۲ جمادی الآخر ۱۳۰۷ھ ۱۸ فروری ۱۸۹۰ء ۷ پھاگن سمت ۱۹۴۶ ب بعہد ملکہ وکٹوریہ موضع سابنپال شریف میں ہوئی ۔ آپ کے والد بزرگوار نے یہ شعر تاریخ میں لکھا

۱۳۰۷ھ

؎ بفضلِ حق غلامِ مصطفیٰ زاد خداوندا غلام مصطفیٰ باد [1]

---

[1] کتاب الفوائد مصنفہ سید حافظ محمد شاہ صاحب" ۔ ۱۲

Marfat.com

ان آیاتِ کلام اللہ شریف سے بھی تاریخیں برآمد ہوتی ہیں۔

۱۔ والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ۔

۲۔ ومن یعتصم باللّٰہ فقد ھُدِی الیٰ صِرٰط

۳۔ ذوالعرش

تعلیم

آپ نے تعلیم ابتدائی اپنے والد ماجدؒ سے پائی۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا پھر فارسی علم ادب کی درسی کتابیں۔ گلستان۔ بوستان۔ زلیخا۔ سکندر نامہ۔ انوار سہیلی۔ بہار دانش تک پڑھیں۔ بارہ سال کی عمر میں مڈل سکول پنڈی کالو ضلع گجرات میں داخل ہوئے۔ تین سال میں پانچ جماعتیں پڑھیں۔ پندرہ سال کی عمر میں مولانا محمد شیخ احمد حنفی نقشبندی[1] کے درس میں بمقام دھریکاں ضلع گجرات داخل ہوئے۔ وہاں سے صرف میر۔ زرادی۔ زنجانی۔ مراح الارواح۔ نحو میر۔ شرح مائۃ عامل عبدالرسول۔ شرح مائۃ عامل دیگر۔ ہدایۃ النحو۔ کافیہ۔ عیسا غوجی۔ قال اقول اور علم الصرف میں سراجی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔

پھر علم تجوید کے قواعد حافظ عالم الدین صاحب ساکن اگرویہ ضلع گجرات سے سیکھے بعد ازاں کچھ عرصہ مولانا قاضی محمد امین[2] صاحب فاروقی حنفی کے پاس موضع بھکھڑیانوالی ضلع لائل پور میں بھی تحصیل علم کی۔

---

[1] مولانا محمد شیخ احمد بن مولوی حسن محمد صاحب قوم سپرا سے تھے۔ جید فضلائے وقت سے تھے۔ اور مولوی غلام نبی نقشبندی مجددی بلہ شریف والا (متوفی ۱۳۰۶ھ) کے خلیفہ ارجمند تھے۔ اور مولانا سید غلام قادر صاحب نوشاہی ساہنپالوی (متوفی ۱۳۰۶ھ) کے شاگرد تھے۔ ۱۳۲۸ھ میں وفات پائی۔

[2] قاضی صاحب نقشبندی خاندان کے مرید تھے۔ پہلے بھکھڑیانوالی پھر خیخوپورہ۔ پھر گوجرانوالہ میں سکونت رکھی۔ ۱۳۴۵ھ میں انتقال کیا۔ ان کے والد کا نام قاضی عبدالرحیم تھا۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

مطالعہ کتب

آپ ہر ایک علم وفن کی کتابیں مطالعہ کیا کرتے خصوصاً تفسیر۔حدیث ۔فقہ۔تصوّف تاریخ کی کتابوں سے زیادہ دلچسپی تھی۔ سینکڑوں کتابیں مطالعہ فرمائیں۔

بیعت ظاہری و باطنی

آپ کی بیعت طریقت اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر نوشاہی ساہنپالوی کے ساتھ تھی اور سلسلہ آبائیہ میں خلافت یافتہ تھے۔

ایک مرتبہ خواب میں حضرت نوشہ صاحبؒ نے آپ کو بیعت فرمایا اور تلقین کلمہ طیبہ سے نوازش کی۔ دوسری مرتبہ خواب میں السلام علیک فرمایا۔

۹ رمضان ۱۳۶۸ھ کو خواب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ بطور مصافحہ پکڑ کر آپ کو بیعت فرمایا اور ایک بُت* شیرینی عطا فرمائی۔

عبادات

آپ کثیر العبادت تھے۔ ریاضت ومجاہدہ سے کبھی فارغ نہ رہتے۔ شریعت و طریقت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ۔ نوافل تہجد واشراق وغیرہ اور رمضان شریف کے روزے باقاعدہ رکھتے۔ تلاوت قرآن مجید بلاناغہ کرتے سات روز میں ختم کیا کرتے۔ اور کبھی تین روز میں ختم کیا کرتے۔ قرآن کریم سے آپ کو عشق تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے مجھے قرآنی فیضان ہے۔

آپ نے تمام عمر میں تقریباً چار ہزار ختم قرآن شریف کئے ہیں اور کلمہ طیبہ کا ذکر دو کروڑ کے قریب اور اسی قدر یا اس سے زیادہ درود شریف کا ورد کیا ہوگا۔[1]

---

[1] آپ کے روزانہ شبانہ معمولات کو میں نے ۱۳۶۵ھ میں آپ کی زندگی میں بنام ہدایت السالکین المعروف معمولات نوشاہی جمع کر دیا تھا۔ بُت ۱ دکھ ۱۲

اخلاق و عادات

آپ اخلاق حمدی رکھتے تھے۔ غریبوں، مسکینوں پر شفقت اور امیروں، رئیسوں کی مجلس سے اجتناب رکھتے۔ آپ کے خصائل سلف صالحین سے مطابقت رکھتے تھے۔ سخاوت۔ ایثار۔ شجاعت کے اوصاف سے موصوف تھے۔ طبیعت لطافت پسند اور تقوےٰ شعار تھی۔ تمباکو نوشی سے اس قدر متنفر رہتے کہ اگر کوئی شخص حقہ کو ہاتھ لگاتا تو جب تک دھو نہ لیتا اس کے ہاتھ سے پانی پینا گوارا نہ فرماتے۔ اپنے ہاتھ کی چھڑی کبھی کتے کو نہ لگاتے۔ ساری عمر آپ کی زبان سے کبھی گالی یا بدزبانی نہیں سنی گئی۔ آپ کی مجلس ہدایت و تذکیر کا سرچشمہ تھی۔

پرہیزگاری

آپ تقوےٰ و ورع میں بلند مقام تھے۔ کھانا حلال اور پاکیزہ تناول فرماتے۔ کئی مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی شخص نے دعوت کی اور کھانا مشتبہ تھا اور غلطی سے کھا گئے۔ تو اسی وقت قے ہو گئی

حلیہ و لباس

آپ کا قد درمیانہ۔ رنگ گورا گندمی۔ پیشانی فراخ۔ سر کے بال سفید کانوں کی لو تک۔ بینی بلند۔ ابرو متوسط۔ ریش مبارک سفید۔ قبضہ سے ذرا بڑی۔ بال چمکیلے جیسے طلا کی تاریں چمکتی ہیں۔ لب باریک۔ دانت سفید اور چمکدار۔ جب تبسم کرتے تو اُن میں سے چمکارا نکلتا۔ بازو گول۔ سینہ فراخ۔ جسم بھارا۔ لباس سفید پہنتے۔ کرتہ طریزوں والا۔ گریباں سامنے۔ دستار سفید ململ کی وظائف یا ادائیگی نماز کے وقت کبھی گول ٹوپی بھی پہن لیتے۔ سردیوں میں اونی لوئی[1] سفید اور سویٹر بھی استعمال کرتے۔ عمر کے آخری چند سالوں میں تہبند سبز رنگ پہنتے۔ اپنے سب کپڑوں کے

---

[1] کمبل ۱۲

کسی کو نہ پر نوشاہی لکھ لیتے۔ آپ کو حضرت نوشہ صاحبؒ سے کمال عشق تھا۔

فضائل و کمالات

آپ کے والد صاحبؒ کے مکتوبات میں آپ کے متعلق بہت کچھ مدحیہ و دعائیہ عبارتیں موجود ہیں۔ چنانچہ "مکتوبات محمد شاہی"[1] میں سے چند کلمے آپکے متعلق یہاں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ وھو معکم اینما کنتم۔ (مکتوب ۷۶، ۹۹)

۲۔ تم خود مجتہد ہو، جس طرح چاہو عمل میں لاؤ۔ (مکتوب ۹۹)

۳۔ تمہارے پر کوئی بدظنی نہیں۔ (مکتوب ۵۸)

۴۔ تمہارا کوئی خیال غلط نہیں معلوم ہوا۔ (مکتوب ۱۱۱)

۵۔ عمل تو معہ خالص نیت محض ہدایت ست و عین صواب (مکتوب ۸۳)

۶۔ آفتاب یمن و اقبال بر سر فرزنداں تابندہ باد۔ (مکتوب ۲۴)

۷۔ ہم شب و روز بجناب ایزدی مستدعی ہیں کہ تم کو حیات، علم، ہدایت نصیب کرے۔ (مکتوب ۲۰)

۸۔ اللہ تعالیٰ در سفر و حضر حامی و معین شما باد۔ (مکتوب ۱۴۵)

۹۔ امید از عنایات آلہی واثق ہے کہ یتم نعمتہ علیک وعلیٰ آل کما اتمھا علیٰ ابویک (مکتوب ۹۹)

۱۰۔ تم کو پروردگار نے علم اور حلم اور ورع میرے سے زیادہ نصیب کیا ہے۔ امید از عنایات آلہی واثق ہے۔ کہ اقبال بھی زیادہ دیوے گا۔ اور اپنی نعمت تمام کرے گا تیرے پر (مکتوب ۱۰۲)

۱۱۔ ہر کہ تو محبت کند خدا او را محبت کند و ہر کہ عزت تو کند خدا پاک عزتِ او

---

[1] یہ مکتوبات سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر نوشاہی ساہنپالوی کے ان کے پوتے یعنی میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد بشارت مرحوم نے جمع کئے تھے۔ ۱۲

Marfat.com

مقامات فقر

آپ کو بتائید الٰہی فقر کے مقامات پورے پورے حاصل تھے۔ ایک دن غلبہ توحید میں آپ کو ظاہر ہوا کہ آپ کے تمام جسم پر اسم ذات اللہ اللہ لکھا ہوا ہے

بروز جمعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ کو تلاوت قرآن پاک فرما رہے تھے جب اس آیت شریف کو پڑھا وذکر فان الذکریٰ تنفع المؤمنین تو بیداری[1] میں آپ کے سر پر تاج پہنایا گیا۔

بروز چہار شنبہ ۲۷ رجب ۱۳۷۴ھ کو آپ کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے کہ آپ کو حکم ہوا "تیرا نام محمد عبدالرحمٰن ہے"[2]

آپ کی بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام فنا فی الشیخ۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ محبت صرفہ۔ مقام قرب وغیرہ کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے۔ یہاں تفصیل کا مقام نہیں۔

کرامات

آپ کا منصب کرامت دکھانے سے بلند تھا۔ تاہم خود بخود خوارق کا ظہور آپ سے ہو جاتا تھا۔ اقسام کشوف۔ کشف کونی۔ کشف الٰہی اور تغیر احوال وغیرہ امور کا بکثرت ثبوت پایا جاتا ہے۔ آپ کے دیکھنے والے لوگ آپ کی زندگی میں ہی آپ کی چشم دید کرامتیں بیان کیا کرتے تھے۔ ایک وقت میں کئی جگہوں پر موجود ہونا۔ قبل از واقعہ وقوع سے اطلاع دے دینا۔ بیماروں کا آپ کی دعا سے شفا پانا، بے اولادوں کا آپ کی دعا سے با اولاد ہونا۔ مفلسوں کا تونگر ہونا، بدکاروں

---

[1] اس بیداری کو صوفیوں کی اصطلاح میں مشاہدہ یا مکاشفہ کہا جاتا ہے [2] شیخ اکبر محی الدین نے فرمایا ہے کہ جب کسی اسم الٰہی کے کمالات کسی بندۂ خدا میں پائے جائیں تو اس کو اس اسم کے ساتھ عبدیت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سے مراد قطبیت ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ کمالات اسم جس سے موصوف تھے ۔۔ ۱۲

کا نیک بن جانا۔ اکثر آپ کے تصرفات سے وقوع میں آیا ہے۔

مشاہدہ میں بزرگوں کی زیارتیں

آپ کو خواب میں۔ اور بیداری میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی زیارتیں ہوتی رہتی تھیں۔ آپ کے خطی مسودات کو اگر پڑھا جائے۔ تو ہر واقعہ کی تاریخ اور سنہ اور جس آیت شریف یا وظیفہ کے پڑھتے ہوئے آپ کو زیارت ہوئی۔ اور جس بزرگ کی ہوئی وہ سب تحریر ہے اور جو کچھ بزرگوں نے کلام فرمایا یا تحریر لکھی ہوئی سامنے دکھائی گئی۔ وہ آپ نے وقتاً فوقتاً قلمبند کر لی۔

چند بزرگوں کے چند کلمات آپ کی تحریرات سے لکھتا ہوں۔

— حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاہدہ میں فرمایا۔

۱۔ فرمایا۔ من احیا سنتی فلہٗ اجر مائۃ شہید۔

۲۔ فرمایا۔ تو نے ہماری بہت صفت کی ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

۳۔ فرمایا بچھونا تیرے واسطے تیار ہے۔ بچھا ہوا ہے۔

۴۔ فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جو اسلام پر جان قربان کرے۔

— حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" دنیاوی باتیں بکواس ہیں نہ سننی چاہئیں "

— چند مکتوبہ عبارتیں جو مشاہدہ میں سامنے نظر آئیں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (بخط سبز)

۲۔ یا رحمٰن (بخط نور)

۳۔ ھو معکم۔

لہ اولیاء اللہ کے نزدیک مشاہدات میں ملاقاتیں ثابت اور ممکن ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے کتاب الدر الثمین کی مبشرات النبی الامین میں صرف وہی حدیثیں درج کی ہیں جو ان کو خواب یا مشاہدہ میں آنحضرت سے پہنچیں۔ ۱۲

۴۔ سیّدی ھاشمی قریشی
۵۔ عثمان بن عفان رضؓ
۶۔ انکَ باَعیننا
۷۔ فتحاً قلوباً ومالاً۔

آپ کے مکاشفات والہامات کا سلسلہ وسیع ہے۔ لیکن آپ کبھی اظہار نہیں کرتے تھے۔ طبیعت اخفا پسند تھی۔ آپ کی دستی تحریرات سے بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

تصنیفات

آپ کی ادبی، تاریخی، دینی، تبلیغی خدمات بھلائی نہیں جا سکتیں۔ آپ نے ذیل کی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔ پنجابی ترجمہ کریما ۲۔ پنجابی ترجمہ نام حق ۳۔ پنجابی ترجمہ شیخ عطار
۴۔ پنجابی ترجمہ گلستاں ۵۔ رسالہ رفع سبابہ ۶۔ رسالہ طاعون
۷۔ رسالہ الخواص ۸۔ دیوان نوشاہی ۹۔ پنج گنج نوشاہی
۱۰۔ نوشاہی نامہ ۱۱۔ تفسیر نوشاہی (سورہ مزمّل کی تفسیر ہے)
۱۲۔ خطبات نوشاہی ۱۳۔ مکتوبات نوشاہی ۱۴۔ رقعات نوشاہی

۱۵۔ انوار نوشاہی۔ آپ اس کو فیض محمدی یا فیض محمد شاہی کے نام سے موسوم کیا کرتے تھے۔ یہ ہزاروں صفحات میں اور کئی ضخیم جلدوں میں آپ کی یادگار ہے۔ اس میں بیشمار علمی خزائن بلا ترتیب جمع کئے ہیں۔ ۱۶۔ نصائح ضروری منظوم۔
۱۷۔ مجالس نوشاہی آپکی انیس ۱۹ مجلسوں کو بنام ضیاء العارفین میں نے جمع کیا ہے۔
۱۸۔ ملفوظات نوشاہی۔ یہ آپ کی زبان کے ارشادات میں نے بنام کنز المعرفت چند جلدوں میں جمع کئے ہیں
۱۹۔ کنز الفوائد:۔ یہ ملفوظات کا مختصر رسالہ سید بشیر احمد بشارت نے جمع کیا۔

Marfat.com

تاریخ گوئی

آپ کو ملکہ تاریخ گوئی خاصہ تھا۔ مادہ تاریخ بنانے میں ذکی اور فہیم تھے۔ سینکڑوں کی تاریخیں بنائیں۔ جو بیاض فیض محمد شاہی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ارشادات

آپ کے بعض ارشادات یہ ہیں

۱۔ فرمایا۔ درود شریف کو کثرت سے پڑھنے والا حضور علیہ السلام کا حضوری اور مقرب ہوتا ہے۔

۲۔ فرمایا۔ جس کی نیت میں اخلاص نہ ہو اس کی عبادتیں کام نہیں آتیں

۳۔ فرمایا۔ سالک کو جب مراقبہ یا مکاشفہ یا مشاہدہ میں کچھ انوار و تجلیات مشہود ہوں تو وہ اسی نہ اڑا دے۔ بلکہ مقصود اصلی بہت آگے ہے۔

۴۔ فرمایا۔ فقر ہزاروں پردوں کے آگے ہے۔

۵۔ فرمایا۔ مست فقیر بمنزلہ بادشاہ ہوتا ہے۔

۶۔ فرمایا۔ شریعت کی پابندی ہی ساغر عشق ہے۔ جس نے اس کو نوش کیا وہ عاشق حقیقی ہے۔

۷۔ فرمایا۔ سوائے اتباع نبوی ﷺ کے نجات نہیں ہو سکتی۔

۸۔ فرمایا۔ تین چیزوں کا سوال کرنا منع ہے حقیقت کنہ بلد یتعالیٰ[۱] حقیقت عذاب قبر[۲] مسئلہ تقدیر[۳]

۹۔ فرمایا۔ انسان چار قسم ہیں۔ عام[۱]۔ خاص[۲]۔ خاص الخاص[۳]۔ اخص الاخص[۴] انبیائے کرام چوتھی قسم سے ہوئے ہیں۔

۱۰۔ فرمایا۔ سخی کے چہرہ پر نور ہوتا ہے

معترفین کمالات

آپ کے معاصرین صوفیاء و علماء نے آپ کی توصیف میں بہت کچھ فرمایا۔ چند بزرگوں کے کلمات لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت خواجہ سید محمد حسین شاہ صاحب[1] چشتی نظامی اجمیری بہاول پوری نے فرمایا ہے کہ "حضرت سید غلام مصطفیٰ صاحب قوشاہی مقام فنا فی الرسول سے آگے گذر چکے ہیں۔ اور آپ کی سیر مقام فنا فی اللہ میں ہے۔ اسی لئے تلاوت کلام اللہ شریف زیادہ کرتے ہیں۔ آپ کی روحانی پرواز بڑی بلند ہے۔

۲۔ مولانا محمد حسین ابن مولوی خواجہ خدا بخش چشتی صابری امین آبادی نے ۲۷ رجب ۱۳۵۹ھ کو بمقام سیدا شریف ضلع گجرات میں فرمایا۔ "حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب بڑے مقبول خدا ہیں"۔

۳۔ مولوی حکیم فضل حسین صاحب حنفی نقشبندی مجددی امام مسجد چک ۴۵ علاقہ بوسال ضلع گجرات نے ۱۳۶۹ھ میں فرمایا۔ "میں قسمیہ کہتا ہوں کہ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب ولی اللہ اور قطب زماں ہیں۔

۴۔ مولوی محمد صدیق صاحب مخدوم حنفی قادری امام مسجد گاجر کنواں ضلع گوجرانوالہ نے ۱۳۸۱ھ میں فرمایا۔ "حضرت سید غلام مصطفیٰ صاحب قوشاہی بزرگوں کی اولاد اور بڑے صاحب علم و فضل درویش ولی اللہ ہیں"۔

۵۔ میاں غلام محمد بن بھولا ساکن ساہنپال شریف نے ۱۷ صفر ۱۳۶۸ھ کو فرمایا "حضرت شاہ غلام مصطفیٰ صاحب کو ہم اپنے زمانے کا قطب سمجھتے ہیں ——

---

[1] یہ سید صاحب چشتی۔ نظامی۔ شاذلی۔ مداری۔ بلخاوی۔ قادری سلسلوں میں بھی اجازت یافتہ ہیں۔ چشتی طریقہ میں سید علی احمد مدنی خلیفہ خواجہ شمس الدین سیالوی (متوفی ۱۳۰۰ھ) کے مرید ہیں۔ ایشیا اور یورپی ملکوں کے سیاح ہیں۔ محرم ۱۳۶۶ھ میں انہوں نے یہ کلام مجھ سے بیان کیا۔ ابھی یہ بزرگ ۱۳۸۵ھ میں بھی بازار بہاول پور میں بنام شیخ صحرائی موجود ہیں۔ ۱۲

Marfat.com

حضرات نوشاہیہ میں سے آپ کے پایہ کا آج کل کوئی بزرگ نہیں "

شجرہ اولاد اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب

۱

سید شریف احمد شرافت مؤلف رسالہ ہذا۔
متولد ہفتہ ۱۹، شعبان ۱۳۲۵ھ
۲۸، ستمبر ۱۹۰۷ء مؤلف کتاب
شریف التواریخ و تاریخ عباسی
و اذکار نوشاہیہ وغیرہ

سید ریاض الحسن
متولد پنجشنبہ ۲۱، ربیع الآخر
۱۳۴۸ھ ۲۶، ستمبر ۱۹۲۹ء
میٹرک تک تعلیم ہے
بنیادی جمہوریت کا
رکن ہے۔

سید سعید الظفر
متولد سوموار ۱۸، رجب
۱۳۵۵ھ ۵، اکتوبر ۱۹۳۶ء
بی اے تک تعلیم ہے
لاہور محکمہ بریات میں
کیشیر ہے

۲

سید بشیر احمد بشارت متولد اتوار کی رات
۱۸، شوال ۱۳۲۸ھ ۲۳، اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء
مؤلف رسالہ ختمات القرآن و سد ختم کلام اللہ
شریف متوفی اتوار کی رات ۸، صفر
۱۳۸۱ھ ۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء

سید قدوس اختر متولد پنجشنبہ
۲، جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ
۲۸، فروری ۱۹۵۲ء
متعلم جماعت نہم

سید ثناء اللہ شاہ متولد یکشنبہ
۲، شعبان ۱۳۷۴ھ ۲۷، مارچ
۱۹۵۵ء، متعلم جماعت ششم

افضال السبطین شاہ متولد جمعہ
۲۶، محرم ۱۳۸۰ھ ۱۲، جولائی
۱۹۶۰ء

Marfat.com

یارانِ طریقت

آپ کے ارادت مندوں کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ چند خواص احباب کے نام لکھے جاتے ہیں۔ دونوں بیٹے اور دونوں بڑے پوتے بھی آپ کے مرید ہیں ان کے دوبارہ نام لکھنے کی ضرورت نہیں

۱۔ سید عزیز احمد بن سید کرم الٰہی برخورداری ساہنپالوی متوفی ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ

۲۔ سید محمد انور بن سید پیر محمد برخورداری ساہنپالوی

۳۔ سائیں خدا بخش فقیر وڑائچ نوالیہ متوفی ۱۳۴۹ھ مدفون گورستان نوشاہیہ

۴۔ سید مشتاق احمد بن سید مفضل حسین ہاشمی رسل ضلع گجرات

۵۔ سید رسول شاہ بن سید حسن شاہ بخاری چک دساوا "

۶۔ میاں فتح الدین ولد خدا بخش درزی " "

۷۔ سائیں محمد نذیر ولد بڈھا تارڑ اگرویہ "

۸۔ میاں خوشی محمد ولد میاں احمد دین ۱۳۳۷ھ ھٹہ نیک "

۹۔ سائیں اللہ دتہ المعروف جمعدار مجذوب متوفی گاکھڑہ "

۱۰۔ سائیں امام الدین ولد کرم الدین درویش " "

۱۱۔ سائیں محمد حسین ولد رحمت موچی سویہ "

۱۲۔ میاں سید محمد ولد نور علی گورسی جھنڈیوالی "

۱۳۔ میاں راجہ ولد نظام الدین موچی " "

۱۴۔ چوہدری محمد الدین ولد مولا داد وڑائچ ہیگر خورد "

۱۵۔ سید رحمت علی بن سید جلال شاہ برخورداری پانڈوکے گوجرانوالہ

۱۶۔ میاں کرم الدین ولد عمر بخش کشمیری پنڈوری "

۱۷۔ میاں علی احمد ولد محمد بخش خلیفہ قلعہ دیدار سنگھ "

۱۸۔ مولوی محمد اسحاق کاہلو "

Marfat.com

۱۹۔ سائیں کرامت علی درویش ولد آلہدین خلیفہ	کوٹ کیسو	ضلع گوجرانوالہ
۲۰۔ سائیں مست علی درویش	موکھل سندھواں	〃
۲۱۔ سائیں سلطان علی عُرف ہرا	ابوالفتوالی	〃
۲۲۔ چوہدری عاشق حسین ایم۔اے	اولکھ بھائی کے	〃
۲۳۔ سائیں محمد حسین المعروف نکاّ	کوٹ سارنگ	کیمبل پور
۲۴۔ چوہدری نذر حسین ولد محمد مالک بُل	بُل	لائل پور

قصیدہ مدحیہ

در مناقب ذات پاک شاہ غلام مصطفےٰ شاہبازِ اوجِ عرفاں دستگیرِ کاملاں

آفتابِ چرخِ عرفاں سالکِ رازِ نہاں
مرجعِ اہلِ مطالب فخرِ جملہ خاندان

حضرتِ سیّد غلامِ مصطفےٰ ماہِ لقا
واقفِ سرِّ حقیقت رہنمائے گمرہاں

غنچۂ گلزارِ وحدت زینتِ اہلِ صفا
قبلۂ حاجاتِ عالم مقتدائے واصلاں

افتخارِ مسندِ حاجی نوشہ گنج بخش
در سخاوت ہم شجاعت گشتہ معروفِ زماں

قاسمِ فیضِ الٰہی نوشۂ ثالث لقب
نورِ چشمِ عارفاں شاہِ سریرِ لامکاں

کعبۂ اربابِ دانش آستانِ فیضِ او
جبہہ سائی میکنند از صدقِ دل قدوسیاں

ہم چو ماہِ چاردہ سیمائے وے روشن بود
در جہاں انوارِ فقرش مشتہر شد بیگماں

میرسد نزدیک نظر در بارگاہِ ایزدی
ہر کہ او گشت از ارادت خادمِ درگاہِ شاں

کے بگنجد وصفِ او در حیطۂ تحریرِ من
آنکہ باشد اسمِ پاکش افضلیت را نشاں

افضلیت در فضائل بیشتر افعالِ او
فضلِ او بر ہر مفضل افضل التفضیل داں

علم و حکمت ہم ولایت خادمان در کیشِ
جامعِ جملہ فضائل پیشوائے انس و جاں

در امانِ حارسِ خداوند از حوادثِ روزگار
شادی و عیش و مسرت در فزائد ہر زماں

Marfat.com

یا آلٰہی باد دائم سایہ عالی جناب برسر ما بیکساں چوں نجم ہائے کہکشاں
از شرافت دہبدم باد او عائے بیشمار
عزت و اقبال باشد در رکاب او رواں[1]

واقعہ وفات

اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب رح ہر وقت موت کو یاد رکھتے اور گاہ بگاہ تمنائے موت بھی کیا کرتے۔ اور اکثر اپنے بزرگوں اور دوستوں کی یاد میں یہ شعر پڑھا کرتے ؎

ساتھی آہے نال دے اُڈ گئے نی ول گھراں میں بھی اڈھلدی دانا باونوں جے ہر نداز ورپراں

اور کبھی کبھی اپنے مرید کے متعلق وصیت فرمایا کرتے کہ اپنی حویلی میں نلکا سے مغربی طرف مجھے دفن کرنا۔ اپنے گاؤں کے اکثر لوگوں کو آپ نے وہ جگہ دکھا دی تھی۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ آپ گورستان نوشاہیہ میں کیوں جگہ متعین نہیں فرماتے۔ فرمایا کہ یہاں مجھ کو ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اور دوسری مرتبہ اسی جگہ پر حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا۔ اُس روز سے مجھے یہ جگہ پسند ہے نیز گورستان کے سب بزرگوں کے قدموں کی طرف ہوں گا۔ محرم ۱۳۸۴ھ کی ساتویں تاریخ کو آپ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں تھے وہاں اپنے مرید مولوی محمد اسحاق صاحب کاہلوں کے مقام پر عصر کے وقت آپ نے اپنی تاریخ وفات کے دو[2] شعر بنا کر اپنی کاپی میں لکھ دیئے اور سب یاروں کو فرما دیا کہ اب ہماری سفر آخرت کو تیاری ہے۔ اُس کے بعد آپ تین ماہ باقاعدہ سفر کرتے رہے اور مریدوں پر تبلیغی دورہ ہوتا رہا۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح

---

[1] یہ قصیدہ آپ کی زندگی میں نظم ہوا تھا۔ [2] وہ دو شعر یہ ہیں:-

فارسی رفت در فردوس نوشاہی ببوت گفت۔ باغلمان و حورم ۸۴ سال فوت

۱۳۸۴ھ

اردو چوراسی تیرہ سو جب ہوئے رخصت غلام مصطفےٰ جا بنک۔ رحلت

۱۳۸۴ھ ۱۳۸۴ھ

کے عرس شریف پر ماہ ہاڑ سمت ۲۰۲۱ ب کو جمعہ کے روز جب آپ کے دیوان خانہ میں نماز مغرب کے بعد ختم شریف پڑھا گیا تو ہزاروں اشخاص کے مجمع میں حضور نے اپنی دستارِ خلافت و سجادگی اس عاجز (سید شریف احمد شرافت) کے سر پہ پہنا دی۔ اور اُٹھ کر جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب ہماری سفر کی تیاری ہے۔ اور ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ اپنے لڑکے شریف احمد کو عطا کرتے ہیں۔ اب یہ ہمارا جانشین ہے۔ سب دوستوں کو چاہیئے کہ ہماری بجائے اب اس کے پاس آمد و رفت رکھا کریں۔ پھر دعائے خیر فرمائی۔ سب حاضرین نے آپ کا فرمان تسلیم کیا۔ عرس شریف کے بعد یار ان ڈھوک شہانی آپ کو گھوڑے پر سوار کر کے اپنے گاؤں میں لے گئے۔ وہاں ایک مہینہ آپ نے قیام رکھا۔ پھر طبیعت علیل ہو گئی۔ وہ دوست پالکی میں اٹھا کر آپ کو واپس دولتخانہ پر پہنچا گئے۔ علاج کیا تو آپ کی صحت ٹھیک ہو گئی۔ پھر پانچ مہینے آپ مسلسل گھر میں ہی تشریف فرما رہے۔ کہیں سفر میں نہیں گئے۔ حویلی والی بیٹھک میں قیام رکھا۔ طبیعت میں روز بروز نحافت بڑھتی گئی۔ تقویت کے لئے مفرحات اور کشتہ جات استعمال کئے جاتے رہے۔ حکیم محمد حسن صاحب فاروقی ساکن بیگو والہ ضلع سیالکوٹ کا علاج شروع رکھا۔ مگر آپ کو کوئی خاص افاقہ نہ ہوا۔ میں آپ سے اجازت لے کر سفر ملتان کو روانہ ہوا۔ آپ کے پاس عزیز القدر ریاض الحسن معہ غلام محمد درویش پانڈوکی والہ کے حاضر رہے۔ جب میں سفر کرتا ہوا ضلع شیخوپورہ کے موضع ونوٹیانوالی میں پہنچا تو آپ کا پیغام موصول ہوا کہ ملتان نہ جانا۔ واپس آجانا۔ چنانچہ میں عید الفطر کو واپس آپ کے قدموں میں حاضر ہو گیا۔ عید کے بعد سترہ ۱۷ روز تک آپ حیات رہے۔ اگرچہ آپ کمزور بہت ہو چکے تھے۔ لیکن حواس بالکل قائم تھے۔ اور گفت و کلام تندرستوں کی طرح کرتے تھے۔ جو لوگ خبر گیری کے لئے حاضر ہوتے۔ ان کو نصیحتیں کرتے پڑھنے کے لئے اوراد و وظائف کی اجازتیں دیتے۔ اور اولیاء اللہ کے واقعات سناتے دنیا کا کوئی کلام نہ فرماتے۔ شب و روز آپ کے پاس زائرین کا تانتا بندھا رہتا۔ آخری ایام میں کئی دوستوں کو غائبانہ طور پر متجسد ہو کر متفرق مقامات پہلے اور

وہ دُور جگہوں والے احباب خبر گیری کے لئے آنے لگے۔ اور بتاتے کہ آپ خود ہم کو فلاں جگہ پر ملے ہیں۔ ایک روز حکیم سید مظفر حسین صاحب نے پوچھا کہ کیا ولی اللہ ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہو سکتا ہے۔ آپ نے مثنوی مولانا روم کا یہ شعر پڑھا ؎

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ایم نہصد و ہفتاد قالب دیدہ ایم

حکیم صاحب موصوف نے آٹھ بوری غلہ گندم بیٹھک میں لا رکھا۔ اعلیٰ حضرت نے پوچھا۔ یہ کس لئے ہے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ سویرے گجرات لے جانی ہے اور وہاں فروخت کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اتوار تک یہاں ہی رہنے دینا۔ شاید یہاں ہی کام آجائے۔ چنانچہ اتوار کی صبح کو آپ میرے چھوٹے لڑکے عزیز سعید الظفر کو کچھ وظائف بتلاتے رہے۔ پھر مستری محمد نذیر اختر حاضر ہوا اور سلام کر کے دربار شریف حضرت نوشہ صاحب کے گنبد کی تعمیر کے واسطے روانہ ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ اختر! جب روضہ شریف مکمل ہو جاوے۔ تو اس کے دروازہ پر "دربار حضرت نوشہ گنج بخش قادری" جلی قلم سے خوش خط لکھوانا۔ اور آج جب واپس آؤ تو دربار شریف سے شفا کی پڑیہ لے کر آنا۔

اس کے بعد ریاض الحسن آپ کے واسطے چائے پکا کر لایا اور آپ کو اٹھا کر پیچھے تکیہ رکھ کر بٹھلایا۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ مجھے لٹا دو۔ چائے کی ضرورت نہیں۔ جب آپ کو بستر پر لٹا دیا گیا تو آپ آہستہ آہستہ زبان سے کچھ پڑھنے لگے جس کی سمجھ نہیں آسکی۔ اسی وقت سب کو معلوم ہو گیا کہ اب آپ تیار ہو گئے ہیں۔ سب حاضرین قرآن مجید کی سورتیں پڑھنے لگ پڑے۔ آپ تقریباً دس منٹ تک اس طرح رہے اور فرمایا وعلیکم السلام اور اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے رضی اللہ عنہ

تجہیز و تکفین

آپ اتوار کو ۹½ بجے دن رخصت ہوئے۔ آپ کے پاس آٹھ پہر تک درود شریف۔ کلمہ شریف۔ قرآن کریم اور نعتیں وغیرہ پڑھی جاتی رہیں۔ دوسرے

روز سوموار کو آپ کو غسل دیا گیا۔ میں نے بدست خود۔ اور میاں خدا بخش ولد بدرالدین ترکھان ساہنپالوی اور مولوی غلام رسول مخدوم چشتی نظامی امام مسجد چھپنی لک نے آپ کو غسل دیا۔ سفید لٹھے کا کفن پہنایا گیا۔ چوب دیار کا صندوق تیار کرکے اس میں داخل کئے گئے۔ عہد نامہ اور شجرہ شریف لکھ کر آپ کے سینہ پر کفن کے اندر رکھا گیا۔ اور دربار شریف لے جا کر جنازہ پڑھا گیا۔ مولوی حافظ منظور حسین سلیمانی نے جنازہ پڑھایا۔ مخلوق کا کافی ہجوم تھا۔ پھر درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے سامنے رکھ کر واپس ساہنپال شریف اپنی حویلی میں لے آئے۔ دوسری مرتبہ یہاں جنازہ پڑھا گیا جو میاں بہادر اگرویہ والا نے پڑھایا۔ پھر صندوق مبارک آپ کے حسب ارشاد جائے متعینہ پر دفن کیا گیا۔ مستری محمد نذیر اور مستری ولی محمد ترکھان ستارکوٹی نے قبر پختہ تعمیر کی۔

تاریخِ وفات

اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی۔ المقلب نوشاہِ ثالث کی وفات بروز یکشنبہ بوقت سوا نو بجے دن ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء ۱۰ پھاگن سمت ۲۰۲۱ ب۔ کو ہوئی۔ دوسرے روز سوموار کو عصر کے وقت اپنی حویلی کے صحن میں بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات دفن ہوئے رحمۃ اللہ علیہ وبرّد اللہ مضجعہٗ وجعل الجنۃ مثواہ۔

مرثیہ

بر وفات حسرت آیات امام العارفین جناب سیّد غلام مصطفےٰ صاحب
نوشاہی سجادہ نشین درگاہِ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز
بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات
از نتیجہ طبع

Marfat.com

جناب مولانا احمد حسین صاحب احمد قریشی قلعداری ایم ۔ اے اردو ایم ۔ اے فارسی ۔ ایم ۔ اے عربی ۔ ایم ۔ او ۔ ایل لیکچرار زمیندار کالج گجرات

دریغا حسرتا دورِ زمانہ — چہ دارد طرز ہائے جارحانہ
ز دنیا مے بُرد خورد و کلاں را — بعالم میخورد پیر و جواں را
بہ شفقت بر کسے وہمے ندارد — برحمت بر کسے رحمے ندارد
بخاک اندر فشاند دُرِّ شہوار — نہ بیند نا سزاؤ ہم سزاوار
بغم افگندہ زیں ہر چا سخن رفت — ازیں ہر فرد را رنج و محن رفت
کنوں از ما ربود آں تاجدارے — کہ بود اندر جہاں عالی وقارے
کہ در عالم امامِ عارفاں بود — تکلف برطرف قطبِ زماں بود
ز نسلِ حضرتِ نوشہ[1] گرامی — بہ بحرِ عشق[2] دُرِّ نیک نامی
بفرقش چترِ نوشاہی معلّے — شہنشاہِ سریرِ لی مع اللہ
جمال[3] آرائے روئے زندگانی — حیات[4] افزائے لطفِ کامرانی
بہ سیمائش ز نورِ اللہ[5] جلائے — سراسر مظہرِ حق[6] جاں فزائے
گرامی پاکذات[7] و نیک نامے — امین[8] رحمت و اعلیٰ مقامے
ز الطافِ محمد[9] شاہِ نامی — غلامِ مصطفیٰ سیّد گرامی
شہنشاہِ سریرِ پارسائی — بفرقش تاجِ فخر اولیائی
دریغا ناگہانی زیں جہاں رفت — ز رنج فرقتش آہ و فغاں رفت
وقارِ عالماں اندر جہاں بود — مقامِ عارفاں از وے عیاں بود
امیرِ کشورِ اسلامیاں رفت — امین پایۂ عرفانیاں رفت

---

[1] اشارہ بطرف حضرت نوشہ گنج بخش رح [2] اشارہ باسم سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق [3] اشارہ باسم سید حافظ جمال اللہ [4] اشارہ باسم سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی [5] اشارہ باسم سید حافظ نور اللہ [6] اشارہ باسم سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق [7] اشارہ باسم سید حافظ قل احمد پاکذات [8] اشارہ باسم محمد امین [9] اشارہ باسم سید حافظ محمد شاہ صاحب ۔ اشارہ بطرف تخلص و لقب اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ صاحب رح

Marfat.com

زدُنیا رفت لطفِ شادمانی — تباہ شد رونقِ عذب البیانی
نشانِ رونقِ بزمِ کہن رفت — زدنیا شاہدِ شیریں سخن رفت
بظاہر گرچہ مردِ پارسا بود — ولے بزمِ علومِ بے ریا بود
برفت ازدہر آہ قرآن خوانے — زدنیا رفت بس تفسیر دانے
حدیث مصطفیٰ را لطفِ ارشاد — بخواہد کرد با او ہر کسے یاد
برفت ازدہر ہم فقہ ومعانی — سیہ شد روزگارِ نکتہ دانی
نشاطِ رونقِ شعر وسخن رفت — زدنیا مایۂ بزمِ کہن رفت
نجابت از جہاں آہ رخت برداشت — فصاحت پایۂ حرمت بینداخت
سیاہ شد روزگارِ زندگانی — زفقدانِ مرادِ شادمانی
شرافت[1] را ازیں غم سرنگوں شد — بشارت[2] را دلے راحت فزوں شد
زفقدانِ چنیں غوثِ زمانہ — بجا باشد کہ گریم والہانہ
زآہم سینۂ گردوں فگارم — قیامت برسرِ دوراں گمارم
ولے جز صبر ما را چارۂ نے — اگرچہ دردرا زیں یارائے نے
بدرگاہِ خدا ایں عرض دارم — برآرم از دل محزوں غبارم

خدا بر مرقدش رحمت کناناد
ازاں پس ماندگاں راحت دہاناد

شریف احمد شرافت مہربانم — بکرم محترم ہم یارِ جانم
چو پدرِ خویش اورا جانشیں باد — بخوبی ہائے خود نقشِ نگیں باد
بہ احمد ہر زماں دلدار باشد
بہارِ دوستی درکار باشد

(مارچ ۱۹۶۵ء)

---

[1] مراد از سید شریف احمد شرافت [2] مراد از سید بشیر احمد بشارت کہ در حیات اعلیٰ حضرت بجنت خرامیدہ بود۔ یعنی او را از وصالِ والد راحت افزوں شد ۱۲

Marfat.com

یادِ رفتگاں

حضرت شاہ غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالی کی وفات پر

از افکار

جناب مولانا صاحبزادہ نور محمد صاحب نصرت نوشاہی بی۔اے منشی
فاضل حکیم حاذق۔سجادہ نشین درگاہِ حضرت شاہ مرادؒ شرقپور شریف
ضلع شیخوپورہ۔سابق مدیر ہفت روزہ نصرت

لاہور

اُٹھ گیا آہ لوحِ ہستی سے
وہ کہ جس کا وجود بہتر تھا

جس کا اونچا رہا مقامِ نظر
جس پہ راضی خدائے برتر تھا

مصطفےٰؐ کا غلام تھا بالحق
حلقۂ اولیا کا سرور تھا

اُس کی ذاتِ سعید کا سایہ
فقر نوشاہیت میں خوشتر تھا

کتنی برکت تھی اس کے جینے سے
فیض گستر، غریب پرور تھا

نوشۂ گنج بخش کا پیارا
لالۂ گلشنِ مطہر تھا

علم و روحانیت کی دنیا میں
شمعِ عرفاں، چراغ، نور تھا

باپ رخصت ہوا شرافت کا
بجھ گیا قمقمہ ہدایت کا

وہ کہ تھا رونقِ سحر گاہی
وہ کہ شب زندہ دار رہتا تھا

اس کی صورت تھی پرتوِ رحمت
حق و ایماں کی بات کہتا تھا

دولت دیں ملی زمانے کو
اس کا دریائے فیض بہتا تھا

زندگی کی بہار کا ساماں
غم کو زندہ دلی سے سہتا تھا

عظمت خاندان تھی ذات اس کی
یادِ نصرتؔ رہے گی بات اس کی

Marfat.com

زیرِ مرقد وہ مرد سوتا ہے
جس پہ نازاں میری عقیدت ہے

اُس کی ملّت نواز عظمت سے
میرے ہر بال کو محبت ہے

ہجر و غم سے اداس چہرے ہیں
کھوئی کھوئی سی ہر مسرّت ہے

میں نے ہر پھول کی ادا دیکھی
نہ وہ نکہت ملی، نہ فرحت ہے

بُجھ گئے دیپ میرے سپنوں کے
دُور تک اک مہیب ظلمت ہے

چھوڑ دو مجھ کو میری حالت پہ
دوستو لٹ گئی مروّت ہے

میں ہوں اور شامِ غم کی تنہائی
اک مصیبت ہے اک مصیبت ہے

گہری یادوں میں کھو گئی دُنیا
ہائے بے نور ہو گئی دُنیا

رُک گئے موجِ فیض کے دھارے
آہ کیا ہو گیا مرے پیارے

چاند کی چاندنی نے رُخ پھیرا
جھلملاہٹ سے ہٹ گئے تارے

دشتِ کلفت میں حوصلے ٹوٹے
کچھ مسافر تھے راہ میں ہارے

بہہ گیا خونِ آرزوؤں کا
ہو گئے ہیں اداس نظارے

برسو۔ اشکوں کے بادلو برسو
دھرتی سوکھی ہے پیاس کے مارے

میرے زخموں کو نیند آنے دے
اے غمِ جاں نہ ڈال انگارے

مختصر زندگی کا سودا ہے
موت کے سامنے ہیں گہوارے

اب کہاں علم و فن کی باریکی
حشر تک یہ رہے گی تاریکی (۱۹ مارچ ۱۹۶۵ء)

قطعاتِ تاریخِ وفات

از قریشی احمد حسین صاحب پروفیسر زمیندار کالج گجرات

غلام مصطفےٰ نوشاہ نامی
کہ بود اندر جہاں مردِ یگانہ

ز بزمِ دوستاں چوں ناگہانی
بیکایک سوئے معبود شد روانہ

Marfat.com

بگوشم ہاتف غیبی ندا زد — بگو اندر کمالش والہانہ
بہ ہجری "شمع فضل دین" سالش — دگر نیکو سیر غوثِ زمانہ

۸۴ ۱۳ھ — ۶۵ ۱۹ء

منہ

غلامِ مصطفیٰ نیکو شعارے — ولی اللہ کامل اندریں باب
امامِ عارفان و شاہِ دوراں — زہے غوثِ زمانہ قطب پنجاب
زدُنیا سوئے عقبیٰ شد روانہ — پریشاں شد ازیں ہر شیخ و ہر شاب
برائے سال وصلِ او بنوشتم — برفت از دہر نوشاہی اقطاب

۸۴ ۱۳ھ

منہ

دریغا حسرتا صد آہ و وائے — زدنیا رفت آں گردوں لقائے
بعالم نوشۂ عالی نشاں بود — بہ پنہاں با الٰہی آشنائے
نوشتم سال وصلِ او بجالش — برفت از دہر نوشاہی قبائے

۸۴ ۱۳ھ

مادۂ تاریخ "وصال جاہِ اولیا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب"

۶۵ ۱۹ء

دیگر — "سیّدی غلام مصطفیٰ"

۸۴ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ

(از سیّد شرافت نوشاہی مؤلف رسالہ ہذا)

شاہِ شہاں قدوۂ زُہّادِ دین — خازنِ گنجینۂ حق الیقین
عالم و فاضل بعلومِ حدیث — مہدیٔ دَوران و صداقت گزین

Marfat.com

شمسِ ولایت قمرِ اولیاء — شیخِ هُدیٰ سالکِ راہِ یقین
واقفِ اسرارِ ازل نورِ حق — عمدۂ اقطاب شہِ سالکین
قطبِ زماں حضرتِ شاہ مصطفیٰ — نوشۂ ثالث لقبش بہترین
زینتِ سجادۂ شاہ گنج بخش — زیب دہِ مسندِ نوشاہِ دین
فیضِ کمالش بجہاں مشتہر — وصفِ جمالش بزماں خوشترین
کرد چو رحلت ز سرائے فنا — گشت بفردوسِ معلّٰے مکین
روزِ اَحَدْ ہژدہ[۱۸] ز شوّال بود — وقت ضحیٰ گشت بجنّت قرین
رحمتِ حق باد بروحش مدام — منزلِ او باد مقامِ امین
سالِ وصالش ز شرافت شنو — صاحبِ معراجِ بہشت برین

۸۴ — ۱۳ھ

منہ

عالی جناب قطبِ زماں مصطفیٰ ولی — از گنج بخش رض یافتہ او شانِ منتہی
فیضانِ او بسلسلۂ صوفیاں بس است — در خاندانِ حاجی نوشاہِ منجلی
زیں عالمِ فنا چو سفر کرد سوئے دوست — در جنّت النعیم شدہ شادماں جلی
از آستانِ غیب شرافت ندائے یافت — شاہِ سپید بخت ۔ بگو سالِ متقی

۸۴ — ۱۳ھ

دیگر ز سالِ ہجرت واں رض نقشِ لوحِ فیض — ہم سالِ عیسوی بشمر، غوث مہتدی

۸۴ — ۱۳ھ — ۶۵ — ۱۹ء

منہ

فخرِ دینِ شاہ مصطفیٰ اعظم — مظہرِ ذاتِ ایزدِ متعال
شد مرخص ازیں جہانِ فنا — سکّہ زن شد بملک جاہ و جلال
چوں شرافت بجست تاریخش — ہاتفِ غیب گفت سالِ وصال
کوکبِ نوشہ گنج بخش ۔ بگو — نیز ترحیل ۔ شیخ شمس جمال

۸۴ — ۱۳ھ — ۸۴ — ۱۳ھ

[۱۸] مراد یکشنبہ یعنی اتوار ۔ ۱۲

Marfat.com

منہ

چو حضرت غلامِ شہِ مصطفیٰ — ز دنیا رواں شد بہ دارالبقا
چو اندیشہ کردم بتاریخِ او — ہنر پیشہ نوشاہِ ثالث ۔ بگو

۶۵ — ۱۹ء

شرافت دگر سال کردہ قیاس — ز۔ نوشاہ ثالث محبت اساس

منہ

حضرتِ شاہ مصطفیٰ سیّد — در جہاں فیضِ عامِ او روشن
سالِ ترحیل دے شرافتؔ گفت — زینتِ آستانۂ گلشن

۸۴ — ۱۳ھ

۸۴ — ۱۳ھ

مادہ تاریخ "قمر فرخندہ طالع"

قطعہ تاریخ

علامہ دہر، فاضل کامل، حامی شریعت، واقف اسرار و رموز عرفان اعلیٰ حضرت
سید پیر غلام مصطفیٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ

از نتیجہ تخیّل

(جناب ماسٹر مشتاق احمد صاحب ہاشمی نوشہروی حال ساکن گجرات)

غلام مصطفیٰ آں نوشۂ ثالث ازیں دنیا — بہ بستہ رخت سوئے خلد واقف رازِ عرفانی
وجودِ شاں مبارک بود بر دنیا نظیرش نے — سخندان فاضلِ کامل بسیرت خوئے عثمانی
بزرگانش کشیدہ مے زجامِ غوث محی الدین — بنوشیدہ ہماں میخانۂ محبوب سبحانی
خرد گفتا بسالِ وصل ۔ آہ خورشید انور ۔ گو — شدہ خورشید در مغرب نہاں شد شمع نورانی
بجستم سالِ ترحیلش بگفتہ ۸۴ ہاتفم برخواں ۱۳ — سخنداں فاضلِ کملاء و آں محبوب سبحانی

۶۵ — ۱۹ء

سلہ اس مادہ تاریخ میں ایک عدد کم ہے۔ غالباً آہ کے الف کو ممدودہ بنا کر دو الف سمجھ کر دو عدد لئے ہیں ۱۲ شرافت

تاریخ وصال

اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ شاہ نوشاہی برخوداری ساہنپالی نوراللہ مرقدہٗ

از نتیجہ فکر

جناب مولانا صاحبزادہ سید ابوالکمال غلام رسول شاہ صاحب برقؔ نوشاہی ہاشمی بحرالعلومی سجادہ نشین ڈوگہ شریف ضلع گجرات

آہ غلامِ مصطفےٰ سلطانِ دیں — رفت ازما سوئے فردوسِ بریں
مظہرِ انوارِ برخوردار بود — آں بدیلِ اتقیا سردار بود
قطب و کامل کاملاں را مقتدا — مخزنِ اسرارِ حق بحرِ سخا
غوثِ عالم سیّد و روشن ضمیر — شیخ کامل بے مثال و بے نظیر

در وصالش برقؔ چوں فکرے نمود
گفت ہاتف گو۔ ولی مغفور بود

۱۳۸۴ھ

قطعہ تاریخ

از نتیجہ طبع جناب مولانا میر نذر علی صاحب دردؔ کاکوروی۔ کراچی

کیا کہوں شوّال کی اٹھارہ تھی — اٹھ گیا دنیا سے حق کا اک ولی
رحلتِ حضرت غلامِ مصطفےٰ — ہے مریدوں کے لئے وہ سانحا
ہے تلافی جس کی ممکن ہی نہیں — نوشہ حاجیؒ پیر کے تھے جانشین
دردؔ ہے ارشادِ ہاتف ذوالکرام — سالِ رحلت۔ خوش مکاں دارالسلام
اور یہ ہے سالِ رحلت بے مثال — قادری نوشاہی شیریں وصال ۱۳۸۴ھ
شکر حق ہیں ان کے فرزند ارجمند — حضرت سیّد شرافت ہوشمند
نام، رحلت کا ہے خود دیتا پتا — دردِ دل۔ سیّد غلامِ مصطفےٰ

۱۳۸۴ھ

شہ دصاحب نے یہاں سیّد کی بے مشدّد کے بیس اعداد شمار کئے ہیں، ۱۲

Marfat.com

قطعہ تاریخ

از فکر بلند جناب سیّد خورشید علی مہر تقوی جے پوری۔ کراچی ؎

نیک دل سیّد غلام مصطفےٰ والا حسب
دارِ فانی سے ہوئے راہی سوئے دارِ بقا

مہر سے رضوان نے ان کے سال رحلت کیلئے
آئے جنت میں غلام مصطفےٰ صاحب کہا

۱۹ر ۶۵

دیگر مصرعہ تاریخ

"عازمِ[1] جنت ہوئے سیّد غلام مصطفےٰ"

۱۹ء ۶۵ء

قطعہ تاریخ

از نتیجہ فکر ممتاز الشعراء جناب ابو الطاہر فدا حسین صاحب فداؔ
مدیر اعلیٰ ماہنامہ مہر و ماہ لاہور

؎

چل بسے سیّد غلام مصطفےٰ دنیا سے
داغِ فرقت وہ ہمیں دے گئے ہیں ناگاہ

ہوں بیاں ان کے کمالات و فضائل کیونکر
پاک سیرت تھے وہ قدسی صفت ذی جاہ

معتقد ان کے نہ ہوں کس لئے مغموم و حزیں
وہ دکھاتے تھے انہیں رشد و ہدایات کی راہ

اے فداؔ۔ قدسیوں نے ان کا سالِ وصل
کہا۔ شیخ العصر زبدۂ جہاں آہ۔

۱۳ھ ۸۴

---

[1] اس مصرعہ میں ایک عدد زیادہ ہے

۲۔ شرافت

خادمِ سیّد شرافت" کاتب میاں غلام علی قادری نوشاہی ٹھٹہ نیک"

Marfat.com

تصانیف

جناب سیّد شرافتؔ نوشاہی مدظلہ العالی

اذکارِ نوشاہیہ	قیمت -/۱/-	فیض القادریہ	قیمت -/۵۰/-
انوارِ نوشاہیہ	" -/۵۰/-	لطائف علمیہ	" -/۱/-
ارمغانِ امینیہ	" -/۵۰/-	کشف الحقائق	" ۲/۵/-
عملیاتِ شرافتؔ (حصہ اوّل)	" -/۱/-		

گنج الاسرار مصنفہ حضرت نوشہ گنج بخش رح مرتبہ سیّد شرافتؔ ۔۔۔ ۱

کنز الرحمت فارسی از مولوی محمد اشرف فاروقی ۔۔۔ ۲

کلیاتِ اشرف " " " مرتبہ سیّد شرافت ۔۔۔ ۳

لمعات التصوّف از سائیں فتح خاں ۔۔۔ ۱

گنجینہ قادری نوشاہی " " ۔۔۔ ۱

شریف التواریخ (زیر طبع)

یہ مبسوط کتاب ضخیم تین جلدوں پہ مشتمل ہے جو تقریباً چار ہزار صفحات کی ہوگی۔ اس کتاب کو جناب شرافتؔ صاحب نے سال ہا سال کی محنتِ شاقہ کے مرتب فرمایا ہے۔ اور اس جامع و مانع کتاب میں سلسلہ نوشاہیہ اور لاتعداد مشائخ نوشاہیہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب بلاشبہ اپنے موضوع پر پہلی تصنیف ہے اور حرفِ آخر بھی۔

الملتمس

ناظم:۔ مکتبہ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف ضلع گجرات (مغربی پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

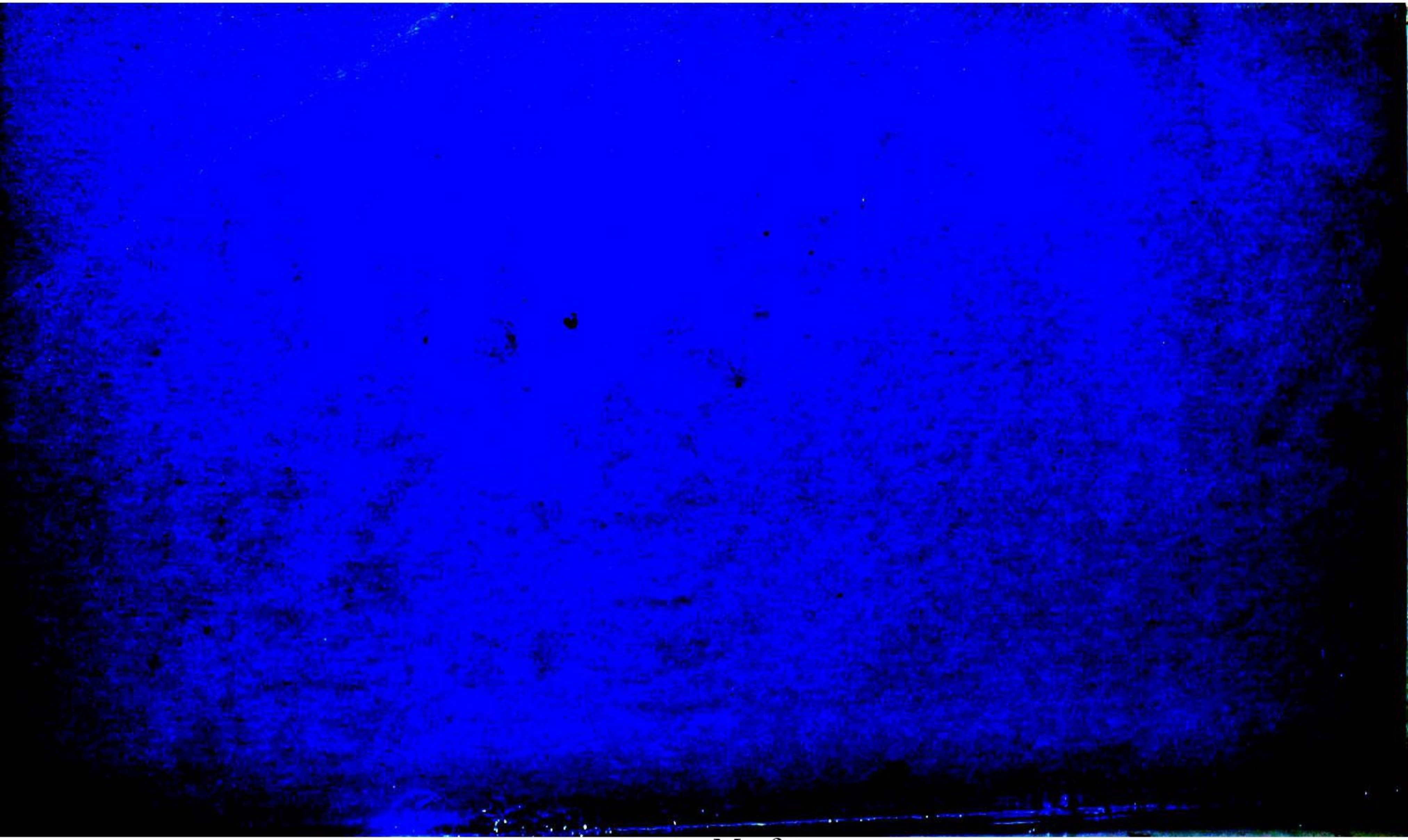

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

(سلسلۂ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۳)

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ؕ

یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ تاکہ اگر کوئی چاہے تو اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے

تحفہ برائے مولانا
محمد اقبال محمودی سلیم

گنج بخش قطبِ عالم شاہِ نوشہ مقتدا
ناقصاں را شیخ کامل، کاملاں را پیشوا

سید شرافت نوشاہی
۲۵ رمضان ۹۱ھ

انوارِ نوشاہیہ

یعنی

قدوۃ السالکین۔ عمدۃ العارفین سلطان العاشقین۔ برہان الواصلین۔ سرتاج اولیاء۔ سرحلقہ صفیا
شیخ الاسلام۔ مجدد اکبر حضرت حافظ سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز
بانیٔ سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ کے مختصر نقوشِ حیات

حُسنِ تبصرہ

حضرت مولینا سید ابوالظفر شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی برخورداری مدظلہ العالی مقیم
آستانہ عالیہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات

ناشر:- انجمن سادات نوشاہیہ گجرات (پاکستان)

قیمت ۶ر — انشا پریس لاہور — تعداد ایک ہزار

سالہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود
بایزیدؒ اندر خراساں یا اویسؒ اندر قرن

ایک نظر

زیرِ نظر کتابچہ میں وہ جواہر ریزے جمع ہیں جن کی قدر و قیمت مردانِ ہنرمند پر مخفی نہیں نقش باطن میں بھی ان کی قیمت اربابِ تصوف کے ہاں کہیں کم نہیں البتہ انہیں تنقیدی نظر سے یکسر خالی الذہن ہونے کی تو ہی دیا ہے مصنف ممدوح نے جس علمی و ادبی صنعت سے قلم اٹھایا ہے وہ بلا مبالغہ قابلِ داد بھی ہے اور لائقِ رشک بھی ہے، اگر اس کے تعارف پر بالاختصار بھی کچھ لکھا جائے تو بھی بیشمار صفحات درکار ہیں، بہرکیف صرف اتنا لکھ دینا ضروری ہے کہ فاضل مصنف کی کاوش اور محنت نے حقیقی اعتبار سے ہمارے سامنے فیوض و برکات کا ایک ایسا عمیق و وسیع چشمہ کھول دیا ہے جس سے تشنگانِ معرفت و ذوق کے ساتھ تا ابد لبریز ہوتے رہیں ———— حضرت سید شرافت کی تصانیف لامحدود ہیں، میرے خیال میں ایک سو کے قریب کتب ایسی ہیں جو مادیت کے لحاظ سے مسلمہ اور ضخامت کے لحاظ سے بھی کافی حجم پذیر ہیں، جن میں زیادہ تر فلسفہ، تاریخ، ادب اور نظم و نثر پر مشتمل ہیں۔ مگر گردشِ ایام کا یہ عالم ہے کہ وہ سب کی سب غیر مطبوعہ ہیں، اور کوئی فرد بھی ایسا نہیں تھا۔ جو انہیں نشر کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ آپ ملت کے ان برگزیدہ افراد میں سے ایک ہیں جن پر ملک کے ذرہ ذرہ کو بجا طور پر ناز ہے جس کو مذہب و ملت کا کچھ احساس ہو۔ ایسے لوگ موجودہ فضا میں ڈھونڈنے سے کم ملتے ہیں خدا کا شکر ہے کہ ابتدائے عالم سے ہی خدماتِ ملت آپ کا حقیقی نصب العین رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ شب و روز علمی و ادبی شغف میں محو رہتے ہیں، آپ کی ذاتِ گرامی ہماری خوشی کو اور دو چند کر دیتی ہے کہ آپ ہمارے خاندان کے ایک جلیل القدر عالم باعمل اور صفات کے لحاظ سے زندہ جاوید مخلوق و مخلص ہونے کے علاوہ کلی طور پر خدمتِ اسلام کی خاطر سرگرمِ عمل ہیں۔

دعا ہے کہ مستجاب الدعوات آپ کی اس تصنیف سے ہر کس و ناکس کو مستفیض اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے لئے بجائے خود یہی خدمت صلۂ آخرت ہو اور روزِ کل کو میدانِ حشر میں اپنے اسلاف سے بلند چہرہ سرخرو اور شاد دکھائی دیں اور تا دمِ زیست بقیدِ حیات خدا آپ سے اور زیادہ فیض یاب ہوتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ ان کی مداح و معترف ہو غرضیکہ ہر پہلو میں ان کی زندگی اس طریق پر نشو و نما پائے اور ہم انہیں جب بھی دیکھیں شاداں و فرحاں نظر آئیں۔

چمنے کہ تا قیامت گلِ او بہار بادا!

ترقیپور شریف
۲۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۲ھ

بندہ احقر
نوبت نوشاہی غفراللہ لہ

فہرست اوّل

	صفحہ		صفحہ
مقدمہ	۷	عطائے خلافت کبریٰ	۱۴
تبلیغ کے طریقے	۷	تقرر نوشہرہ	۱۴
طریقہ صوفیہ کی خصوصیت	۸	پیشگویاں	۱۵
حضرت نوشہ گنج بخشؒ	۱۰	عبادت وریاضت	۱۵
نام ولقب	۱۰	اخلاق وعادات	۱۶
ابتدائی حالات	۱۰	نوشہ کا لقب عطا ہونا	۱۶
تاریخ ولادت	۱۱	گنج بخش کی وجہ تسمیہ	۱۷
تعلیم	۱۲	صدائے فیضِ عام	۱۷
کشفِ علوم	۱۲	کمالاتِ عالیہ	۱۸
بیعتِ طریقت	۱۲	مقاماتِ متعالیہ	۱۸
جذب وسلوک	۱۲	خوارق وکرامات	۱۹

	صفحہ
دو لاکھ آدمیوں کو مسلمان کرنا	۱۹
ایک جوگی کا مشرف باسلام ہونا	۲۰
سلاطین سوریہ ومغلیہ کی امداد کرنا	۲۱
دوسرے ملکوں میں اسلامی تبلیغ	۲۱
شاہجہاں کو غرق سے بچانا	۲۲
فتح قندھار کی دعا	۲۲
لنگر کے واسطے جاگیر	۲۳
تصانیف	۲۴
ارشادات	۲۵
تبرکات	۲۶
اولادِ کرام	۲۶
خلفائے عظام	۲۷
وفات	۲۹
مدفن پاک	۲۹
قطعہ تاریخ	۳۰
انتقال مزارات	۳۰
خاتمہ	۳۱

Marfat.com

فہرست ثانی

وہ مضامین جو ضمناً یا حاشیہ پر درج ہیں!

شجرہ نسب حضرت نوشہ صاحبؒ (حاشیہ پر) صفحہ ۲۲ کرامت نوشاہی اور معجزہ نبوی کی مطابقت حاشیہ پر صفحہ ۲۴

سید ابراہیم عون قطب شاہ علوی رح ۱۰ سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہیؒ ۲۶

سید نعمان علی محسن علویؒ ۱۱ سید محمد ہاشم دریا دل نوشاہیؒ ۲۷

سید محمود شاہ پیر جالب علویؒ ۱۱ مؤلف کا نسب نامہ حاشیہ پر ۲۷

سید شمس الدین سنگی شہید علویؒ ۱۱ سیدہ سائرہ خاتون نوشاہیؒ ۲۷

حاجی سید علاؤالدین حسین غازی علویؒ ۱۱ انجمن خاندان نوشاہیہ ۳۱

سلسلۂ طریقت حضرت نوشہ صاحبؒ (حاشیہ پر) ۱۳

Marfat.com

تقریظ

از قلم جناب شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی ساکن لوڑھکی ضلع گوجرانوالہ

خلیفہ حضرت سید شرافت صاحب نوشاہی مولف کتاب ہذا

حضرت پیر شرافت صاحب کامل مرد الٰہی
جس دی ہے تصنیف مبارک انوار نوشاہی

پڑھنے والا لطف اٹھاوے چکھے وصل نوالا
میں جہیاں دا رہبر جانو ایہہ انوار رسالہ

صوفی سالک عابد زاہد رمز نرالی پاون
عشق محبت پاون جیہڑے اسنوں پڑھن پڑھاون

سچے گوہر سمجھن اس نوں عارف لوک تمامی
مرحبا لکھ وار پکارن واہ انوار گرامی

بحرہ عشق حقیقی والا میں بھی ایتھوں پایا
لکھ مبارک پیر شرافت جس ایہہ چانن لایا

سب مومن رل پڑھو پڑھاؤ ہووے فضل الٰہی
قسم خدا دی پڑھنے والا پاوے قلب صفائی

حضرت نوشہ صاحب سندے خوب حوال لکھائے
بیشک پڑھنے والا صاحب عشق حقیقی پائے

دین دنی دا سہرا یار وہاوی نوشہ میرا
کُل ولیاں لکھیں جس دا مولا کیتا شان مچیرا

سچے لال جواہر موتی حرف اُہدے نورانی
مخفی راز کھلن سب شاہد ہوئے فضل ربانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مقدمہ

خداوند ذوالجلال نے اپنے کلام بمثال میں ارشاد فرمایا ہے وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی چاہیئے کہ تم میں ایک ایسی جماعت موجود رہے جو لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دے اور اچھے کاموں کا حکم کیے اور برائیوں سے روکے

تبلیغ کے طریقے

اس کی تعمیل اہل اسلام نے بالعموم تین طرح پر کی۔

۱۔ علمائے ظاہر نے زبانی تقریروں اور قلمی تحریروں اور مناظروں سے تبلیغ فرمائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلائل حقہ واضح ہو گئے اور فرقہائے باطلہ کے دلائل ٹوٹ گئے اور وہ خاموش ہو گئے جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔

۲۔ ارباب حکومت نے سیف و سنان یعنی جہاد سے تبلیغ کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر اقوام نے اسلامی سلطنت و قوانین کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور بعد میں اہل اسلام کے اخلاق اور اسلام کی تعلیمات

Marfat.com

سے متاثر ہو کر حلقہ اسلام میں داخل ہوئیں۔

۳۔ علمائے باطن یعنی صوفیائے کرام اہل اللہ نے تصرفاتِ قویہ و انجذابِ قلبیہ سے تبلیغ کی، لوگوں کو ایمان کی حقیقت سے آشنا کیا، اور ان کے دلوں کو نورِ اسلام سے منور کیا، کافروں کو مومن کامل اور مومنوں کو اولیاء اللہ بنایا۔

طریقۂ صوفیہ کی خصوصیّت

موخر الذکر تبلیغی طریقہ سب سے زیادہ موثر اور مفید ثابت ہوا، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست قلوب سے ہے، جو لوگ صوفیہ کے ذریعہ داخل اسلام ہوئے، وہ مرتبۂ ایمان کے درجاتِ علیٰ یعنی اطمینان، احسان سے بہرہ یاب ہوئے۔ یہ طریقہ اُسوۂ حسنہ نبویہ کے عین مطابق تھا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشادِ الٰہی ہے۔ یُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ، یعنی حضور پہلے لوگوں کا تزکیہ نفس کرتے ہیں، اور پھر کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بعینہٖ اسی طرح صوفیہ نے توجہ باطنی سے کافروں کو مسلمان بنایا، فاسقوں کو صالح اور چوروں کو قطب بنایا، ایسے ہی اولیاء اللہ کے متعلق ارشادِ نبوی ہے اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عِبَادًا اِذَا نَظَرُوْا اِلٰى عِبَادِهٖ اَلْبَسُوْهُمْ لِبَاسَ السَّعَادَةِ، یعنی خدا تعالیٰ کے کئی ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اس کے بندوں کی طرف توجہ کر دیں، تو ان کو سعادت کا لباس پہنا دیں۔ اسلامی تاریخ کے بہ نظر غائر مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ترویج و تشہیر اسلام مسلمان بادشاہوں

Marfat.com

سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ایسے پاک بندوں کی مساعی جمیلہ کی مرہون منت ہی ہے جن کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور اپنے اعمال و افعال سے اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں بسر ہوئیں۔ آج اگر اسلامی عروج و ترقی کی تاریخ صحیح طور پر تحریر کی جائے تو وہ اولیاء اللہ کی اسلام کی نشر و تبلیغ کے سلسلے میں سعی و کوشش کی تاریخ ہوگی جس میں مسلمان فاتحین اور شہنشاہوں کا نام ضمناً درج ہوگا۔

موجودہ مادہ پرستی کی روح فرسا تاریکیوں سے انسانیت کو باہر نکالنے کیلئے ضروری ہے کہ اسے روحانیت کی جان پرور روشنی سے آشنا کیا جائے۔ اس اعلیٰ مقصد کے حصول کیلئے دنیا کو اولیاء اللہ کے سوانح حیات اور تعلیمات سے روشناس کرنا ضروری ہے۔ ان بزرگان دین کی مقدس زندگیاں اسلامی اخلاق کا مکمل نمونہ تھیں یہی وہ پاک ہستیاں ہیں جنہوں نے کفر و ضلالت میں بھٹکتے ہوئے لاتعداد انسانوں کو رشد و ہدایت کی روشن شاہراہ کی طرف رہنمائی کی۔

یہ سادہ مختصر سی کوشش ہے ایسی ہی ایک برگزیدہ شخصیت ایک جلیل القدر ہستی، مخزن اسرار توحید، مظہر انوار تجرید، برہان الاتقیاء، سلطان الاصفیاء، وارث الانبیاء، غالب اللہ ولیاء، قطب الاقطاب، فرد الاحباب حضرت حافظ سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز کے سوانح حیات پیش کرنے کی جن کی تمام تر حیات مقدس اسلامی تعلیمات کا روشن نمونہ رہی، اور جس کے نور سے لاکھوں گم کردہ راہ کسب فیضیاب کرتے ہوئے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر سکے، اور فسق و عصیاں کے تعر عمیق سے نکل کر ولایت کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔

سید شرافت نوشاہی

ساہنپال شریف ۱۴ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ

Marfat.com

حضرت نوشہ گنج بخشؒ

نام ولقب

آپ کا اسم گرامی حاجی محمد کنیت سامی ابوہاشم، لقب نوشہ، خطاب گنج بخش۔ مجدد اکبر، بھوپورے والا تھا۔

آپ سادات علوی[1] عباسی کے روشن چراغ تھے،

ابتدائی حالات

آپ کے اجدادِ عالی نہاد میں سب سے پہلے حضرت سید عون قطب شاہ علوی بغداد شریف سے بحکم حضرت غوث الاعظمؒ تبلیغ اسلام کے واسطے ہندوستان وارد ہوئے اور کئی راجپوت اقوام نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا عرب اور ہند کی تاریخیں ان کے تبلیغی کارناموں سے روشناس کرتی ہیں۔

---

[1] آپ کے والد بزرگوار کا نام حاجی الحرمین الشریفین سید علاء الدین حسین غازی الملقب بہ علی غازی صاحب تھا بن سید شمس الدین سنگی شہید بن سید جلال الدین محمد بن سید عبداللہ ذاکر ہو بن سید شاہ محمد المعروف شاہنشاہ بن سید گل محمد بن سید معز الدین بن سید عبدالصمد بن سید عطاء اللہ بن سید عبدالاول بن سید محمود شاہ المعروف پیر حلب بن سید کمال الدین احمد شاہ بن جلال الدین سلطان نیا ہ بن سید محمد شاہ بخمند بن سید سعید الدین سکندر شاہ انور بن سید برہان الدین بہتر بن سید جلال الدین گوہر علی بن سید عز الدین عزت بن سید جمال الدین اسحاق بن سید عبدالحق بن سید علاء الدین علی محسن بن سید عبدالعلی ابراہیم عون قطب ثانی بغدادی بن سید علی قاسم بن سید حمزہ ثانی بن سید طیار بن سید قاسم بن سید علی بن سید جعفر بن ابو القاسم حمزہ اکبر بن سید ابوالعباس حسن بن سید عبداللہ مدنی بن امام ابوالفضل عباس علمدار شہید کربلا بن حضرت سید الشہداء امام ابوالحسن علی المرتضیٰ۔ خلاصۃ الانساب وغیرہ

ان کے بیٹے سید زمان علی محسن ؒ نے مجاہدانہ رنگ میں تبلیغی فرائض انجام دیئے' اور علاقہ دوابہ جج میں کرانہ پہاڑی کو اپنے مسکن و موطن کے لئے انتخاب کیا[1]۔

ان کے بعد دسویں پشت میں سید محمود شاہ المعروف پیر جالب ؒ نے ہنگامہ مشیخت گرم کیا' اور بیشمار مخلوق کو گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لگایا' یہ اپنے زمانہ کے کبار مشائخ سے تھے' یورپین مؤرخوں میں سے سر ایے۔ راس نے اپنی کتاب ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے' ان کا مزار رام دیانہ ضلع سرگودھا میں ہے'

ان کے بعد نویں پشت میں سید شمس الدین سنگی شہید ؒ عالی قدر مجاہد تھے' طوائف الملوکی کے زمانہ میں مخالفین اسلام سے برسرپیکار رہتے' آخر دشمنوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کیا۔

ان کے بیٹے حاجی الحرمین سید علاؤ الدین حسین غازی ؒ نے سات حج کئے اور اکثر مرتبہ جہاد میں بھی شرکت کی بیشمار مخلوق کو اپنے باطنی فیض سے نوازا' ان کا مزار "مہربام" حاجی غازی صاحب "گھکانوالی ضلع گجرات میں ہے[2]

تاریخ ولادت

حضرت نوشہ صاحب ؒ کی ولادت باسعادت بروز سوم واریکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ / ۱۵۵۲ء میں بعہد سلطان سلیم شاہ بن شیر شاہ سوری بمقام گھکانوالی ہوئی[3]

---

[1] زاد الاخوان۔ باب الاخوان ۱۲ [2] اس خاندان کے تمام بزرگوں کے مفصل حالات کیلئے تاریخ عباسی مرتبہ مصنف رسالہ ہذا مطالعہ فرمائیں ۱۲۔ [3] خاندانی مخطوطات ۔ مشرافت

تعلیم

آپ نے موضع جاگو تارڑاں تحصیل بچھالیہ میں حضرت حافظ قائم الدین صاحب قاری حنفی رح اور بقول حافظ بڑھا صاحب رح سے تعلیم ظاہری پائی، قرآن مجید حفظ کیا، علوم منقول و معقول سے فارغ التحصیل ہوئے [1]

کشفِ عُلوم

زمانہ تعلیم میں آپ کو دو ملائکہ نوری خواب میں ملے انھوں نے آپ کو مخارج حروف بتلائے اور آپکے دہن مبارک میں انگلیاں لگائیں اس سے آپ پر علوم لدنی کے دروازے کھل گئے، اور عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ نقد وقت ہوا، اور قال سے حال پر پہنچے [2]

بیعتِ طریقت

آپ نے پہلے اپنے سلسلہ آبائیہ میں اپنے والد ماجدؒ سے طریقہ سلوک حاصل کیا، اور سلسلہ قادریہ قطبیہ میں مجاز ہوئے [3]

---

[1] ثاقب المناقب تحقیقاتِ چشتی [2] رسالہ احمد بیگ ہوری [3] ثاقب المناقب عنایت

Marfat.com

پھر بیعتِ تحکیم و عزیمت متبول در گلہ بیمان حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمۃ سے کی [1]

جذب و سُلوک

حضرت سخی بادشاہ کی تطرفین اثر سے آپ پر حالت جذب و سُکر طاری ہوئی، تین ماہ تک اسی حالت میں محو و بیخود رہے، دنیا و مافیہا سے کوئی خبر نہ تھی، اس کے بعد پیر روشن ضمیر نے توجہ فرمائی، تو آپ کی حالت صحو میں تبدیل ہوئی، اسی محویت میں تمام مقاماتِ سلوک پر عبور ہو گیا،

---

[1] سلسلہ طریقت یہ ہے کہ حضرت سخی بادشاہ مرید مجمع البحرین شاہ معروف خوشابی کے، وہ مرید مخدوم سید مبارک حقانی اوچی کے، وہ مرید اپنے والد مخدوم سید محمد غوث اوچی کے، وہ مرید اپنے والد سید شمس الدین اعظم جلبی کے، وہ مرید اپنے والد سید ابو عبداللہ سید میر گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد سید ابو الحسن علی گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد سید ابو البرکات محمود گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد سید ابو العباس احمد گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد سید صفی الدین صفوی گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد سید سیف الدین عبدالوہاب گیلانی کے، وہ مرید اپنے والد غوث الثقلین قطب الاتقیاء حضرت سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی کے، وہ مرید شیخ ابو سعید مخرمی کے، وہ مرید شیخ ابو الحسن علی ہنکاری کے، وہ مرید شیخ ابو الفرح یوسف طرطوسی کے، وہ مرید شیخ ابو الفضل عبدالواحد تمیمی کے، وہ مرید شیخ ابو بکر دلف شبلی کے، وہ مرید سید الطائفہ شیخ امام ابو القاسم جنید بغدادی کے، وہ مرید اپنے ماموں شیخ ابو الحسن سری سقطی کے، وہ مرید شیخ ابو المحفوظ معروف کرخی کے، وہ مرید شیخ ابو محفوظ طائی کے، وہ مرید شیخ ابو محمد حبیب عجمی کے، وہ مرید شیخ امام خواجہ ابو سعید حسن بصری کے، وہ مرید اسد اللہ الغالب حضرت امام ابو الحسن علی المرتضیٰ کے، وہ مرید سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضوان اللہ علیہم (۱۲)

Marfat.com

اور واصل الی اللہ حاصل ہو گیا [1]

عطائے خلافتِ کبریٰ

پھر حضرت سخی بادشاہ رح نے آپ کو خلافتِ کبریٰ عطا فرمائی' اور باطن میں مجلس محمدی میں حاضر کیا' جہاں چہار یار ظاہری اور چہار یار باطنی' اور چودہ خاندانوں کے مشائخ کے ارواح حاضر تھے' سب نے آپ کو اپنے اپنے سلسلہ کا فیض عطا کیا' یہی وجہ ہے کہ جو شخص نوشاہی سلسلہ میں داخل ہو کر ریاضت و مجاہدہ کرتا ہے' وہ جلد فیضیاب ہوتا ہے ؎

آنجا کہ زاہداں بہزار اربعین رسند مستِ شرابِ عشق بیک آہ میرسد [2]

تقرر نوشہرہ

آپ نے بحکم حضرت سخی بادشاہ رح دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر موضع نوشہرہ تارڑاں میں جو بعد میں سامبیال شریف کے نام سے موسوم ہوا' اقامت اختیار فرمائی' اور حضرت پیر روشن ضمیر نے بحکم حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت دی کہ یہ دیار آپ کو اور آپ کی اولاد کو اور مریدوں کو قیامت تک کیلئے سپرد کی گئی ہے' اور آپ کا سلسلہ ارشاد یہاں جاری رہے گا ! [3]

---

[1] رسالہ احمد بیگ [2] رسالہ احمد بیگ ۔ مناقبات نوشاہیہ ۔ سرّ مکتوم ۔
[3] تذکرہ نوشاہیہ ۔ شرافت

پیش گوئیاں

حضور اس آخری زمانہ میں خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور حجۃ اللہ تھے، آپ کے متعلق بہت بزرگوں نے پیش گوئیاں فرمائی ہیں، جو کتب مشائخ میں مذکور ہیں، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام[1]، اور حضرت غوث الاعظم رح[2]، اور حضرت سید مبارک حقانی رح[3] اور حضرت شاہ معروف خوشابی[4]۔ اور حضرت شیخ شاہ سلیمان نوری رح[5] اور حضرت حاجی سید علاؤ الدین حسین غازی رح[6] اور حضرت سید رحیم الدین علوی[7] نے آپ کی ولادت سے پہلے، اور حضرت شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی قطب مکہ رح[8] نے آپ کے ظہور سے پہلے آپ کے وجود مسعود کی بشارتیں دیں

عبادت و ریاضت

آپ ریاضت و مجاہدہ میں سرگرم رہتے، مدت العمر صائم الدہر و قائم اللیل رہے، اشغال اور اورادِ قادریہ پر مواظبت رکھتے، ذکر جہر، نفی اثبات، ذکر اسم ذات، ذکر سہ پایہ، ذکر حبس، شغل محمود، شغل نفیر سلطان الاذکار، پاس انفاس، تصور شیخ پر حضور کا عمل تھا، اور اپنے درویشوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا ارشاد فرماتے تھے۔

---

[1] نفس العشق [2] مناقبات نوشاہیہ [3] خزینۃ الاصفیا جلد اول [4] ثواقب المناقب [5] کنز الرحمت [6] [7] رسالہ احمدیہ [8] گنج الاسرار۔ شرافت

اخلاق وعادات

آپ اخلاق محمدی کا مجسم نمونہ تھے غریبوں مسکینوں سے محبت کرتے سلام دینے میں سبقت فرماتے سائلوں کو دروازے سے خالی نہ لوٹاتے ہر حاجتمند کی حاجت روائی کرتے مہمانوں کی خدمت خود بنفس نفیس کرتے مسافروں کے واسطے لنگر جاری رہتا علم دوست تھے اکثر اوقات استغراق اور توجہ الی اللہ میں گذار دیتے [1]

نوشہ کا لقب عطا ہونا

آپ نے بحکم حدیث شریف مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھَرَتْ لَہٗ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ اِلٰی لِسَانِہٖ یعنی جو شخص خلوص نیت سے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری ہو کر زبان سے ظاہر ہوتے ہیں ایک جنگل میں پرانے کنوئیں کے اندر چلہ کیا وہاں آپ کو نوشہ کا لقب عطا ہوا اور ہاتف غیبی نے آپ کو نوشہ نوشہ کہہ کر پکارا، جن انس چرند و پرند ہر کہ و مہ نے آپ کو نوشہ پکارنا شروع کیا درختوں کے پتوں اور فضا سے صدائے نوشہ نوشہ گونج اٹھی اور آپ کی نوشاہت کا لقب

---

[1] رسالہ احمد بیگ لاہوری - شرافت

Marfat.com

عالمِ عُلوی وسفلی میں بجایا گیا ۔

صاحب مجمع الاسرار نے لکھا ہے۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو نوشہ کا لقب نوازش کیا، "نوشاہت" سے مراد مقام محبوبیت کبریٰ ہے یعنی جس طرح براتیوں میں مجازی نوشہ (دولھا) فضیلت رکھتا ہے اسی طرح جماعت اولیاء اللہ میں آپ حقیقی نوشہ ہیں اور فضیلت کلی رکھتے ہیں ۔

گنج بخش کی وجہ تسمیہ

خداوند کریم عزاسمہ نے آپ کو خزائن ملک و ملکوت سپرد فرمائے، تمام حاجتمندوں کی ظاہری و باطنی حاجتیں آپ کی درگاہ سے پوری ہونے لگیں، اور پورے پورے اسم الٰہی وَھَّابُ کے مظہر بن گئے تو مخلوق نے آپ کو گنج بخش کہنا شروع کیا،

کتاب منتخاب اولیا میں ہے کہ حضرت یحییٰ بادشاہ رو نے آپ کو یہ خطاب عطا فرمایا تھا کوئی شخص آپ کے دروازہ سے خالی نہ جاتا تھا۔

صدائے فیضِ عام

تحائف قادریہ میں لکھا ہے۔ کہ پہر دن چڑھے تک آپ کی صدائے عام ہوتی رہی

لہ تذکرہ نوشاہیہ ۱۲ شرافت

Marfat.com

شخص کو تزکیہ باطنی کی ضرورت ہو، جو عشقِ حقیقی کا طالب ہو، جو خدا سے واصل ہونا چاہتا ہو، وہ آئے اور استفیض ہو جائے، صاحب کنز الرحمۃ نے ملائکہ کی زبان سے آپ کی نسبت کہا ہے

پُر از عشق دربارِ نو شاہ ہست کہ صباغ مِن صبغۃ اللہ ہست

کمالاتِ عالیہ

آپ کی ذات میں بوراثتِ محمدی وہ تمام کمالات موجود تھے، جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں بدرجہ اتم موجود تھے، کیونکہ آپ ظاہر و باطن، قول و فعل و حال میں سنّت نبوی کے پورے پورے متبع، اور شریعت مصطفوی کے بجدِ کمال پابند تھے آپکا ارشاد ہے

طریقۂ نبوی طریق من ست سوئے شرع رفتن رہِ روشن ست

کنز الرحمۃ

مقالاتِ متعالیہ

مورخین و مصنفین نے آپکے حالات میں بتصریح لکھا ہے۔ کہ آپ کو مقام نوشاہت، مقام گنج بخش، مقام وراثت الانبیاء، مقام مجددیت کبریٰ، مقام فردیت، مقام صدیقیت، مقام امامت، مقام غوثیت، مقام قطبیت، مقام طہارت وغیرہ حاصل تھے، ہر ایک کی تفصیل کے واسطے دفتر درکار ہیں، نوشاہیت کا مرتبہ گویا تمام مراتب کا جامع ہے[1]

[1] ان مقامات کی پوری تفصیل میری کتاب شریف التواریخ جلد اول مرسوم بتاریخ ہو تطلب میں ملاحظہ فرمائیں۔ شراف

Marfat.com

خوارق وکرامات

آپ سے خوارق وکرامات کا ظہور بکثرت ہوتا تھا، چونکہ آپ نائب وارث حضرت غوثِ اعظم تھے، اس لئے متواتر آپ سے کرامتیں ظاہر ہوتی تھیں، احیائے موتیٰ، امانتِ احیاء، طی زماں، طی زمین، قبض ارض، تصرف فی الاشباح، تصرف فی الاکوان، تصرف فی الاجسام، تصرف فی القضا، کشف کونی والٰہی، اجلائے قلوب، مژدہ عطائے اولاد، توسیع رزق، التفاتِ توجہ، وجدِ ذوق کا ہونا، مرتبہ ولایت کو پہنچا دینا، غرضیکہ تمام اقسام کرامات آپ کی نظر کا ادنیٰ کرشمہ تھا [1]

دو لاکھ آدمیوں کا مسلمان ہونا

آپ نے روحانی توجہات سے اسلامی خدمات کو بحد کمال انجام دیا، بے شمار مخلوق آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر کفر سے تائب ہو کر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئی۔ آپ کی اسلامی تبلیغ کا اعتراف یوروپین مورخوں نے بھی کیا ہے،

چنانچہ پروفیسر ٹامس آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں ایک فرانسیسی مستشرق کی کتاب خطبات گارسن دی تاسی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہندوستان میں کوئی باقاعدہ اسلامی تبلیغی

---

[1] تذکرہ نوشاہیہ۔ کنز الرحمت ۱۲ شرافت

سوسائٹی تو نہیں جس کا کوئی مرکز یا انتظام ہو' البتہ انفرادی طور پر بعض لوگوں نے تبلیغی خدمات انجام دی ہیں چنانچہ اسلام کے ایک محترم بزرگ حاجی محمد کی کوششوں سے دو لاکھ آدمی حلقہ اسلام میں داخل ہوئے

ایک جوگی کا مشرف باسلام ہونا

منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک ہندو جوگی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اپنے کمالات کا تذکرہ چھیڑا' کہنے لگا کہ آپ گاؤں سے باہر چل کر میری کرامات کا ملاحظہ کریں' آپ باہر تشریف لے گئے' وہ جوگی کسی جھاڑی کے پیچھے سے ہو کر باہر آیا' تو ایک خوبصورت بچے کی صورت پر تھا' سامنے آکر سلام کیا' پھر پردہ سے ہو کر آیا تو تیس سالہ نوجوان تھا' پھر اصلی صورت پر ہو گیا' اور عرض کیا کہ میں نے بارہ بارہ سال کی تین تین چلہ کشیاں کی ہیں' اور تین جوگ حاصل کئے ہیں اور یہ مرتبہ پایا ہے کہ ان حالتوں میں اپنی شکل تبدیل کر سکتا ہوں' حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے اپنی تمام عمر ضائع کر دی ہے اگر صورت کا تبدیل ہونا سیکھا تو کیا ہوا' آؤ ہمارے ساتھ عشق الٰہی کا تماشا کرو' آپ دریا پر پہنچے تو دریا کی طرف منہ کر کے ھُوْ کا نعرہ لگایا' اسی وقت تمام پانی سے اور تمام نباتات اور زمین و آسمان و شجر و حجر اور مخلوق سے ھُوْ کی صدا گونجنے لگی' اور تمام اشیاء سے ذکر الٰہی جاری ہو گیا' جس کو سب حاضرین نے بگوش ظاہر سنا' یہ تصرف دیکھ کر وہ جوگی کفر سے تائب ہوا اور اسلام قبول کیا' اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے کمال اولیاء اللہ

سے ہوگیا۔[1] وہ جو کی کثیر التعداد لوگوں کا رہنما تھا' جب وہ مسلمان ہوا، تو اس کے ہزاروں معتقدین و پیروک بھی اسلام میں داخل ہوئے

سلاطین سوریہ و معتلیہ کی امداد کرنا

آپ نے سلیم شاہ سوری' عادل شاہ' ہمایوں' اکبر' جہانگیر' شاہجہان کا زمانہ پایا' اپنے شہنشاہان اسلام کو ہر طرح سے روحانی امداد عطا فرمائی' اور فتوحاتِ اسلامی میں معاونت کی[2]

دوسرے ملکوں میں اسلامی تبلیغ

آپ نے ہندوستان کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی اپنے خلفاء کے ذریعہ تبلیغ کا فرض انجام دیا چنانچہ افغانستان میں خواجہ سید محمد نفیس دہلی رح کو' اور قندھار میں سید شاہ محمد رح کو' اور کشمیر میں حافظ طاہر رح کو' اور علاقہ پوٹھوہار میں شاہ فتاح دیوان' اور سید شاہ محمد شہید بتاسی رح وغیرہ کو مناصب قطبیت عطا فرما کر بھیجا' اور ہر ایک کے وجود سے ہزاروں لوگ دائرہ ضلالت سے نکل کر حلقہ اسلام میں داخل ہوئے' اور ترویج خاندان قادریہ نوشاہیہ ظہور میں آئی[3]

---

[1] تحائف قدسیہ ۱ [2] - [3] تذکرہ نوشاہیہ' ثواقب المناقب' کنز الرحمت۔ شرافت

Marfat.com

شاہجہاں کو غرق سے بچانا

ایک مرتبہ شاہجہاں بادشاہ کشمیر کی سیر کو گیا ہوا تھا، ایک دن امرا کی معیت میں کشتی پر دریا کی سیر میں مشغول تھا، کہ اچانک کشتی گرداب میں پڑ گئی اور ڈوبنے لگی، سب لوگ زندگی سے مایوس ہو گئے، بادشاہ نے بحکم حدیث شریف اَعِینُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہ کا نعرہ لگایا، اس وقت بامر حق تعالیٰ حضرت نوشہ صاحب غیبی طور پر وہاں امداد کو پہنچے، اور کشتی کو سہارا دے کر صحیح سلامت کنارے لگایا اور غائب ہو گئے، [1]

فتح قندھار کی دعا

منقول ہے کہ شاہجہاں بادشاہ نے قندھار کی تسخیر کے لئے پہلے شہزادہ دارا شکوہ کو لشکر دے کر بھیجا، وہ ناکام آیا، پھر شہزادہ اورنگ زیب کو سپہ سالار بنا کر بھیجا، اس نے بھی ہر چند سعی کی۔ لیکن کامیابی کی صورت نظر نہ آئی بادشاہ نے نواب سعد اللہ خاں وزیر اعظم کو حضرت نوشہ گنج بخش رح کی خدمت میں تحائف و ہدایا دے کر بھیجا، اور فتح کے واسطے دعائے خیر کی التجا کی، حضور نے وضو کے واسطے پانی طلب کیا، نواب

---

[1] کنز الرحمت ۱۲ شرافت

نے خود دریا سے کوزہ پانی کا لاکر حاضر کیا، آپ نے وضو کیا، اور تین چھینٹے پانی کے قندھار کی طرف پھینکے، اور فرمایا جاؤ قندھار فتح ہوگیا، بادشاہ کو ہماری طرف سے مبارک باد دے دو اور اپنا ایک دوپٹہ بطور خرقہ تبرک بھی بادشاہ کو بھیجا، نواب نے وہ تاریخ اور وقت لکھ لیا، اور لاہور پہنچ کر بادشاہ کو فتح کی بشارت اور خرقہ پہنچایا، بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا، اور سجدۂ شکر بجالایا، ابھی چند روز ہی گذرے تھے کہ اورنگ زیب کا قاصد مژدہ فتح لے کر پہنچا، اور عرض کیا۔ کہ جہاں پناہ! ہم نے چھ مہینہ تک قلعہ قندھار کا محاصرہ رکھا، فتح کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی، فلاں تاریخ اور وقت پر تین جگہ سے قلعہ کی دیوار خود بخود گر پڑیں، اور ہم حملہ کرکے داخل ہوگئے اور قلعہ فتح ہوگیا، نواب سعد اللہ خاں نے وہ تحریر دیکھی۔ تو بعینہٖ وہی تاریخ اور وقت تھا، جبکہ آپ نے تین چھینٹے پانی کے پھینکے تھے [1]

لنگر کے واسطے جاگیر

شاہجہاں بادشاہ آپ کے ارادتمندوں سے ہوگیا، اور اس نے نذرانہ کثیر حاضر

---

[1] تذکرہ نوشاہیہ ۱۲ ف آپ کی یہ کرامت معجزہ نبوی کے عین مطابق تھی، حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقعہ پر کافروں کی طرف ایک مٹھی بھر خاک پھینکی تھی، وہ سب آنکھوں میں پڑ گئی اور وہ شکست کھا گئے اور فتح مسلمانوں کی ہوئی، اس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۱۲ فرمیت

کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضور دنیوی مال سے نفور تھے، اس لئے آپ نے اعتراض کیا، آخر بادشاہ نے معافی لنگر کے واسطے دو گاؤں موضع ٹھٹھہ عثمان اور بادشاہپور فتا بطور جاگیر دالتمغا دیئے، جن کا خراج دو ہزار ۲۰۰۰ اکہتر ۷۱ روپیہ درگاہ عالیہ کو موصول ہوا کرتا تھا، اور لنگر میں خرچ ہوتا تھا، تا اختتام حکومتِ مغلیہ وہ جاگیر بحال و برقرار رہی، [1]

حکومت برطانیہ میں ایک چاہ ہمنڈ والہ بنام درگاہ معاف و اگذار رہا ہے، اور اب تک وہ سعانی اولاد کے پاس موجود ہے،

تصانیف

آپ کی زبان پاک سے ایک مجموعہ اشعار اس دور کے عوام کی آسانی اور تبلیغ اسلام و تصوف کیلئے بزبان ہندی بنام گنج الاسرار موجود ہے، اس میں طالب حق کے واسطے اذکار و اشغال قادریہ کو بیان فرمایا ہے، اس کی ایک شرح خلیفہ محمد ابراہیم جالندھری نے بنام کلید گنج الاسرار فارسی زبان میں نہایت عمدہ لکھی ہے،

آپ کی زبان فیض ترجمان سے ایک رباعی منقول ہے، جو حضرت نے جوش و استغراق کے وقت فرمائی ہے ؎

---

[1] سلطان فرخ سیر بادشاہ کے وقت کے شاہی فرامین متعلقہ جاگیر مؤلف رسالہ ہذا کے پاس حال موجود ہیں ۱۲ شرافت

Marfat.com

منادی ست در کوچۂ مے فروش — کہ امروز در ہر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشاکش بدیوانِ مستاں برند

ارشادات

آپ کا کلام سالکوں کے واسطے چراغ راہ ہے جس میں سے چند جواہر پارے یہاں درج کئے جاتے ہیں :-

۱- فرمایا - شریعت کی تابعداری کرو - شریعت پر چلنا راہِ روشن پر چلنا ہے

۲- فرمایا - اگر درویشوں کا کوئی کام ہو تو اسے دوسرے کاموں سے پہلے کر دینا چاہیئے

۳- فرمایا - فقیر کی زبان تلوار ہوتی ہے - بلکہ فقیر کے دل کی دلیل بھی تلوار ہوتی ہے

۴- فرمایا - دنیا گذر جانے والی چیز ہے، اس میں دل نہ لگانا چاہیئے،

۵- فرمایا - ہر طالب حق کو اس کی استعداد و حوصلہ کے مطابق حصۂ باطنی عطا کیا جاتا ہے

۶- فرمایا - خدا کے منصبداروں کو بنیے کا منصب اختیار نہیں کرنا چاہیئے،

۷- فرمایا - اے میرے دوستو! بلاد و امصار بعیدہ میں جا کر گمراہوں کو ہدایت کیا کرو -

۸- فرمایا - مجذوب ہونا آسان ہے اور تعلق میں بے تعلق ہونا مردوں کا کام ہے،

۹- فرمایا - بِئْسَ الْفَقِیْرُ بِبَابِ الْاَمِیْرِ یعنی وہ فقیر بہت برا ہے جو امیر کے دروازہ پر جاوے

۱۰۔ فرمایا۔ مجھ کو کوئی غیر حق نظر نہیں آتا۔ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہ [1]

تبرکات

آپ کے مندرجہ ذیل تبرکات زمانہ حاضرہ میں موجود ہیں :۔

۱۔ قرآن مجید قلمی جس پر حضور تلاوت فرمایا کرتے تھے،

۲۔ عصا مبارک۔ یہ چوب زیتون کا ہے،

۳۔ لنگی مبارک۔ یہ حضرت سنجی بادشاہ رح نے بطور خرقہ عطا فرمائی تھی،

۴۔ کلاہ مبارک یہ درویشانہ ٹوپی ہے،

۵۔ چادر مبارک۔ اس پر سورۂ یٰسٓ بطور کشیدہ کاری لکھی ہوئی ہے،

اولادِ کرام

آپ کے دو فرزند ارجمند تھے،

اوّل حضرت سید شاہ حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق، یہ عالم و حافظ قرآن کریم و فاضلِ جید و عارفِ تام المعرفت خوشنویس تھے، خوارق و کرامات و تصرفاتِ قویہ رکھتے تھے

---

[1] سب ارشادات رسالہ احمد بیگ تذکرہ نوشاہیہ سے لئے گئے ہیں۔ ۱۲۔ شرافت

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحبؒ نے ان کو اپنی حیاتِ طیبہ میں ولی عہد خلافت کر دیا تھا، ان کی وفات پندرھویں ذیقعد ۱۰۹۳ھ میں ہوئی۔ ان کی اولاد کثیر ہے ۱؎

دوم۔ حضرت سید محمد ہاشم صاحب دریاولؒ یہ علوم ظاہری باطنی کے عالم، فقیہ، محدث و طبیب جسمانی و روحانی تھے، تصوف ولایت میں مقام بلند رکھتے، بائیسویں ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ کو انتقال کیا ان کی اولاد بھی بہت ہے،

حضرت نوشہ صاحبؒ کی ایک بیٹی حضرت سیدہ سائرہ خاتون صاحبہؒ تھیں جو حضرت مولانا حافظ معموری صاحبؒ کی منکوحہ تھیں، ان کا مزار موضع ہیلاں ضلع گجرات کی مشرق کی جانب واقع مسجد میں ہے،

خلفائے عظام

آپ سے جو سلسلہ جاری ہوا، اس کا نام صنفِ فقرا میں نوشاھیہ ہے، اس خاندان کے درویش عموماً صوفی سالک، پرہیزگار، پابندِ شریعت اور عاشق اولیاء اللہ ہوتے ہیں، یہاں آپ کے بائیس ۲۲ خلیفوں (صوبوں) کے نام لکھے جاتے ہیں :-

۱- شیخ رحیم داد بن سخی شاہ سلیمان نوری قریشی ؒ   جلوال شریف   ضلع سرگودھا

۱؎ مولف رسالہ ہذا کا شجرہ نسب یہ ہے کہ الحاج خلفائے سید شریف احمد شرافت نوشاہی بن سید غلام مصطفےٰ صاحب بن سید محمد شاہ صاحب بن سید محمد امین صاحب بن سید حافظ قل احمد حیو صاحب با کرامات نوشاہ ثانی بن حافظ الہی بخش صاحب بن سید حافظ نور اللہ صاحب بن سید حافظ محمد حیات صاحب بن سید حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ بن سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق ۱۲- شرافت

۲- شیخ تاج محمود بن سخی شاہ سلیمان نوری قریشی رح	بھلوال شریف	سرگودھا
۳- سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق بن نوشہ صاحب رح	ساہنپال شریف	گجرات
۴- سید محمد ہاشم دریا دل بن نوشہ صاحب رح	〃	〃
۵- مولانا حافظ محمد معمور ی صاحب رح	ہیلاں	〃
۶- شیخ پیر محمد بچیار صاحب کیانی رح	نوشہرہ	〃
۷- شیخ محمد تقی صاحب مجذوب رح	〃	〃
۸- سید صالح محمد صاحب گیلانی رح	چک سادہ	〃
۹- قاضی خوشی محمد صاحب رح	کنجاہ	〃
۱۰- قاضی رضی الدین صاحب رح	〃	〃
۱۱- شیخ مٹھا صاحب مجذوب رح	〃	〃
۱۲- شیخ صدر الدین صاحب عقیلی رح	رکو چھہ	گوجرانوالہ
۱۳- شیخ عبد الرحمن پاک صاحب قریشی بہائی رح	بھڑی شاہ رحمان	〃
۱۴- شیخ الہداد صاحب قریشی بہائی رح	〃	〃
۱۵- شیخ نانک المعروف نانو صاحب مجذوب رح	کلاسکی چیمہ	〃
۱۶- شیخ حافظ نور محمد صاحب رح	محلہ رنگ پورہ	سیالکوٹ

۱۷۔ شیخ اسمٰعیل صاحبؒ	کوٹلی جلال	ضلع سیالکوٹ
۱۸۔ سید شاہ محمد شہید بھاکھریؒ	رہتاس	جہلم
۱۹۔ شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتاؔ دیرانؒ	ساگری	〃
۲۰۔ سید عبداللہ صاحب مجذوب بخاریؒ		لاہور
۲۱۔ حافظ طاہر صاحب مجذوب بخاریؒ		کشمیر
۲۲۔ خواجہ سید محمد فضیل صاحب دحیؒ	مینی حصار	کابل[1]

وفات

حضرت نوشہ صاحبؒ کا وصال بعمر ایک سو پانچ سال قمری کے بروز سوموار بتاریخ ہشتم ربیع الاوّل سنہ ۱۰۶۴ھ میں بعہد سلطان شہاب الدین شاہجہان بادشاہ ہوا۔[2]

مدفن پاک

حضور کا روضہ اطہر موضع ساہنپال شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات میں دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر واقع اور مرجع خلائق ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] تذکرہ نوشاہیہ [2] تذکرہ نوشاہیہ۔ کنز الرحمت لطائف محل شاہی، خاندانی مخطوطات ۱۲۔ شرافت

Marfat.com

از کتاب انوار القادریہ

قطعۂ تاریخ

نوشہ گنج بخش فیضِ عالم — چونکہ بہ نمود نوشش جام وصال
مظہر فیضِ قدس بود ازاں — فیضِ قدسی فتاد مادہ سال ۱۰۶۴ھ

انتقالِ مزارات

آپ کے مزار شریف کو دریا کی وجہ سے متعدد مرتبہ منتقل کرنے کی ضرورت پیش آتی رہی ——!

سنہ ۱۱۷۰ھ میں دریائے چناب کی طغیانی کی وجہ سے حضور کا تابوت شریف پہلی جگہ سے نکال کر دریا سے دُور دوسری جگہ دفن کیا گیا۔

سنہ ۱۲۳۰ھ میں دوبارہ خطرہ لاحق ہوا تو نکال کر تیسری جگہ دفن کیا گیا جہاں آج بھی موجود ہے

سنہ ۱۲۵۸ھ میں روضہ شریف بطرزِ پالکی تعمیر ہوا جو تا حال موجود ہے

سنہ ۱۳۱۱ھ میں پھر اس کی مرمت اور سفیدی کی گئی

سنہ ۱۳۵۵ھ میں روضہ مبارک کے اندر اور باہر کا فرش اور بیرونی مطاف کی چار دیواری نئی تعمیر کی گئی

سنہ ۱۳۶۹ھ میں متواتر اکہتر گھنٹے بارش ہوئی جس کی وجہ سے پنجاب کے تمام دریاؤں میں سیلاب عظیم آیا اس

Marfat.com

میں روضہ عالیہ نوشاہیہ کو بھی سخت صدمہ پہنچا' دیواریں اور چھت کی ڈاٹیں متعدد جگہوں سے پھٹ گئیں لہٰذا از سرِ نو روضہ کی تعمیر کے واسطے زیرِ سرپرستی حضرات سادات برخوردار یہ تیسری صفر ۱۳۷۱ھ کو "انجمن خاندان نوشاہیہ" قائم کی گئی' اب جلدی ہی تجدید روضہ اطہر کا کام شروع ہونے والا ہے' خداوند کریم اس کو بہ طفیل حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے ؛

خاتمہ

ناظرین رسالہ انوار نوشاہیہ سے مولف کی التماس ہے کہ میرے حق میں دعائے خیر عاقبت سے دریغ نہ فرمائیں

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

Marfat.com

نوشاہی سلسلہ کی کتابیں

(سب زیر طبع ہیں)

تصنیفات اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی

مکتوبات نوشاہی

دیوان نوشاہی

پنج گنج نوشاہی

تصنیفات حضرت سید شریف احمد صاحب نوشاہی

شریف التواریخ - یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے

جلد اول — تاریخ الاقطاب

جلد دوم — طبقات النوشاہیہ

جلد سوم — تذکرۃ النوشاہیہ

تاریخ عباسی

اذکار نوشاہیہ

فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ

خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

طراز الاولیا عربی

انوار السیادت فی آثار السعادت

تصنیفات شہزادہ شاہد رضا شرافتی لودھراں

سیلابِ عشق

مکتوباتِ شاہد رضا

سی حرفی شانِ نوشاہی

افسانۂ عشق

ملنے کا پتہ: حکیم سید مظفر حسین شاہ ظفر نوشاہی دبیر اعلیٰ انجمن سادات نوشاہیہ مقام ساہنپال شریف۔ ڈاکخانہ پاہڑیانوالی ضلع گجرات۔ پاکستان

Marfat.com

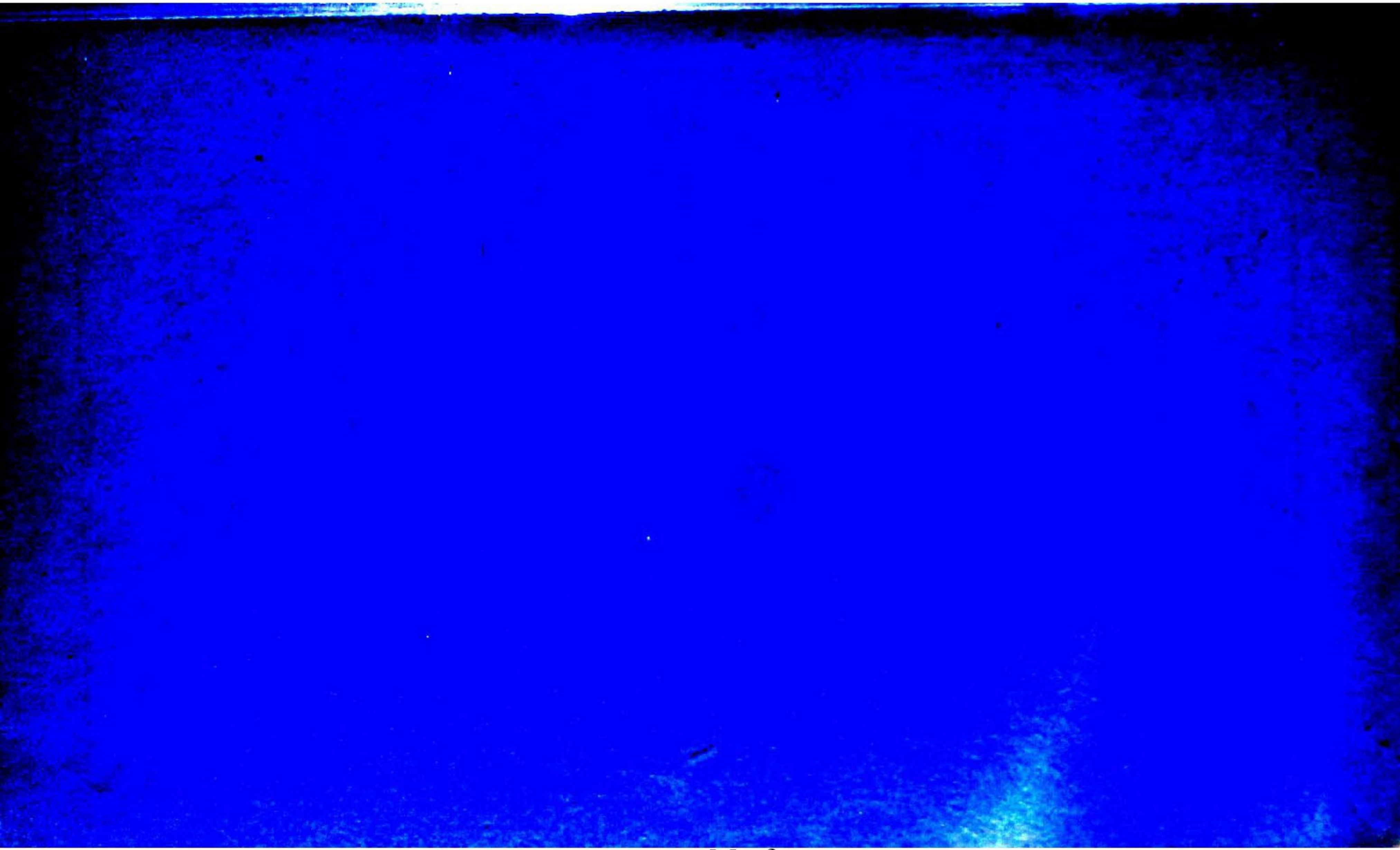

Marfat.com

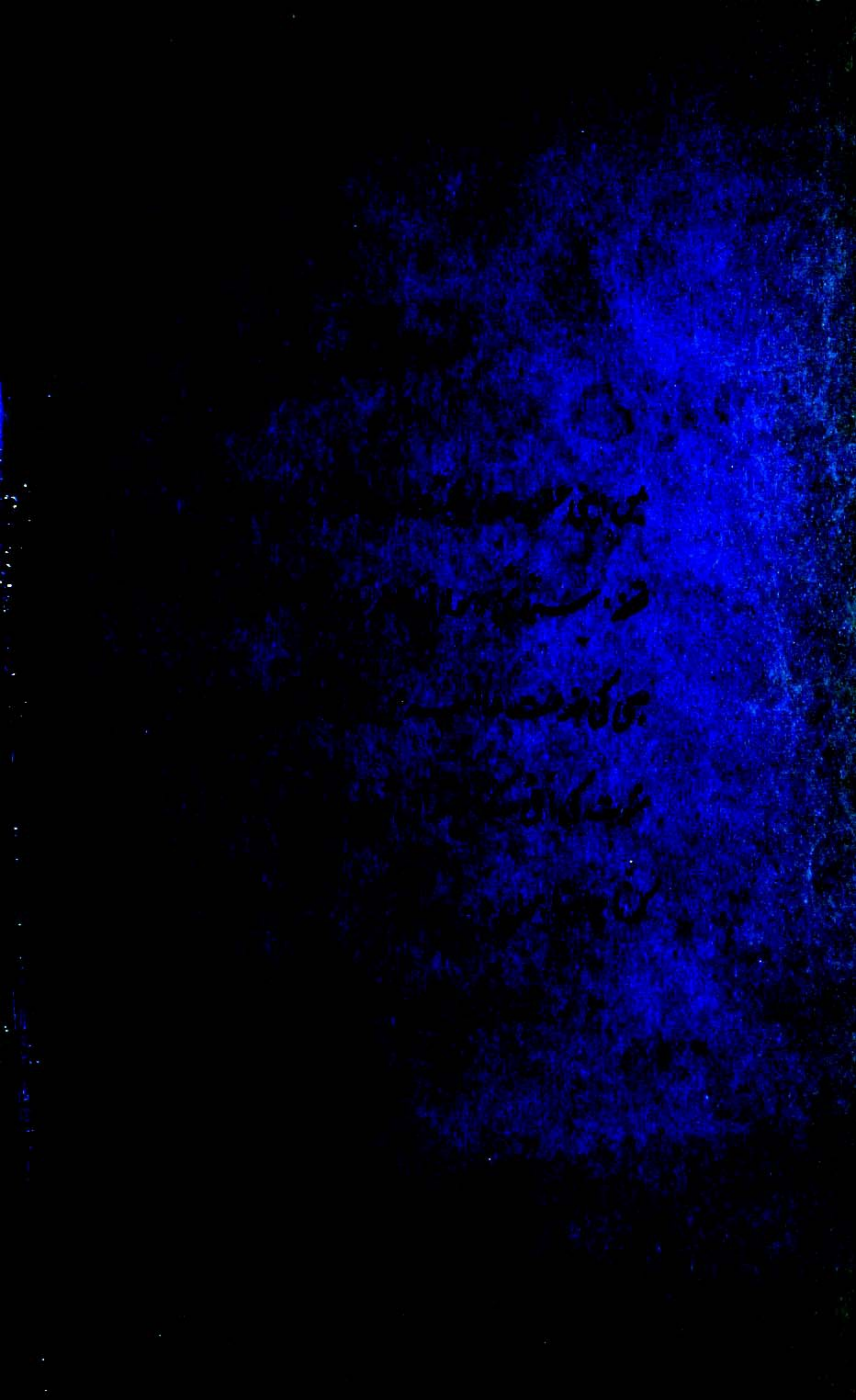

ارمغانِ مدینہ

سید شرافت

Marfat.com

Marfat.com

برائے مولانا محمد اقبال حمیدی سلمہ

سید شرافت نوشاہی

۲۵ رمضان ۱۳۹۱ھ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۵

مبادا ہیچ دل بے عشق بازی
اگر باشد حقیقی یا مجازی

قیمت

ارمغانِ اسمٰعیلیہ

از

قبلۂ ارباب فضائل، کعبۂ اصحاب فواضل شہبازِ اوجِ ولائیت عرفان یکہ تازِ میدانِ ہدایت
واحسان جانشینِ قطبیت مآب حضرت سید محمد امین نوشاہی برخورداری قدس سرہ العزیز

از زر شحاتِ قلم

ابو الریاض حضرت مولینا سید شریف احمد شرافت علوی، عباسی،
قادری، نوشاہی برخورداری مدظلہ العالی مقیم آستانہ عالیہ ساہنپال شریف
نبیرہ زادہ حضرت موصوف

ناشر
انجمن سادات نوشاہیہ ساہنپال شریف ضلع گجرات

Marfat.com

نذرِ عقیدت

میں اس مجموعہ کو اپنے قبلہ گاہ حقیقی و مرشد تحقیقی زبدۃ الاولیاء محبوب کبریا حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ علوی قادری نوشاہی ادام اللہ برکاتہٗ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کرکے دعائے خیر کی التجا کرتا ہوں۔

سرکار نوازیں تو نوازش ہے۔ کرم ہے

سیّد شرافت

Marfat.com

تعارف

از قلم جناب صاحبزادہ مولینا نثار محمد نصرت نوشاہی شرقپوری

ارمغانِ اسینیہ حضرت شرافت نوشاہی کے فارسی اور اردو کلام کا ایک چھوٹا سا مجموعہ ہے، جو صرف مناقبات پر ہی مشتمل ہے، آپنے یہ اشعار اپنے دادا مرشد حضرت محمد امین طاب اللہ ثراہ کی یاد میں سپردِ قلم کئے ؛

مولینا شرافت ایک کہنہ مشق شاعر، ایک پختہ ادیب، ایک زبردست مقرر ایک عظیم ترین مفکر اور ایک جید عالم ہیں، ان کی حساس طبیعت نے خاندان کی جو جو خدمات انجام دی ہیں، وہ آنے والی نسلوں کے لئے باعثِ فخر و ناز ہیں، آپ کی خاندانی تواریخ و سیر کی حقائق نگاری، عام معلومات کی ذخیرہ اندوزی کتب قدیمہ و جدیدہ کی مطالعہ سے اور مسائل خفیہ و جلیہ کی مطابقت میں، موجودہ روش کے ساتھ ساتھ مقالہ نویسی آج کے ادبی فضا میں امتیازی حیثیت رکھتی ہے حال و مستقبل کی بدلتی فضاؤں میں خوشگواری پیدا کرنے کے لئے آپ نے جو اسلامی مقالات، اسلامی موضوعات اور اسلامی سبق پیش کئے ہیں، وہ تنوع و فصول کے آئینہ میں گراں بہا جواہر دھرے معلوم ہوتے ہیں ؛

میں شرافت صاحب کو بچپن ہی سے جانتا ہوں، میرا اور ان کا گہرا واسطہ ہے، ان کے ظاہری و باطنی کیفیات کا جو میں نے مشاہدہ کیا ہے، وہ لوحِ قرطاس پر رقم نہ نہیں ہو سکتا. مولینا موصوف بچپن سے لے کر آج تک خاندانی ارتقا کے لئے تالیف و تصنیف کے مشغلہ میں پورے انہماک سے کام کرتے چلے آرہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ نوشاہیت کے دائرہ عمل کو وسیع تر کرنے کے لئے آپ کا وجودِ مسعود نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں، ان کے خیالات میں فلسفیانی اور ہر قسم کے معلوماتی و جذباتی سمندر موجزن ہیں اور فکر رسا ہمیشہ انہیں اسلامی ثقافت کو درخشاں کرنے کے لئے آمادہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ روز و شب وہ یک توجہی کے ساتھ محنت کئے جا رہے ہیں

Marfat.com

ان کی ذات کا قریب سے مطالعہ کرنے والا انسان ان کی دن رات کی انتھک محنت دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے آپ جب خطاب کرتے ہیں تو لطائف و حقائق معارف و ظرائف اور علمی و ادبی بارش کا نزول ہوتا ہے ہر سامع ان کے پھولوں کی دائمی نکہت سے فرحت حاصل کرتا ہے ان کا بولنا بولنا نہیں بلکہ آتش نوائی ہے جو لادینی اور ملحدانہ سامراج پر ایمانی توانائی کی قوت رکھتی ہے ؛

آپ اس وقت پیدا ہوئے جب خاندان نوشاہیہ میں علمی اعتبار سے انحطاط ہوتا جارہا تھا اس وقت میدان علم میں اترے جب ہزاروں نفوس کی تمنائیں بحسرت ان کا ساتھ دے رہی تھیں اور اس وقت خدمات کے لئے میدانِ اجتہاد میں آئے جب برطانیہ نے ہر خاندان کا شیرازہ بکھیر کر اس کی قوتِ ایمان کو غارت کر لیا تھا ؛

آپ کی عمر اس وقت ۵۰ سال کے قریب ہے اس وقت تک آپ سو سے زائد کتب کے مصنف ہیں کئی کتابیں ایسی ہیں جن کی ضخامت ہزار صفحات سے زیادہ ہے اور ان کو مزید جلدوں پر تقسیم کیا گیا ہے آپ خوشنویس بھی ہیں خطِ نستعلیق خطِ شمسی خط نسخ اور مصری رسم الخط کے ماہرین اساتذہ میں سے ہیں ؛

آج کی تحریر میں میں خاندانِ نوشاہی کے ہر منسلک فرد کو پیغام دینا چاہتا ہوں، کہ وہ شرافت کے روشن آفتاب کی جگمگاتی کرنوں کو اپنے دل میں سمو لے اور اس کی روشنی کو لے کر آج کے ہر تاریک گوشہ کو منور کر دے ؛

پُر شد ز فضلِ ایزدی دامانِ آرزو!
صد شکرِ حق کہ نعمتے یک عام یافتیم

*

نصرت خوشاہی
غفرلہ الصمد

نوشاہی منزل - شرقپور
۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء

Marfat.com

مختصر حالات حضرت سیّد محمد امین نوشاہی قدس سرہٗ

نسب نامہ

والد بزرگوار کا نام سیّد حافظ قل احمد پاک ذات نوشاہ ثانی بن سیّد حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نور اللہ بن سید حافظ محمد حیات بن سیّد حافظ حیاء اللہ فقیہ اعظم بن سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشق بن حضرت سیّد حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قادری قدس اللہ اسرارہم ؛

ولادت

آپ کی ولادت ۱۲۴۱ھ میں بمقام ساہنپال شریف ہوئی ۔!

کمالات وعبادات

آپ نے تحصیل علوم اور بیعت طریقت اپنے والد صاحب سے کی کمالات و مقامات میں خاندان نوشاہیہ کے افراد میں افضل و اعلیٰ تھے اخلاق درویشانہ و صوفیانہ رکھتے۔ وظائف قادریہ پر پورا پورا عمل تھا، عبادت و ریاضت میں سرگرم رہتے منزل قرآن مجید۔ درود مستغاث و درود ہزارہ کا دائمی ورد تھا، نوافل تہجد و اشراق و ضحیٰ و اوابین اور تسبیح ادا فرمایا کرتے۔ صاحب خوارق و کرامات تھے آپ کے

Marfat.com

مفصّل حالات میں نے اپنی کتاب شریف التواریخ کی جلد دوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ کے طبقہ اول میں لکھے ہیں ؎

اولاد

آپ کے تین بیٹے تھے (۱) سیّد حافظ روح اللہ (۲) سید پیر فاضل شاہ (۳) سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح

وفات و مدفن

آپ کی وفات اتوار کی رات اٹھارہویں جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۱ھ میں ہوئی اور ساہنپال شریف گورستان نوشاہیہ میں مدفون ہوئے ؎

عرض مؤلّف

آپ نے خواب میں مجھ کو اپنے دیدار فیض آثار سے نوازا اور اپنے فیض باطنی سے مفتخر فرمایا۔ تو میں نے آپکے عشق و فراق میں کچھ منظمیں لکھیں، جو کئی سال کے بعد آج ارمغان امینیہ کے نام سے ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں ؎

سیّد شرافت

۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۶ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا

وشفیعنا محمد سید المرسلین۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ واہل بیتہ

اجمعین۔ سیما علیٰ شیخنا وسندنا الشیخ محی الدین عبد القادر

الجیلانی المکین الامین

اما بعد

میگوید سوختۂ آتشِ فراق۔ دوختۂ تیر اشتیاق۔ خاکِ آستانِ محبوب حقانی تراب اقدامِ معشوقِ ربانی۔ گوشہ نشینِ کلبہ گمنامی خلوت گزینِ زاویہ ناکامی مضطر و بیقرار سید شرافت خاکسار رزقہ اللہ رؤیۃ جمال محبوبہ ووصلہ اللہ الیٰ مقصودہ ومطلوبہ کہ ہر چہ در علم آلہی معلوم ست شدنی ست وظہور امور تقدیر بدنی او سبحانہٗ وتعالیٰ وجود انسان را خلعت تکریم عنایت فرمودہ میتشبر بمنظریت خویش گردانیدہ است الانسان سری وانا سرہٗ وجمالِ حقیقی خود را برچہرۂ شاہدانِ سراپا ناز و محبوبان ہمہ تن اعجاز ظاہر ساختہ الانسان مراٰۃ الرحمان ذاتِ وے عزاسمہٗ سراپا حسن وکمال ست۔ ورویتِ مظاہر

Marfat.com

شہودی عین رویتِ ذاتِ لایزال - کہ حُسنِ حُسنِ اوست جمالِ جمالِ او وحدہٗ لاشریک لہٗ ؛

رباعی

عین ست عیاں بمہر و مہ ہمہ اوست — در دیر بدل بجاں بکعبہ ہمہ اوست
لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ — واللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

ہر کہ بمظہرِ دے تعلقِ محبت و رو عین عشقِ او داشتہ باشد ما ظہرتُ فی شیٔ کظہوری فی الانسان ؎

متاب از عشق رُو گر چہ مجازی ست — کہ آں بہر حقیقت کارسازی ست

و ایں علاقۂ محبت در البطنِ مودت اکتسابی نیست بلکہ ہر کرا از عہد ازل جام محبت نوشانیدہ اند و تعلقِ دے بیکے از اسمائے الٰہی مربوط ساختہ اند ہر گاہ در عالم دنیا مظہر آں اسمِ ربانی ظہور می کند و کمالاتِ آں اسمِ شریف بر چہرۂ دے مثل آفتاب مے تابند - عاشقِ جرعہ نوش را بخود جذب و کشش میکند ؎

عشقِ اول در دلِ معشوق پیدا میشود — تا نسوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود

آں مخمورِ محبت ہر گاہ معشوق حقیقی را در بیداری یا در خواب مشاہدہ کند از خود بے خود گشتہ در دامِ عشقِ دے اسیر مے شود - و قلبِ خود را از ماسوا فارغ کردہ

Marfat.com

ے سپارد ؎

تقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن دل بدستِ دگرے دادن و حیراں بودن

عشق و محبت از لوازم ایمان و اطمینان ست ہر کرا عشق نیست ایمان

ل نیست۔ صاحبِ دلاں گفتہ اند محبت ایمان ست و ایمان محبت ست پس بمناسبتِ

جانی و بمرابطتِ ازلی در عالمِ رؤیا کہ ہزاراں مرتبہ بر لفظہ تفوق داشت۔ شاہدے

ستہ آثار۔ و محبوبے مبارک شعار۔ سرِ دفترِ خاندانِ نوشاہیہ سرِ حلقۂ سادات بسنور دارۃ

بحا ضیائے طیبت مقام۔ یوسف لقائے سید محمد امین نام۔ کہ از اجدادِ امجادِ ایں

تیر سراپا تقصیرست بسرقت ایں درویش دلریش رسیدہ بیک ناوکِ غمزہ متاع

ببرا از دل و نقدِ قرارا از جان در ربود۔ ہر گاہ کہ بیداری رُو نمود ایں شعر در زبان

؎

سحر کرشمہ و دلش بخواب مے دیدم

زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداری ست

لقصہ صفاتِ کمالِ آں سلطانِ محبوبانِ حق چہ نویسم و اوصافِ جمالِ آں امیرِ

شوقانِ مطلق چہ املا کنم کہ بہر چہ وصفش کنم ازاں افزون بود۔ گویا کہ بہر

تم دُر مکنون بود۔ زبان خامہ از بیانِ کمالاتِ خوبیِ او معترف بقصورست

Marfat.com

دیارائے نطق از احصائے صفاتِ محبوبیِ او بعجز مجبور لمعاتِ ضیائے حسن صوریِ آں حق آگاہ در دیدہ ہائے ظاہر ایں درویش مستقر گشتہ و تجلیاتِ انوارِ جمالِ معنویِ آں عرش بارگاہ در مرآۃِ قلبِ ایں فقیر متجلی گشتہ۔ ازاں روزے کہ اسیرِ گیسوئے مشکینِ محبوب گشتہ ام۔ از قیودِ ننگ و ناموس فارغ شدہ دل در بے بستہ ام۔ نامرادی عین مرادِ من گشتہ و ناکامی عین کامِ من و مہجوری عین وصال من شدہ و بیچارگی عین چارہ گری امید کہ بر طبقِ ارشادِ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ۔ راہِ حقیقتِ ذاتِ ارزانی فرمایند ارشادِ مولٰنا روم ست ؎

عاشقی گر زیں سر و گر زاں سر ست عاقبت ما را بہ آں سر رہبر ست

دریں اثنا از تشویشِ قلبِ اشعار چند در اوصافِ آں سلطان الاولیاء و برہان الاصفیا از زبان ایں فقیر بر آمدند آنہا را ترتیب دادہ بنام ارمغانِ امینیہ موسوم کردم۔ شاید کہ بدرگاہِ آں قبلہ گاہِ عشاق بہ زیورِ قبول مرصع گردد۔ و بر حالِ عاجز عنایت ورزیدہ بوصول خویش مشرف فرمایند ؎

از انجا کہ من نغمہ سنج مدح دلدار شاعرو ناظم نیستم خالصًا بہ جذبۂ مودت و جوشِ تعشق چند کلماتِ موزون بہ طریقِ محامد و مناقب اصطرارًا صادر شدہ اند رجاء آنکہ قارئینِ کرام بر بے بضاعتی و کم سوادیِ من نظر کردہ از خطاہائے لفظی

Marfat.com

معنوی وعروضی اغماض نمائید۔ بلکہ از جمیع لغزش ہائے ظاہری و باطنی چشم پوشی فرمائید کہ ستر عیوب از خامۂ خاصان سنت ؛

وایں امر اظہر من الشمس ست کہ ہر حمدے از ہر حامدے بر ہر محمودے در ہر زمانہ کہ صادر شود حمدِ حضرتِ احدیت ست۔ چرا کہ غیر او اصلاً موجود نیست و موجودِ حقیقی ذاتِ واحد ست عزّ شانہٗ وجلّ برہانہٗ

اکنوں آنچہ از زبان صدور یافتہ بہ دو قسم املا کردہ آید قسمِ اوّل نظم و قسم دیگر نثر در آخر رسالہ۔ شجرہ طیبہ قادریہ نوشاہیہ درج کردہ شدہ است۔

قسم اوّل ـــــ در نظم

مناقب

در مناقب ذات پاک حضرتِ شاہِ امین !

در سہنپال ست بحرِ عشقِ او ہر دم رواں

★

زبدۂ آفاق محمد امین　　عارفِ باللہ محقق متین

قدوۂ ابرار وحید الزماں　　سدوۂ زہادِ سعادت قرین

Marfat.com

فخرِ جہاں قبلۂ نو شاہیاں　　کعبۂ اقطابِ زماں زیبدیں
شمعِ جمالش چو قمر روشن ست　　در رہِ عشّاقِ محبّت گزیں
ہست شرافت بدرش سائلے
یافتہ از لطفش دُرِّ ثمین

زہے ذاتِ حضرت محمد امین　　بملکِ تقا جامع فقر و دین
بصدق و صفا کاملِ وقت بود　　بدوران خود مثل دے کس نبود
رہِ معرفت جملہ پیشش عیاں　　زفیضانِ حق مے شدے شادماں
بسجادۂ پدرِ عالی جناب　　مشرف شدہ شاہِ عرفاں مآب
ہر آنکو بدرگاہِ او مے رسید　　جمالِ خدا از جبینش بدید
بیاد خدا محو بودے مدام　　ز اقرانِ خود داشت الامتقام
زصوفیہ ثانی نبودش کسے　　زِ جامِ محبّت بنوشید مے
پسر پاکِ شاں شاہ روح اللہ بود　　زہمزادگاں گوئے سبقت ربود
دِگر شاہِ فاضل غریب النواز　　بدرگاہِ حق اہلِ راز و نیاز
سیوم جنابِ محمد شہ است　　کہ بر آسمانِ کرامت مہ است
بدہ ساقیا جامِ صہبا مرا　　کہ مستی کند صاحبِ قال را

Marfat.com

زنوشیدنش راہ یابم بحال! بخلوت گہِ یار یابم وصال

قصیدہ

زہے محبوبِ حق شہبازِ دین ست جنابِ حضرتِ شاہِ امین ست

خجہے آں قبلۂ اربابِ تحقیق زنورِ ذاتِ حق روشن جبین ست

چراغِ خاندانِ پیر نوشہ بہ چرخ معرفت ماہِ مبین ست

چہ گویم وصفِ آں صاحب کمالے کہ در دنیا و دیں اہلِ یقین ست

جمالش بسکہ ہر سو جلوہ دارد بحالِ غمزہ اش سحرِ مبین ست

بملکِ حسن شاہنشاہِ خوباں دُرا قلیم جاں زیرِ نگین ست

بوصفِ روئے پاکش نغمہ پرداز بگلشن نالۂ بلبل حزین ست

زرعنائی آں سروِ محل اندام شکستہ رنگِ روئے یاسمین ست

سیہ زلفش مثالِ لیلۃ القدر ہزاراں شب چراغش در کمین ست

جبینش مطلع صبح سعادت چراغ آسماں زو خوشہ چین ست

ہلال ابروانش قاب قوسین بجان بے نوایاں دل نشین ست

نرگس شوخ چشمش مست و میگوں برائے عاشقاں سحر آفرین ست

Marfat.com

لبِ لعلش چو یاقوت ست یاقوت — بآبِ زندگانی ہمقرین ست
تخطط چہرہ اش چوں مصحفِ پاک — تلاوت بہر عاشق بہترین ست
عجب خالے ست دامِ دردمنداں — کہ بر رویش نشانِ عنبرین ست
ہر آنکو طالع فرخندہ دارد — زکشتِ بختِ سبزش خوشہ چین ست
چہ حاجت از ضیائے شمس ہارا — چو ایں خورشیدِ رخشاں در زمین ست
ہر آں جائے کہ باشد جلوۂ دوست — اگر فردوس گویم ہم چنین ست
مقامِ پارسایاں گشت جنّت — دلم در کوچۂ جاناں مکین ست
مرادِ دل جزا و دیگر طلب نیست — برایں شاہد الٰہ العالمین ست
جگر خوں گشتہ از دردِ فراقش — ندانم قسمتِ عاجز ہمین ست
شکایت چوں کنم بر یارِ دلدار — زبختِ نارسا عالم چنین ست
شہِ خوباں کہ جانم بستۂ اوست — امین ست و امین ست و امین ست
شرافت جامِ عشقش نوش کردہ — مدامش نالہ و زاری ازین ست

غزل

حبّذا پیرِ من جنابِ امین — ہست مختارِ حق خطابِ امین

Marfat.com

فخرِ مستورِ جملہ عالم ہست　　مخزنِ فیض ہست بابِ امین
ہمہ اغواث و قطبِ ابدالاں!.　　دائما اند ہمرکابِ امین
از ملائک کریم تر باشد　　آنکہ شد مست از شرابِ امین
وصفِ محبوبِ حق چہ مرغوب ست　　نور باراں شد از سحابِ امین
مدح و الاش کے بسر آید　　لمعۂ نور شد شہابِ امین
رازِ عشقش درونِ سینہ بدار　　تا شود قلبِ تو کتابِ امین
بر لبِ پیرِ من شرافت ہست　　فخرِ نوشاہِ مستطابِ امین

غزل

چواز وجہِ کرم درخندہ باشی　　ہزاراں دل بدام افگندہ باشی
بجمعِ عاشقاں گر جلوہ سازی　　چو مہ بر اختراں تابندہ باشی
خلائق مثلِ پروانہ بہ سوزند　　چو شمعِ حسن افروزندہ باشی
بغارت مے بری جانہائے عشاق　　چو اسپِ دلبری تازندہ باشی
ز تابِ روئے تو جاں باز گیرند　　چو برجستہ دلاں رخشندہ باشی
ملائک بہر دیدارت بیایند　　بخوابِ ناز چوں خوابندہ باشی

Marfat.com

ا من دردہِ مشتاقاں زمانے — زلطفِ حق ایں پائندہ باشی
شرآفت بندۂ درگاہِ تو ہست — چرا بروئے جفا ور زندہ باشی

غزل

الٰہی تا جہاں خورسندہ باشی — بچرخِ معرفت تابندہ باشی
بعالم یافتی چوں عزّ و اقبال — براہِ عشق دام افگندہ باشی
چو نامت حضرتِ شاہِ امین ست — چو شاہنشاہِ دیں فرخندہ باشی
چو نوشہ پیر نامت مشتہر باد — بملکِ دلبری رخشندہ باشی
ستم ہا مے کنی بر جانِ عشّاق — زغمزہ ناز چوں بیسندہ باشی

زعشقِ تو شرآفت بے قرار ست
باد جام لقا بخشندہ باشی

غزل

شہا ازمن چرا منفور گشتی — مگر بر حسنِ خود مغرور گشتی
فدائے نامِ تو روح الامین ست — چو با اسمِ امیں مذکور گشتی

Marfat.com

ازاں روز یکہ حسنت جلوہ افگند — چو جاں اندر تنم مسطور گشتی
چو نقاشِ ازل نقشم رقم کرد — بصفحاتِ دلم مسطور گشتی
گدائے کوئے تو شاہانِ دیں اند — بدرگاہِ سخی منظور گشتی
بصدرِ اجتبا سلطانِ عشاق — بشانِ معرفت مشہور گشتی
شرافت۔ اے شہیدِ نادکِ یار — چو مقتولانِ حق مغفور گشتی

غزل

عمدۂ اخیارِ محمدؐ امیں — واقفِ اسرارِ الٰہی یقیں
زیبِ دہِ مسندِ آبائے خود — چمکِ سہنپال مُقامش ببیں
خاص منقبت بحضورِ سخی — عالمِ عرفانِ شہِ محی دیں
خاکِ کفِ پائے سخی پیرداں — خادمِ نوشاہِ شرافت قریں

مناجات

بنام آنکہ نامش بے نیاز ست — بالطاف و کرم ذرہ نوازست
درود و نعت ہا بر ذات عالی — جنابِ صاحبِ عین الکمالی

Marfat.com

سلام وصد دعا بر آل و اصحاب — کہ ہستند آفتاب دین و ماہتاب

ذریں پس پشتنوی اے جانِ عشاق — بقولِ شاہ صدّیقت خوب مصداق

"فروغ چہرۂ صبح صباحت — چراغِ محفلِ شامِ ملاحت"

جنابِ حضرتِ فرخ یگانہ — وحید العصر روشن در زمانہ

فضیلت مکرمت رحمت پناہا — کرامت ہم شجاعت دستگاہا

سلامِ سنتِ سالارِ ابرار — دعائے بر مزارِ خوش گہربار

دریں مدت تو تا وردی مرا یاد — گہے از لطفِ خود کردی نہ دل شاد

دلِ مہجور را صد تاب دادی — بمن ابوابِ غم ہا بر کشادی

ز ہجرِ تو شدم لبریز نالہ — بیادِ جلوہ ات شیدا و والہ

ترا اقلیمِ جاں زیرِ نگین ست — کہ نامت حضرتِ شاہِ امین ست

خدا دادہ ترا ایں حسنِ اخلاق — بلطفِ حق شدی از اہلِ اشفاق

چو بر اصحابِ خود شاہِ امینی — چرا از خادماں فارغ نشینی

اگرچہ نازِ محبوباں بجا ہست — مگر بر عاشقاں ایں ہم جفا ہست

جفا بگذاشتہ کارِ وفا گیر — ز راہِ مہر و شفقت مدعا گیر

اگرچہ نازِ تو بر جا ست اے شاہ — ولیکن کمترک باید نہ ہر گاہ

Marfat.com

ہر آں محلے کہ در رو یا نمودی
زیارت دادی و جلوہ نمودی

مگر از یادِ خود کردی فراموش
نبایدایں چنیں سوئے وفا کوش

بسے معروض ہا با تو بگفتم
ز احوالِ دل و جاں در بسُفتم

ولے ہیچک بشارت زاں ندادی
بایں مسکیں درِ لفت کشادی

سلوکِ کار تو با من وفا ہست
خلوصِ شغلِ من با تو وفا ہست

شدہ حرزِ دلم آں عکسِ پُر نُور
کہ رُخ نمودہ چوں شعلۂ طور

برِ تمثیلِ تو تصویر ہستم
دل و جاں بر خط و خالِ تو بستم

چہ نورے کہ حُسنش آشکار ست
قمر از فرقتش رُو داغدار ست

چہ نورے کہ عالم محوِ او شد
گلاب از رشکِ او پژمردہ رو شد

چہ نورے کہ او شاہد عظیم ست
ندا از آسماں ملکِ کریم ست

صباحت در رماحت گشتہ آمیز
فلک با صد دعا گشتہ شکر ریز

شہِ خوباں تو بنما روئے روشن
ز سوزِ فرقتت گلخن شدہ تن

خوش آں روزے کہ بینم روئے محبوب
شوم طائف بگرد کوئے مطلوب

دگر دانی کہ ایں عاجز گنہ گار
بدیدارے تو قابل نیست زنہار

پس از بیرِ جنابِ شاہِ جیلاں
سخی شاہِ سلیماں نورِ عرفاں

Marfat.com

طفیلِ حاجیِ نو شاہِ اکمل — طفیلِ شاہِ قل احمد مکمل

بشب در خواب روئے خود تو بنما — جمالِ خویش بر درویش بکشا

کہ تا از دیدنت سرمست گردم — باوصافِ تو ہم پیوست گردم

شب و روز از خدا خواہم دعائے — ہمہ اوقات ہست ایں التجائے

"الٰہی غنچۂ امید بکشا — گلے از روضۂ مجاوید بنما"

کنی با پیر مستغرق بہر بو — یکے جسم و یکے جان دیکے خو

مکرّر با تو گویم اے شہِ جاں — طبیبِ مرضہائے ما غریباں

کہ اے محبوبِ حق باشی تو دلدار — زِ حالِ زارِ من ہر آں خبردار

اگر الحال در ایں حال میرم — بروزِ حشر تو امانت بگیرم

زِ من ایں عرض دائم یاد داری — بحقِ فقرِ خود دل شاد داری

نہاں میداشتم رازِ محبّت — ہمہ تن سوختم از سوزِ اُلفت

ولے اکنوں شدہ ایں سرّ اظہار — نماندہ طاقتِ اخفائے ایں کار

لہذا چند کلمہ بہر حضرت — بگفتم التجا با دردِ حسرت

امید از حضرتِ قاضی حاجات — شود مقبول و منظور ایں مناجات

خداوندا بحقِ شاہِ سلیماں — شرافت را کنی مقبول سلطاں

Marfat.com

معمّا باسمِ امین

نامِ آں محبوب از اول شمار در دلِ من جلوہ گر شد روئے یار

غزل اُردو

تو شیخ باسمِ محمد امین

م۔ ماہ انور دل رُبا کو دیکھ کر شرمائے ہے شہرہ اس کا ہر زباں پر ہر مکاں ہر جائے ہے

م۔ حُسنِ محبوبِ خدا کا جلوہ گر دیکھے کوئی مثل پروانہ تڑپ کر عشق میں مر جائے ہے

م۔ مصحفِ رخسار اُس کا مصدرِ انوار ہے جاں فدا کرتے ہیں عاشق جب نظر پڑ جائے ہے

د۔ دلربا گر ناز سے سیرِ گلستاں کو چلے دامنِ امید پھولوں سے سوا بھر جائے ہے

ا۔ آفتابِ حُسن اس کا ہے درخشاں اس قدر ذرّہ ذرّہ کو منوّر نور سے کر جائے ہے

م۔ مشکلیں آسان ہوتی ہیں سدا اس کے حضور اس لئے یہ قلبِ مضطر اس کے در پر جائے ہے

ی۔ یار کی روشن جبیں ہے مظہرِ حسنِ جلال اس کے حُسنِ دلربا سے دل مرا بھر جائے ہے

ت۔ نقش ہے دل پر شَرَانَتْ کے ہوئی تصویرِ یار
اب جہاں دیکھا وہاں محبوب ہر ہر جائے ہے

Marfat.com

غزل

تو شیخ محترم باسم محمد امین شریف احمد

م ش مشقِ ذکرِ ہم جاناں ہے مرا مقصودِ جاں — ش م شمعِ دل روشن ہے عشقِ دلرباسے جاوداں

ح ر حرفِ عشقِ یار جب سے ہو گیا دل پر رقم — ر ح رحم کے قابل ہوئی ہے میری حالت بیگماں

ی م میرے دل سے جز خیالِ یار سب کچھ محو ہے — م ی یمن و یسر فوق و اسفل ہو گیا بالکل نہاں

د ف دفترِ علم و عمل سب محو و منسی ہو چکا — ف د فدوی عاجز کا ہر دم وردِ ہے آہ و فغاں

ا ا آشنا کی یاد میں دل مضطر و لاچار ہے — ا ا آفتابِ عشق روشن ہو گیا باعز و شاں

م ح محو ہوں وزِ ازل سے الفتِ دلدار میں — ح م حمد کرتا ہوں بدرگاہِ خداوندِ جہاں

ی م یمن سے امن و ثروت کے سب جہاں معمور ہے — م ی میر سامان اس کے گھر کے ہیں سدا کمان و مکاں

ن د ندوہ عشق و محبت کا شرافت ہے امیر — دن دن بدن آنکھوں سے اسکی ہیں سرشکِ خوں رواں

غزل

مجھ کو ہے دل جان سے پیارا عجب نام امین — شہد سے مرغوب ہے شکر فشاں جام امین

رشکِ صد گلزار ہے کوچہ شہِ عرفان کا — مرغِ زیرک عقل کو کافی ہے اک دام امین

Marfat.com

حُسنِ لبر کی ضیا سے سب جہاں روشن ہوا
مطلعِ شمس و قمر ہے ہو گیا بامِ امین

مستِ چشمِ یار نے مجھ کو کیا ہے نیم جان
ہے کمندِ عاشقاں زلفِ سیہ فامِ امین

نیم بسمل ہو چکا ہوں ناوکِ مژگان سے
کارگر ہے ہو چکی دل پر وہ ضمصامِ امین

عاجز و مضطر کھڑا ہوں آستانِ فیض پر
چاہتا ہوں جلوۂ دیدار الغمامِ امین

ہو اگر یاور میری قسمت تو یہ ہے آرزو
چوم کر آنکھوں میں ڈالوں خاکِ اقدامِ امین

دلربا گر لطف سے کر لے غلامی میں قبول
بس یہی کافی شرافت کو ہے اکرامِ امین

غزل

نورِ حق جلوہ نما ہے پیر کے رخسار سے
ہو رہی ہے فیض کی بارش در و دیوار سے

جب سے عشقِ پیر دل پر ہو گیا جلوہ فگن
عزت و ناموس رخصت ہو گئی گھر بار سے

ماسوی المحبوب کا ہرگز نہیں نام و نشاں
دل مصفا ہو چکا ہے خطرۂ اغیار سے

آرزو دل میں نہیں جنت جہنم کی مجھے
ہے یہی خواہش مگر اک شربتِ دیدار سے

ذکر ہے محبوب کا ہر دم میرا مقصودِ جاں
مثلِ بلبل خوشہ چیں ہوں حسن کے گلزار سے

الفتِ جاناں میں جب کا دل مقید ہو گیا
برقِ طبعی شعلہ زن ہے شوخیِ گفتار سے

فلکیہ عشقِ نبی میں ہے شرافت بیقرار
جلوۂ دیدار کا سائل جنابِ یار سے

Marfat.com

غزل

حضرت جنابِ شاہِ امیں مثلِ آفتاب — شرمائیں اُن کو دیکھ کے خورشید و ماہتاب

رشکِ قمر ہے چہرۂ محبوبِ دل نواز — عارض دمک رہے ہیں مثلِ گلِ گلاب

شہرہ جو اس کے گیسوئے مشکین کا سنا — کھائے ہیں پیچ باغ کے سنبل نے پیچ و تاب

اک بار دیکھ لیوے جو حسن و جمالِ یار — ہو جاوے مست بھول دے قرآن اور کتاب

ہے مبدم مدام شرافت کی یہ دعا — دیوے خدا فقیر کو مقصودِ دل شتاب

مناجات بحضور مزار شریف

حضرتِ شاہ امین فرخ فال — صاحبِ عزّ و شان و جاہ و جلال!

مرقدِ پاک پر ہوں لاکھ سلام — رہو جنت میں خرّم و خوش حال

بعد تسلیم و سنّتِ آداب — عرض کرتا ہوں اک بہ طورِ سوال

میری جاں پر بہت ہے سخت بنی — اک نہیں بلکہ ہے ہزار و بال

زندگی اب جہاں میں ہے مشکل — تیری الفت نے کر دیا پامال

جان جلتی ہے سوزِ فرقت سے — اس پہ اب وصل کا تو پانی ڈال

Marfat.com

اب تو جور و ستم کی حد نہ رہی — للہ اپنے قتیل کو تو سنبھال
اب تو بہرِ خدا کرم کیجو! — اس طرح سے تو زندگی ہے محال
بسترِ مرگ پر پڑا ہوں میں — لو خبر جلد یا شہِ خوش فال
اک ستم ہے نیا تیری ایجاد — وعدے ملنے کے کرکے دینا ٹال
گر میرے قتل کا تجھے ہے شوق — تیغ فرقت سے مارنے کا خیال
صاف کہدو تو پھر بھی راضی ہوں — رنج ہونا میری کیا ہے مجال
سچ تو یہ ہے کہ تیرے چہرہ سے — خوب روشن ہے ذات حق کا جمال
فَلِهٰذَا دَخَلْتُ فِی الْبَابِ — خاص قدموں میں اب بہ شوقِ وصال
گر میسر ہووے زہے قسمت — ورنہ شومئے قسمت ست کمال
صرف کرنے سلام آیا تھا — کرکے رخصت ہو جاتا ہوں الحال
حق نے چاہا تو پھر ملوں گا کبھی — دل تو ہے بے قرار در ہمہ حال
یا محمد امین - استدعا — دے شرافت کو اپنے جامِ وصال

معمّا باسم محمد امین

نقشِ اسمِ رسولِ بدرِ منیر!
ایک کے بعد میں کرد تحریر

Marfat.com

قسم دوم - در نثر

حقائقِ اسمِ امین

اسمِ امین اسمے ست پر حقائق و معارف - قدرتِ کاملۂ حق جملہ اشیاء موجودات را از کرشمۂ ہمیں اسمِ مبارک ظاہر فرمودہ - ایں اسم مشتمل بر چہار حروف ست اوّل الف - از ہمیں الف - احد - احمد - انبیا - اولیا - ابراہیم - اسمٰعیل - اسلام ایمان - آدم - انسان - ابدال - اوتاد - ازل - ابد - اولوالعزم - امام - اوّل - آخر - احکام - الہام - ام الکتاب - احسان بظہور آمدہ

دوم میم :- از ہمیں میم - محمد - محمود - مومن - مسلمان - محب - محبوب - معبود مرسل - مولوی - مفتی - محدث - مفسّر - محقق - مدقق - مخدوم - مشائخ - ملائکہ - ملکوت مرید - مرشد - مکہ - مدینہ - مدرسہ - مسجد - مقبرہ - مزار - مشرق - مغرب - موسیٰ - مسیح - مفرد - مرکب مالک - مملوک - مداح - ممدوح - یکین - میکان - محی الدین - معین الدین - مجدد - مجتہد بظہور آمدہ

سوم یاء : از ہمیں یاء - یزدان - یثرب - یوسف - یعقوب - یونس - یحییٰ یمین - یسار - یاد - یار - یٰسین - یقین - یدبیضا - یداللہ - یتیم - یالیس - یاقوت یوم الحساب بظہور آمدہ ؛

Marfat.com

چہارم نون از ہمیں نون بنی۔ نوح۔ نور۔ نار۔ نام۔ نشان۔ نقبا۔ نجبا۔ نفل۔ نماز۔ نقش۔ نقاش۔ نقطہ۔ ناسوت۔ ناظم۔ ناثر۔ نوشہ۔ نیک، ننگ ناموس۔ نفع۔ نقصان۔ بظہور آمدہ۔

غرضیکہ ہمہ جا ظہورِ امین اظہر وابین ست

مناسبتِ اسمِ شریف یا اسمِ امین

مابینِ ایں ہر دو اسماء مناسبتِ طبعی و مطابقتِ حقیقی ست بلحاظِ ترکیب و بلحاظِ معانی و بلحاظ زبان تعلقِ مخصوص درمیانِ ایں ہر دو اسم موجود ست بوجوہ ذیل :۔

۱۔ ایں ہر دو اسم از لغتِ عرب اند

۲۔ ایں ہر دو اسم ہموزن یعنی بروزنِ فعیل اند۔

۳۔ ایں ہر دو اسم از قسمِ معرفہ اند۔

۴۔ ایں ہر دو اسم چہار حرفی اند۔

۵۔ ایں ہر دو اسم از اسماءِ گرامیِ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اند۔ جنابِ غوث الاعظم رح در ورد شریف کبریتِ احمر در یک جائے الجوہر

Marfat.com

الشریف الابدی و دیگر جائے الصادق المصدوق الامین

می فرمایند ؛

۶- ایں ہر دو اسم بلحاظِ معانی مرادف مستعمل اند۔ در زبانِ عرب ہرگاہ کہ متبرک اشیا را نام گیرند۔ برائے اظہارِ شرافتِ آنہا لفظِ امین ضمم کنند مثلاً بلدِ امین ۔ مقامِ امین۔ روحِ امین ۔ رسولِ امین۔ مکینِ امین وغیرہ و در زبانِ ہند ہرگاہ کہ اشیائے متبرک را نام گیرند لفظ شریف ضمم کنند مثلاً مکہ شریف۔ مدینہ شریف ۔ قرآن شریف ۔ مکان شریف وغیرہ ازیں وجوہ بالا بوضوح پیوست کہ میانِ شریف و امین مغائرت نیست بلکہ از روزِ ازل یگانگت و موافقت ست۔ لہذا امید از درگاہِ ذوالجلال ایزدِ متعال عزّ اسمہٗ آن ست کہ از کمالاتِ علومِ جنابِ سید امین ایں حقیر شریف ملقب بہ شرافت را بہرہ ور سازد۔ تا آنکہ ایں حقیقت جلوہ گر شود ؎

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

★

Marfat.com

آیات امان

حق تعالیٰ در کلام مجید خویش لفظ امین را بسیار جا ذکر فرمودہ تبرکاً یک جا جمع کردہ شود۔ ہر کس کہ ایں آیات کریمہ را بعد از ہر نماز سہ مرتبہ خواندہ بر سلیمہ خود دہر مدام در حفظ و امان حق تعالیٰ باشد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ۔ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (پنج مرتبہ) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ۔ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ۔ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ۔

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

*

Marfat.com

دُعائے شراقت

یاآلہ العالمین یاخالق السماوات والارضین بحرمتِ سید المرسلین وبطفیلِ محمد الامین بفضلِ عظیم خود مرا مقامِ امین مرحمت فرما۔ وبہ بلدِ امین رسانیدہ بزیارتِ رسولِ امین۔ وبتائیدِ روح الامین مشرف کن۔ واز قوتِ حیدری بہرہ در کردہ مرا قویِ امین ساز۔ واز عنایاتِ خود مفتخر فرمودہ برائے مخلوق مرا نافع امین ساز و در اطاعتِ نبوی استقامت عطا کردہ برائے جماعتِ مسلمین مرا مطاع امین ساز و مستقرِ مرا شرافت مبذول فرمودہ مرا نزدِ خود مکینِ امین ساز آمین۔ بحرمتِ محمد الامین صلوٰۃ اللہِ وسلامہٗ علیہِ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

شجرۂ طیبہ قادریہ نوشاہیہ

اشعار بترتیب حروفِ تہجی

از الف اول سخن اللہ اکبر گفتہ شد — در ثنائے حضرتِ حق دُر و گوہر گفتہ شد

باز گویم نعتِ پاکِ حضرتِ عالی جناب — خاتمِ پیغمبراں والیِ لشکر گفتہ شد

Marfat.com

تا بود تعریف در شانِ نبی و چار یار — چون ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ گفته شد

تا بتم از جانؔ دل در عشق و حبِّ اہلِ بیت — فاطمہ زہراؓ و ہم شبیرؓ و شبرؓ گفته شد

جانِ من باد از قدائے چار و پنج و دہ و چار — پنج و نہ معصوم ہم آں پیرِ رہبر گفته شد

حضرتِ خواجہ حسن بصری کہ او در بابِ فقر — جانشینِ حضرتِ ساقی کوثرؐ گفته شد

خواجہ ہر اہلِ دل حضرت حبیبِ عجمی ست — حضرتِ داؤدِ طائی ہم معطّر گفته شد

دردِ عشقِ حضرتِ معروفِ کرخی شد مرا — شاہ سریِّ سقطی فقرائے افسر گفته شد

ذرّہ دارم طلب از عشقِ حضرت شاہ جنید — خواجہ بوبکر شبلی ہم مقرر گفته شد

رہنمائے منتہیاں شیخ عبدالواحد ست — حضرتِ ابوالفرح طرطوسیؔ اطہر گفته شد

زاں میاں حضرتِ علیؔ بوالحسن ہنکاری ست — بوسعیدِ مخزمی چوں مشک و عنبر گفته شد

سرگروہِ اولیا سلطان محی الدین پیر — غوثِ اعظم شاہ جیلاں قطبِ شہر گفته شد

شمعِ بزمِ عارفاں شاہ سیف الدین عبدالوہاب — شاہ صفی الدین صوفی پاک جوہر گفته شد

صاحبِ من شمعِ بزمِ فقر سیّد احمد ست — سیّدِ مسعود شاہ مردِ قلندر گفته شد

ضامنِ من دستگیرم حضرتِ سیّد علی — شاہ سیّد میر شافع روزِ محشر گفته شد

طالبانِ حق نما شد شاہ شمس الدین پیر — شاہ محمد غوثؔ اچوں شمسِ انور گفته شد

ظاہر و باطن مرا سیّد مبارک پیشوا ست — صاحب لطفؔ سخا زیں سلسلہ سر گفته شد

Marfat.com

عارفِ راہِ خدا و معدنِ صدق و صفا — حضرتِ معروف چشتی نوعِ دیگر گفتہ شد

غم نمیدارم چو حضرت سلیمان سنجی ست — ہمت ما دستگیر و یار و یاور گفتہ شد

فیض بخش و لطف بخش و ذوق بخش و گنج بخش — حضرتِ نوشاہِ حاجی شیخ اکبر گفتہ شد

قائمِ سجادۂ نوشاہ برخوردار پاک — بحرِ عشق حضرتِ حق میرِ دفتر گفتہ شد

کاتبِ کلکِ قضا سیّد جمال اللہ پیر — حضرتِ شاہِ حیات آں پاک فطرت گفتہ شد

لذتِ عشق و حقیقت شاہ نور اللہ یافت — شاہِ الٰہی بخش آں بہتر ز بہتر گفتہ شد

مست شد از بادۂ حق شاہِ قل احمد ولی — نوشۂ ثانی ولی اللہ مکرر گفتہ شد

نخلِ باغِ فقر و عرفاں حضرتِ شاہ امین — جملہ عارف در جہاں ز اں نخل چوں بر گفتہ شد

وارثِ علمِ شریعت ہم حقیقت معرفت — مرشدم سیّد محمد شاہ مظفر گفتہ شد

ہادیِ راہِ یقین و رہبرِ دنیا و دیں — شاہ غلامِ مصطفےٰ روشن منوّر گفتہ شد

یافتہ اسرارِ حقانی شرافت زیں جناب
شجرۂ نوشاہیانِ پاک یکسر گفتہ شد

★

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاہیہ مقام ساہنپال شریف ڈاکخانہ ٹھسہ عالیہ ضلع گجرات

Marfat.com

Marfat.com

انتباہ

ناظرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رسالہ ہذا ارمغانِ امینیہ مطبوعہ
علاوہ اگر اس کا کوئی قلمی مسودہ کسی صاحب کے پاس موجود خواہ میرے نام
لکھا ہوا ہو یا غیر نگار خواہ اسی نام سے موسوم ہو یا کسی دوسرے نام سے
غلط اور غیر معتبر متصور ہوگا۔ صحیح نسخہ یہی ہے جو ابن سادات رضا امینیہ
شریف ضلع گجرات نے میری اجازت سے چھپوا کر شائع کیا ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نیاز مند فقیر

Marfat.com

گنجِ دُرِ یوسف

علیہ الرحمۃ

157

مرتّبہ

صاحبزادہ سیّد امتیاز الحق نوشاہی

ناشر سلسلہ عالیہ نوشاہیہ "دار الفقر" ۳۷ بی شادباغ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

ذکرِ آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

صاحبزادہ سیّد امتیاز الحق نوشاہی

الناشر

سیکرٹری نشرواشاعت

انجمن سلسلہ عالیہ نوشاہیہ دارالفقر ۳۷ بی شادباغ لاہور

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق انجمن سلسلہ عالیہ نوشاہیہ محفوظ ہیں)

مرتب : صاحبزادہ سید امتیاز الحق نوشاہی
بار اوّل
تعداد : ایک ہزار
تاریخ طباعت ۴ اگست سنہ ۱۹۷۲ء
کتابت : ادارہ پروین کتابت لاہور
مطبع : حمایت اسلام پریس، ریلوے روڈ لاہور
ناشر : سیکرٹری نشر و اشاعت انجمن سلسلہ عالیہ نوشاہیہ

ہدیہ : ایک روپیہ پچیس پیسے

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	نفسیاتی جائزہ	۵
۲	پیدائش کی پیشنگوئیاں	۱۸
۳	مادرزاد ولایت	۲۱
۴	تعلیم و تربیت	۲۳
۵	بیعت	۲۴
۶	درجہ ولایت	۲۸
۷	خطاب نوشہ	۲۹
۸	کرامات	۳۰
۹	بشارات	۳۳
۱۰	غیبی امداد	۳۶
۱۱	آپ کی دعا سے مُردوں کا زندہ ہونا	۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲	سادگی	۴۲
۱۳	حسن اخلاق	۴۳
۱۴	توکّل	۴۴
۱۵	جاگیر	۴۵
۱۶	دو لاکھ آدمیوں کا مسلمان ہونا	۴۶
۱۷	تاریخہائے اعراس عظام	۴۹
۱۸	اوراد	۵۵
۱۹	شجرہ طیبہ قادریہ نوشاہیہ منظوم	۵۷

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ھُوَالنَّاصِر

○

نفسیاتی جائزہ

یہ کیا وجہ ہے کہ انسان دوسرے انسان کی پیروی کرتا ہے۔ کیا انسانوں میں فرق ہے۔ یقیناً انسان انسان میں فرق ہے اور یہ فرق محض فضل الٰہی کا نتیجہ ہے جس طرح چاہے جس کو نوازے یہ سب کچھ اس کی اپنی مشیت میں شامل ہے۔ دراصل نفسیاتی طور پر جس شخص میں خطرناک ایک خاص جذبہ ہوتا ہے تو اسی شخص میں مخالفانہ جذبوں کے کئی سلسلے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری قسم ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اکتسابی طور پر مجاہد یا مصلح بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن جب ان کے

Marfat.com

سامنے فطری جذبہ والے انسان آتے ہیں تو اس وقت مقابلے سے
پتہ چلتا ہے کہ فطری جذبہ کے بغیر محض ارادہ یا خواہش والا آدمی کس قدر
بے اثر اور بے قوت ہوتا ہے۔ عام انسان کو کسی ایک انداز سیرت کو
اچھا سمجھ کر قوت ارادی سے اس کو حاصل کرنے کے لئے نفس
کے ساتھ جنگ لڑنا پڑتی ہے لیکن جو شخص فطری طور پر اس سیرت
کا مالک ہو تو اس کو کسی اندرونی کشاکش میں مبتلا ہونے کی
ضرورت نہیں۔ اولیائے کرام ان رکاوٹوں کو محسوس ہی نہیں
کرتے جو دوسرے لوگوں کے لئے زبردست مزاحمت پیش کرتی
ہیں۔ اگر ہر آدمی ان رکاوٹوں کو بے حیثیت اور بے قوت محسوس
کرتا تو سب کے سب ولی اللہ ہوتے۔ کیونکہ بلند نصب العین
کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خواہش تو بہت لوگوں میں ہوتی ہے
لیکن عشق اور جذبے کا وہ جوش و خروش نہیں ہوتا جو رکاوٹوں کو
تنکوں کی طرح بہا لے جائے۔ جوش اور جذبہ طبیعت میں شجاعت
پیدا کرتا ہے اور اسی شجاعت کے عنصر کی کمی بیشی انسانوں کے اندر
سیرت کے فرق پیدا کرتی ہے اور زندگیوں کو مختلف بناتی ہے۔ جذبہ کا
ذکر چل نکلا ہے کہ جرنیل سکو بلف کہتا ہے کہ میری بہادری کا مدار
فقط اس جذبہ پر ہے کہ میں خطرے کو حقیر جانتا ہوں اور اسکو پسند بھی

Marfat.com

کرتا ہوں۔ جس بات میں جان کا خطرہ ہو اس میں مجھے غیر معمولی لطف آتا ہے۔ کسی خطرے پر غالب آنے کے لئے میرے ساتھ جس قدر مددگار کم ہوں اس قدر میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ محض عقلی باتیں مجھے نہیں اکسا سکتیں۔ لیکن جہاں روبرو اور دست بدست مقابلہ ہو اور خطرہ ایسا ہو کہ اس کے اندر میں سر کے بل گھس سکوں۔ اس سے مجھے نشہ ہو جاتا ہے اور میں دیوانہ وار اس کی طرف لپکتا ہوں۔ میں خطرے کی طرف اس طرح کھچا جاتا ہوں جس طرح بعض لوگ عورتوں کی طرف کھچے جاتے ہیں۔

ہم جو مثال اوپر بیان کر چکے ہیں محض بہ فضل الٰہی ہے کہ ایک انسان کے اندر فطرت نے ایک جذبہ پیدا کر رکھا ہے۔ ہاں یہ جذبہ مصمم ارادہ سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو محض خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے اور مصمم ارادہ نہیں رکھتے وہ بجائے جذبہ پیدا کرنے کے پیشمانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے۔ سیرت کی تبدیلی میں تمام جذبات کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور جس وقت کوئی قوی خواہش غلبہ پا لے تو

Marfat.com

ارادہ تبدیل ہو جاتا ہے اور سوائے پریشانیوں اور مایوسیوں کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اور اگر مصمم ارادہ ہو تو عشق، فیاضی، بلند حوصلگی۔ وفاداری اور قربانی جیسے جذبات انتہا تک پہنچ جاتے ہیں اور بزدلانہ رکاوٹیں جو دیوار سکندری بن جاتی ہیں۔ وہ گر جاتی ہیں اور غائب ہو جاتی ہیں۔ رسمی تکلفات۔ آداب و اطوار، جھجک، شبہات بزدلی۔ ناامیدی ان سب میں سے کسی کا وجود نظر نہیں آتا۔

نفسیات کے ان عام اصولوں کی بحث کے بعد اپنے مضمون کی طرف لوٹتے ہیں کہ اولیاء اللہ جن کی زندگی کا مرکز ایک مذہبی شعور ہے۔ ان کی سرگرمیاں تمام تر روحانی ہوتی ہیں۔ مذہبی جوش نے ان کے لئے تمام ادنیٰ قسم کی رکاوٹیں دور کر دی ہیں اور وہ نفس امارہ کے ظلم و ستم سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسے کریم النفس اور عالی ظرف ہو جاتے ہیں جو عام آدمی کے لئے ممکن نہ ہو۔ پابندی رسوم اور ذلیل محرکات جو عام آدمیوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ ان کے سامنے بے اثر ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان کے باطن کی سنگین دیوار ٹوٹ جاتی ہے اور ان کے دل کی سختی ناپید ہو جاتی ہے۔ ہم جیسے معمولی آدمیوں کو بھی تھوڑا سا تجربہ

Marfat.com

اس قسم کا کبھی کبھی ہو جاتا ہے جو ہمارے اندر رقت پیدا کر دیتے ہیں اور جب ہمارے آنسو جاری ہو جاتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنسوؤں کے سیلاب نے ہمارے اندر کا بند توڑ دیا ہے اور تمام گنہگاریاں اور اخلاقی خطا کاریاں اس میں بہہ گئی ہیں۔ نفس دھل کر صاف ہو گیا ہے۔ دل نرم ہو گیا ہے اور روح اعلیٰ قسم کی ہدایت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس۔ کہ ہم پر یہ کیفیت بہت عارضی ہوتی ہے اور دل اپنی پرانی سختی کی طرف لوٹ جاتے ہیں مگر اولیاء میں یہ کیفیت عارضی نہیں ہوتی۔

انسان انسان میں فرق ہے کے موضوع پر اپنے اندر ایک سوال پیدا کر سکتے ہیں کہ سامانِ زندگی، ضروریات پوری کرنے کے لئے ہے یا دل بہلانے کے لئے ہے؟ اس سوال کے جواب میں غفلت و ہوشیاری کی زندگی کے دونوں رخ موجود ہیں۔ جن لوگوں نے مسلسل ریاضت کے ذریعے اپنے دل سے غرور و نخوت اور خود غرضی نکال کر اس میں سوز و گداز، بے نفسی اور خاکساری کے جذبات پیدا کر لئے ہیں۔ انہوں نے سامانِ حیات کو کبھی اتنی اہمیت نہیں دی جس کے لئے ایک شخص درندہ بن جائے

اور اپنے عیش و راحت کے لئے دوسروں کا گھر اجاڑ دے۔ ایسے لوگ ان دوسروں سے نفرت کرنے لگتے ہیں جو اپنے فرزندوں کو دوسروں کی لاشوں پر اپنے عشرت کدوں کی تعمیر کا درس دیتے ہیں گزشتہ جنگوں کی تباہ کاریوں کے تصور سے انسانیت کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اس وقت جب انسانی عظمت پر خون اور دھوئیں کی بارش ہو رہی تھی ایک گروہ بار بار اونچے سروں میں الاپ رہا تھا کہ اسی آگ اور دھوئیں کے اندر سے ایک نیا نظام زندگی جنم لے گا اور زندگی کی تازہ قوتیں آئندہ انسان کے بنانے اور سنوارنے میں مصروف رہیں گی۔ لیکن ہوا کیا؟ وہی بے چینی کی آگ، وہی بے سکونی کا ماحول، بلکہ کبھی کبھی پہلے سے زیادہ وحشت بڑھ جاتی ہے کہ اب اگر جنگ چھڑ جائے گی تو ہماری دھرتی سینکڑوں بھری مانگ کا کیا ہوگا؟ ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو امن کے مدعی ہیں اور ان کے پاس جنگ و جدل کا سامان ہونا لازمی ہے۔ لیکن وہ لوگ جو امن کے پاسبان اور دعویدار ہیں ان کو کیا ہوا کہ وہ بھی نئے نئے ہتھیاروں کی دوڑ میں کسی سے ایک انچ پیچھے نہیں ہیں۔ اخلاقی اور روحانی قدروں کو ایک واہمہ سمجھنے والوں نے انجام دیکھ لیا ہے کہ انتہائی ترقی کے بعد جب بغور دیکھتے ہیں تو

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ انسانی قافلہ ایک عجیب ہولناک دیرانہ میں سفر کر رہا ہے اور خود کو ہر بار سو قدم پیچھے پاتا ہے جہاں سے کل روانہ ہوا تھا۔

یہ ساری باتیں اگر سچ ہیں تو سچی بات کی قدر و قیمت اس لئے نہیں گھٹ سکتی کہ اسے اعلیٰ حضرت مجدد اعظم سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے لوح مزار سے نشر کیا جا رہا ہے۔

آیئے غور کریں کہ ان درگاہوں سے چند قدم دور فرمانروا ؤں کے گنبدوں پر صدیوں سے سناٹا کیوں چھایا ہوا ہے اور اس کے برعکس جن لوگوں نے پھٹی پرانی چادروں میں زندگی گزاری ہے۔ ان کے مزاروں پر ابھی تک رونقیں کیوں ہیں ؟ کیوں یہاں لوگوں کا مجمع لگا ہوتا ہے جب کہ سلاطین کے درباروں پر حسرت و یاس کی تاریکیاں چھائی ہوئی ہیں۔

فرق یہ ہے کہ سلاطینِ زمانہ اقتدار کے حصول کے لئے پاگل ہو رہے تھے۔ اولیاء اللہ نے خود کو خدا! اور مخلوق خدا سے پریم کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق کر دیا " من و تو" کے امتیاز سے بلند ہو گئے ؎

نوشہ ہم لاقید ہیں کون بیگانہ خویش
جگت تماشا دیکھنے آئے ہیں درویش

من میں محبت کی جوت جگائی، ایک خدا کو اپنا بنا کر ساری مخلوق کے بن گئے، پوری زندگی انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر دی اور اس طرح انسانیت کی رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگے۔ پھر انہیں کیوں کوئی بھلائے! کیونکر فراموش کر دے، یہ طاقت کے زور پر عوام کو جھکانے والے یا سیاسی جوڑ توڑ کے ذریعے اقتدار پانے والے لیڈر نہیں تھے جن کے جنازہ کو زمانہ دیر تک کاندھوں پر لے کر نہیں پھرتا ؎

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دل کی پاکیزگی اور قلب کی طہارت کے لئے صوفیاء کرام نے سخت امتحانی راستے مقرر کئے ہیں۔ جن میں صداقت کے متلاشی کو قربانی نفس کی تربیت کے لئے برہنہ پا دوڑایا جاتا ہے۔ توکل اور قناعت کے شکنجے میں کسا جاتا ہے۔ اپنی بے لگام آرزوں پر قابو پانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ "کشف المحجوب" میں رقم طراز ہیں۔

"طریقت صوفیاء میں جب کوئی شخص داخل ہونا چاہتا ہے تو بزرگان تصوف اسے تین سال تک روحانی درس دیتے ہیں۔ پہلا سال مخلوقِ خدا کی خدمت میں بسر کرایا جاتا ہے۔ دوسرا سال عبادت الٰہی میں گزارا جاتا ہے اور تیسرا سال خود اپنے جائزہ قلب میں گزارتا ہے۔"

حضرت شبلیؒ جب حضرت جنید بغدادی (علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں روحانیت کا درس لینے پہنچے تو ان کو ہدایت کی گئی کہ انہوں نے اپنی وزارت کے زمانہ میں جن لوگوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے پہلے فرداً فرداً سب سے مل کر اس کی معافی حاصل کریں۔ اس میں چار سال گزر گئے۔ اس کے بعد ان کو عوام کی خدمت میں لگا دیا گیا۔ ان سے مشقت اور محنت کے بہت ہی سخت کام کرائے گئے۔ تاکہ ان کے نفس سرکش سے عزت و شہرت کا گھمنڈ نکل جائے۔ ان مرحلوں سے گزرنے کے بعد حضرت جنیدؒ نے حضرت شبلیؒ کو جب اپنا مرید بنایا تو پہلی شرط یہ عائد کی کہ ایک خادم کی

طرح انہیں مخلوق کی خدمت انجام دینی ہوگی۔ ایک سال مزید خدمتِ خلق انجام دینے کے بعد حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے ان سے پوچھا۔ "اب تم خود کو کیا خیال کرتے ہو۔"

حضرت شبلیؒ نے جواب دیا: "اب خدا کی مخلوق میں اپنے کو سب سے کمتر سمجھتا ہوں"

مرشدِ باصفا نے جواب دیا: "اب تمہارا ایمان پختہ ہوگیا ہے"

اہل سادات کے چشم و چراغ سیّد حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی ایک یگانہ و یکتا ذات تھی۔ ہر کمال اور ہر حسن میں بے مثال اور لیاقت و عمل میں کامل انسان تھے۔ اور صرف اسی لئے پیدا ہوئے تھے کہ آقائے نامدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں دنیا اور اہل دنیا کے سامنے زندگی کے نظام کا ایک آسان نمونہ پیش فرمائیں۔

کیا اس معاشرت میں کوئی عقدہ ایسا رہا جسے سرکار نوشہؒ نے نہ سلجھایا ہو اور زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں حضور پُرنورؐ نے صحیح رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ یہ آج ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے طریقہ نوشاہیہ کو محض پیری مریدی تک محدود کر لیا ہے اور تن آسانی کے حصول کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔

Marfat.com

آج دنیا باوجود انتہائی ترقی اور مادی وسائل کی فراوانی کے ایک عجیب کش مکش میں مبتلا ہے اور انسانوں کی زندگی بظاہر عیش و طرب سے بھری پڑی ہے مگر بباطن ان کی روحیں امن و سلامتی اور سکون اطمینان قلب کے لئے بے چین ہیں۔

امریکہ کا ایک مشہور سائنسدان "لے کامٹے دو نوئی" (LA COMTE DU NOVY) اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "انسان کا مقصد" میں لکھتا ہے کہ "انسان کی زندگی کا مقصد اس کی اخلاقی قدروں کو بلند کرنا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خالق کائنات کے انوار سے قریب تر ہو جائے" یہ مشہور ماہر سائنس علم الحیات کا مخصوص استاد ہے۔ اور انسان کی آفرینش سے عہد بہ عہد کے ارتقاء کی تفصیل بیان کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ انسان اب تک عالمگیر اخلاقی تخیل پر قادر نہیں ہوا ہے اور اس میں حیوانیت کے عناصر بہت باقی ہیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں برس کی اخلاقی تبدیلیوں کے بعد بھی انسان بلند اخلاقی مراتب تک نہیں پہنچا ہے اور دنیا کی عظیم المرتبت ہستیاں (حکمران جماعتیں اور سیاسی قائدین جو بظاہر انسانوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کے جسم و جان اور مال و دولت پر حاکم ہیں) وہ انسان کی

Marfat.com

رہنمائی کے لئے بالکل ناقابل اور نااہل ثابت ہوئی ہیں۔
یہ نام نہاد عظیم المرتبت ہستیاں بظاہر مدعی ہیں اور تلاش امن کے ذرائع و وسائل کے لئے سرگرداں نظر آتی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت طاغوتیت اور فرعونیت کے اقتدار اور لازوال دولت اور طاقت کی خواہشمند ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ امن و سلامتی خدا کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن ہونے میں ہے اور انبیائے کرام اور اولیائے پاکباز کی تعلیم و تربیت کے حصول سے انسان اپنی اخلاقی قدر بڑھا سکتا ہے۔ اور حقیقی معنوں میں انسان بن سکتا ہے اور صحیح طور پر امن قائم کر سکتا ہے۔

اگر ہم عام اختلافِ آراء کو مدنظر رکھیں جو کہ کسی شخص کے اوجِ کمال کے متعلق ہوتا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ ازل سے مخلوق کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ کبھی کسی پہلو سے ایک شخصیت کو اعلیٰ و افضل مانتی ہے لیکن مختلف نقطۂ نظر والے انسان کسی انسان کے ہر اعتبار سے علوِ مرتبت کے قائل کبھی بھی نہیں ہوئے۔ اگر ایک زمانہ میں زہد و اتقا کو معیار مانا گیا ہے تو دوسرے زمانہ میں سخاوت کو، کبھی حقانیت کو

عروج حاصل ہوا ہے اور کبھی شاہانہ کروفر کو دنیا میں سب سے بہتر معیار مان لیا گیا لیکن کسی کی بلندی کے لئے کوئی بھی معیار بنا لیا جائے تو مجدد اکبر حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ اسی معیار پر اعلیٰ و اعظم قرار پاتے ہیں۔

سچ بولنا، جھوٹ کی برائی، علم بے عمل کی مذمت، عام عفو و درگزر، توکل، صبر، شکر، حق پر استقامت، سخاوت اور خیرات کا حکم، اسراف و فضول خرچی کی ممانعت، میانہ روی کی تاکید، عزیزوں اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ نیکی، مسافروں، سائلوں اور غریبوں کی امداد، ملازموں کے ساتھ احسان، فخر و غرور کی برائی، اماندار، ایفائے وعدہ، صدقہ و خیرات، آپس میں لوگوں کے درمیان محبت پیدا کرنا، کسی کو برا بھلا نہ کہنا، زمین پر اکڑ کر نہ چلنا، ایمان برادری اور انسان برادری، اکل حلال، روزی خود حاصل کرنا، گداگری کی ممانعت، ایثار، تحمل، دشمنوں سے درگزر، مناظرین و مخالفین سے گفتگو میں آداب، صدقہ اور خیرات کے بعد لوگوں پر احسان جتانے کی برائی، پاکبازی جتانے کی برائی، تہمت لگانے کی ممانعت، غیبت نہ کرنا، بدگمانی نہ کرنا،

Marfat.com

ریا اور نمائش کی ناپسندیدگی، معاملات کی سچائی اور دیانتداری بلاشبہ اس قرآنی تعلیم کا نمونہ، آنذات حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے ہر قول و فعل میں ہم کو ملتا ہے اور آپؒ کے اقوال و اعمال سے اخلاق کی اگر ایک فہرست مرتب کی جائے تو وہ کسی طرح اوپر لکھی ہوئی فہرست سے کم نہ ہوگی۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اس قرآنی اخلاق کا نمونہ تھا اور یہی سبق اور عمل ہر سننے اور دیکھنے والے کے لئے مشعل راہ بنا اور اسی سے بگڑے اخلاق سدھر گئے اور یہی اخلاق تھے کہ باعث سکون قلب ہوئے۔

○

پیدائش کی پیشگوئیاں

جب اعلیٰ حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ ابھی شکم مادر میں تھے تو حضرت سیّد شاہ علاؤالدین علیہ الرحمۃ جب فریضہ حج ادا کرنے گھر سے روانہ ہوئے تو اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری دیتا جاؤں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام حاجی محمد رکھنا ہے اور خدائے ذوالجلال

Marfat.com

اسے نوشہی خلعت سے نوازے گا۔ ؎

بمکہ رواں شد پدر پاک او

بہ بی بی بداد ایں بشارت نکو

کہ حق با تو فرزند نیکو دہد

کہ او قطب دور زمانہ شود

ولی نام حاجی محمد نہی

دہد حق باو خلعت نوشہی

آنذات (علیہ الرحمۃ) کی پیدائش کی جو دوسری پیشنگوئی ہمیں دستیاب ہوئی ہے وہ والد محترم کے علاوہ آفتاب فقر قادریہ ذات بے مثال حضرت سخی بادشاہ شاہ سلیمان نوری قادری علیہ الرحمۃ کی تھی۔ قصہ یوں بیان ہوتا ہے۔ کہ ایک دن حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری علیہ الرحمۃ موضع گھگھانوالی تشریف لائے تو آپ نے حضرت نوشہ پاک علیہ الرحمۃ کی والدہ ماجدہ سے فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی سے نور جھلکتا ہے کیونکہ آپ ولیٔ زمان اور باکمال بیٹے کی ماں بننے والی ہیں سارا عالم اس سے فیضیاب ہوگا اور اس کی غلامی اختیار کرے گا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ آنذاتؒ دنیا میں تشریف لے آئیں تو

Marfat.com

مجھے اطلاع دی جائے۔ لہٰذا سوموار یکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ
بمطابق ۱۵۵۲ء نوشہ گنج بخش علیہ الرحمتہ کی پیدائش موضع
گھگانوالی میں ہوئی تو حضرت سخی شاہ سلیمان نوری علیہ الرحمتہ
کے ارشاد کے مطابق انہیں اطلاع دی گئی۔ دریائے سخاوت
موجزن ہوا۔ کرم نوازیوں کی بارش ہوئی۔ حضرت سخی شاہ سلیمان
نوری تشریف لے آئے اور ایک چادر[1] بطور تبرک عطا فرمائی
اور حکم صادر فرمایا کہ اس چادر میں نومولود کو لپیٹا جائے اور
نومولود کو حاجی نام سے موسوم فرمایا ؎

چو زو یافت شاہ سلیماں خبر
رسید از پئے دیدنش زود تر
زلطف و کرم نام حاجی نہاد
زپوشاک خود پارچہ جامہ داد

قاعدہ ہے کہ گاؤں کی عورتیں دودھ گرم کر کے اس میں لسی یا دہی
ملا دیتی ہیں پھر اسے گرم کپڑوں سے ڈھانپتی ہیں۔ اس احتیاط کے
بعد جب دودھ بلوتی ہیں تو مکھن دستیاب ہوتا ہے۔
اسی طرح وہ شخص جس کی پیدائش ایک نیک سیرت اور باکمال

---

[1] یہ چادر مولف کے پاس محفوظ ہے جس کی زیارت ہر خاص و عام کر سکتا ہے۔
پتہ "دارالفقر" ۳۷ بی شاد باغ لاہور

Marfat.com

گھر لینے میں ہو اور اسے ڈھانپنے کے لئے ایک مرد با صفا کی چادر عطا ہو۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ولی کامل نہ ہو۔

○

مادر زاد ولایت

حضرت جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کو ذات باری تعالےٰ نے پیدائش سے ہی پاکیزہ بنایا اور یہ کیسے ممکن تھا کہ کوئی ناپاک چیز ان کے نزدیک ٹھہر سکے۔ روایت یوں بیان کی جاتی ہے کہ ایک روز حضرتؒ کی والدہ ماجدہؒ آپ کو پنگھوڑے میں لٹا کر کسی کام میں مصروف ہوئیں تو ایک ناپاک عورت پنگھوڑے کی طرف بڑھی تاکہ آنداتؒ علیہ الرحمۃ کو اٹھالے جونہی نزدیک ہوئی تو پنگھوڑے میں اسے سانپ دکھائی دیا۔ وہ ڈر سے کانپ اٹھی اور شور مچایا کہ مجھے سانپ ڈسنے لگا ہے۔ چنانچہ آپ کی والدہ محترمہ نے اس ہمسایہ عورت کی چیخ و پکار سنی تو جلدی سے پنگھوڑے کی طرف دوڑیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ غصہ کی حالت میں سوئے ہوئے ہیں۔ والدہ محترمہ اس عورت سے یوں مخاطب ہوئیں۔

Marfat.com

بگفتش چو باشی تو ناپاک تن
نیائی بنزدیک فرزند من

دوسرا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جب آنذاںؒ نے بیٹھنا اور گھٹنوں کے بل چلنا سیکھا تو اپنی حویلی کے صحن میں پھرتے تھے۔ حویلی بہت کشادہ تھی۔ چونکہ گاؤں کے دوسرے لوگ بھی اسی حویلی میں اپنے مویشی بھی باندھ جاتے۔ مویشی مرنا شروع ہو گئے۔ گاؤں کے لوگ حضرت شاہ سخی سلیمان نوریؒ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ ہم بہت پریشان ہیں۔ ہمارے مویشی مرجاتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ ہم اس بلا سے محفوظ رہیں۔ جواباً سخی شاہ سلیمان نوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ... اب حاجی محمد (علیہ الرحمۃ) نے گھٹنوں کے بل چلنا شروع کر دیا ہے اور آسمان سے فرشتے اس کے ساتھ کھیلنے آتے ہیں۔ کھیلتے کھیلتے جب حاجی محمد کے ہاتھ پاؤں گوبر سے ملوث ہو جاتے ہیں تو بے ادبی کے باعث مویشی مرجاتے ہیں لہٰذا شاہ کی حویلی کے صحن میں تم لوگوں کو مویشی نہ باندھنا چاہیئے۔ ؎

باید کہ زین بعد در صحن شاہ
نہ بندد کسی گاو را بیگاہ

چو ایں کار کردند شان اختیار
سپس مال ایشاں شدہ بیشمار

گاؤں کے لوگوں نے حضرت سخی بادشاہؒ کے حکم کی تعمیل کی اور ان کے مویشی پھر بے شمار ہو گئے۔

○

تعلیم و تربیت

ایک روز اعلیٰ حضرت مجدد اعظم سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ نے اپنے والد محترم سید حاجی علاؤ الدین علیہ الرحمۃ سے ظاہری علم حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس زمانہ میں موضع جاگو تارڑ میں ایک بہت ہی لائق اور مشہور استاد ہوا کرتے تھے۔ استاد صاحب حافظ بھی تھے اور قاری بھی۔ لہٰذا والد محترم آنجناب علیہ الرحمۃ کو استاد صاحب کے پاس لے گئے اور ان کی شاگردی میں دے دیا۔ قرآن حکیم کا سبق پڑھتے ابھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات آپ کو خواب میں غیب سے آئے ہوئے دو فرشتے دکھائی دیئے۔ راتوں رات ان دو فرشتوں نے آپ کو قرآن مجید پڑھا دیا۔ سراتب

قرأت سکھا دیئے اور اس کے معانی سے بھی واقف کرا دیا۔ جب صبح استاد محترم نے آپ کے مخارج کی ادائیگی پر غور کیا تو آپ سے پوچھا "اے حاجی محمد! علم لدنی کا راز کیا ہے" آپ نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور مدرسے سے رخصت لی گئی اور اپنے گاؤں واپس تشریف لے گئے۔

○

بیعت

باوجود اس امر کے کہ آنداد (علیہ الرحمۃ) مادرزاد ولی تھے لیکن تمنا تھی کہ اس مردِ باصفا کے ہاتھ پر بیعت کریں جس نے کہ ان کی پیدائش کی پیشگوئی کی تھی اور چادر مبارک عطا کی تھی لیکن اپنے پیشوا سے ملاقات کی صورت نہ بن آتی تھی ایک دن کسی نے حضرت سے عرض کیا کہ ملاں کریم جو نیک پارسا ہیں۔ یاد الٰہی میں مصروف ہیں، حضرت سخی شاہ سلیمان نوزی کے یارانِ طریقت میں سے ہیں۔ چنانچہ سنتے ہی عالی سرکارؒ موضع جوکالیاں تشریف لے گئے اور مرشد پاکؒ کے بارے میں گفت و شنید کی۔ ملاں کریم نے مرشد پاک کا ذکر کیا

Marfat.com

اس طرح چھیڑا کہ آپ کا اشتیاق دیدار بڑھتا گیا۔ آخر یہ کہہ آئے کہ ملاں کریم! جب کبھی دربار مرشد" پر حاضری دیں تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلیں۔ پھر ایک دن دونوں دوست اپنے قبلہ و کعبہ ہادی رہنما حضرت سخی شاہ سلیمان نوری" کے دربار پہنچے۔ حضرت سخی بادشاہ موجود تھے اور منتظر نظر آرہے تھے۔ ملاں کریم نے مدعا بیان کیا تو مرشد پاک فرمانے لگے:" اے ملاں کریم! میں اس نوجوان کا بہت دیر سے منتظر تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پہنچ گیا ہے اور میں اس کی امانت اسے دیتا ہوں۔ پھر جناب حاجی محمد سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے حاجی محمد! تیرے ہجر میں میں بہت غمگین تھا"

اتنی ہی بات ہوئی کہ عالی سرکار حضرت نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ نے اپنے مرشد کے قدموں پہ سر رکھ دیا۔ تو سخی بادشاہ نے حضرت کو گلے لگا لیا۔

پھر کیا تھا کہ مرشد کی ایک ہی نظر سے عالی سرکار علیہ الرحمۃ پر حالت جذب طاری ہو گئی اور تین ماہ تک اسی کیفیت میں رہے اور اسی مدت میں نورِ حضور کا قرب حاصل ہو گیا۔ تمام مراتب سلوک

طے فرما لئے۔ جب سخی بادشاہ نے دیکھا کہ عالی سرکار نے مکمل طور پہ فنا فی الشیخ کی منزل عبور کر لی ہے تو اعلان فرمایا ؎

ہمہ تابع امر حاجی شوید
براہ کہ گوید ہماں رہ روید
میارید نسبت قدیمی میاں
مقدم شدہ از شما این جواں
بدایند حاجیؒ سلیماں شدہ
سلیماں و حاجی یکی جاں شدہ

یعنی سب جان لو کہ تم میں سے ہر شخص پہ لازم ہے ... کہ حاجی محمد (علیہ الرحمۃ) کے حکم کی بجا آوری کرے اور جس راہ پر یہ چلائے وہی راہ اختیار کی جائے۔ کوئی شخص بھی میرے ساتھ نسبت قدیمی کا خیال نہ کرے کیونکہ یہ جوان تم سب پر سبقت لے گیا ہے اور یہ بھی جان لو کہ "حاجی" "سلیمان" ہو گیا ہے اور "سلیمان" اور "حاجی" یک جان ہو گئے ہیں۔ اور پھر فرمایا: جو شخص بھی حاجی محمد کا مطیع ہو گا وہ بلند درجہ پائے گا اور جو کوئی اس کے حکم کی بجا آوری نہ کرے گا وہ اپنے گلے میں طوق ابلیسی باندھے گا۔

Marfat.com

بعد ازاں اپنے دونوں فرزندوں حضرت تاج محمودؒ اور حضرت رحیم دادؒ کو طلب فرمایا اور ان کو عالی سرکار علیہ الرحمۃ کے حوالے کر دیا اور فرمایا کہ:

اے حاجی محمد! میں نے اپنے فرزند تیرے حوالے کر دیئے ہیں اب ان کی تربیت تمہارے سپرد ہے۔ میرے بیٹے اصل میں تمہارے ہی بیٹے ہیں کیونکہ یہ دونوں تمہارے حالات سے واقف نہیں ہیں۔ اگر ان سے کبھی کوئی خطا سرزد ہو جائے تو انہیں معاف کر دینا۔ ان کی خاطر و مدارات کا بھی خیال رکھنا، اور یارانِ طریقت سے پھر ایک دفعہ فرمایا کہ جس شخص کو بھی شوق الٰہی ہو تو حاجی محمد کے پاس جائے ؎

کسے را کہ شوق الٰہی بود

بباید کہ نزد یک حاجی رود

Marfat.com

○

درجہ ولایت

اس زمانہ میں ضلع گجرات درویشوں اور ولیوں سے بھرا پڑا تھا۔ مثلاً حضرت شاہ دولہ علیہ الرحمۃ، کیلیانوالی والے عبدالسلام سلیمان چدھڑ، شاہ مسکین قلندر، میاں طاہر، حسام اور میران شریف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی بزرگ و برتر ہستیاں موجود تھیں۔ رخصت سے پہلے عالی سرکار حضرت نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ نے ان تمام بزرگوں میں اپنا مقام پوچھا تو حضرت سخی شاہ سلیمان نوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ اس راز کو میں صبح عیاں کروں گا۔ رات گزر گئی۔ اگلے روز علی الصبح طالب حق اپنے مرشد باکمال کے قدموں میں جا بیٹھا تو خود ہی مرشد پاک نے فرمایا۔ حاجی محمد! رات جو تم نے سوال کیا تھا۔ میں تمہیں جواب سناتا ہوں۔ رات میں نے دیکھا ہے کہ تمہارے پاس تمام اولیاء آئے ہیں اور سب کے سب ایک طرف کھڑے ہیں اور دوسری طرف تو اکیلا ہے اور فریقین کے درمیان چوگان کا کھیل شروع ہو گیا ہے۔ کھیل کے میدان میں حدیں بھی مقرر ہوئیں۔ ایک حد قندھار تھی اور

Marfat.com

دوسری حد ہندوستان۔ جب میدان میں گیند پھینکی گئی اور کھیل کا آغاز ہوا تو تمہاری ایک ضرب سے گیند ہندوستان کی سرحد پار کر گئی۔ اور دوسری ضرب سے گیند خراسان سے بھی آگے نکل گئی۔ فریق ثانی میں کوئی بھی نہ تھا کہ تم سے سبقت لے جاتا۔

○

خطاب نوشہ

اولاً تو والد محترم حضرت حاجی سید علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پیدائش سے پہلے ہی بشارت دی تھی اور حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے فرمایا تھا ؎

ولی نام حاجی محمد نہی
دہد باو خلعت نوشہی

آخر نوشہ کا خطاب بارگاہ الٰہی سے عطا ہوا۔ خطاب کا ملنا ہی تھا کہ ذرہ ذرہ میں چمک آگئی تھی۔ انسان اور جن، ماہی اور مرغ اور بحر و بر "نوشہ" "نوشہ" پکار اٹھے۔

Marfat.com

از قرب حق چو نوشہ نوشہ خطاب شد
ذرہ ز پرتوہ ازلی آفتاب شد
ہر ہر کہ ذکر نوشہ نوشہ ہمی نمود
انسان و جن از نظرش فیضیاب شد
ماہی و مرغ بحر و بر اندر ثناء او
در حرم کبریای رہش بے حجاب شد

○

کرامات

معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ صرف نبی کی ذات سے وابستہ ہے اور کرامت "ولی" سے۔ نبی اور ولی کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے یعنی تبلیغ اسلام۔ لیکن فرق یہ ہے کہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہے اور ولی پر وحی نازل نہیں ہوتی بلکہ وہ اتباع رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں دنیا اور اہل دنیا کے سامنے زندگی کے نظام کا ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔ چونکہ حضرت مجدد اعظم سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ بھی ولی زماں تھے۔ ان سے بھی کرامات رونما ہونا لازمی امر تھا۔

Marfat.com

لہذا ان میں سے چند کا ذکر اس کتابچہ میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک روز آپؒ اپنے ایک درویش کے ہمراہ سفر میں تھے کہ راستے میں چند ساعت کے لئے ایک مقام پر آرام فرمانے کے لئے ٹھہر گئے اور سو گئے۔ سفر میں ہمراہ درویش نے پیاس محسوس کی اور پیاس بجھانے کی خاطر نزدیک ایک کنوئیں پر گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک مرد اور عورت اونٹ پر سوار اس کی طرف آرہے ہیں۔ جب وہ درویش کے نزدیک پہنچ گئے تو مرد جو کہ بلوچ معلوم ہوتا تھا اونٹ سے اترا اور درویش کے پاس آیا اور بتایا کہ ہم خوشاب سے چلے ہیں اور ساہنپال جانے کا ارادہ ہے۔ ہمیں راستہ معلوم نہیں۔ درویش کے استفسار پر بلوچ نے بتایا کہ ہم ساہنپال حضرت نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے دیدار کو جارہے ہیں۔ درویش نے بتایا کہ جس مرد باصفاؒ کی تلاش میں تم ساہنپال جارہے ہو وہ تو یہاں خوابیدہ ہے۔ بلوچ خوشی سے ناچ اٹھا اور نوشہ پاک علیہ الرحمۃ کی بیداری تک منتظر بیٹھا رہا۔ جب حضرت بیدار ہوئے وہ بلوچ فوراً قدم بوس ہوا اور اپنے مدعا کا اظہار کیا۔ دراصل اس کی بیوی جو اس کے ہمراہ آئی تھی وہ نابینا تھی اور بلوچ اپنی بیوی

کی بصیرت کی بازیابی کے لئے اسے ساتھ لایا تھا۔ عرض کیا۔ اے رازدار الست! میری بیوی اندھی ہو گئی ہے اور میرے گھر کا دارومدار اسی پر ہے۔ اگر آپ توجہ فرمائیں تو اس کی بصیرت واپس آجائے

اگرچہ حضرتؒ بیگانہ عورت کو پاس نہیں آنے دیتے تھے۔ لیکن اس وقت ازراہ کرم بلوچ سے کہا کہ اپنی بیوی کو میرے سامنے لاؤ۔ عورت اونٹ سے اتر کر کچھ اس طرح بھاگی آئی جیسے کوئی پیاسا پانی کی طرف بھاگتا ہے۔ پھر بلوچ سے فرمایا کہ عورت سے کہو کہ میری طرف دیکھے۔ جونہی عورت دوزانو بیٹھ کر جناب نوشہ گنج بخشؒ کی طرف روبرو ہوئی۔ اسی لمحہ اس کی آنکھوں میں بصیرت لوٹ آئی۔

۲۔ قاضی رضی الدین سے روایت ہے کہ وہ ایک روز پاؤں ننگے ہمسفر تھے۔ راستہ ریتیلا تھا۔ ادھر دوپہر ہو رہی تھی اور ریت بھی گرم ہو رہی تھی۔ چنانچہ قاضی رضی الدین کے پاؤں میں آبلے پڑنے شروع ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ جب حضورؒ نے توجہ فرمائی تو اپنے پاپوش مبارک پہننے کے لئے فرمایا۔ میں نے سوئے ادب جوتے پہننے سے گریز کیا۔ پھر دوبارہ گھوڑے پر اپنے پیچھے بیٹھنے کو فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ مجال کہ میں گھوڑے پر سواری کروں اگر کچھ اور

Marfat.com

ی کرم نوازی ہو جائے تو بہتر ہوگا تو پھر فرمایا کہ فتراک پکڑ لے۔ جب
میں نے فتراک کو پکڑا تو بادل آ گئے اور یکایک پانی برسنا شروع
ہو گیا۔ ریت بالکل ٹھنڈی ہو گئی اور ہم منزلِ مقصود تک بآرام
پہنچ گئے۔

○

بشارات

اعلیٰحضرت مجدد اعظم سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ سے
مندرجہ بشارات والبستہ ہیں ملاحظہ ہو :۔

۱۔ حافظ محمود کے علیہ الرحمۃ [illegible] حضرت کی
خدمت اقدس میں بیٹھا تھا اور دل ہی دل میں خیال پیدا ہوا کہ
حضرت سے پوچھا جائے کہ قیامت کا نظارہ کیا ہوگا۔ لیکن حضرت
مسکین قلندر تشریف لے آئے اور آپ دونوں کے مابین نعت
کی باتیں شروع ہو گئیں۔ میری بات دل میں ہی رہی اور میں
ان کی باتیں سنتے سنتے سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ گروہ در گروہ
جمع ہیں۔ میں نے ایک شخص سے اس اجتماع کا سبب پوچھا

لہ وہ تسمہ جو زین کے دائیں اور بائیں لٹکا ہوتا ہے۔

Marfat.com

تو اس نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں یہ قیامت کا دن ہے چنانچہ میں نے ذات خداوندی کو تخت عدالت پر بیٹھے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ دنیاداروں کا روزنامچہ کھلا پڑا ہے اور ادھر ادھر بہت سے جھنڈے نظر آئے اور ہر جھنڈے تلے ایک ایک ڈیرہ تھا۔ ایک جھنڈا بہت بلند نظر آیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کس ڈیرہ کا جھنڈا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ جھنڈا تو محبوب سبحانی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ میرے پیشوا حاجی محمد نوشہ گنج بخش کا ڈیرہ کہاں ہے تو مجھے بتایا گیا کہ محبوب سبحانی کے جھنڈے سے ذرا نیچا اور عام جھنڈوں سے بلند جناب نوشہ علیہ الرحمۃ کا علم ہے اور اس کے نیچے ہی ان کا ڈیرہ ہے جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ عالی سرکار ایک مرصع تخت پر جلوہ افروز ہیں اور ان کے گرد مریدان اس طرح حلقہ باندھے ہیں جیسے چاند کے گرد ستارے۔ جب میں قدم بوس ہوا تو مجھ سے پوچھا کہ تو اتنی دیر کہاں رہا۔ اتنے میں جاگ اٹھا اور جلدی جلدی مرشد پاک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ذات بابرکات نے فرمایا کہ بالکل اسی طرح ہوگا کہ مرید پیر کے جھنڈے تلے بغیر وآرد گیر بیٹھے ہوں گے۔

Marfat.com

۲۔ شیخ جمال سے روایت ہے کہ مجھے جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کی دو باتوں سے تعجب تھا کہ باوجود اس امر کے کہ آپؒ اس قدر باکمال ہیں سارے کے ساتھ کلام سنتے ہیں اور پھر ان پہ وجد طاری ہو جاتا ہے۔ میں اس راز کو پانے کی تلاش میں تھا کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ہادی رہنماؐ کا دیدار ہو گیا۔ بلند کردار لوگوں کی مجلس ہے اور تمام لوگ خوش و خرم نظر آ رہے ہیں اور میں اس بزم میں بالکل خاموش تھا کہ ایک آدمی نے نعرہ اسم ذات بلند کیا۔ پھر کیا تھا کہ سب پہ وجد طاری ہو گیا اور میں بھی نہ بچ سکا۔ سب نے بیک زبان کہا کہ اب سرود کی محفل ہونی چاہیے اور میں نے بھی ہاں میں ہاں ملا دی۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے حضور پر نورؐ گھوڑے پر سوار ہوا میں تیرتے نظر آئے۔ مجھے بھی آنذات کی قدمبوسی کی آرزو ہوئی اور آپ نے فوراً میرے دل کا راز معلوم کر لیا اور پوچھا کہ تو بھی چاہتا ہے کہ اس بندی پہ [illegible] میں نے عرض کیا کہ میری بھی یہی آرزو ہے کہ آپ کی قدم بوسی کروں۔ اسی اثنا میں ایک شخص آیا اور اس نے نغمہ و ساز شروع کر دیا میں سماع و سرود کی بدولت زمین سے اٹھا اور

Marfat.com

اوپر کو اڑتا جا رہا تھا کہ آخر حضرتؒ کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہو گیا۔

○

غیبی امداد

میاں تاج دین بن حافظ معمور ی علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم لوگ عالی سرکار علیہ الرحمۃ کے گرد حلقہ باندھے ہوئے تھے کہ یکدم حضورؒ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: "نہ مارو، نہ مارو" اس واقعہ سے سب کے سب مرید حیران و ششدر رہ گئے اور عرض کیا کہ حضور! کیا واقعہ ہوا ہے...؟ آپ نے فرمایا کہ تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ سورج طلوع ہوا تو ایک شخص گھوڑے پر سوار حاضر ہو گیا۔ وہ شمشیر نامی چوہدری تھا اور وہ موضع پانڈووال کا سردار تھا اور بہت بڑا دولت مند تھا۔ وہ سردار حضرتؒ کے قدم بوس ہوا تو آنداتؒ نے استفسار کیا "کیوں بھئی چوہدری خیریت تو رہی؟" چوہدری نے عرض کیا کہ آپ کی کرم نوازی سے میری جان بخشی ہو گئی — یاران طریقت پہلے ہی سے متجسس تھے۔ چوہدری سے پوچھنے لگے کہ کیا واقعہ رونما پذیر ہوا تھا؟ اس نے بتایا کہ کل رات میں سویا ہوا

تھا کہ ایک لشکر میرے سرہانے آکھڑا ہوا۔ یہ مسلح لشکر تقریباً تین سو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ تقریباً چالیس آدمی تو اندر گھس آئے تھے تاکہ میں باہر نہ بھاگ سکوں اور باقی افراد نے گاؤں کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ میں اٹھتے ہی کبلاان کی طرف لپکا۔ میں نے دیکھا کہ ہر طرف تلواریں اور نیزے ہیں، میں نے حضورؐ کو یاد کیا اور بے ہوشی کے عالم میں گر پڑا۔ جب مجھے ہوش آیا تو دیکھا وہاں کچھ بھی نہ تھا۔

۲۔ محمد امین سے روایت ہے کہ میرے لڑکپن کے دن تھے اور میں تحصیل علم کے لئے لاہور گیا تھا۔ ایک دن مجھ پر تجلی وارد ہوئی اور جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کا دیدار ہوگیا۔ اب مجھے حضور پرانوار علیہ الرحمۃ کی قدمبوسی کا شوق ہوا اور میں آپؒ کی طرف چل نکلا۔ جب میں دریائے راوی پر پہنچا تو بارش اس زور سے شروع ہوئی کہ آسمان اور زمین کے درمیان سوائے بارش کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ ملاح کشتیوں کو دریا کے کنارے باندھ کر جا چکے تھے۔ لہذا میں نے جذبہ شوق میں کپڑے اتار سر پر باندھ لئے اور دریا میں کود پڑا۔ چنانچہ لاہور سے شاہدرہ تک طغیانی اور باد و باراں کے طوفان میں تیرتا چلا گیا۔ اسی طرح

Marfat.com

جب میں دریائے چناب کے کنارے پہنچا تو وہاں بھی طغیانی کا زور تھا۔ دریا کے کنارے ایک چوہدری اور اس کا نوکر کھڑے تھے۔ ملاحوں نے چوہدری کے لحاظ سے کشتی دریا میں ڈال دی۔ اور میں بھی اسی کشتی میں سوار ہو گیا۔ کشتی ساحل پر پہنچی ہی تھی کہ ایک لہر آئی اور دوبارہ کشتی کو دریا میں لے گئی۔ اگرچہ ملاحوں نے انتہائی زور لگایا۔ لیکن کشتی واپس کنارے پر آنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ بالآخر پانی کے زور سے کشتی دو ٹکڑے ہو گئی اور چوہدری اس کا نوکر اور ملاح ڈوب گئے لیکن مجھے صرف کمر تک پانی تھا۔ رات اسی کیفیت میں گزری اور مجھے آنچ تک نہ آئی۔ جب صبح ہوئی تو ایک اور کشتی نمودار ہوئی۔ اور میں اس میں سوار ہو گیا۔ جب آنداتؒ کے پاس پہنچا اور آداب بجا لایا تو جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ نے پوچھا کہ اس قدر طغیانی میں کیسے آ گیا تو عرض کیا کہ یا حضرتؒ مجھے تو آپ کے دیدار کی تمنا یہاں تک لے آئی۔ آنداتؒ نے فرمایا کہ تو بات درست کر رہا ہے لیکن تیرے اس فعل نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ اس گفتگو کے دوران ایک شخص ایک لنگی نذرانے کے طور پر لے آیا چونکہ میں برہنہ تن تھا اور سردی لگ رہی تھی۔ میرے

Marfat.com

دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اگر نذرانے والی لنگی مل جائے تو کیا ہی بہتر ہو۔ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہی ہوا تھا کہ لنگی مجھے عطا ہو گئی اور فرمایا کہ تو جہاں کہیں بھی ہو گا ہم تمہاری امداد فرمائیں گے۔

۳۔ ایک روز ایک چرواہے نے جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ اے سرور قطب الاقطاب! کسی شخص کے پاس علم ہے اور کوئی زاہد کوئی عاشق ہے اور کوئی شاہد اور کوئی بے ریا عبادت کرتا ہے اور کوئی خدا کے حضور میں سر بسجود رہتا ہے لیکن میں تو ایک چرواہا ہوں۔ اگر مجھ سے کل روز حشر سوالات ہوں تو وہاں میں کیا جواب دوں گا تو آنداتؒ نے فرمایا کہ کل تمہیں ہدایت فرمائیں گے۔

جب صبح ہوئی تو وہ چرواہا چل بسا۔ آنداتؒ کو اس کے مرنے کی خبر دی گئی تو آپ اس کے گاؤں پہنچ گئے اور اس کے خویش و اقارب نے اس کی قبر کی نشاندہی کی۔ آپؒ نے اسے آواز دی تو قبر پھٹ گئی اور چرواہا باہر آ گیا اور نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے قدم بوس ہوا۔ عالی سرکارؒ نے پوچھا۔ بھائی تمہارے ساتھ قبر میں کیا گزری۔ تو عرض کیا یا حضرتؒ! جب میرے پاس

Marfat.com

منکر نکیر آئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اہل تمیز انسان دنیا سے تجھے کیا حاصل ہوا تیرا خدا کون ہے اور دین کونسا، تیرا رسول کون اور ایمان کیا ہے؟ میں نے معاً کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے تو صرف لوشہ (علیہ الرحمۃ) کا نام یاد ہے۔ جب میں نے آپ کا نام لیا وہ میرے سامنے سے ہٹ گئے اور فردوس اعلیٰ کا دروازہ کھل گیا کہ اچانک آپ کی آواز آئی اللہ میں جلدی جلدی آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہوں اور آپ کے دیدار عالی سے کامیاب ہوگیا ہوں۔

۴۸۔ ایک دفعہ شاہجہان بادشاہ کشمیر کی سیر کو نکلا۔ ایک دن کشتی میں بیٹھا لطف اندوز ہو رہا تھا کہ مخالف ہوا اسے گھسیٹ کر دوسری طرف لے گئی۔ ملاحوں نے بہت زور مارا لیکن ان کے بس سے معاملہ باہر ہو چکا تھا اور کشتی گرداب میں پھنس گئی اور بادشاہ طوفان میں گھر گیا۔ چنانچہ اس وقت آنداتؒ نے غیب سے امداد کی اور طوفان سے بچا لیا۔

Marfat.com

آپ کی دُعا سے مُردوں کا زندہ ہونا

عالی سرکار حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمہ مسجد تعمیر کروا رہے تھے کہ قضا الٰہی سے بڑھئی نے جو آرا چلایا تو اس کے سر پہ جا لگا اور اس کا سر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور وہ آرے کے ساتھ ہی معلق ہو گیا۔ گاؤں میں شور و غل ہوا کہ بڑھئی جناب نوشہ کا کام کرتے مرا۔ چنانچہ حضور پر انوار علیہ الرحمۃ نے اس بڑھئی کا سر اپنے ہاتھ سے جوڑا اور فرمایا۔ اے مرد استاد! مرنے کا وقت ابھی دور ہے۔ اس وقت ہمیں کیوں بدنام کرتے ہو اور مرنے کا کام کسی اور دن پر چھوڑ دو۔ چنانچہ اس پر چادر ڈال دی اور دو گھڑی بعد وہ اٹھ بیٹھا اور سلام عرض کیا بعد ازاں چھ سات سال زندہ رہا۔

۲۔ احمد نامی معمار نے بے وقوفی کا اظہار کیا کہ آندات رح کی لکڑی بے جا کاٹ ڈالی۔ حضرت رح اس پہ ناراض ہو گئے اور فرمایا تیرے سر پہ بھی آرا ہی چل جائے۔ حضرت سا بنپال رح آپ کے مرید خاص نے عرض کیا۔ عالی جاہ! ابھی حویلی تو نامکمل ہے اگر یہ مر گیا تو

حویلی نامکمل ہی رہے گی۔ آپؒ نے فرمایا۔ اچھا ہماری حویلی کی تکمیل تک آپ زندہ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کام کرنے سے فارغ ہوا۔ اسی روز اس کی جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

○

سادگی

عالی سرکار نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اخلاق محمدی کا مجسم نمونہ تھے۔ آپؒ کھانے پینے، پہننے، اوڑھنے اور بچھونے، اٹھنے بیٹھنے کسی چیز میں تکلف نہ برتتے تھے۔ کھانا جو سامنے آجاتا تھا کھا لیتے تھے، پہننے کو جو مل جاتا تھا پہن لیتے تھے، زمین پر، چٹائی پر، فرش پر جہاں جگہ ملتی تھی بیٹھ جاتے تھے۔ لباس میں نمائش کو ناپسند فرماتے تھے۔ عموماً کھدر ہی کا لباس زیب تن ہوتا تھا آرائش کے سامان سے آپ کو طبعاً نفرت تھی اور ہر چیز میں آپ سادگی پسند فرماتے تھے۔

اسلام رہبانیت اور جوگ کا سخت مخالف ہے لارھبانیۃ فی الاسلام (اسلام میں جوگی بنانا نہیں ہے) اس بنا پر آپ جائز لذتوں سے نفع اٹھاتے تھے اور دوسروں کے لئے

Marfat.com

بھی ان کو جائز رکھتے تھے۔

○

حسنِ اخلاق

شیخ جمال سے منقول ہے کہ جب انہوں نے تحصیل علم کر لیا۔ تو پھر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے کہ اچانک جناب ہادیٔ رہنما کے دیدار کا شوق پیدا ہوا تاکہ درویشی کا بحرہ بھی حاصل ہو۔ شیخ جمال کہتے ہیں کہ مَیں دربار میں حاضر ہوا اور نماز مسجد میں ادا کی آنداتہ بھی نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لائے اور میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب دوبارہ گھر تشریف لے جانے لگے تو مجھے بھی گھر جانے کی دعوت دی۔ مَیں نے خدمت عالیہ میں درخواست کی کہ میرے ہمراہ شاگرد ہیں اور مسجد میں رہنا پسند کرتے ہیں... تو فرمایا کہ ہاں یہیں رہیں۔ مَیں کھانا گھر سے بھیجدوں گا۔ جب رات ہوئی تو کھانا گھر سے پہنچ گیا اور ہم کھانا کھانے کے بعد سو گئے۔ جب رات آدھی گزر گئی تو خود تشریف لے آئے چنانچہ آپ نے مجھے میرے نام سے پکارا اور میں بیدار ہو گیا۔ پھر میرے نزدیک تشریف فرما ہوئے اور مجھ سے پوچھا کہ بتاؤ

Marfat.com

کیا کام تھا ؟ رعونت علم آڑے آگئی اور میں مدعا بیان کرنے سے قاصر رہا جس کا مجھے آج تک افسوس ہے۔

○

توکّل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی جو شخص اللہ پہ بھروسہ رکھے گا اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

دوسری آیت میں ہے :۔

وَعَلَى اللّٰهِ يَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

یعنی اگر تم ایمان والے ہو تو خدا پر توکّل کرو۔

تو ثابت ہوا کہ پوری طرح خدا پہ بھروسہ کرنا اور کسی بادشاہ کے دربار سے مال و متاع کی لالچ نہ رکھنا" توکّل" کہلاتا ہے۔ ایک دفعہ عالی سرکار حضرت محدّد اعظم سیّد حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ کے فرزند اکبر حضرت حافظ سیّد محمد برخوردار علیہ الرحمۃ سے کسی نے درخواست لکھوائی اور نواب سعد اللہ کے پاس

Marfat.com

لے گیا۔ نواب سعد اللہ نے جب تحریر کو دیکھا تو دل میں خیال
یا کہ کیوں نہ اس شخص کو دربار شاہی سے عہدہ منصبداری
لایا جائے۔ چنانچہ اس خیال کے پیش نظر آپ کو دربار میں
بھیجا۔ حضرت بحر العشقؒ وہاں تشریف لے گئے اور
اب سعد اللہ نے اپنے خیال کا اظہار کیا تو آپ نے معذ
ہ دیا کہ میں اپنے والد مکرم حاجی کھیم سے اجازت کے
د ہی بات کر سکتا ہوں۔ چنانچہ گھر تشریف لائے اور حضرت
ے سامنے ماجرا پیش کیا۔ تو عالی سرکار گنج بخش علیہ الرحمۃ نے
مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ کی آیت
ارک سنائی۔ تو سرکار بحر العشقؒ نے نواب سعد اللہ کو
اب میں لکھ بھیجا کہ "ماچاکران خدائیم"

○

جائیر

شاہ جہان بادشاہ کو آپ کی دعا سے قندھار پہ فتح حاصل
ہوئی تو اس نے دو گاؤں "موضع ٹھٹھہ عثمان" و "بادشاہ پور فتا"
طور نذرانہ پیش کئے۔ جن کا خراج ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو ساٹھ

درم یعنی ۲۰۷۱ دو ہزار اکہتر روپیہ رائج الوقت سالانہ درگاہ عالیہ کو موصول ہوتا تھا۔ حضور پرانوار علیہ الرحمۃ نے مصارف لنگر کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

○

دو لاکھ آدمیوں کا مسلمان ہونا

آپ نے روحانی توجہات سے اسلامی خدمات کو بحد کمال انجام دیا۔ بے شمار لوگ آپ کی تبلیغ سے حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

چنانچہ پروفیسر ٹامس آرنلڈ نے پریچنگز آف اسلام میں ایک نژاد انگلستانی مستشرق کی کتاب خطبات گارسن دی تاسی کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندوستان میں کوئی باقاعدہ اسلامی تبلیغی سوسائٹی تو نہیں جس کا کوئی مرکز یا نظام ہو، البتہ انفرادی طور پر بعض لوگوں نے تبلیغی خدمات انجام دی ہیں۔ چنانچہ اسلام کے ایک محترم بزرگ حاجی محمد علیہ الرحمۃ کی کوششوں سے دو لاکھ آدمی حلقہ بگوش اسلام ہوا۔

Marfat.com

مولف گوگارسن دی تاسی اور پروفیسر ٹامس آرنلڈ سے اتفاق نہیں ہے کہ یہاں تبلیغی سوسائٹی نہ تھی۔ ہم ان خلفائے عظام کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں جنہوں نے حضرت مجدد اعظم سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے شانہ بشانہ تبلیغ اسلام کے لئے کام کیا۔ اور ان سب کا مرکز بانی سلسلہ عالیہ نوشاہیہ حضور پُرانوار جناب نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ ہی تو تھے۔

۱۔ شیخ رحیم داد بن سخی شاہ — بھلوال شریف — ضلع سرگودھا
سلیمان نوری رح

۲۔ شیخ تاج محمود بن سخی — بھلوال شریف — "
سلیمان نوری قریشی

۳۔ سید حافظ محمد برخوردار — ساہیوال شریف — ضلع گجرات
بحر العشق بن نوشہ گنج بخش

۴۔ سید محمد ہاشم دیوانہ دل بن — ساہیال شریف — "
نوشہ گنج بخش رح

۵۔ مولانا حافظ محمد معصومی رح — ہیلاں — "

۶۔ شیخ پیر محمد سچیار کیانی رح — نوشہرہ شریف — "

۷۔ شیخ محمد تقی مجذوب رح — " — "

Marfat.com

۸۔	صالح محمدؒ	چک سادہ	ضلع گجرات
۹۔	قاضی خوشی محمدؒ	کنجاہ	〃
۱۰۔	قاضی محی الدینؒ	〃	〃
۱۱۔	شیخ مٹھا	〃	〃
۱۲	شیخ صدرالدین عقیلیؒ	رکھ چٹھہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۳۔	شیخ عبدالرحمٰن پاکؒ	بھٹری شاہ رحمان	〃
۱۴	شیخ اللہ داد	〃	〃
۱۵۔	شیخ نانک مجذوبؒ	کلاسکی چیمہ	〃
۱۶۔	شیخ حافظ نور محمدؒ	محلہ رنچھوڑہ	سیالکوٹ
۱۷۔	شیخ اسمٰعیلؒ	کوٹلی جلال	〃
۱۸۔	سید شاہ محمد شہید بھاکریؒ	رتناسہ	〃
۱۹۔	[illegible]	ساگری	〃
۲۰۔	سید عبداللہ مجذوب بخاریؒ		لاہور
۲۱۔	حافظ طاہر مجذوب بخاریؒ		کشمیر
۲۲۔	خواجہ سید محمد فضائل	بیرہ حصار	کابل

Marfat.com

تاریخ ہائے اعراس مشائخ عظام

○

محرم الحرام

یکم محرم الحرام شیخ ابوالحسن ہکاری رح

۲ " شیخ معروف کرخی رح

۴ " شیخ حسن بصری رح

" " شیخ عبدالرحمٰن رپاک رحمان رح

" " سیّد علی احمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری

۵ " قاضی شیخ ابو سعید مبارک رح

۱۰ " شیخ محمد معروف خوشابی رح

۱۴ " سیّد حسن عالم بن سیّد عمر بخش برخورداری رح

۲۲ محرم الحرام سید حافظ محمد شاہ برخورداریؒ

۳۰ " شیخ سکندر شاہ نورپوریؒ

صفر المظفر

۶ صفر المظفر سیّد فتح دینؒ

سیّد حافظ نور اللہؒ

۸ " مولانا سیّد بشیر احمد بشارت برخورداریؒ

۹ " سیّد فاضل شاہ صاحب برخورداریؒ

۱۶ " سیّد حافظ روح اللہ برخورداریؒ

ربیع الاوّل

۸ ربیع الاوّل حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علیہ الرحمۃ

۱۲ " حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳ " سیّد عمر بخش برخورداریؒ

Marfat.com

۲۰ ربیع الاوّل سیّد غلام علی برخورداریؒ

سیّد کرم حیات چنبھلیؒ

۲۵ " شیخ پیر محمّد سچیارؒ

۲۸ " شیخ داؤد طائیؒ

ربیع الآخر

۳ ربیع الآخر شیخ حبیب عجمیؒ

۱۱ " غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ " سیّد حافظ جمال اللہ برخورداریؒ

۱۹ " سیّد ضیاء اللہ رسول نگریؒ

۲۳ " سیّد حافظ قل احمد پاک ذاتؒ

جمادی الاولیٰ

سلسلہ شریف کے مشائخ میں سے سید احمدؒ۔ سید مسعودؒ

سید علیؒ ۔ سید شاہ میر شمس الدینؒ ۔ سید مبارک حقانیؒ
سید حافظ محمد حیات ربانیؒ ۔ کی صحیح تواریخ وفات ابھی تک
نہیں مل سکیں۔ اس لئے ان سب اولیائے کرام کا عرس اس
مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو اکٹھا ہی کر لینا چاہیئے۔

۶ جمادی الآخر

۹ر جمادی الآخر شیخ عبدالواحد تمیمیؒ
۱۸ر " سید محمد ابن برخورداریؒ
۱۹ر " سید محمد شفیع برخورداریؒ
۳۰ر " سید نور الٰہی برخورداریؒ

رجب المرجب

۱۱ر رجب المرجب سید عفی الدین صوفی گیلانی بغدادیؒ
۱۴ر " سید عاصل حق بن سید مکھن شاہ برخورداری لاہوریؒ

Marfat.com

۷ رجب المرجب مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچ رح

۱۱ " سید بوٹے شاہ برخورداری رح

۱۴ " سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری رح

۲۷ " سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رح

شعبان المعظم

۳ شعبان المعظم شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی رح

۱۶ " شیخ فیض رسول فاروقی رح

۱۹ " سید فیض احمد صاحب المعروف بلھن شاہ لاہوری

۲۳ " سید شیر علی بن سید محمد شفیع برخورداری رح

رمضان المبارک

۳ رمضان المبارک شیخ ابوالحسن سری سقطی رح

۷ " سید حافظ الٰہی بخش برخورداری رح

۱۳ " سید افضل ولی المعروف بلھن شاہ ثانی لاہوری رح

۲۱ " سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

Marfat.com

شوال المکرم

۲۵ر شوال المکرم سیّد سیف الدین عبدالوہاب جیلانی بغدادیؒ

ذیقعدہ

۱ر ذیقعدہ سیّد غلام احمد برخورداریؒ

۵ر " سیّد حافظ محمد برخوردار بحرالعشقؒ

ذی الحجہ

۲۲ر ذی الحجہ سیّد محمد ہاشم دریادلؒ

۲۸ر " شیخ ابوبکر شبلی بغدادیؒ

Marfat.com

اوراد شریف

۱۔ آدھی رات یا پچھلی رات کو اٹھ کر باوضو ہو کر نوافل تہجد بارہ رکعت ادا کرے۔ پھر ایک ہزار بار کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات ذکر کرے اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف ہزارہ اور اسم غوثیہ ملا کر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِأۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ ۔ یَا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لِلّٰہ مدد کن فی سبیل اللّٰہ۔

۲۔ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھے اور نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ۔

۳۔ نماز ظہر کے بعد ایک دفعہ درود اور ایک سو بار آیہ کریمہ۔

Marfat.com

۴۔ نماز عصر کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ایک سو بار پڑھے۔

۵۔ نماز شام کے بعد کلمہ طیبہ ایک سو بار پڑھے، پھر اسم غوثیہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔

۶۔ نماز عشاء کے بعد کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایک سو بار پڑھے۔

اس کے بعد ایک بار شجرہ طیبہ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ پڑھے۔

وظائف بالا کا طریقہ حسب الحکم مجدد اعظم
سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش علیہ الرحمۃ
اپنے پیشوا سے سمجھ لے اور باجازت شیخ پڑھے۔

Marfat.com

بسم اللہِ الرحمٰنِ الرحیم

شجرۂ طیّبہ

سلسلہ قادریہ نوشاہیہ

منظوم

اے مسلماں گر تجھے درکار ہے دارالامان
شجرۂ پیرانِ نوشاہی تو کر وردِ زباں
اور اگر تو چاہے کہ ہو قُرب معبودِ جہاں
سلسلہ نوشاہیہ کا لو وسیلہ درمیاں
پھر زبانِ عجز سے اور خلوصِ دل کے ساتھ
بارگاہِ رب میں تو یہ عرض کر پھیلا کے ہاتھ

Marfat.com

اے مرے معبود اسمِ کبریا کے واسطے
اپنی الفت بخش محبوبِ خدا کے واسطے
دین پر ثابت قدم رکھ از پئے شاہِ امم
اور علی المرتضیٰ شیرِ خدا کے واسطے
یا خدا خواجہ حسن بصری کے صدقے میں مجھے
کر عطا چشمِ بصیرت اولیا کے واسطے
شیخ حبیب عجمی ولی داؤد طائی کے طفیل
حضرتِ معروف کرخی پیشوا کے واسطے
کر عطا سرِّ الٰہی سرّی سقطی کے لئے
اور جنیدِ باصفا مردِ خدا کے واسطے
دہر میں زندہ دلی کے ساتھ مجھ کو زندہ رکھ
شیخ ابوبکر شبلی رہنما کے واسطے

Marfat.com

از طفیل عبدالواحد جاہ وحدت کر عطا

بوالفرح طرطوسی خواجۂ دلربا کے واسطے

نفس امّارہ کے شر سے اے خدا محفوظ رکھ

بوالحسن اور بوسعیدِ پیشوا کے واسطے

سن میری فریاد اے کونین کے فریادرس

غوث العظم شاہ جیلاں رہنما کے واسطے

شیئاً للہ شیئاً للہ ہے وظیفہ روز و شب

مقصدِ دل ہو عطا غوث الورا کے واسطے

خواجۂ عبدالوہاب قطب عالم کے لئے

چشمِ باطن کر عطا اپنی لقا کے واسطے

فیض باطن سے الٰہی کر مجھے بھی مستفیض

پیر کامل سیّد صوفی باصفا کے واسطے

Marfat.com

میں بھی طالب ہوں مجھے بھی ہو عطا صدق و صفا
سیّد احمد موج رحمت پارسا کے واسطے

ہو عطا مجھ کو سعادت اے مرے پروردگار
حضرتِ مسعود سیّد بے ریا کے واسطے

یا الٰہی میں ہوں میدانِ عمل میں ناتواں
کر توانا سیّد علی مردِ خدا کے واسطے

میر میران شمس الدین سید محمد غوث اچی
سیّد مبارک حقانی شمع ہدا کے واسطے

از پئے معروف چشتی رنگ عرفانی ہیں رنگ
اور سلیمان نوری مقتدا کے واسطے

گنجینۂ اسرار سے تو مجھ کو مالا مال کر
حاجی نوشہ گنج بخش اہل بقا کے واسطے

Marfat.com

روشنی معرفت سے دل کو روشن کر مرے
پیرِ کامل حاجی نوشہ پُر ضیا کے واسطے

اے مرے خالق مری ہر گام پر کر یاوری
حاجی نوشہ پیرِ آلِ مرتضےٰ کے واسطے

پاک رحمان اور حضرت عصمت اللہ[1] کیلئے
شیخ محمد عظیم باجیا کے واسطے

دے فتح اس جہاد بالنفس میں اے ذوالجلال
فتح دین شیخ محمد رہنما کے واسطے

عمر بھر یارب رہوں مدہوش ارمان نبی
پیر عمر بخش کامل پیشوا کے واسطے

---

[1] اس سے آگے اپنے اپنے سلسلے کے اشعار تیار کر لیں (مولف)

Marfat.com

پیر مکھن شاہ واصل حق کے صدقے میں خدا
مجھ کو وصل اللہ عطا ہو اولیا کے واسطے

مجھ پہ بھی ہوتا رہے فضل و کرم ترا سدا
حضرت افضل ولی فضلِ خدا کے واسطے

مَیں بھی حاجت مند ہوں پوری کر حاجت مری
اے خدا افضل ولی حاجت روا کے واسطے

ساز و سامان کر عطا مَیں بے سر و سامان ہوں
امتیاز الحق میرے پیشوا کے واسطے

ہے ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ابن ولی
بخت خوابیدہ جگا مشکل کشا کے واسطے

Marfat.com

انجمن سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی دیگر مطبوعات

۱۔ اِعجازِ نبیؐ (زیرِ طباعت)

۲۔ ہمارا رسولؐ (زیرِ طباعت)

۳۔ اصل نماز کیا ہے؟ (زیرِ طباعت)

۴۔ فِکرِ نوشہؒ (زیرِ طباعت)

۵۔ ذِکرِ افضلؒ (زیرِ طباعت)

ملنے کا پتہ

شعبہ نشر و اشاعت انجمن سلسلہ عالیہ نوشاہیہ

صدر دفتر "دارالفقر" ۳۷ بی شادباغ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

سلسلہ الہاشم (۹)

تذکرۂ شمسیہ

تالیف

ابوالضیا قادری ہاشمی
سید محمد منظور الحق بی۔اے آنرز، ایم۔اے

ناشر:
جی ایچ سنز پبلشرز
حفاظ منزل ○ ریلوے روڈ ○ وسن پورہ ○ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

سلسلہ الہاشم نمبر ۹

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

کتاب مستطاب موسومہ بہ

تذکرہ ہاشمیہ

یعنی

مختصر سوانح حیات معہ کشف و کرامات و تعلیمات و ارشادات جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت سید محمد ہاشم شاہ قدس سرہ العزیز

مؤلفین

ابو الضیاء قادری ہاشمی

سید محمد منظور الحق ایم۔اے

ناشر جی۔ایس سنز پبلشرز۔ راجپوت روڈ حفیظ منزل دسن پورہ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اہتمام : سیّد محمد احسان الحق ہاشم
سیّد محمد اکرام الحق شمشیر

جی این سنز پبلشرز۔ حفاظ منزل۔ راجپوت روڈ۔ وسن پورہ۔ لاہور

تعداد : ایک ہزار

طابع : مسعود پرنٹرز میکلوڈ روڈ لاہور۔

طریق طباعت : ونڈ ائیک آفسٹ

بارِ دوّم : فروری ۱۹۷۰ء

بارِ اوّل : ۱۹۵۵ء (دو ہزار صد)

قیمت : ایک روپیہ

Marfat.com

صحبت جناب محمد جمال صاحب نقشبندی
نذر محمد
سید محمد عثمان الحق عفی عنہ کبار قادری

دیباچہ طبع اوّل

قارئین کرام! مدّت سے یہ آرزو تھی کہ معالج روحانی وجسمانی جناب سیّدنا حضرت محمد ہاشم شاہ قدس سرہٗ العزیز کے حالاتِ زندگی معرض تحریر میں لا کر کتاب کی صورت میں یکجا کئے جائیں لیکن بعض مصروفیتوں کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ تاہم اس خیال نے دل کو چین نہ لینے دیا کیونکہ کسی نے کچھ لکھا کسی نے کچھ۔ آخر ماہ رجب ۱۳۷۴ھ میں اپنے بزرگوں کی مختلف کتب دستی کا انتخاب کر کے اور حضرت والدی ومرشدی، سیّدی ومولائی سیکھم غلام قادر صاحب مدظلہ العالی کی صدری معلومات سے جو حضورؒ نے اپنے والد ومرشد عاشق رسول حضرت سیّد محمد عرف ننھے شاہؒ پوتا جناب ہاشم شاہؒ سے حاصل فرمائے تھے۔ استفادہ کر کے اس بوجھ کو ہلکا کیا۔ میں اس محنت کا اجر اپنے والد محترم کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

وما توفیقی الا باللہ

ابو الضیا قادری ہاشمی عفی عنہ نبیرۂ حضرت محمد ہاشم شاہ

ماہ رجب ۱۳۷۴ھ

Marfat.com

دیباچہ بطبع دوم

(۱۹۷۰ء)

حضرت سیّد محمّد ہاشم شاہ فارسی اور پنجابی کے قادر الکلام ادیب اور شاعر، باکمال صوفی، خدا آشنا ولی اور ماہر طبیب تھے۔ آج کل آپ زیادہ تر پنجابی کلام کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور آپ کے پنجابی کلام میں سے بھی اکثر لوگ آپ کو "سسی پنوں" کے مصنف کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ کا زیادہ کلام غیر مطبوعہ ہے اور آپ کے حالاتِ زندگی پر ابھی تک قلم نہیں اٹھایا گیا۔ نیز آپ کے طبی جواہر پارے، معمولات و معلومات کتابی صورت میں عوام کے سامنے پیش نہیں کئے گئے۔ ایسی صورت میں آپ کے آفتاب شہرت کا ناآگہی کے بادلوں کی اوٹ میں رہنا سمجھ میں آتا ہے۔ یہ المیہ صرف حضرت ہاشم شاہ کے ساتھ ہی نہیں، ہمارے تقریباً ہر بڑے لکھاری کے ساتھ پیش آ رہا ہے۔ انکے علم کی بہت سی وسعتیں اور کلام کی بہت سی جہتیں دریافت کرنا باقی ہیں۔ تحقیق کا سمندر بظاہر پایاب لگتا ہے لیکن درحقیقت نہ اس کی تھاہ ہے نہ کنارہ۔ بہت سوں کو من کی موج ہلارا دے کر ادھر لاتی ہے اور وہ اس میں پاؤں دھرتے ہیں۔ جب ڈبکیاں کھانے لگتے ہیں، اسے پاٹنے کا حوصلہ نہیں پاتے اور قدم پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں کیونکہ اکثر استقلال مزاج نہیں رکھتے اور نہیں جانتے کہ گوہر ڈبکیاں کھائے بغیر نہیں نکلا کرتے اور یہ کہ اس میں ڈبکیاں کھاتے کھاتے جان کھو جائے تو انسان خود امر ہو کر ان بڑوں کی صف میں جگہ پاتا ہے جن کی بڑائی اور عظمت کے استحکام میں اس نے جان دی۔

Marfat.com

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ھُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ

ترجمہ :۔ وہ ذات ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف اسی کی
کرو۔ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں جو رب العالمین ہے جو ایمان لانے والوں کا مولیٰ ہے
روں کا کوئی مولیٰ نہیں۔ عاقبت پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ تم مرتے دم تک اپنے پروردگار کی عبادت

بنام آنکہ نامش روح جانہا — بیانش زیور و حسنِ زبانہا
کلید ہر درد مقصود ہر دل — نجاتِ و عفو و حرمت بخشِ ایں گل
ہمہ جا اوست و جائے ندارد — کلید کنہ او رائے ندارد
چگونہ طے کنم دریائے آتش — سمندر می شود پنہاں ز ذاتش
چہ باشی مرغ و ہم آنجا چہ باشی — کند تیغ تحیر پر تراشی
شکستہ طالب و مطلوب بر بام — ہزاراں دام در رہ گام بر گام
زبانم کے تواں گفت این بیانہا — طول است ایں بہ بند استخواں ہا
ثنائش ہر کہ در گفتار آراست — شطِ بیقید را در کاسہ انداخت
خیالم تیز رو چوں برق تند است — دلی در عرصہ میدانش کند است
مپرسے فکر در ذاتش مگس دار — دریں واماندہ اند عنقا بسیار
اگر جوئی کہ آں بیچوں چگوں است — زحد فکرت آں ذاتش بروں است

Marfat.com

ولی پرواز تو اینجا تمام است　　کہ غیر از ذات تو دیگر کدام است

جناب رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار تحیات و درود ہوں جن کے متعلق کلام پاک میں ارشادِ باری ہے هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ط۔ وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین عطا فرمایا تاکہ اس ہدایت اور سچے دین کو خلقت پر ظاہر کردے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا کی رہنمائی کے لئے اس دنیا میں آئے۔ وہ کریم اور امین تھے۔ ان کی شان میں کان قاب قوسین او ادنیٰ وارد ہے اور یہ وہ اعزاز ہے جو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس مقام تک چلے گئے جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام مقرب فرشتہ ہونے کے باوجود بھی نہ پہنچ سکے۔ اور انہیں کہنا پڑا

اگر یک سر موی برتر پرم　　فروغ تجلی بہ سوزد پرم

آپ نے اس ذات کو سر کی آنکھوں سے دیکھا اور تبسم کناں رہے جس کے جلوے سے موسیٰ بے ہوش ہوگئے اور طور جل اٹھا۔

موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات　　تو عین ذات بنگری و در تبسمی

اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ان پر ان کے اصحابہ اور اہل بیت سب پر ہو۔

درشانِ شفیع المذنبین رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم

صانع کدام ہست بہ بیں نور و نار را　　در تن کہ بست باہم خلط چہار را

ظاہر کہ کرد پردۂ آں پردہ دار را　　صورت کہ داد باگل و ہم برگ و خار را

جملہ ظہور پرتوِ ذاتِ محمدؐ است

جنبش کہ داد ز آدل باب چگون ددد　　نابودرا کہ داد ایں بہبود و ہم نمود

پیدا کہ کرد انیساں تدبیر ایں وجود　　قائم کہ کرد ہستیٔ اندر زیاں و سود

جملہ ظہور پرتوِ ذات محمدؐ است

Marfat.com

عشقے کہ داد جنبش با ذات بے نشاں — آں عشق بست صورت آمد بدیں جہاں
نامش رسول ہست تو ای نیکبخت بداں — ایں سر اد بہ حکمت دانست عارفاں

جملہ ظہور پرتو ذات محمدؐ است

بے صورتے کہ صورت مے بست نشد پدید — آں تخم ایں درخت جہاں استچوں دمید
ایں شاخ برگ و بار از و جملہ سر کشید — آں بود نور احمد در پردہ کو درید

جملہ ظہور پرتوِ ذات محمدؐ است

آں حرف کن کہ گفت خناس آں کدام بود — او از احد با احمد آمد پیام بود
یعنی بخویش خویش کنندہ کلام بود — روحِ ملک ز نور محمدؐ تمام بود

جملہ ظہور پرتو ذات محمدؐ است

ایں جملہ کارخانہ لولاک را بہ بیں — فردوس و عرش و کرسی و افلاک را بہ بیں
از ہر قماش دصل و دگر چاک را بہ بیں — روئندہ اندریں و ہم ایں خاک را بہ بیں

جملہ ظہور پرتوِ ذاتِ محمدؐ است

در شان محبوب سبحانی غوث صمدانی قطب ربانی شاہباز لامکانی حضرت سیدنا سلطان شیخ سید عبدالقادر جیلانی محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔

ثنار محی الدین ایمان و دین است — وظیفہ ہر ولی عابد ہمیں است
بہ بیشہ لامکاں کو راہ جو اند — بزیر سایۂ اقبال او اند
کسے کو ہست زیر سایۂ آں — نخواہد جام جم مہر سلیماں
زمینے کاندراں یک لحظہ گشت — سر کونین را چوں کعبۂ ہست
بجاں بخشے کہ عیسیٰ را غرور است — چہ ہست ایں از غلامانش نہ دور است
اگر یوسف رخِ پیرم بہ بیند — زلیخا وار در راہش نشیند
جہاں را مہر و ماہ کرد است آباد — دلانرا رونق است از نور بغداد

Marfat.com

پناہ اوست ایں دورِ سیاہ را — زخاک پاکش آب ایں مہر و مہ را
کمندِ ہمتش افتادہ پرُ زور — کند شیرِ فلک در بند چوں مور
بہ بحر و حد تش ابدال اوتاد — چو غوک و ماہیاں مست اند و دلشاد
سگے در غفلتم افتادہ گمراہ — ولے در سائلش الحمد للہ!
سگاں را جز زیاں کاری چہ ہوش است — ہر آں کو صاحب است او پردہ پوش است
چناں پیرم نئی کز بارِ عصیاں — شوم بے حرمت و حیران پریشان
مرا ہم خود باقبالت غرور است — کہ کارت پرورش نامت غفور است
بطاعت مایۂ دارد نکو کار — ندارد تکیہ جز لطفت گنہ گار
نہ از من شد گنہ وز تو سخاوت — چہ شد در صاحب و بندہ تفاوت
برایں آتش کہ از عصیاں بدارم — ز ابر رحمتت اُمید دارم!
دریں طوفان جہاں برزشتے من — نگہبان لطف تو ایں کشتے من
منم بس روسیاہ کن شست و شوئی — بآب مرحمت دہ آبروئے
توئے عصیاں بہ بخشے عالمے را — کدام است آں خطا بخشد یکے را
دگر بخشند کسے یک بار باشد — نہ چوں تو دم بدم غفار باشد
مرا جز معصیت مایۂ اگر نیست — ترا جز مغفرت کار دگر نیست
دلئ دیگراں باصد تمنا — برائے بندگی آمد دریں جا
توئ کان آمدی بخت جہانرا — برائے پردہ پوشی مجرماں را
شفیع ورا حم و دانا و بینا ست — پئے مردہ دلاں نامت مسیحاست
مسیحا بدبرائ روح بُردہ — نہ چوں تو ہر آں کس روح مردہ
شفیع دو جہاں و قطب عالم — ہویدا در دو عالم غوث الاعظم

در شان سلطان العارفین حضرت حاجی شاہ محمد شریفؒ

Marfat.com

Marfat.com

مزار پُرانوار حضرت سید حاجی محمد شریفؒ (جگدیو کلاں ضلع امرتسر)

بیای ہنر در بدوکان عشق — زمن بشنوی حرف فرمان عشق
بگیرای بتعجیل دامان عشق — بہ بیں ایں سخن را بدیوان عشق
قلم زن نوشتہ بادل ردیف — بخواں نام حاجی محمد شریف
گر ایں نام یاد آوری جوہرے — مقرر بسا برتری گوہرے
دگر نہ چو زن بیدہ بے شوہرے — تہی مانی از معدن گوہرے
دری بی بہار ا بگیرا ے ظریف — بخواں نام حاجی محمد شریف
آبداں کفر دم نشیں بہ آبی اعتقاد — گر اورا ہمہ علم ہا ہست یاد
لعین است مردود شیطان نہاد — بیا میز با صادق و با مراد
کہ گوئند ترا با زبان لطیف — بخواں نام حاجی محمد شریف
بفرماتو ایں نام باحق پرست — نہ با خود پرستے کہ او خود نخراست
بداند یقین ہر کہ نیک اختراست — کہ در دو جہاں نام ایں رہبراست
مگو با کسے لعنتی و کثیف — بخواں نام حاجی محمد شریف
یقین نام ایں پارس و کیمیا است — خدارا دریں دان ترا ایں رواست
خدا و خدا دان نہ ہرگز جدا است — شدن بے یقین زیں ہمیں بس خطا است
ترا بارہا گفت و گوید حریف — بخواں نام حاجی محمد شریف
چو اکسیر ایں نام بیمار را — رہ مغفرت بیں گنہ گار را
حصار آہنی ہست زردار را — یقین ذوالفقار است پیکار را
قوی تن شوی ہمچو کوہ اے نحیف — بخواں نام حاجی محمد شریف
فلک اژدہائے پر از نیش ہست — گریں چرخ با تو جفا کیش ہست
بسا مشکل و درد در پیش ہست — مجرب دوائی بر ایں ریش ہست
بکن تا شود جملہ آفت ضعیف — بخواں نام حاجی محمد شریف

Marfat.com

زعرفان شنو نقطۂ بے مثال — اگر ہستیۓ ای مرد فرخندہ فال
بیابی دریں رحمت لایزال — ز آفات ہرگز نگیرد زوال
متاع تو فضل ربیع و خریف — بخواں نام حاجی محمد شریف
اگر صادق ایدل بریں در شوی — دگر مفلسے کیمیا دگر شوی
بکرم معظم مقرر شوی — بہر در بہر کار بہتر شوی
گراں مایہ باشی نہ باشی خفیف — بخواں نام حاجی محمد شریف
فنِ فقر ہاشم تو دانندہ باش — رہ پارسایاں شناسندہ باش
دریں رہ شوی صادق دم شریف — بخواں نام حاجی محمد شریف

Marfat.com

والد اور خاندان

حضرت ہاشم شاہ کے والد بزرگوار سیّد حاجی محمّد شریف عرب کے ایک بزرگ سیّد اور روشن گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ نہایت شریف النفس، حلیم المزاج اور سرچشمہ فیض و الطاف تھے۔ ان کی پیدائش ۱۲ جمادی الاوّل ۱۰۵۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم کے روضۂ مقدسہ کے قریب ظہور میں آئی۔ حاجی صاحب کے پانچویں پشت کے جدِّ امجد حلب سے تحصیلِ علم کی خاطر مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اور مسجدِ نبوی میں درس و تدریس کا آغاز کیا تھا۔ حاجی صاحب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ اپنے بزرگوں کی مانند راہ شریعت و طریقت پر گامزن تھے۔ آپ نے چالیس سال تک درس و تدریس کی خدمت انجام دی۔ چالیس حج کئے جو سب کے سب پاپیادہ تھے۔ حضرت ہاشم شاہؒ نے اپنے والدِ بزرگوار کی بزرگی اور شان کا حال ایک قصیدہ میں رقم کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے والد کس قدر بلند مدارج پر فائز تھے۔ یہ قصیدہ آپ کی تصنیف چہار بہار میں سے گزشتہ صفحات میں نقل کیا گیا ہے۔ قصیدہ کیا ہے معرفت و طریقت کے رموز بیان کئے گئے ہیں جنہیں گرہ میں باندھ کر کسی بھی شخص کے لئے راہ حق کی تلاش چنداں مشکل نہیں رہتی۔ یہ قصیدہ حضرت حاجی شریف کی بزرگی اور شان کا آئینہ تو ہے ہی اس سے حضرت ہاشم شاہ کے مقام اور اپنے والد ماجد سے عقیدت کا بھی کما حقہٗ اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد کے علم و عمل اور ورثہ کے پوری طرح وارث تھے۔

حضرت حاجی شریف آپ کے والد ہی نہیں مرشد بھی تھے۔ مذکورہ قصیدہ سے آپ کے مریدانہ جذب و عقیدت کا اظہار پوری طرح نمایاں ہے۔ چہار بہار ہی میں ایک اور نظم میں جو آپ نے اپنے والد کی شان و مدح میں لکھی ہے فرمایا ہے۔

مراد و حرمتِ کونین او یافت — کہ سایۂ حاجی الحرمین او یافت

جسے حاجی الحرمین محمّد شریف کا سایہ مل گیا اسے دو جہاں کی عزّت اور مراد مل گئی۔

دلیلش رہ نمایِ عاشقان است — وجودش قبلۂ ہفت آسمان است

شجرہ نسب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاجی درویش سید محمد شریف بن سید محمد بن [illegible]
بن سید عبدالرحمن بن سید موسیٰ بن سید [illegible]
بن سید موسیٰ بن سید [illegible] بن سید [illegible]
بن سید [illegible] بن سید [illegible] بن سید [illegible]
بن سید [illegible] بن [illegible]
بن [illegible]
[illegible] سید ابو [illegible]
[illegible]
بن [illegible] بن سید [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

از فقرنامہ فارسی و شجرہ ہائے طریقت صفحہ ۲۰

Marfat.com

جنیش مطلع انوار یزداں ، کلامش مظہرِ اسرارِ جاناں

آپ کی گفتگو اور توجہ عاشقوں کی رہنما ہے۔ آپ کا وجود سات آسمان کا قبلہ ہے۔ آپ کی جنبش مطلع انوار یزداں ہے۔ آپ کا کلام معشوق کے رازوں کا مظہر ہے

پھر فرماتے ہیں۔

بحمد اللہ کہ این سال رہبرم است ۔ خیالِ آں شہنشہ در سرم است

اللہ کا شکر ہے کہ مجھے ایسا رہبر ملا اور میں اس والا قدر شہنشاہ کے تصور میں رہتا ہوں۔

ولادت اور نام

آپ کی ولادت باسعادت ۲۲ رجب المرجب کے روز ۱۱۴۸ھ میں مدینۃ النبی میں طلوع آفتاب سے پیشتر ہوئی۔ آپ کی ولادت بھی ایک ظاہر کرامت ہے کہ پیدائش کے وقت آپ کی والدہ اور والد کی عمر نوّے پچانوے سال تھی۔ یہ عمر تو الد و تناسل کے لئے ناامیدی کا زمانہ ہوتا ہے۔ گویا آپ کا وجود بطور خرق عادت ظاہر ہوا۔ پیدائش کے ساتویں روز باتباع خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم رسم عقیقہ ادا کی گئی اور آپ کا نام محمد ہاشم شاہ رکھا گیا۔

آپ کی پیدائش کے وقت بڑی بڑی مقدس ہستیوں نے آپ کے گھر والوں کو مبارک بادیں دیں اور مولود مسعود کی خوشی میں گھر والوں نے بھی جو کچھ پایا راہِ حق میں لٹا دیا۔ حضور کی پیدائش کے وقت قدرت کے عجیب و غریب کرشمے ظہور پذیر ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نہایت مبارک اور مفید خلائق ہستی کی آمد کا پیش خیمہ ہے۔ حضور پر خدا کی یہ بڑی نوازش تھی کہ آپ بچوں کی طرح رو رو کر پریشان نہیں کرتے تھے بلکہ ہر وقت خوش و خرم رہتے تھے۔ والدہ وقت پر دودھ پلا دیتیں اور لٹا کر اپنے کام میں مصروف رہتیں۔ ماں کے کپڑے اور بستر ہمیشہ پاک و صاف رہتے۔

اخلاق و عادات

حضور عام بچوں کی شوخی اور شرارت نہ کرتے تھے اور حضور کی زبان پر کھیلتے وقت بُرے الفاظ نہ آتے بلکہ آپ کے ہاتھ اور زبان

Marfat.com

ت ومناجات صفحہ ۴۰

کسی کو کبھی تکلیف نہ پہنچی بچپن ہی میں نہایت مؤدب، مہذب اور متین ہے۔

حضور میں ولایت اور سیادت کے نشان دن بدن بڑھتے گئے۔ ہر ایک بھانپ جاتا کہ یہ ہستی ایک نہ ایک دن آسمانِ ولایت پر سورج ہو کر چمکے گی اور اس کے ضیاء کرم سے بہت سی خوش قسمت ہستیاں منور ہوں گی۔ آپ ہمیشہ چُپ اور مست رہتے۔

چار سال کے ہوئے تو والدِ مکرم بہ حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تبلیغ دین حق کے لئے ہندوستان تشریف لائے اور جگدیو کلاں ضلع امرتسر میں فروکش ہوئے۔ یہاں پندرہ سال تک فیوض و برکات کے گوہر لٹاتے اور لوگوں کو ہدایت کرتے رہے۔ ۱۱۶۷ھ میں ایک روز معمولی طبیعت بگڑ جانے سے دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر حیات جاودانی حاصل کر گئے۔ اس وقت حضرت ہاشم شاہ کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ نے یہ سب عرصہ والدِ مکرم ہی کی خدمت میں گزارا۔ ابتدائی تعلیم بھی انہیں سے حاصل کی۔ وفات کے وقت والد نے آپ کو پاس بلایا اور اپنے سینہ مبارک پر لٹا کر پیار کیا۔ پیشانی پر بوسہ دیا اور تمام دولت امانت خداوندی آپ کے سینۂ مبارک میں منتقل فرما دی اور ضروری ہدایات آپ کی والدہ ماجدہ کو اشاروں میں ہی سمجھا دیں جو اپنی وفات تک آپ کو تعلیم دیتی رہیں۔ چھ ماہ بعد والدہ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔

آپ تین بھائی تھے۔ سید ہاشم شاہ، سید رحمت اللہ شاہ اور سید قاسم شاہ۔ سید قاسم چھوٹی عمر میں ہی لاولد فوت ہو گئے تھے۔ چونکہ یہاں سید محمد ہاشم کے تذکرے سے غرض ہے۔ اس لئے آپ کے بھائی کا ذکر دیا گیا ہے۔

تعلیم ظاہری و باطنی

ظاہری طور پر آپ نے اپنے والدِ بزرگوار کی ارادت سے اور باطنی طور پر حضور سیدنا غوث الاعظم محی الدین شیخ سلطان سید عبدالقادر جیلانی سے فیض حاصل کیا۔ والد کی وفات کے بعد ان کے مزار (جگدیو کلاں ضلع امرتسر) اکثر حاضر رہتے۔ حتیٰ کہ چودہ علوم پر حاوی ہوئے۔

علم و فضل کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے کہنہ مشق اور فی البدیہہ شاعر، سخن طراز اور فصیح و بلیغ ادیب زانوئے ادب

Marfat.com

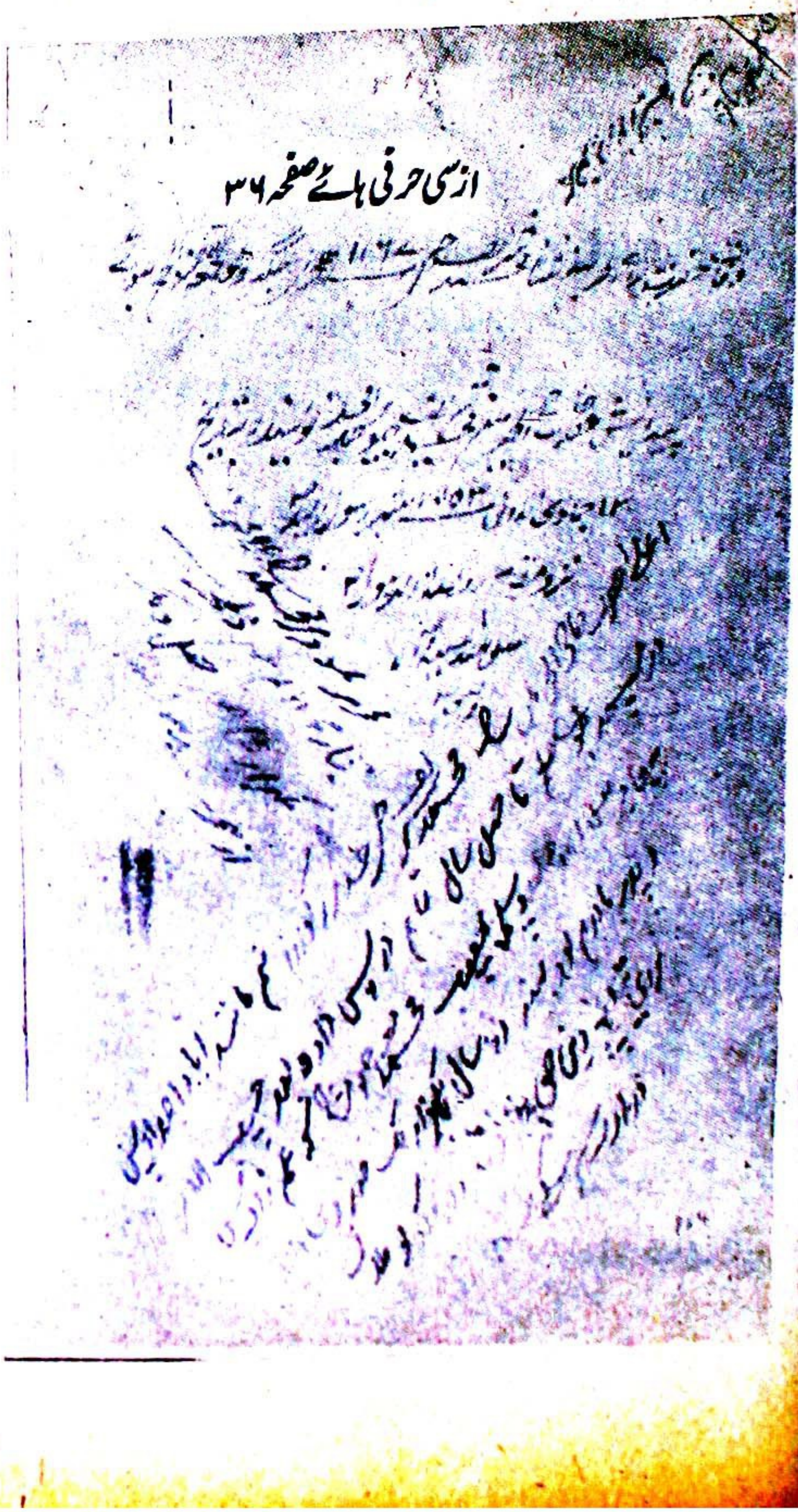

Marfat.com

کرتے اور کسی کو تاب نہ تھی کہ حضور کے فضل وکمال کے سامنے خواہ وہ کتنا ہی علامہ وقت ہو دم مارے۔ جناب کے کلام کو قدردانوں نے تبرکاً حرزِ جان بنا کر بحفاظت تمام آج تک سنبھالا ہوا ہے۔ حضور فقہ اصول، معقول، منقول، نحو و حدیث، منطق و فلسفہ، تفسیر علم استدلال میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ اصل وہ اپنے زمانہ کے مردِ یگانہ تھے۔ مرتاض، مجاہد، زاہد، شب خیز، شہادہ رجے کے تھے اور انوارِ حق اور صولت ولایت سے آپ کا چہرہ ایسا منور اور بارعب تھا کہ حکام وقت بھی آپ کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے تھے اور کیا مجال کہ کوئی لفظ بے اجازت زبان سے نکلے اور ہنگام کلام بڑے بڑے پہلوانوں جرنیلوں اہل سطوت کی زبان لڑکھڑا جاتی اور بت بن کر سامنے کھڑے رہ جاتے۔ بڑے بڑے فیل سوار حاکم ادب سے پابوس ہوتے۔ غرضیکہ حضور کے دربار میں جو بھی آتا، محوِ حیرت اور خاموش رہتا اور رخصت کے وقت پیچھے پاؤں ہٹتا۔

حلیہ مبارک آپ کا قد میانہ، رنگ گندم گوں، خوش شکل اور لاغر بدن تھے۔ سبز پگڑی باندھتے، لمبا چوغہ اور بھاری شلوار بر نگ سیاہ پاؤں میں پہنتے۔

شغل آپ کا شغل یادِ الٰہی اور تبلیغ دین حق تھا ——— فرائض عبادت کے بعد آپ کا یہ روزانہ کام تھا کہ آپ اپنے شاگردوں اور ملنے والوں کو ظاہری و روحانی تعلیم دیتے اور مختلف قسم کی مذہبی اور دنیاوی مشکلات کا حل بتاتے۔ قریباً پانچ صد اشخاص کا اجتماع ہمیشہ اور ہر وقت رہتا تھا۔ مسخرات اور تصرفات ودیعت خداوندی آباؤ اجداد سے تھے۔ خلق خدا عام آتی اور منہ مانگی مرادیں پاتی اور حسب منشا خوراک بھی مل جاتی۔ روزانہ دو نو وقت پانچ پانچ سو آدمی آپ کے دسترخوان سے کھانا کھاتے۔ آپ کے مطبخ میں ہمیشہ چار آدمی کام کرتے تھے لیکن باوجود اس کے اکثر ان کا ہاتھ بٹاتے۔

آپ کا مرتبۂ بزرگی اسی شان و شکوہ سے متاثر ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ہر اس گاؤں میں جہاں آپ کے تعلقات تھے۔ حسب مرضی جاگیریں دیں جو آپ نے بھی اپنے اہلی صوبے داروں کو دے دیں۔ ماسوائے تھریال ضلع سیالکوٹ اور جگدیو کلاں والی اول الذکر اپنے بھائی کو اور تھریال والی بھی خود رکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن اپنے دوست احباب کے اصرار پر آپ نے اپنے

Marfat.com

صاحبزادے حضرت محمد شاہ کو وہاں رہنے کا حکم دیا۔

جگدیو کلاں اور تھریال کے علاوہ خطرائی، کندووالی اور ملک پور میں بھی آپ کی حاکمانہ دسترس تھی۔ جس کی مثال دنیاوی نظام سے بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ ایک گورنر جنرل ہو اور مختلف صوبوں اور اضلاع میں دوسرے حاکم۔ بلکہ ان کے علاوہ ہر ضلع میں ایک دو مقام ایسے ہیں جن کا تعلق آپ کی ذات سے ہے۔

عبادت و ریاضت

آپ کی طہارت اور عبادت کا یہ حال تھا کہ آپ کا کبھی وضو نہ ٹوٹتا آپ اکثر روزہ رکھتے۔ فرائض نماز کی پابندی کے علاوہ رات دن مراقبے اور مشاہدے میں رہتے۔

اس علم و فضل اور کمال ولایت کے باوجود آپ اپنے ملنے والوں بلکہ ہر وقت پاس رہنے والوں کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے۔ مہمان کی حد درجہ مہمان نوازی فرماتے۔ سچ بولتے، وعدہ کو ایفا فرماتے۔ رحم دلی، نیک طینتی اور پاکیزگی ازلی ودیعت تھی۔ چنانچہ ذیل کے ایک دو واقعات سے آپ کے اخلاق حمیدہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

ایک دفعہ سخت وبا پھیلی جس سے ہزاروں مخلوق خدا کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ نے خدا کی مخلوق کے لئے منادی کرادی کہ جو مریض ہمارے کنویں سے پانی پیئے گا۔ اللہ اسے شفا بخشے گا۔ چنانچہ ہزاروں آدمی، عورتیں اور بچے پانی لے جاتے، پیتے اور فوراً تندرست ہو جاتے بلکہ آج تک عقیدت مند حضرات مستفید ہوتے ہیں۔

کرامات

آپ کی کرامتیں تو بیشمار ہیں مگر مشتے از خروارے سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

۱۔ ایک برہمن کی نوعمر لڑکی مدت سے بیمار تھی۔ اس کو کوڑھ کا مرض تھا۔ حتیٰ کہ جنگ آکر اس کے گھر والوں نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ لہٰذا جب اُسے کوئی پناہ کی جگہ نہ ملی تو حضور کے آستانہ پر آگری۔ آپ کی توجہ نظری سے ہی وہ دن بدن اچھی ہوتی گئی حتیٰ کہ بالکل تندرست ہو گئی۔

۲۔ اب چونکہ وہ تندرست تھی۔ لہٰذا گھر والوں نے لوگوں کے طعن و تشنیع پر اسے اپنے گھر واپس لے جانا چاہا لیکن وہ نہ گئی کیونکہ اسے تکلیف و دکھ کے وہ دن نہیں بھولے تھے جبکہ دنیا میں اس کا کوئی عزیز و اقارب ہمدرد کو موجود نہ تھا اور بجائے علاج معالجہ کے گھر سے نکال چکے تھے۔

Marfat.com

لہٰذا اس نے شاہ صاحب کی خدمت میں ہی رہنا قبول کیا۔ وہاں جھاڑو وغیرہ دیتی اور اللہ اللہ کرتی بد باطن برہمن لوگوں نے اتفاق کر کے دیوان دینا ناتھ اور دیوان ساون مل وغیرہ جو کہ رنجیت سنگھ کے خاص مصاحب بلکہ وزرار تھے۔ ان کو اس واقعہ کی اطلاع عشقیہ رنگ میں دی اور سارا قصور شاہ صاحب پر تھوپا۔ انہوں نے مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیئے بغیر تین دفعہ تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد سپاہیوں کو بھیجا کہ شاہ صاحب کو پکڑ کر لے آئیں لیکن جو آدمی جاتے ان کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ آپ سے بات بھی کریں کیونکہ آپ کی ہیبت اور رعب کافی تھا اور آپ ہمیشہ جلالت میں رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس چالیس سپاہی جمع ہو گئے۔

۳۔ چوتھی بار جنرل بدھ سنگھ کی معیت میں ایک دستہ فوجی سپاہیوں کا بھیجا کہ انہیں زبردستی لایا جائے۔ جب جنرل بدھ سنگھ حضور کے دربار میں پہنچا تو دس روز گزر گئے۔ اسے بھی اپنا کام بھول گیا۔ آخر گیارہویں حضور نے بدھ سنگھ کو بلایا اور فرمایا کہ انسان کو اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں لاہور جانا چاہیئے۔ لہٰذا آپ اپنے تمام دستوں کو حکم دیں کہ آج واپسی ہو گی۔ جنرل بدھ سنگھ نے حضور کے حکم سے سب کو حکم دے دیا اور روانہ ہوئے۔ اتنے میں سب کو معلوم ہوا کہ ہم شالامار باغ لاہور کے قریب پہنچ چکے ہیں اور اتنی مسافت ایک آن واحد میں طے ہو گئی۔

۴۔ جنرل بدھ سنگھ آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دیوان صاحب نے مجھے چونکہ جیل میں لے جانے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا مجھے داروغہ جیل کے سپرد کر دو اور انہیں اطلاع کر دو۔ جنرل بدھ سنگھ صرف وزرا شاہی کے حکم سے مجبور نہیں تھا بلکہ اس وقت حضور کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا تھا لہٰذا طوعاً و کرہاً چلا گیا اور اطلاع کر دی کہ شاہ صاحب کو لا کر جیل میں دیدیا گیا ہے۔

۵۔ اسی رات سہ پہر رات گئے مہاراجہ صاحب کو کسی نے گہری نیند سے بیدار کیا اور کہا کہ آپ مٹی نیند سو رہے ہیں اور آپ کے کارندوں نے یہ کام کیا ہے۔ مہاراجہ صاحب فوراً اٹھے اور اسی وقت وزرار کو بلایا اور دریافت کیا کہ آج آپ نے کس شخص کو جیل میں دیا ہے۔ چونکہ یہ سب کارروائی مہاراجہ صاحب کے بالا بالا تھی۔ لہٰذا وہ کانپنے لگا لیکن سچ بتانا پڑا۔ اسی وقت مہاراجہ موقع پر گئے ــــ لیکن کیا ملاحظہ فرمایا

Marfat.com

جیل میں ایک بھی قیدی نہیں ہے اور تلاش سے معلوم ہوا کہ حضور باہر کھلی جگہ تشریف فرما ہیں اور عبادت میں مصروف ہیں

۶۔ مہاراجہ صاحب نے آپ کو ہمراہ لیا اور دربار میں آئے۔ تب تک صبح ہو چکی تھی ——— تھوڑے عرصہ کے بعد دربار آراستہ ہوا۔ مہاراجہ صاحب نے حضور کو اپنے ساتھ مسندِ خاص پر بٹھایا ہم مجلس (سبھا) بیٹھ چکی تھی اور گیانی بھی موجود تھے۔ قاعدہ تھا کہ دربار لگتے ہی مہاراجہ پہلے گیان (خدا محمد) سنتا۔

چونکہ حضور نسوار لیتے تھے۔ اس وقت بھی آپ نے نسوار لی۔ دیوان دینا ناتھ، ساون مل اور ٹیک چند فیرہ کو موقع ہاتھ آیا کہ اس وقت مہاراجہ صاحب کو بتایا جائے کہ یہ مسلمان آپ کے پاس بیٹھ کر تمباکو کی دار لیتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے گیانیوں کو کہا اور گیانیوں نے بھی اس کو بُرا سمجھتے ہوئے مہاراجہ صاحب خدمت میں عرض کی کہ حضور سے کہا جائے کہ نسوار کی کوئیشری (تشریح و فوائد) بیان کریں۔ مہاراجہ رویہ تھا کہ جس وقت کوئی نئی بات ہوتی تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر خوش ہوتا اور کہتا کہ آہا جی یہ بات ٹھیک ۔ اس نے ویسا ہی کیا اور پوچھا کہ شاہ صاحب نسوار کی کوئیشری سنائیے تو آپ نے اسی وقت فی البدیہہ ئیشری سنائی جس کو سن کر مہاراجہ معہ درباریوں کے انگشت بدنداں ہوا اور بہت خوش ہوا۔ گیانیوں نے ان شروع کیا اور شلوک پڑھ کر ارتھ (تفسیر کی) کیا تو حضور جوش میں آگئے اور فرمایا کہ اس کا میں ارتھ ں گا اور جو ارتھ گیانیوں نے پانچ منٹ میں کیا تھا۔ سب درباریوں کے سامنے تیسرے اور چوتھے پہر حقیقت اور معرفت) میں دو گھنٹوں میں کیا۔ جس سے تمام درباری معہ گیانیوں اور راجہ کے آپ کے وں (پاؤں) پڑ گئے۔ چنانچہ حضور کو مہاراجہ نے ایک ہفتہ تک شاہی مہمان رکھا اور روزانہ گیان سنتا اور بہت سا انعام و اکرام نقدی کی صورت میں دیا اور ایک ریشمی چولا جڑاؤ دیا۔ آپ نے نقدی تو سب وقت بانٹ دی اور فرمایا کہ یہ ٹھیکریاں ہمارے کس کام۔ اور چولا پہن لیا جو جگدیو کلاں جا کر کسی کو دے دیا۔ نے دینا ناتھ، دیوان ٹیک چند اور دیوان ساون مل کو حضور پر ناجائز تہمت کے الزام میں معطل کر دیا۔ حضور کے فرمانے پر انہیں پانچویں دن بحال کر دیا۔

Marfat.com

۷۔ سیف زبانی کا یہ حال تھا کہ حضور جو کچھ بھی کسی کو فرماتے وہی ظہور میں آتا۔ اگر کسی کو لڑکا ہو
بشارت دی تو ضرور لڑکا ہوتا۔ اگر غصہ میں کسی کو فرماتے کہ پیچھے ہٹ کر مر۔ تو اس کے لیے یہی جھڑک
اجل ہوتی۔ بہت سے واقعات بخوفِ طوالت نظر انداز کر دیئے گئے ہیں۔

۸۔ وہی بد باطن برہمن چونکہ حضور کا مخالف تھا۔ اس نے بیس پچیس بہادر بدمعاشوں کو ہاتھ
حضور پر رات کو حملہ کروا دیا۔ تاکہ آپ اور آپ کے تمام ساتھیوں کا رات ہی خاتمہ کر دیا جائے جب
بڑھے تو وہاں کوئی ایک آدمی بھی نہ پایا۔ وہ حضور کی جائے رہائش کو خالی پا کر حیران و ششدر رہ گئے
ہو کر واپس جانے لگے تو حضور نے آواز دی۔ دوبارہ دیکھا کہ حضور معہ اپنے ساتھیوں کے تشریف فرما
اس کرامت سے متاثر ہو کر اور اپنے کئے پر نادم ہو کر قدموں میں آگرے اور سب کے سب آپ کے ہاتھ
مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۹۔ جنرل بدھ سنگھ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سپہ سالارِ اعظم تھا۔ اس کا لڑکا گم ہو گیا۔ اس نے بہت
تلاش کی مگر نہ ملا۔ حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور حاجت بیان کی۔ فرمایا کہ وہ گھر پہنچ چکا ہے
نے وقت اور دن لکھ لیا۔ جب گھر واپس آیا تو گھر والوں اور لڑکے سے دریافت کیا۔ لڑکا کہنے لگا کہ ایک
خوش پوش بزرگ آئے اور وہاں سے نامعلوم طریقے سے گھر چھوڑ گئے۔ وقت اور دن بالکل صحیح تھا۔ جو
شاہ صاحب نے فرمایا۔

۱۰۔ ایک دفعہ حضور کو دہلی میں آپ کے ایک ہمعصر نے بلایا۔ ایسے ذی مرتبہ مہمان کی خاطر مجلسِ سماع
منعقد ہوئی۔ تمام حاضرینِ مجلس لطف اندوز ہو رہے تھے۔ اسی اثنا میں وہ بزرگ مسکرائے حاضرین نے اس
پر مسکرانے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ناچ ہو رہا ہے وہ دیکھ رہا تھا۔ حاضرین نے
کیا کہ ہمیں بھی دکھایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ طاقت ہمارے مہمان میں ہے چنانچہ سب نے مجبور کیا تو حضور نے
آنکھوں کے سامنے بائیں سے دائیں ہاتھ پھیرا تو ناچ کا نظارہ سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

۱۱۔ انہی برہمنوں کی سازش سے جنرل شیر سنگھ جو بڑا متکبر، بدمزاج اور تند خو تھا۔ شاہی دربار سے حضور
کو حراست میں کرنے کے لئے آیا لیکن جونہی وہ ہتھکڑیاں لگاتا وہ کھل جاتیں۔ یہ حال دیکھ کر وہ مطیع اور فرمانبردار

Marfat.com

۱۲۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور کے شان و شکوہ اور عام خرچ اخراجات کو دیکھ کر چند بدمعاشوں نے چوری کا ارادہ کیا۔ جب کمرے میں داخل ہوئے تو خدا کی قدرت اس وقت کمرے میں جواہرات اور نقدی کے صندوق کھلے پائے۔ بہت خوش ہوئے۔ سب سامان اٹھالیا اور نکلنے لگے تو اندھے ہو گئے۔ باہر نکلنے کا راستہ نہ ملتا تھا۔ صبح تک اِدھر اُدھر پھرتے رہے اور پکڑے گئے۔

۱۳۔ایک دفعہ حضور دریائے راوی کو عبور کرنے کے لئے گھاٹ پر تشریف لائے۔ دریا طغیانی پر تھا۔ اور کشتی بھر چکی تھی بلکہ چند ایک مسافر رہ گئے تھے جو کشتی میں سوار نہیں ہو سکتے تھے۔ بدقت تمام ان کو بھی ملاحوں نے سوار کر لیا۔ اتنے میں حضور کے ساتھیوں نے بھی کشتی کو روکنے کے لئے آواز دی لیکن کسی نے ایک نہ سنی اور کشتی کو چلا دیا۔ چونکہ طغیانی کے ایام میں کشتی کی آر پار روانگی دن میں صرف ایک دو دفعہ ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا حضور کے ساتھیوں نے ناگوار خیال کیا کہ اب رات یہیں بسر کرنا پڑے گی لیکن حضور نے بھانپ لیا اور فرمایا کہ کہیں نزدیک دو دور یعنی اِدھر اُدھر تلاش کرو شاید کہیں تھوڑا پانی ہو اور ہم گزر سکیں لیکن ناکام رہے۔ حضور نے اس گہرے پانی میں قدم رکھا اور گزرنا شروع کیا اور سب ساتھی پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ سب کشتی والوں نے بھی یہ حال دیکھا اور آپ نے معہ ساتھیوں کے کشتی والوں سے پہلے دریا کو عبور کیا۔

۱۴۔ایک دفعہ اسی گھاٹ پر سے کشتی میں سوار ہوئے۔ ملاحوں نے معاوضہ زیادہ طلب کیا اور زیادہ نہ ملنے پر حضور کو معہ ساتھیوں کے اتار دیا اور کشتی لے چلے لیکن تقریباً دو گھنٹے انتھک کوشش کے باوجود کشتی دھکا کھاتی رہی اور بار بار واپس اسی کنارے پر آتی رہی۔ آخر کار حضور کو کشتی میں سوار کرایا تو کشتی صحیح سلامت دوسرے کنارے پر لگی۔

آپ کا کلام

آپ نہ صرف علوم باطنی اور اسرار ربانی میں ہی عالم تھے بلکہ چودہ ظاہری علوم میں بھی آپ کا پایہ بلند تھا۔ آپ کے اشعار و غزلیات و مناجات و مدحیات دسی حرفی ہائے اور آپ کے بااثر فاضلانہ اقوال کو اہل اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے بڑے بڑے شعرا اور علما بھی اپنی قابلیت ثابت کرنے کے لئے اپنے

کلام میں تمثیلاً پیش کرتے ہیں۔ آپ کے کلام میں یہ اثر تھا کہ سینکڑوں خدا کے بندے اپنے گناہوں
ہو کر صراطِ مستقیم پر آئے۔ ہزاروں تشنگانِ مراد آپ کی پاک زبان کی تاثیر سے فائز المرام ہوئے۔

آپ کے کلام بلاغت نظام میں معرفت جھلکی پڑتی ہے۔ ایک ایک لفظ سے اسرار ربانی ظاہر ہوتے
آپ کو نظم و نثر میں یکساں مہارت حاصل تھی۔ آپ کی نثر کی ایک کتاب چہار بہار ہے جس میں گلستاں کی
پند و موعظت کے دریا بہائے ہیں۔ قاری کے ذہن نشین کرنے کے لئے ساتھ حکائتیں درج کی ہیں۔ حسب
حال شعر بھی لکھے ہیں۔ انداز مرصع اور رواں ہے۔ فقرے دلنشیں اور دلکش ہیں۔ کتاب پڑھتے ہوئے یوں
ہوتا ہے کہ انسان عالم قدس کی سیر کر رہا ہے۔ کتاب چہار بہار دراصل حضرت نوشہ گنج بخش اور ان کے مرید
حضرت پیر محمد سیچیار کے درمیان جواب و سوال کی صورت میں ہے۔ حضرت پیر محمد سیچیار شریعت، طریقت
حقیقت، اور معرفت کے بارے میں سوالات کرتے ہیں اور جناب نوشہ گنج بخش ان کے جواب دیتے ہیں
سوالات و جوابات کو حضرت ہاشم شاہ نے کتاب کی شکل دی ہے۔ یہ کتاب ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ خدا آپ
صاحبزادگان کو توفیقِ ارزانی فرمائے کہ وہ اس کتاب کو صندوق بند کرنے کی بجائے عوام کے افادے کیلئے
چہار بہار کے آخر میں مثنوی و غزلیات کا مجموعہ بھی منسلک ہے۔ مثنوی میں خدائے ذوالجلال کی حمد
رسول اکرمؐ کی تعریف، ان کی بلندی درجات اور انسان کی حقیقت اور اس کا مقصدِ خلقت بیان کیا گیا
درحقیقت یوں لگتا ہے کہ آپ کے سر میں ایک ہی سودا ایک ہی خیال ہے۔ ہر پھر کر اس کو بیان کرتے ہیں
مثالوں سے، حکائتوں سے، مختلف پیرایوں سے آپ اسی کا ذکر کرتے ہیں۔ غزلیات میں عشق و محبت
عاشق و معشوق کی زبان میں مدعا کہتے ہیں۔ غزل کے شعر دیکھئے۔

ذاکر بہشت را بہ پشیزی نمی خرد گوشۂ قناعت است بس از دو جہاں لذیذ

محبوب (حقیقی) کے ذکر میں مست رہنے والا بہشت کو ایک کوڑی میں بھی نہیں خریدتا۔ اس کے لئے
گوشۂ قناعت دو جہاں کی نعمتوں سے زیادہ لذیذ اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ وہاں اپنے محبوب
کی یاد میں منہمک رہتا ہے۔

گر عشق از تمام نبودی لذیذ تر مجنوں چرا نہ کرد زر و خان و مان لذیذ

عشق تمام نعمتوں سے لذیذ تر ہے اسی لئے تو مجنوں نے خاندان اور زر و مال چھوڑا تھا۔ اس غزل میں لفظ "لذیذ" عزیز اور خوش مزہ دونوں معانی میں استعمال ہو کر لطف دے گیا ہے۔ کسی لذیذ اور خوش مزہ شے کو زبان پر رکھ کر جس فرحت اور لذّت اور مسرت و انبساط کا احساس ہوتا ہے۔ وہی احساس اس غزل کا ایک ایک شعر پڑھ کر ہوتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ردیف کے طور پر لفظ عزیز استعمال ہوتا تو غزل اس قدر پُر معنی اور پُر لطف نہ ہوتی۔

ایک دوسری غزل میں حسینوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ چونکہ حسن و جوانی ہمیشہ نہ رہے گی لہٰذا اس پر اترانا چہ معنی۔

یقیں شناس نہ در دستِ تست رعنائی　　بدست اوست کہ با خاک داد گویائی

یقین جان کہ خوبصورتی، حسن اور زیبائی تیرے ہاتھ میں نہیں ——— یہ تو اس کے دستِ قدرت کا کمال ہے جس نے خاک کو قوتِ گویائی دی۔

نبود نقشۂ تو نیز این نخواھد بود　　مثالِ جلوۂ برق است با تو رعنائی

ایک وقت وہ تھا کہ تیرا نقشہ ہی نہیں تھا۔ تو نا موجود تھا۔ ایک وقت وہ ہوگا کہ یہ بھی نہ رہے گا۔ تیری زیبائی اور خوبصورتی تو بجلی کا کوندا ہے کہ لپکا اور ختم ہوا۔

بخاک پست شدن ایں علامت اوج است　　وبال ہست سراسر خیال بالائی

عجز اختیار کرنا بھی دراصل بلندی کا نشان ہے۔ خود کو بلند خیال کرنے اور تکبّر کا دامن پکڑنے سے وبال ہی آتا ہے۔ یہاں عجز کی خوبی اور تکبّر کی خامی کس ندرت سے اور دلکش انداز میں بیان کی ہے عجز کی مثال خاک سے دی ہے کہ اس سے بہتر مثال دینا مشکل ہے۔

یہی خیالات و معانی و مطالب آپ کے پنجابی کلام میں موجزن ہیں لیکن عجیب اور انوکھے دل کش پیرائے میں دوسری مثالوں کے ساتھ کہ تکرار کا خیال بھی نہیں ہوتا اور قاری کھو کر رہ جاتا ہے۔ سچی حسرتی معرفت میں فرماتے ہیں۔

دال دکھ نوں دود ہٹاوناں ایں تاں توں سکھ جہاں دا ٹول ناہیں
سکھ پاوناں ایں تاں توں میٹ اکھیں سکھ کیدا دیکھ کے ڈول ناہیں

Marfat.com

اساں دیکھیا سکھ جہاں والا میاں دکھ ہے ایس نوں پھول ناہیں
ہاشم شاہ میاں ایہو فائدہ ہے کوئی لکھ آکھے موہنو بول ناہیں

یعنی اگر تو دکھ سے آرام میں رہنا چاہتا ہے تو اس جہاں میں سکھ تلاش نہ کر یہ وہی بات ہے جو غالب نے کہی ہے۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پہ کہ آساں ہو گئیں

ایک اور شاعر نے کہا ہے۔

تمنا زندگی کی ہے اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنیکی خو کرے

اور واقعی کیا نسخہ ہے دکھوں سے بچنے کا کہ ان سے ڈریئے مت اگر سکھ کی تلاش ہے تو آنکھیں بند کرلے اور کسی کو سکھ میں دیکھ کر ڈگمگا نہ جا۔ بلکہ اپنے ریاض میں ثابت قدم رہ۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ اس جہاں میں جو بھی سکھ ہے وہ دراصل دکھ ہے۔ اس بات کو یہیں رہنے دے۔ دنیا دار المحن ہے۔ یہاں سکھ کی تلاش کرنے والے دکھ ہی سے ہم کنار ہوتے ہیں اور جو دکھ کو گلے لگا لیتے ہیں۔ وہ بالآخر دائمی اور ابدی سکھ پاتے ہیں سکھ کا ایک اور طریقہ بتایا ہے کہ کسی کی بات کا غصہ نہ کر جو کوئی کہے خاموشی سے سن رکھ اور ڈرو ٹ۔

ایسی عبادت جو لوگوں کو دکھانے کے لئے کی جائے اس کی مذمت اس طرح کرتے ہیں۔

ذال ذکر زبان دا چھوڑ میاں تیرا کر ہے جگت رجھاونے نوں
پھاہی دغیدی لوگ پھہاونے نوں جی چاہندا شیخ کہلاونے نوں
ذکر حق دا جان دے نال کریئے، نہیں آکھیا کوک سناونے نوں
ہاشم شاہ ایہہ بھید رسائی دا کون سکھ دا کھول دکھاونے نوں

ایسا ذکر جو زبان سے ہو لیکن جو دل سے ظاہر نہ ہو، ریاکاری اور مکر ہے۔ وہ محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ہے تاکہ وہ اس کے زہد و تقویٰ سے مرعوب ہو کر اس کے آگے بچھیں۔ ایسا ظاہری ذکر لوگوں کو پھانسنے

Marfat.com

اور شیخ کہلوانے کے لئے کیا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے) کہ میرا ذکر دل ہی دل میں کرو۔ یہ نہیں کہا گیا کہ لوگوں کو سنا کر کرو۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کسی کو اکسیر بنانی آ گئی ہو۔ ظاہر ہے جس نے اکسیر بنانی سیکھ لی ہے اس نے لوگوں کو بتانے کے لئے نہیں سیکھی۔

ط طالبی چھوڑ جہان دلوں پھیر ہوگ غلام جہان تیرا
دلوں حرص جہان دی چھوڑ میاں پھر کل جہان مکان تیرا
کوئی ناں نشاں نہ چاہ بھائی سدا بھولدا رہگ نشان تیرا
ہاشم شاہ ایہہ عاجزی کیمیا ہے ایویں ہودی کاج آسان تیرا

دنیا کی طلب چھوڑ دے تو دنیا تیری غلام ہو جائے گی۔ دل سے لالچ اور حرص نکال دے تو کل جہاں کی نعمتیں تیرے قدموں پر ڈھیر ہو جائیں گی۔ اس دنیا میں نام و نشان کی آرزو نہ کر۔ پھر تیرا نام و نشان ہمیشہ کے لئے یہاں ثبت ہو جائے گا۔ عاجزی ہی ایک ایسا کیمیا ہے جس سے کل کام آسان ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک دفعہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں عزت مندانہ زندگی کیسے بسر ہو، فرمایا۔ دنیا سے بے رغبت ہو جا۔ بالکل اسی خیال اوپر کے بند میں نہایت عمدہ پیرائے میں قلمبند کیا گیا ہے۔ جو موت سے پہلے مر گیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔

غرض کہاں تک مثالیں دی جائیں، آپ کا کلام بحرِ ذخار ہے جس میں سے گوہرہائے انتخاب نکالنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملہ موتی اور موتیوں کی لڑی ہے جہاں موتی ہی موتی ہوں، وہاں آپ کس موتی کو چھوڑیں گے اور کس کو رکھیں گے۔ جس نے ایک دفعہ پڑھ لیا اسے اس کی دوبارہ تشویق ہوگی۔ دوبارہ پڑھنے والے کو سہ بارہ علیٰ ہذا القیاس۔ طلب صادق ہو تو آپ کے کلام سے ہدایت کا ملہ مل سکتی ہے۔ آپ اپنے کلام میں قرآن، حدیث اور بزرگوں کے اقوال کے حوالے روزمرہ کے مشاہدات اس طرح بے تکلف لاتے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے کہ ان کا مطالعہ کس قدر وسیع، مشاہدہ کس قدر عمیق اور قلم کس قدر توی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں زبان پر قدرت کاملہ حاصل ہے۔ الفاظ ان کے سامنے حاضر رہتے ہیں اور وہ انہیں مطلب کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

Marfat.com

ذیل میں آپ کی مختلف کتب میں سے مزید اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جو آپ کی علمی و فنی قابلیت کے شاہد ہیں۔

ان دھارن دشٹ سنگھارن کو نرشنگ ہے بھوپ چھپیا ہے
اس کام سوں نارلو بھادن کو رسیا رس روپ گھنیا ہے
اوپج چت مانہہ ملادن کو ترکلپ سورس پچیا ہے
ابتو جگ مانہہ دیکھو ہاشم سب کو گورپیر روپیا ہے

میت پریت بھرات پتا ہم جاشح دیکھو سب مایا
اون پڑی دھن یہیں بنے تب مات کہے ہم ہوں نہیں جایا
میت چھپاد چلے مکھ کو مت مانگ ہے کچھو مکھ لایا
اوپمان کو کیاد ہاشم جگمیں دھن ہین سبہہ موہ مایا

ہم کلہیکے بھول رہے کمری سرکال کی نوبت باج رہی
ہم ہی نہیں آد بسے جگموں ایہاں اور کئی کر راج گئے
اک راہ موں واٹ اوڈیکت ہیں کوڈکال گئے کوڈ آج گئے
تم کاہ اُدسارت ہو ہاشم کئی محل بنا کے بھاج گئے
نہیں سوچ کدھر سوں آئے ہیں کیوں بیٹھ رہے کہاں جاویںگے
تب کون تھے کون کہاتے ہیں پھر جائینگے کون کہا دیں گے
کرتے کیا تھے اب کیا کریں پھر کون سا کام بنادیں گے
ہاشم ہم آپ ہی بھول رہے کمری سرکال کی نوبت باج رہی

Marfat.com

من جس کو کر کہت ہیں وہی آتما تھاپ
سکھ دکھدائی آپ کو وہ ہی اپنے آپ
جب مل ہی اگیان سوں دُشٹ ہووے دکھ دیت
جل جیسے رِل اگن سوں اگن کرم سکھ لیت

(گیان پرکاش)

نے فارغ ہو تن سو، را کھے کاج ایک ہی من سوں
من کو سو وہ راہ بتلادے، نر گن بیٹھ ریت سمجھادے
یہ من مہاں مست گج خونی، ڈارے تو ہے گھیر کر جُونی
من کو باندھ ہاتھ میں لیادے، سو نر بو ہر جون نہ پادے

(گیان پرکاش)

راج سبھا بھلو کر ڈر جتنو جم روپ ہووے دکھائی
دیس سُکھی بسے تتنوا در ہیر بیادہ اُدھتے نہیں کائی
تیز گھٹے مل ہین بنے جن راج کے پیچ پھڑی نرمائی
راج مول یو کنے ناشم سوئی بلی جن تیغ اٹھائی

(راج نیتی)

سمرد آدیمن پر بھ سیا میں — دُکھ سُکھ کو جو ادا نتر جامی
دسس دھور دھرتی جین ساجا — ابناشی راجن کو راجا
جوگی جتی ستی رکھ بیدا — بوہ کھو جیت پاوت نہیں بھیدا
ہر ہر مان ہر سوں ہر پیارا — نر بشی گھٹ گھٹ بستارا

(گورمکھی)

رے من ہر کے نام کو سو اس چت راکھ

Marfat.com

ہاشم نہیں افیم جیئوں ایک بار نت چاکھ
کپڑا ایکو جنس کا چھیٹ پئی بہو بھات
اونچ نیچ کوئی نہیں سبھہ صاحب کی ذات
ہاشم ہم باسن سبھے کئے ایک کرتار
جس باسن کو تندیئے تندیا ہو کرتار

(شلوک)

پیمان پیر سرتاج بھون چودس کے حاکم
کئے پاپ بے انت مہا دکھ پاوت ہاشم
تردداس جم تراس ایہہ تم کو نہیں لازم
کردپاز ستار دیا کر غوث الاعظم

(کبت)

اپن مان جو ڈ آپ کو پاوت تا نہہ نہ دو کہہ نہ جمکا سان
پریم دکھی من گیان موشاوت یاہ نہ بہو کہہ نہ نید بیان
ایک ہے روپ جہان کو جانت موہ تیاگ رویت نہ مان
ہاشم آپ ہے آپ کو مانت ہی دیراگ یو ہی تماشا

(سویا کام دھین)

رے رکھ جے رکھ توں سکنا ہیں. جی بھن کے نت چلونا ہے
شیر شکراں پیونا ہیں نت میاں قدح موت دا آخری پیونا ہے
لکھ وار جے فیل سوار ہو یوں خاک راہ دی انت نوں تھیونا ہے
ہاشم شاہ پیر اہنے گوردے نوں زری ہاولا کے نہ سیلونا ہے

(سی حرفی معرفت)

Marfat.com

لام لوہب تے لالچی چال میری بہت یاد ہے راہ شیطانگی دا
پھراں ظاہر اروپ مشائخاندے دلوں خاص ردا بے ایمانگی دا
دستگیر ہے ظاہرا نام تیرا چار کوٹ اُتے مردانگی دا
رب جاندا زور رکھاوندا ہے ہاشم شاہ تیری مہربانگی دا

(سی حرفی غوث الاعظم)

بھال ایہی جگ میں کھتے ہاشم رہے دن چار دی کارگذاری

(سوہا)

کیا کجھہ خیال کریئے کو ہاشم جیوت خیال نہ چھوڑت بھنڈی

(گیان مالا)

ہاشم شاہ دیوگ بے ہوش کیتا ہور گینتی مجھ نہ تجھ دی سی

(ہیر)

لکھیا کون مٹا دے ہاشم وحی کلام ربانی (شیریں)

ہاشم شاہ ایہہ عیش جہان دا لا میاں ٹھیکری چوگ شکاریاں دی

(سی حرفی)

الٰہی خستہ را بر جستگی کن زخود بشکستہ را پیوستگی کن
شوم مستانہ و دیوانہ از خویش نہ بینم جز تو ہرگز نوش و ہم نیش
خطا آزہاشم اے سازندۂ ما طفیلِ آل پیغمبر بہ بخشا

(مناجات فارسی)

فرش بر انسان ثنا ذوالجلال آنکہ ہست او بے مثال و بے زوال
بے نمون و بے چگون و بے نشان بے گمان و بے زبان و بے مکان
بود او چوں بود دیگر کس نبود بود او این بود ما پیدا نمود

Marfat.com

صاحب معراج تاج الانبیاء — خاک پاء اوست جملہ اولیاء
ہست بے شک رحمت اللعالمین — من چہ از غم شوم ہاشم حزیں

(مثنوی فارسی)

بر جہاں گیری چو آمد جلوۂ آں آفتاب
ذرہ ہا ایں جملہ موجودات شد در پیچ و تاب
ما ہمہ جائیم در ما روح قدسی آب ہست
صورتش صورت گرفت اندر ہمہ ایں جام آب

(دیوان فارسی)

کرن قبول خرابی کردا پر لیکھ خراب کرا دے
کس دا جیونہ راج کرن نوں پر قسمت بھیک منگا دے
اپنے ہتھ نہ سول سہی دی پر سولی لیکھ چڑھا دے
خوش ہو دیکھ صبر کر ہاشم تینوں جو کچھ لیکھ دکھا دے
جس نوں طلب ہووے جس دل دی نہیں ہنڈا لکھ ہٹا ئیے
تسدے باہجہ نہ ہوس تسلی بھاویں سو کر گیان سنا ئیے
مجنوں باہجہ لیلیٰ خوش نا ہیں پاویں رب نوں چا ملا ئیے
ہاشم جان مراد عاشق دی اونہوں اکھیں یار دکھا ئیے
سن عشقا جیہی تدہ نے کیتی توں روز ستاویں مینوں
اکواری ہتھ آویں میرے میں خوب رواداں تینوں
تیرے جیہا بے وفا نہ کوئی میں کوک سناواں کینوں
ہاشم خوار کریں جگ سارے تو یار بنا ویں جینوں

(دوہڑے)

Marfat.com

سسّی کا صندوق میں بند ہونا

ٹریا توڑ زنجیر صدق دا چائیاں رزق مہاراں
گردش فلک ہوئیاں سرگرداں باہجھ ملاح کہاراں
گھمن گھیر ہویا جل خونی پین لساں چھمکاراں
ہاشم دیکھ سسی وچہ گھیری دشمن لکھ ہزاراں

سُتے پئے پنوں دا حسن

ستی آن ڈٹھا وچہ نیدر ہوت بیہوش جو خوابوں
سورج وانگ شعاع حُسن دی باہر پویس نقابوں
جے لکھ پا صندوق چھپائے آوے مشک گلابوں
ہاشم حسن پریت نہ چھپسے تارک ہون حجابوں

تھلاں دی گرمی دا نقشہ

چمکی آن دوپہراں ویلے گرمی گرم بہارے
تپ دی لودگے آسمانی پنچھی مارا دتارے
آتش دا دریا کھلوتا تھل مارے وچہ سارے
ہاشم فیر بچا نہ مڑدی لوں لوں ہوت پکارے
نازک پیر ملوک سسی دے مہندی نال شنگارے
بالو ریت پتے وچہ تھل دے جیوں جوں بھنن بھٹیارے
سورج بھج وڑیا وچ بدیں ڈردا شک نہ مارے

Marfat.com

ہاشم دیکھ یقین سسی دا صدقوں مول نہ ہارے

ڈیوڑھے

کامل شوق ماہی دا مینوں نت رہے جگدوچہ دسدا لوں لوں رسدا
رانجھن بے پرواہی کردا تے کوئی گناہ نہ دسدا اٹھ اٹھ نسدا
جوں جوں حال سناواں رووا تے دیکھ تتی دل ہسدا ذرا نہ کھسدا
ہاشم کام نہیں ہر کس دلا تے عاشق ہون درسدا برہوں رسدا

مجنوں در در دیوانہ لیلیٰ میں گرد دکھاندا گھیرا تے قید چوپھیرا
لکھیا لیکھ ایہو کجھ میرا ایہہ وس نہیں کجھ میرا تے نہ وس تیرا
ڈھونڈا چال ملن دی کوئی تے لاواں زور تیرا پر ملن اوکھیرا
ہاشم رات پئی سر مجنوں پر ادڑک ہوگ سویرا چاک اندھیرا

سوہنی مہینوال

عاجز آن ہوئیا دکھیارا صبر آرام نہ آوے
دل نوں روگ لگا اٹھ ڈاہڈا حکمت پیش نہ جاوے
چاکر نال رہیا گھمیاراں مہیں چار لیا وے
ہاشم عشق غرور نہ چھڈدا خاک ہویاں رہ آوے
جیوں جیوں ہوش سوہنی نوں آوے زلفاں پھرن سیاہی
ہر ہر وال بنی اک آفت دردمنداں دی پھاہی
خونی نین وذھیرے ہودن تیر انداز سپاہی
ہاشم مہینوال تیویں تیوں آوے پیش تباہی

تصانیف

آپ کی تصانیف میں سے سسی پنوں، سوہنی مہینوال، ہیر رانجھا، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد
دشاہ غزنوی، دوہڑے، ڈیوڑھے، سی حرفیاں، بارہ ماہ، کافیاں، غزلیات، مدحیات، مناجات،
نامہ، پوربی حکمت، کلیات ہاشم چہار بہار، مثنوی، دیوان، راج نیتی، گیان مالا، چنتاہر، زبدۃ الرمل، شلوک، کبت
سویئے۔ کام دھین موجود ہیں۔ جو پنجابی، ہندی، اردو، عربی، گورمکھی، سنسکرت، برج بھاشا
دیوناگری، تمام علوم میں ہیں۔ آپ کی ان کتب میں سے چند چھپ چکی ہیں باقی زیر طبع ہیں۔

Marfat.com

رہائشی مکان اعلیٰحضرت حاجی سید محمدؐ شریفؒ ۔

آپ کی تعلیمات و ارشادات

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے درجوں کے مطابق ایک مبتدی اور منتہی کے لئے مرید کے سوالات اور پیر کے جوابات۔

سوال :۔ فقیر پر پہلے کیا چیز فرض ہے۔ جواب :۔ تحصیل علم۔ سوال :۔ علم کیا نفع دیتا ہے؟ جواب :۔ اگر کہتر ہے تو بہتر ہو جائے گا اور اگر غریب ہے تو امیر ہو جائے گا۔ سوال :۔ جاننا اور جاننا کیا چیز ہے۔ جواب :۔ جاننا اپنے نفع و نقصان کو پہچاننا اور نہ جاننا اپنے نفع نقصان کو نہ جاننا۔ سوال :۔ نفع و نقصان کس کو کہتے ہیں۔ جواب :۔ نفع وہ ہے جو ساتھ رہے اور ساتھ نہ چھوٹے اور نقصان وہ ہے جو وفا نہ کرے۔ سوال :۔ وہ کیا ہے کہ ساتھ ہے اور وہ کیا ہے کہ وفا نہیں کرتا۔ جواب :۔ دنیا کی محبت وفا نہیں کرتی اور خدا کی محبت ساتھ جاتی ہے اور ساتھ رہتی ہے۔ سوال :۔ خدا کی محبت کس چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب :۔ علم سے۔ سوال :۔ علم کیسا ہے؟ جواب :۔ جس علم سے حلم پیدا ہوتا ہو۔ سوال :۔ حلم کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ جواب :۔ اچھا لباس کھانا، اچھا کھانا پینا اور زیادہ کھانا چھوڑ دے۔ سوال :۔ ان کو چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے۔ جواب معرفت الٰہی۔ سوال :۔ دل کی صفائی سے کیا ہوتا ہے۔ جواب :۔ معرفت الٰہی۔ سوال :۔ معرفت سے کیا ہوتا ہے؟ جواب :۔ جو کہنے سننے اور سمجھ میں نہیں آتا۔ سوال :۔ وہ کیا چیز ہے جو کہنے سننے اور سمجھنے میں نہیں آتی۔ جواب :۔ وہ جو مکان، نشان، ذات اور صفات نہیں رکھتی لیکن لوگ اپنی تسلی کے لئے اس کا نام خدا رکھتے ہیں۔ سوال :۔ سالک کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ اہل سلوک کو۔ سوال :۔ اہل سلوک کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ جو ظاہر بین نہ ہوں۔ سوال :۔ ظاہر بین کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ جو ظاہری رنگوں کو نہ دیکھے۔ سوال :۔ جو ظاہری رنگوں کو نہ دیکھے کیا دیکھے

Marfat.com

جواب:۔ وہ ہر جگہ اور ہر صورت میں اللہ کی ذات کو دیکھے۔ سوال:۔ اللہ کی ذات کس طر
دیکھے۔ جواب:۔ اپنے آپ کو اپنے میں گم کر دے سوال:۔ اپنے آپ کو اپنے میں گم کر دے۔ جلد
خاموش رہے کیونکہ جو گم ہو جائے وہی جانتا ہے۔ سوال:۔ حیات جاوداں کس طرح پائے
جواب:۔ جب نیست ہو جائے۔ سوال:۔ جب نیست ہو جائے تو باقی کیا رہے۔ جواب:۔ نیست
وہ ہے کہ دنیا سے نابود ہو جائے اور دنیا اس کے سامنے نابود ہو جائے۔ سوال:۔ نیست کیسے
ہو۔ جواب:۔ عشق میں۔ سوال:۔ عشق کیا چیز ہے۔ جواب:۔ عشق ایک آگ ہے کہ جو کوئی اس میں
گرتا ہے آگ ہو جاتا ہے ؎

کجا میرد آدکہ ہست در و جان ز نور عشق

سوال:۔ صوفی کون ہیں جواب:۔ اہلِ صفائی۔ سوال:۔ صفائی کیسے حاصل ہوتی ہے
جواب:۔ شہوات سے روگردانی کرنا سوال:۔ شہوات سے کس طرح روگردانی ہوتی ہے
جواب:۔ جب نفس پر حاکم ہو جائے ؎

قانع کو طبع خود را در رہ خود رام کرد
نادر است آنکس کہ عنقا را چنیں در دام کرد
طالع اسکندر است و ہم ارسطو فطرت است
در کمند خویش دشمن نفس نافرجام کرد
ہر کہ خود را خود شکست او فتح در کونین یافت
ایں جوانمردی نہ ہر گز رستم و بہرام کرد
از غرور ناسزا گر بد مزاجی میکند
درد ماغش دان بخار جاہلی سرسام کرد
در سزا فرازی و نعمت ہر کہ پستی می کند
آفریں بر ہمتش در نفع صرف ایام کرد

Marfat.com

درجہاں ہر طفلگی را پیرمے باید شمرد
دور در ہر کار چوں آغاز کرد انجام کرد
از فریب دورہا شم ماند ثابت در اماں
ہر کہ نام محی الدین را ورد صبح و شام کرد

سوال :۔ اپنے نفس پر کس طرح حاکم ہو۔ جواب :۔ جو کام کرے نفس کے خلاف کرے سوال :۔ نفس کے خلاف کرنا مشکل ہے کیسے ہو۔ جواب :۔ دنیا کی زندگی کے عیش و آرام کو کم کر دے اور دنیا کو فنا ہونے والی جانے۔ سوال :۔ مست کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ جو کہ بے قید ہو۔ سوال :۔ کون سی قید بے قید ہوتی ہے۔ جواب :۔ زندگی اور موت سے کفر اور اسلام سے دوست و دشمن سب کو برابر جانے اور اس قید سے فارغ ہو جائے۔ سوال :۔ مسلمان کسے کہتے ہیں جواب :۔ اہلِ اسلام کو۔ سوال :۔ اسلام کیا چیز ہے۔ جواب :۔ امر و نہی بجالانا۔ سوال :۔ امر و نہی بجا لانا کیا ہے۔ جواب :۔ اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق صدقِ دل کے ساتھ۔ سوال :۔ حدِ اسلام کیا ہے۔ جواب :۔ ایک بال برابر بھی اسلام سے باہر قدم نہ رکھے۔ سوال :۔ پختگیٔ اسلام کیا ہے۔ جواب :۔ اپنی دلیل کو درمیان میں نہ لائے۔ اور حکم پر مرے۔ سوال :۔ کافر کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ گمراہ کو۔ سوال :۔ کس راستے سے گمراہ کو۔ جواب :۔ سیدھے راستے سے۔ سوال :۔ منافق کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ جو ظاہراً ہو باطن میں نہ ہو ؎

زہد او خالیست کانرا از ریا روزن دوست جز کفے ہرگز نیاید در کفے کف گیر را

سوال :۔ دیوانہ کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ جو کوئی اپنے خیال میں مست رہے اور دوسروں کے کہنے اور سننے کی پروا نہ کرے۔ سوال :۔ دولت جاوید کیا ہے۔ جواب :۔ صبر و شکر۔ سوال :۔ صابر بہتر یا شاکر۔ جواب :۔ بغیر صبر شکر کجا۔ سوال :۔ مسافر اور مقیم کے درمیان فرق کیا ہے۔ جواب نیکی۔ اگر مقیم نیک ہو تو مسافر سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور اگر مسافر نیک ہو تو جس جگہ پہنچے نیکی تعلیم دے سکتا ہے اور بہت سے آدمیوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے نیکی کے سوا دونوں

کسی کام کے نہیں ہیں ۔سوال :۔ ایمان کیا ہے۔ جواب :۔ ایمان خدا کا عطیہ ہے یعنی قبولیت لیکن یہ اسلام کی پختگی سے حاصل ہوتا ہے۔ سوال :۔ تمام ملکوں کا مالک کیسے ہوتا ہے۔ جواب اس طرح سے

آنکس کہ دعوی ہا زخودی خود برون بزد　　جملہ جہان و مال و زر و خانمان اوست

سوال :۔ آدمی کو کیا چیز اچھی طرح یاد رکھنی ضروری ہے۔ جواب :۔ موت۔ سوال :۔ آدمی کس طرح آدمی ہوتا ہے۔ جواب :۔ اللہ کے بندوں کی صحبت سے۔ سوال :۔ آدمی کون ہے جواب :۔ خداشناس ۔ سوال :۔ خداشناسی کس طرح ہوتی ہے۔ جواب :۔ دو طریقوں سے ان میں سے ایک ہمہ اوست۔ سوال :۔ دنیا کے اسباب کیا ہیں۔ جواب :۔ گمراہی۔ سوال آخرت کے اسباب کیا ہیں۔ جواب :۔ دل کا ٹوٹنا۔ سوال :۔ طالب کسے کہتے ہیں۔ جواب : طلب۔ کہنے والے کو۔ سوال :۔ طلب کی حد کیا ہے جواب : طالب اور مطلوب اور طلب خود بن جائے۔ سوال : خدا سے کیا طلب کرنا چاہیے۔ جواب :۔ اسی کا پہچاننا۔ سوال :۔ زندگی کیسے گذرنی چاہیے۔ جواب ایسے کہ سوال :۔ بزرگی کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ جواب :۔ کم کھانے، کم بولنے، کم سونے سے۔ سوال دنیا کے کارخانے میں زیادہ حق کس کا ہے۔ جواب :۔ ماں اور باپ کا۔ سوال :۔ زیادہ خدمت کس کی کرنی چاہیے۔ جواب :۔ مسکینوں اور ماں باپ کی۔ سوال :۔ برائی کس کے ساتھ کرنی چاہیے جواب :۔ اپنے نفس کے ساتھ ؎

نفس کافر را خجالت گر کنی واجب تراست　　آں حسود اں را خجالت گر نباشد گو مباش

سوال :۔ وہ کونسی کھیتی ہے جو ایک زمین میں بوتے ہیں اور دوسری زمین سے کاٹتے ہیں۔ جواب : نیکی و بدی۔ کہ اس دنیا میں بوتے ہیں اور عاقبت میں اس کا بدلہ ملتا ہے۔ سوال :۔ خدا کی خوشنودی کیسے حاصل ہوتی ہے۔ جواب :۔ ماں باپ اور بیکسوں اور شکستہ دلوں کی خوشنودی سے۔ سوال :۔ عقل مند آدمی کسے کہتے ہیں۔ جواب :۔ کم بولے اور زیادہ سنے۔ نیک بخت کیسے پہچانا جاتا ہے۔ جواب :۔ تین علامتوں سے (۱) علم کی طلب کرنے والا (۲) سخاوت کرنے والا (۳) خندہ رو۔ سوال :۔ سخی

Marfat.com

کسے کہتے ہیں. جواب، جو جس کے پاس موجود ہو راہ خدا میں دیدے۔ سوال: سب سے برا کام کیا ہے. جواب، سوال کرنا۔ سوال :۔ سب سے اچھا کام کیا ہے ۔ جواب :۔ خدمت کرنا ہے

خدمت کی رہ پہ جب چلے خادم کمال تک　　مخدوم کے وہ پہنچے گا جاہ و جلال تک

سوال :۔ فقیر کا شروع کیا ہے ۔ جواب :۔ کم آزاری ۔ سوال :۔ کم آزاری کیسے ہوتی ہے. جواب :۔ جو شخص اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر جانے ۔ سوال :۔ یہ بات کس طرح حاصل ہوتی ہے ۔ جواب :۔ فقیروں کی صحبت سے۔ سوال :۔ سختی کا علاج کیا ہے ۔ جواب :۔ رضا جوئی ہے

نہ اپنے کام پر مغرور رہنے امداد کا طالب　　مرادِ دین و دنیا میں رہے اس پر رضا غالب

سوال :۔ گناہ کا علاج کیا ہے ۔ جواب :۔ توبہ ۔ سوال :۔ نامراد کسے کہتے ہیں ۔ جواب :۔ جو شخص فقیری کا لباس پہنے اور دولت مند کے دروازے پر جائے ۔ سوال :۔ دل کی روشنی کیا ہے ۔ جواب :۔ رات کو اٹھنا ۔ سوال :۔ شب خیزی کیسے ہوتی ہے ۔ جواب :۔ کم کھانے سے ۔ سوال :۔ کیسے کم کھائے. جواب تھوڑا تھوڑا کم کرے ۔ سوال :۔ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے ۔ جواب ہے

چوں مسافر بر عمارات جہاں بسیار دل ہرگز مبند　　کیں درآں راہ عدم یک لحظہ غربت خانہ است

سوال :۔ منزل پر کیسے پہنچے ۔ جواب :۔ سبک ساری سے ۔ سوال :۔ وہ کیا چیز ہے کہ اس کی قدر زیادہ ہوتی ہے ۔ جواب :۔ جو ہاتھ سے چلی جائے ۔ سوال :۔ فقیر کا لباس کیا ہے ۔ جواب :۔ پردہ پوشی سوال :۔ زبان کس سے پاک ہوتی ہے ۔ جواب :۔ حلال کھانے اور سچ بولنے سے ۔ سوال ۔ بدن کس سے پاک ہوتا ہے ۔ جواب :۔ پرہیزگاری سے ۔ سوال :۔ روح کس سے پاک ہوتی ہے. جواب بے ریائی سے ۔ سوال :۔ لذیذ لقمہ کیا ہے ۔ جواب :۔ کچھ راہ خدا میں دے اور باقی کھائے سوال دولت مند کے لئے کیا چیز اچھی ہے ۔ جواب روٹی دینا ۔ سوال :۔ فقیر کے لئے کیا اچھا ہے ۔ جواب :۔ خدا پر بھروسہ ۔ سوال :۔ بلند ہمت کسے کہتے ہیں ۔ جواب :۔ بے طمع کو ۔ سوال ۔ آدمی کسے کہتے ہیں ۔ جواب :۔ جو شخص اللہ کے کام کے لئے کمربستہ ہو جائے ۔ سوال :۔ خانہ بے خلل کیا ہے. جواب خانہ آزادی ۔ سوال :۔ کون آیا کون گیا اور کون ہے ۔ جواب :۔ آیا وہ جو خلقت کو ہدایت کا راستہ

دکھائے اور گیا وہ جو نیکی کی یاد کچھ نہ رکھے اور ہے وہ کہ اس کی نیکی جہاں میں رہے ؎

دلا شناس نکوئی ترا عجب چیزاست ترفت آنکہ بماند ازو نکو نامی

سوال :۔ سعادت کس طرح حاصل ہوتی ہے ۔ جواب :۔ حیاسے ۔ سوال :۔ حیا کس طرح پیدا ہوتی ہے ۔ جواب :۔ خوف خدا اور برے کاموں سے بچنے اور عاقبت کے حساب سے ۔ سوال :۔ جاہل کسے کہتے ہیں ۔ جواب :۔ نفس کے تابع ہو جائے ۔ سوال :۔ موت کسے کہتے ہیں ۔ جواب :۔ دنیا کو چھوڑ دینا ۔ سوال :۔ دنیا چھوڑ کر کہاں جائے ۔ جواب :۔ دنیا میں ۔ سوال :۔ دوسری دنیا بھی ہے ۔ جواب :۔ اسی دنیا میں آخرت کے حساب کا تصور کر کے تاکہ دنیا میں دنیا بھول جائے اور دنیا سے باہر نہ جائے ۔ سوال :۔ دنیا کس طرح بھول جائے ۔ جواب :۔ دو اسباب ہیں ۔ (۱) دنیا کو فنا ہونے والی (۲) علم سلوک کے طریقہ سے تمام مخلوق میں خالق کو دیکھے اور ہر لحظہ خدا کا شکر گذار رہے ۔ اس پر مشکل حل ہو گی اور درجے بلند ہوں گے ؎

ومیکہ خوش گذرد ہزار شکر گذار غمیکہ رفت نہ او را شمار شکر گذار

عدو مذہب و جانست دعوی دنیا ازیں بلا چہ شوی برکنار شکر گذار

بروی آئینۂ دل نویس شکر خدا درون سجدہ برو خامہ دار شکر گذار

ورای شکر عبادت نمی شود درکار درون خواب تو بے اختیار شکر گذار

زبیخ و شاخ ببرد قوی گناہا نرا زیان چو تیغ بکن آبدار شکر گذار

ترا کہ کرد غلامی محی الدین جناب ازیں عطائی خدا بار بار شکر گذار

ثنا و شکر نداند شمار رای ہاشم شمار ہیچ مکن بے شمار شکر گذار

شادی

آپ کی شادی آپ کے والد بزرگوار نے اپنے عزیز و اقارب میں سے ایک بھائی اور مرید خاص جو آپ کے ساتھ مدینہ منورہ سے ہی بیوی بچوں سمیت آئے تھے جن کو آپ نے خطرا میں قیام کرنے

Marfat.com

کا حکم فرمایا تھا۔ کی صاحبزادی سے کی۔

حضور کی اہلیہ محترمہ کی وفات

۱۲۵۸ھ میں آپ کی اہلیہ محترمہ جنہوں نے حضور کی طرح حضور کے والد بزرگوار کے زیر سایہ عاطفت پرورش پائی تھی انتقال کیا۔ انہیں حضور کی والدہ مکرمہ کے ساتھ چاہ ہاشم کے قریب دفن کیا گیا۔ چاہ ہاشم وہ کنواں ہے جہاں آکر دور دور کے لوگ نہاتے اور کل امراض سے نجات پاتے ہیں

حضور کی وفات

آپ نے ۱۲۵۹ھ میں ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعۃ المبارک کے بعد انتقال فرمایا۔ مسجد جگدیو کلاں میں جمعہ ادا کرنے کے بعد آپ کی طبیعت یکایک بگڑ گئی۔ آپ کو فی الفور گھر پہنچایا گیا۔ جہاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر آپ واصل الی الحق ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ میں سینکڑوں اشخاص شریک ہوئے۔ بلکہ روایت ہے کہ وہ برگزیدہ ہستیاں نماز جنازہ میں شامل ہوئیں جو کبھی دیکھنے میں بھی نہ آئی تھیں۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو تھرپال نزد رعیہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں لاکر دفن کیا گیا جہاں آپ کا روضہ مرجع خلائق ہے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کا فیض برابر جاری ہے۔

حضور کی اولاد

آپ کے صاحبزادے حضرت پیر محمد شاہ نے فقہ و حدیث وغیرہ رائج الوقت علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے علوم ظاہری و باطنی میں جامع تھے۔ بہت سے لوگ ان کے فیض صحبت سے فاضل ہوئے۔ اپنے والد کے کلام کو ترتیب دیا۔ تھرپال ضلع سیالکوٹ میں ماہ جمادی الاول کی انیسویں تاریخ ۱۲۷۹ ہجری کو وفات پائی۔ اور اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی پیدائش یکم شعبان المعظم ۱۲۱۰ ہجری جگدیو کلاں ضلع امرتسر ہے ۲ حضرت پیر احمد شاہ سترہ سال کی عمر میں لاولد فوت ہوئے۔

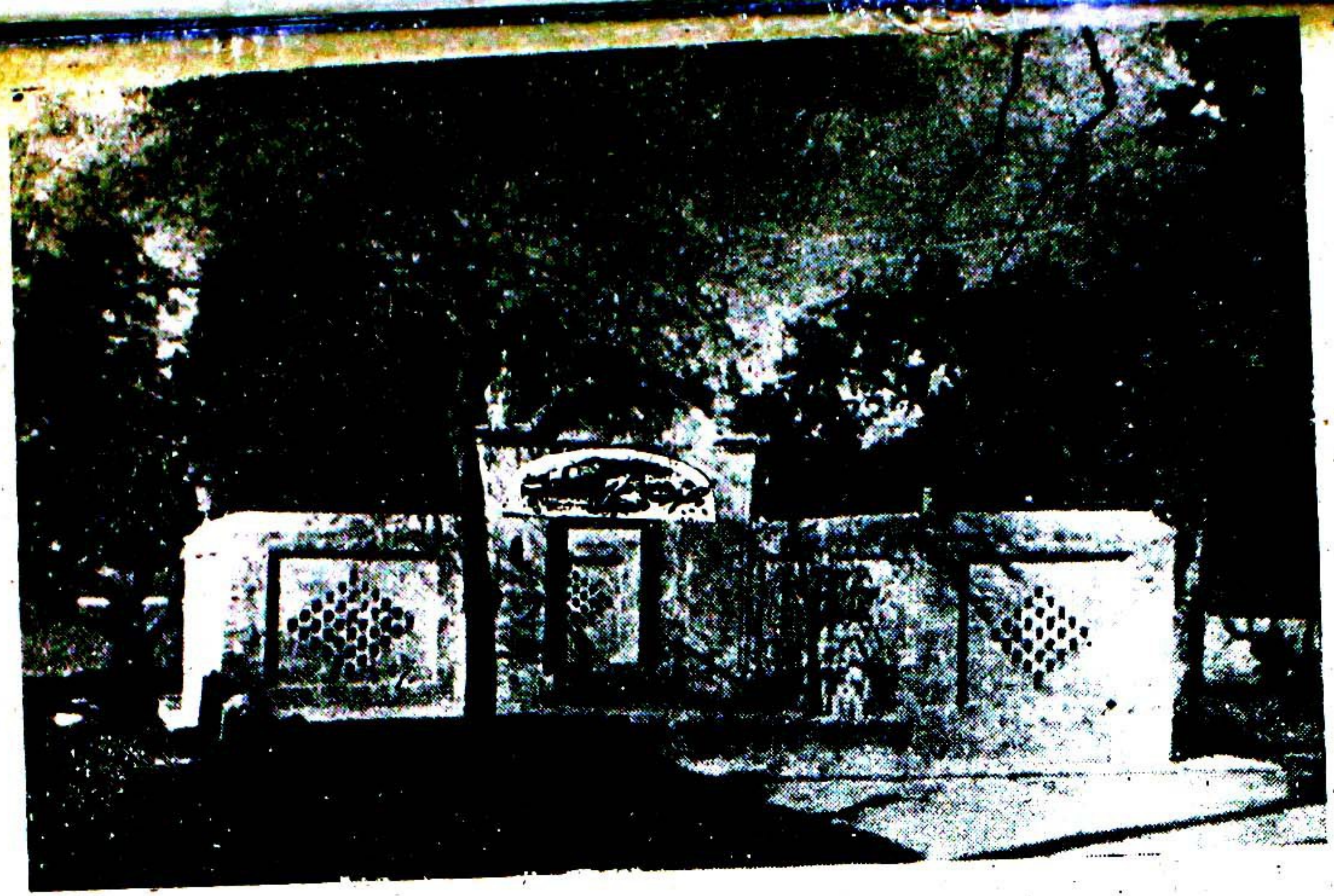

روضہ انور حضرت سید محمد ہاشم شاہ جگدیوی ثم تھرپالوی موضع تھرپال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

پیدائش ۲۲ رجب سنہ ۱۱۴۸ھ وفات ۲۶ رمضان جمعۃ الوداع ۱۲۵۹ھ

Marfat.com

پیر محمد شاہ کے بیٹے

۱: سید محمد حیات شاہ۔ اپنے جدامجد اور والد بزرگوار سے تحصیل علم اور کسب فیض کیا۔ آپ ہمیشہ خدا کی طرف دھیان رکھتے اور دل کو بُری باتوں سے دور رکھتے۔ تھرپال ضلع سیالکوٹ میں ہی پیدا ہوئے اور وہیں دفن ہوئے ان کی اولاد سے صاحبزادگان تھرپال اور لاہور میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت سید محمد عرف نتھے شاہ

اپنے بڑے بھائی سے تعلیم حاصل کی۔ بڑے جلیل القدر، عزیز العلم، کثیر الحلم اور شکل میں اپنے دادا بزرگوار کے مشابہ تھے۔ ان کا کلام حقیقت و معرفت کے مطابق اور عجیب تھا اور جو کچھ زبان سے فرما دیتے ہو جاتا۔ علوم ظاہری اور باطنی اپنے پردادا کے مزار پر حاضر ہو کر حاصل کیے۔ اکثر جگدیو کلاں ضلع امرتسر میں رہے حکمت (طب) میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ نباض بھی بدرجہ اکمل تھے۔ بشرے سے ہی دیکھ کر موت و زندگی کے حالات تک بتا دیتے۔ سیف زبان مشہور تھے۔ اکثر خاموش رہتے۔ کشف قلوب اور کشف قبور تھا۔ جگدیو کلاں ہی میں بروز پیر ۱۱ بجے دن ماہ رجب ۱۳۲۷ ہجری میں انتقال فرمایا اور اپنے پردادا کے مزار کے سامنے مدفون ہوئے۔ ان کی پیدائش ۱۲۷۵ھ اسی جگہ ہوئی۔

حضرت سید محمد عرف نتھے شاہ کے بیٹے۔

حضرت مولینا حکیم پیر سید غلام قاضد شاہ صاحب مدظلہ العالی جو ۹۰ سال کی عمر میں اللہ عزوجل کی مہربانی سے بقید حیات ہیں۔ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے ہیں اور اس وقت موضع تھرپال ضلع سیالکوٹ میں (جہاں آپ کے جدامجد اور ان کے والد محترم حضرت محمد ہاشم شاہؒ قدس سرہ العزیز کے مزار پر انوار ہیں) رہائش پذیر ہیں اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہونے کے علاوہ اپنے آبائی پیشہ حکمت کو چار چاند لگائے ہوئے ہیں۔ اور زمانے کو آبائی فیوض و برکات سے سیراب فرما رہے ہیں۔ آپ نے تحصیل علم اور کسب فیض اپنے والد محترم سے کیا بڑے عالم و فاضل متقی صوفی عبادات گذار شب زندہ دار دائم الفکر ہیں۔ عمر کا بیشتر حصہ جگدیو کلاں ضلع امرتسر ہی میں رہے

Marfat.com

جہاں درس و تدریس خطابت و امامت کرتے رہے۔ لوگ آپ کے واعظ کو بہت پسند فرماتے تھے بہت سے آدمیوں نے فیض حاصل کیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار فرمایا کرتے کہ میرے بیٹے کا نقشہ میرے جد امجد سے ملتا جلتا ہے۔ گویا آپ فخر خاندان ہیں۔

آپ کی اولاد میں سے ایک صاحبزادہ تھریال ہی میں آپ کے زیر سایہ ہے اور تین صاحبزادے لاہور میں ہیں۔ ان چاروں میں سے ایک مؤلف کتاب ہذا خادم الفقراء والمسلمین ننگ اسلاف فقیر حکیم ابوالضیاء قادری ہے جس کے فرزندوں نے اپنے بزرگوار ان خاندان کے اصل حالات اور ان کی تصانیف کو طبع کرانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور فرم کا نام جی" این سنز اور ایک" دواخانہ "ظہورِ صحت" جاری کر رکھا ہے۔ تاکہ حضور کا فیض جاری رہے۔

اب دعا ہے کہ مجھے اور قارئین حضرات کو اللہ عزوجل اپنے خاص بندوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Marfat.com

تصنیفات حضرت ہاشم شاہؒ

سی حرفی در مدح پیر دستگیرؓ	سستی پنوں
سوہنی مہینوال	دو ہڑے
دیوانِ غزلیات	چہار بہار فارسی مع اردو ترجمہ
سی حرفی (معرفت)	مثنوی (فارسی)
دیوان (فارسی)	معدنِ فیض۔ مجموعہ مدحیات و مناجاتِ پیر دستگیرؓ

جی۔ این سنز پبلشرز۔ وسن پورہ۔ لاہور

Marfat.com

مسعود پرنٹرز ۸۸ - میکلوڈ روڈ لاہور

Marfat.com

شرف الصلوات

علی

سید الکائنات

شرافت نوشاہی

Marfat.com

بتقدیم عزیز مولانا محمد اقبال مجددی

سید شرافت نوشاہی

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

لاہور

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

شَرِيْفُ الصَّلَوٰاتِ عَلٰى سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ

مؤلفہ

سید الظفر شریف احمد شرافت ابن اعلیٰ
حضرت لانا سید غلام مصطفےٰ صاحب علوی
قادری نوشاہی برخورداری مدنی سرہ العزیز متوطن
ساہن پال شریف ضلع گجرات مغربی پاکستان

تاریخ تالیف احتشام درود شریف

روز پنجشنبہ ششم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۶ھ در چند روز ترتیب دادہ شد

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات
خاندانِ نوشاہیہ برخورداں

نام کتاب — شریف الصلوات علیٰ سید الکائنات

مصنف — سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی

مصحح — جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری

ناشر — جناب مولوی فقیر اللہ نوشاہی برقندازی
امام مسجد بریار ضلع شیخوپورہ

کاتب — پیر محمد گجرات

مطبع — حمایت اسلام پریس۔ لاہور

سال طباعت — جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ جولائی ۱۹۷۱ء

ہدیہ — خلوص

بار — اوّل

جملہ حقوق درود شریف معہ تصانیف حضرت نوشہ گنج بخش جو اس میں شامل ہیں بحق مصنف و مرتب محفوظ ہیں۔ کوئی شخص اس کو بعینہٖ یا نام بدلا کر چھپوانے کا قصد نہ کرے۔ ۱۲

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاہیہ، ساہن پال شریف براستہ کنجاہ ضلع گجرات

Marfat.com

الفہرس

للکتاب المستطاب شریف الصلوات
علی سیّد الکائنات للسیّد شریف احمد
شرافت العلوی النوشاہی غفراللہ لہٗ

مقدمۃ الکتاب		۵
الحزب الاوّل۔یوم الاحد	(یکشنبہ۔اتوار)	۶
الحزب الثانی۔یوم الاثنین	(دوشنبہ سوموار)	۱۹
الحزب الثالث۔یوم الثلثاء	(سہ شنبہ منگلوار)	۳۳
الحزب الرابع۔یوم الاربعاء	(چہارشنبہ۔بدھوار)	۴۶
الحزب الخامس یوم الخمیس	(پنجشنبہ۔ویروار)	۶۰
الحزب السادس۔یوم الجمعۃ	(آدینہ۔سکروار جمعہ)	۷۴
الحزب السابع۔یوم السبت	(شنبہ سنیچروار ہفتہ)	۹۰
الرّبع الاوّل		۲۹
الثلث الاوّل		۳۷

Marfat.com

النصف		۵۳
المثلث الثانی		۷۹
ثلاثۃ ارباع		۷۸
دعاء اختتام		۱۰۴
ودھائیں نام	از حضرت نوشہ گنج بخشؒ	۱۰۵
منت نھانا		۱۰۷
وحدت نامہ		۱۱۱
وظیفہ حق		۱۲۱
کرسی نامہ شجرہ طریقت قادری		۱۲۲
نودنہ اسمائے حضرت نوشہ گنج بخشؒ		۱۲۴
نقل دستخط سیّد شرافت		۱۲۶
قصیدہ مدحیہ سیّد شرافت		۱۲۷
دستخط یا مہر مصنّف		۱۲۸

—— ٥٥٥ ——

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدّمۃ الکتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اَمَّا بَعْدُ

فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّمَدِ الْفَقِیْرُ الْحَقِیْرُ شَرِیْفُ اَحْمَدُ شَرَافَتُ الْعَلَوِیُّ الْقَادِرِیُّ النَّوْشَاھِیُّ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. فَاِنِّیْ قَدْ اَلَّفْتُ ھٰذَا الْکِتَابَ مُتَضَمِّنًا بِاَلْفَاظِ الصَّلٰوۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ بِتَرْتِیْبِ الْحُرُوْفِ الْھِجَاءِ لِاَسْمَاءِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا وَجَدْتُّ مِنْھَا فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَالْکُتُبِ الْمُنَزَّلَۃِ السَّمَاوِیَّۃِ وَالْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّۃِ. وَسَمَّیْتُہٗ بِشَرِیْفِ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ الْکَائِنَاتِ. وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی مَحَبَّۃَ رَسُوْلِہٖ وَاتِّبَاعَ سُنَّتِہٖ وَالْخَاتِمَۃَ بِالْاِیْمَانِ مَعَ الْاِحْسَانِ

Marfat.com

وَالْغُفْرَانَ مَعَ الرِّضْوَانِ ○

اَلْحِزْبُ الْاَوَّلُ

یوم الاحد ۔ یکشنبہ ——— (اتوار)

الف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۔ اَبَرِّ بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَبْطَحِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَبْلَجُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبِي الطَّاهِرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبِي الطَّيِّبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبِي الْقَاسِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبِي الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبْهٰى مِنَ الْبَدْرِ الْمُنِيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبْيَضِ اللَّوْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتْقَى النَّاسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَمِّ خَلْقِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَجَلُّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجَلِّ خَلْقِ اللّٰهِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجْمَلِ خَلْقِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَجْوَدُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجْوَدِ النَّاسِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَجْیَرُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَجْیَرُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَحَادٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَحَدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَحْسَنُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَحْسَنِ النَّاسِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَحْسَنِ خَلْقِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَحْشَمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ فِیْ بِشَارَۃِ عِیْسٰی اَحْمَدُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ فِی التَّوْرٰۃِ اَحِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اٰخِذِ الصَّدَقَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اٰخِذِ الْحَجَنَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اٰخِرُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ اٰخَرَایَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَخْشٰی بِاللّٰہِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِىْ صَحِيْفَةِ شِيْثَ اَخُوْنَا خ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدْرَكَ الْحَقَائِقَ بِجُمَّتِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَدْعَجُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَدْوَمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدْنَيْتُهٗ رَقِيْبًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدَّى الْاَمَانَةَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اُذُنُ خَيْرٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَسْمَجُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَرْحَمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَرْحَمُ النَّاسِ بِالْعِبَادِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدَيْتُهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَزْكٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ اَزْهَرُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْرَيْتَ بِهٖ اِلَى السَّمٰوٰتِ الْعُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْرَيْتَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْرَيْتَ بِهٖ اِلٰى قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْجَعِ النَّاسِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشَدُّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِىْ خِدْرِهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ نِصَابًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْحَقَآئِقِ الْاِنْسَانِيَّةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْمُنَادِيْنَ لِطُرُقِ رَشَادِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ دَاعٍ لِّلْاِعْتِصَامِ بِفَضْلِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهٗ اَشْنَبُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ النَّاسِ لَهْجَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ فِى اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَصْدَقِ قَآئِلٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهٗ اَطْيَبُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَطْيَبِ النَّاسِ رِيْحًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهٗ اَعَزُّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهٗ اَعْظَمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمِ خَلْقِ اللّٰهِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْلَمِ بِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہُ الْاَعْلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْلَی النَّاسِ قَدْرًا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُہٗ اَغَرُّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْصَحُ الْعَرَبِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَآءِ دَرَجَۃً
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ الْبَشَرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ خَلْقِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ قَآئِمٍ بِحَقِّ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ مَمْدُوْحٍ بِقَوْلِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اَکْرَمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمُ اَصْفِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمُ الْاَسْلَافِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمُ الْخَلْقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمُ الْکَرَمَآءِ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ النَّاسِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ النَّاسِ اَرْحَمَةً

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ الْکِرَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُخَاطَبَةِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُرَافَقَةِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُرَاقَبَةِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُشَافَهَةِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُشَاهَدَةِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمَتْہُ بِالْمُعَایَنَةِ بِالْبَصَرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ خَلْقِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ مَبْعُوْثٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ مَنْ اَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّهَارُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ مَنْ اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ مِنَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ وُلْدِ اٰدَمَ اَجْمَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُہٗ اِکْلِیْلٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ خَلْقِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰہُ عَاصِمُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُہٗ آلِمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ آلٓمٓرٰ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ آلٓمٓصٓ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَلْمَعِیُّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اِمَامٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْاَتْقِیَاءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْاُمَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَضْرَۃِ الرَّبَّانِیَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْخَیْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الرُّسُلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْعَالَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ النَّاسِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ النَّبِیِّیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ حَضْرَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَمَانٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اُمَّۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اِمْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْاِسْتِقَامَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اٰمِنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اَمَنَۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَمَنَۃِ اَصْحَابِہٖ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اَمِیْنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَمِیْنِ اللّٰہِ عَلٰی وَحْیِ السَّمَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاَمِیْنِ فِیْمَا اسْتُوْدِعَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْبَعَتْ مِنْ اَصَابِعِہِ الْمَآءَ الزُّلَالَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْجَحَ شَافِعٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْزَلْتَ مِنَ الْمُزْنِ بِدَعْوَتِہٖ فِیْ عَامِ الْمَحْلِ وَالْجَدْبِ وَابِلَ الْغَیْثِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَہُ الْجَبَلَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَہُ الْجِذْعَ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الْجَمَلَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الْحَجَرَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الذِّرَاعَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الشَّجَرَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الضَّبَّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الظَّبْيَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ الْمَدَرَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْطَقْتَ لَهُ النَّخْلَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْفَسِ الْعَرَبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْقَلَعَتْ مِنْ نُوْرِهِ الْاَنْوَارُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهُ اَنْقٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنَلْتَهُ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهُ اَنْوَرُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنِيْسِ الْغَرِيْبَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهُ اَوَّاهٌ.
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِسْمُهُ اَوْسَطٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوْضَحَ بَيَانَ التَّاْوِيْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوْنَى النَّاسِ ذِمَامًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ اَوَّلُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الرُّسُلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ شَافِعٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ مُشَفَّعٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَھْلِ التَّقْوٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اٰیَۃِ اللّٰہِ

(ب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ بَارِعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ بَارَقْلِیْطُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ بَاطِنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ بَالِغٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ بَاھِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ بَاھِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَاھِرًا بِاٰیَاتِہٖ اَضَاءَتِ الْاِنْجَادُ وَالْاَغْوَارُ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَحْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَدْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَدْرِ الدُّجٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَدِيْعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَرٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بُرَاقٌ مَرْكَبُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِيْ لُغَةِ الرُّوْمِيِّ بَرّ قَلِيْطُسُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بُرْهَانٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بُرْهَانِ الْاَصْفِيَاءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بُرْهَانٍ عَظِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَشَرٌ رَسُوْلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بُشْرٰى عِيْسٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَشِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَصِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَلِيْغٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِى التَّوْرٰىةِ بِمَسُوْذ مَاذ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَهَاءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ الْبَهِىُّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ الْبَيَانُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ بَيِّنَةٌ

ت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ تَاجٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَاجِ الْحَرَمَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ التَّالِىْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ تَذْكِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ تَقِىٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ تَنْزِيْلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ تِهَامِىٌّ

ث

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ثَانِىَ اثْنَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ثَمَالِ الْيَتَامٰى

ج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ جَامِعٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَامِعِ الْاَوْصَافِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَآءَ بِالْوَحْيِ وَالتَّنْزِيْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِي الزَّبُوْرِ جَبَّارٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ جَدٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَدِّ الْحَسَنَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جِسْمُهٗ مُعَطَّرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جِسْمُهٗ مُنَوَّرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ جَسِيْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَعَلْتَ اُمَّتَهٗ خَيْرَ الْاُمَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَعَلْتَهٗ حَبِيْبًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَلَّى الظُّلْمَةَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ جَلِيْلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جُمِعَتْ لَهٗ جَوَامِعُ الْكَلِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَمِيْلِ الشِّيَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ جَوَّادٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَوْهَرِ الشَّرِيْفِ الْاَبَدِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ الْجَهْضَمُ

ح

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَاتِمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَاشِرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ فِي الزَّبُوْرِ حَاطِحَاطٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَافِظٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْحَاكِمِ بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَامِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَامِلِ لِوَآءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَامِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْحَآئِدِ لِاُمَّتِهٖ عَنِ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهُ حَبِيْبٌ

اَلْحِزْبُ الثَّانِي

يَوْمُ الاثنين . دوشنبه (سوموار)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ الْاَكْرَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الشَّفِیْعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ حَبِیْطِیٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حِجَازِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حُجَّۃِ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حُجَّۃٍ بِالْغَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حِرْزِ الْاُمِّیِّیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَرَمِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَرِیْصٍ عَلٰی اَھْلِ الْاِیْمَانِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حِزْبِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَسِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَضَرَتِ الْمُشَاھَدَۃِ وَالشُّھُوْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَفِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَفِیْظٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَقٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَکَمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَکِیْمٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَلَاحَل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَلِیْمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَمَّادٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَمِدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَمْعَسَقَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَمِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَنَّانٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَنِیْفٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَیٌّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ حَیِّیٌّ

خ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَاتِمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْبَشَارَۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الدَّلَالَۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الرُّسُلِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النُّبُوَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النِّذَارَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ رُسُلِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَازِنِ لِمَالِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَاشِعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَافِضٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَالِصٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَبِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِ اَمُحَمَّدٍ خَتْمِ الْاَنْبِیَآءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَخْزَآئِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَصَّصْتَہٗ بِالشَّفَاعَۃِ الْکُبْرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَصَّصْتَہٗ بِالْوَسِیْلَۃِ الْعُظْمٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَطِیْبِ الْاُمَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَطِیْبِ الْوَافِدِیْنَ عَلَی اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَلِیْفَۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ خَلِیْلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَلِیْلِ الْاَعْظَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَلِیْلِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلْقِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْعٰلَمِیْنَ طُرًّا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خِیَرَۃِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

د

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَایِرِ الْحِکْمَۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ن اِسْمُہٗ دَاعٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَاعِیْ اِلَی الرُّشْدِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَاعِیْ اِلَی اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَافِعِ الْاَلَمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَافِعِ الْبَلَآءِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَافِعِ الْقَحْطِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَافِعِ الْمَرَضِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَافِعِ الْوَبَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ دَامِغٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ دَانِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَعْوَةِ التَّوْحِيْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَعْوَةِ النَّبِيِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ دَلِيْلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَلِيْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ دَهْتَمُ

ذ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذَاتِ الْمُقَدَّسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ ذَاكِرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ ذُخْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذَخِيْرَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ ذَكَّارٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ ذِكْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِكْرِ الْحَقِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِكْرِ اللّٰهِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى التَّاجِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْجِهَادِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْحَفِيْظِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمَسْكِنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى السَّيْفِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الصِّرَاطِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْعَطَايَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْفُتُوْحِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْقَضِيْبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْقُوَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمَدِيْنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمُعْجِزَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمُبَسَّمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْوَسِيْلَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْبِرَاوَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْحُرْمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الطَّيْبَةِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْعِزَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْفَضْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمَكَانَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِى الْمِعْرَاجِ

ر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَاجِىْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَاضٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَاغِبٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَافِعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَافِعِ الرُّتَبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَاكِبِ الْبَعِيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَاكِبِ الْجَمَلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَاكِبِ النَّجِيْبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَائِعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَجُلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ رَجِيْحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْبِ الْكَفِّ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ رَحْمَۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃِ الْاُمَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃٍ مُّھْدَاۃٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ رَحِیْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُدَّتْ لَہُ الشَّمْسُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ رَسُوْلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْخَاتِمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الرَّاحَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْمُجْتَبٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْمُقَرَّبِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْمَلَاحِمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ الْمَلِکِ الصَّمَدِ الْوَاحِدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَشِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضْوَانِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَضِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَفِیْعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَفِیْعِ الدَّرَجَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَفِیْعِ الذِّکْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَفِیْعِ الْمَقَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَفِیْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَقِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُکْنِ الْمُتَوَاضِعِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوْحِ الْحَقِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوْحِ الْقُدُسِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوْحِ الْقِسْطِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوْحِ جَسَدِ الْکَوْنَیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَءُوْفٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ رَھَّابٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ زَاجِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ زَاھِدٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِى كِتَابِ يُوْحَنَّا ذُرِّيَّال
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زَعِيْمِ الْاَنْبِيَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اِسْمُهٗ زَكِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ زَمْزَمِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زَيْنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَخْيَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِيْنَتِ الْاَنْبِيَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زَيْنِ مَنْ وَافَى الْقِيٰمَةَ

تَمَّ الرُّبْعُ الْاَوَّل

س

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ سَابِطٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ سَابِقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ الْعَرَبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقٍ بِالْخَيْرَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقٍ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ سَاجِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَاقِى لِلنَّاسِ مِنَ الْحَوْضِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَسَآئِلُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَبَبٍ فِىْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ سَخِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ سَدِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ سِرَاجٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْاَوْلِيَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْمُنِيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الْوَهَّاجِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ الْاَسْرَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ الْبَاطِنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ فِى الثُّرَيَّا فِىْ سَرْخَيْطُسْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ كُلِّ سِرٍّ وَّمَسَنَاهُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ سَرِيْعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَعْدِ الْخَلَآئِقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَعْدِ الْخَلْقِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَعْدِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَعِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَلَامٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سُلْطَانِ الْاَنْبِيَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَمِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَمِيْعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَنَدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَيِّدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَشْرَافِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاُمَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَارِفِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَوْمِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَامِلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ سَيْفٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيْفِ الْاِسْلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيْفِ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيْفِ الْمُنْذِرِ

ش

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ شَارِعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ شَافِعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ شَافٍ

Marfat.com

الحزب الثالث

یوم الثلثاء سہ شنبہ (منگلوار)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَاکِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَاھِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَاھِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَاھِدِ الْمَشْھُوْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَثْنِ الْکَفِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَدِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَذْقَمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَرِیْفٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شِفَاءٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَفَعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شُقِّقَتْ مِنْہُ الْاَسْرَارُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ شَفِیْعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاُمَمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْخَلَائِقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُشَفَّعِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعُ فِيْ جَمِيْعِ الْاَنَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعٍ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعٍ يَوْمَ الْعَرْضِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَفِيْقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَقَقْتَ لَهُ الْقَمَرَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَكَّارٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَكُوْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَمْسٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ الضُّحٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شِهَابٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَهْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَهِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَهِيْدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ شَهِيْرٌ

ص

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ صَابِرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ صَاحِبٌ

Marfat.com

ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْاِجْتِهَادِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْاِنْحِنَاءِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْاِشَارَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْاٰيَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبُرَاقِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبُرْهَانِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَغْلَةِ وَالنَّجِيْبِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَهَاءِ وَالنُّوْرِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَهْجَةِ وَالْكَمَالِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَيَانِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَيْتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَيِّنَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّوْحِيْدِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجَمَلِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجَنَّةِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجِهَادِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْجَيْشِ الْمَنْصُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحُجَّةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَجِّ وَتِلَاوَةِ الْقُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَقِيْقَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْحَوْضِ وَالْقَضِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَاتَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَدِّ الْاَسِيْلِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَوَارِقِ الْعَادَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَيْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَ
الرَّفِيْعَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الدَّلَالَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الرِّدَآءِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الرَّغْبَةِ وَالتَّرْغِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الزَّمْزَمِ

ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ السُّجُوْدِ لِرَبِّ الْمَجْدِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ السَّرَايَا
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ السُّلْطَانِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ السَّيْفِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَةِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّرْعِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الصِّرَاطِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الضَّرَاعَةِ

تَمَّ الثُّلُثُ الْاَوَّل

ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الطَّرْفِ الْكَمِيْلِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الطَّرِيْقَةِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَطَايَا
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَامَةِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعَلَمِ الْمَشْهُوْرِ
ثُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْعُلُوِّ عَلَى الدَّرَجَاتِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْغُرَفِ وَالْقُصُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرَجِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفُرْقَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَضِيْلَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَدَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقُرْبَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَضِيْبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُشْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقِيٰمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكَرَامَا
الْاِسْتِقَامَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكَرَمِ وَالْجُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ وَالسَّلْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ اللِّسَانِ الْمَشْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ اللِّوَاءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ اللِّوَاءِ الْمَعْقُوْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمِحْرَابِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَحْشَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَدِيْنَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَزْرَعَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَشْعَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَظْهَرِ الْمَشْهُوْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَعْرِفَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَغْفِرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَغْنَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَآئِيَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَكَانِ الْمَشْهُوْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمِنْبَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمِئْزَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمِيْزَانِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّبُوَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ
صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النِّعْمَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْہِ الْجَمِیْلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَحْیِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَسِیْلَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَفَآءِ بِالْعُھُوْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوِلْدَانِ وَالْحُوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْھِرَاوَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ تَرْبِیَۃِ الْاَیْتَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ تَسْبِیْحِ الرَّحْمٰنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ صِیَامِ رَمَضَانَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ لِوَآءِ الْحَمْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَادِعٍ بِاَمْرِ رَبِّہٖ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَادِعٍ بِمَآ اَمَرَ اللّٰہُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ صَادِقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَادِقِ الْاَمِیْنِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَادِقِ الْمَصْدُوْقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَادِقٍ فِیْمَا بَلَّغَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاعِدِ الْمِعْرَاجِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَالِحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَبُوْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَبِیْحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَحِیْحُ الْاِسْلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَدْرُ الْعُلٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صِدِّیْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَدُوْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صِدِّیْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صِرَاطِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَفْوَۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَفْوَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَفُوْحٍ عَنِ الزَّلَّاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَفِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَفِیِّ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ صَنْدِیْدٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ صَیِّنٌ

ض

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَابِطٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ضَارِبٍ بِالْحُسَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَارِعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَحَّاکٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَحُوکٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَمِیْنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضِیَاءٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ضَیْغَمٌ

ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِی التَّوْرٰىۃِ طَابَ طَابَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ طَاھِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِرَازِ الْمُعَلَّمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِرَازِ مُلْکِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَرِیْقِ شَرِیْعَۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ طٰسٓ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ طٰسٓمٓ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طُوْرِ التَّجَلِّیَاتِ الْاِحْسَانِیَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ طٰہٰ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ طَھُوْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ طَیِّبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ طَیِّبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ

ظ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ ظَاھِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ ظَفُوْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ظَلَّلْتَہٗ بِالسُّحُبِ

ع

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَابِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَادِلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَارِفٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَاضِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَافِیٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَاقِبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ عَالِمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَالِمٍ بِالْحَقِّ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَامِرِ كَعْبَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِاسْمِهٖ عَامِلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِاسْمِهٖ قَائِلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْاَحَدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْاٰخِرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْاَوَّلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَارِئِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَاسِطِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَاطِنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَاعِثِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَاقِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَدِيْعِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَرِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْبَصِيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ التَّوَّابِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْجَامِعِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْجَبَّارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْجَلِيْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَسِيْبِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَفِيْظِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَقِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَكَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَكِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَلِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَمِيْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْخَافِضِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْخَالِقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْخَبِيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّافِعِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّشِيْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّقِيْبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّءُوْفِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ السَّمِيْعِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ السَّمِيْعِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الشَّکُوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الشَّھِیْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الصَّبُوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الصَّمَدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الضَّآرِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الظَّاھِرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَدْلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَفُوِّ

الحزب الرّابع

یوم الاربعاء — چہارشنبہ — (بدھوار)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَلِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْعَلِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَفَّارِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَفُوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَنِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغِیَاثِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْفَتَّاحِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَابِضِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَوِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَھَّارِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَیُّوْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْکَبِیْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْکَرِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّطِیْفِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَاجِدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَالِکِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَانِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُبْدِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُتَعَالِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُتَکَبِّرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَتِیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُجِیْبِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُحْصِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُحْيِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَجِيْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُذِلِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُصَوِّرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُعِزِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُحْيِطِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُجِيْدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُغْنِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُقْتَدِرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُقَدِّمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُقْسِطِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُقِيْتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمَلِكِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُمِيْتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُنْتَقِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُؤَخِّرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ النَّافِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ النُّوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَاجِدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَاجِدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَارِثِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَاسِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَالِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَدُوْدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَہَّابِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَلِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْوَہَّابِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْھَادِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ رَبِّہٖ حَتّٰی اَتَاہُ الْیَقِیْنُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ عَدْلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِیْ وَحْیِ عِیْسٰی
عَدْلُ الْعَرَبِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ عَرَبِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عُرْوَۃِ اللّٰہِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عُرْوَةِ الْوُثْقٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عُرُوْسِ الْمَمْلَكَةِ الْقُدُّوْسِيَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عُرُوْسِ مَمْلَكَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عِزِّ الْعَرَبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَزِيْزٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عِصْمَةٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عِصْمَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَطُوْفٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَظِيْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَفُوٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَفِيْفٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَلَّامَةٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عِلْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَمِ الْاِيْمَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَمِ الْهُدٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَمِ الْيَقِيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَلِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَلِيْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عِمَادٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عُمْدَةٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ عَيْنٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ الْغُرِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ النَّعِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ

غ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غَالِبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ غَايَةِ الْغَمَامِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ غَفَرْتَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غَفُوْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غَنِيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ غَنِيٍّ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غَوْثٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غِيَاثٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ غَيْثٌ

ف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ فَاتِحٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَاتِحِ الْبِرِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَاتِحِ الْخَاتِمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِکُلِّ شَاھِدٍ وَّ مَشْھُوْدٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَارِقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ فَارْقَلِیْط
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَارُوْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَازَ وَفَاقَ الْخَلَائِقَ بِرُمَّتِھَا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَاضِلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَائِزِ بِالْمَطْلَبِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَائِقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَتَّاحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَجْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَجْرِ السَّاطِعِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَخْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَدْعَمْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَرْدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَرَطٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فَصِیْحٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَصِيْحِ اللِّسَانِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ فَضْلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَضْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ فَطَنٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ فَلَاحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَوَاتِحِ الْخَيْرِ

تَمَّ النِّصْف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ فَهْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِئَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

قٓ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاتِلِ الْمُشْرِكِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَارِئٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَاسِمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَاضٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَاعِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَائِمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاهِرِ الْمُعَانِدِيْنَ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ قَائِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَائِدِ الْخَيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَآئِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَائِدٍ اِلَى الْخَيْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَائِدِ رَكْبِ الْاَنْبِيَآءِ الْمُقَرَّبِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَائِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَاسِمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَائِمٍ بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَتَّالٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَتُوْلٍ بِالْجِهَادِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قُثَمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَثُوْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ فِى التَّوْرٰىةِ قَدْمَا يَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدَّامَ صِدِّيْقٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قُرَشِيٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَرِيْبٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَسِيْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قُطْبٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ قَمَرٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَمَرِ التَّمَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ قَوِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ قَیِّمٌ

ک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْکُرَبِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَافٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَافَۃً
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَافِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَامِلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَامِلٍ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَثِیْرِ الصُّمْتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَرِیْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَشَفَ الْغُمَّۃَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَفِیْلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلِیْمِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ فِی الزَّبُوْرِ کَنْدِیْدَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ کَنْزٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَنْزِ الْحَقَائِقِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ کَوْکَبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَھْفِ الْوَرٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ کٓھٰیٰعٓصٓ

ل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ لَبِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ لِسَانٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ لِسَانِ حُجَّۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ لَوْذَعِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ لَیْثٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ لَبِیْبٌ

م

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَاجِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَاحٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ فِیْ کُتُبِ السَّابِقَۃِ
مَاذْ مَاذْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَالِكِ اَزِمَّۃِ الشَّرَفِ
الْاَسْنٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَاْمُوْنٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَانِعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَاءٍ مَّعِیْنٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبَارَکٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبْتَھِلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبَرٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبَشِّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُبَشِّرِ الْیَائِسِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمُبَشِّرِ بِہٖ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَبْعُوْثٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَبْعُوْثٍ بِالْحَقِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَبْعُوْثِ بِتَیْسِیْرِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبَلِّغٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبِیْحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُبِیْدِ الْکَافِرِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُبِیْتٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُتَبَتِّلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُتَبَسِّمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُتَّبَعٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُتَحَقِّقِ بِاَسْرَارِ الرَّبُوْبِيَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُتَخَلِّقِ بِاَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَرَبِّصٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَرَحِّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَضَرِّعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَآءِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَقَفِّيٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَتْلُوٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَتْلُوٌّ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَمَكِّنٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُتَمِّمٍ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَوَسِّطٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَوَكِّلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُتَهَجِّدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَتِيْنٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُثَبِّتٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُثِيْبٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُجَابٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُجَادِلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُجْتَبٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُجْلَى الظُّلْمَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُجِيْبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُجَيْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ الْمَغْرِبَيْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُحَبَّه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُحَرِّضٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُحَرَّمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَحْفُوْظٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُحْكَمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُحَلَّلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَحْمُوْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَحْمُوْدِ فِى الْاِيْجَادِ وَ الْوُجُوْدِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُجْتَبٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُخَيَّرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُخْتَارٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ الْمُمَجَّدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ مِنْ رُّسُلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ

الحزب الخامس

يوم الخميس ـ پنجشنبه ـــ (ويروار)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُخْتَصٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُخَتَّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُخَصَّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِاَعْلَى الْمَرَاتِبِ وَ الْمَقَامَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِالزَّعَامَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِالشَّرَفِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِالْعِزِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَخْصُوْصِ بِالْمَجْدِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُخْلِصٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْلَصِ فِیْمَا وُھِبَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُدَّثِّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُدَّعُوٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُدَّنِّیٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ مَدِیْنَۃِ الْعِلْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُذَکِّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَذْکُوْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرْتَجٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرْتَضٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ مُرْتَفِعِ الدَّرَجَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرَتِّلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَرْحَمَۃٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَرْحُوْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرْسَلٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرْشِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَرْضِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُرْغَبٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَرْغَمَةٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَرْفُوْعِ الذِّكْرِ فِي الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَرْءٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُزَكِّيٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُزَمْزَمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُزَمِّلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُزِيْلِ الْغُمَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسَبِّحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَجَابٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَعِيْذٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَغْفِرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَغْنِيٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَغِيْثٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَقِيْمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسْتَصَرٌّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسَدَّدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُسَرِّيْ بِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُسَلَّمٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُسَلِّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مَسِيْحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُشَاهِدِ الْوَارِ الثَّابِنِ الْاَوَّلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُشَاوِرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُشَذَّبٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُشَرَّدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ فِيْ كِتَابِ شَعْيَاءَ مُشَفَّعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُشَفَّعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُشَفَّعُ الْاُمَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مَشْفُوْعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُشْتَهَرِ عَنْ سَاعَدِ الْحِجَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مَشْهُوْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مَشِيْحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مَشِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُصَارِعٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُصَافِحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مِصْبَاحٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِصْبَاحِ الظَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُصَحِّحِ الْحَسَنَاتِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُصَدَّقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُصَدَّقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَصْدُوْقٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُصْطَفٰی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُصْلِحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُصَلِّیْ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُصَمَّمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَصُوْنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُضَرِّیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُضِیْئٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُطَاعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُطَہَّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُطَیَّبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُطِیْعٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُظْہَرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَظْہَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْکُلِّیِّ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعْتَضِدٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ اَسْرَارِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الدَّقَائِقِ الْاِیْمَانِیَّۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِعْرَاجُ سَفْرَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَعْرُوْفٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَزَّزٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مَحْصُوْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَطَّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعْطِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَقِّبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَلَّمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَلِّمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعَلِّمِ اُمَّتِہٖ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعْلِنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَاوِمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَلًّی
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُعَیَّنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُغْرَمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ مُغْنَمٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُغْنِيٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مِفْتَاحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ رَحْمَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُفْهِمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مِفْضَالٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُفَضِّلٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُفْلِحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُفْلِحٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُقْتَدَى الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْتَصِدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْتَفِيْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَدَّسٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَدِّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَدَّمٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُقَدِّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَرَّبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْرِئٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْسِطٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْسِمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَقْصُوْصٌ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقْفِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَفِّي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُقَوِّمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُقِيْمُ السُّنَّةِ بَعْدَ النَّبْذَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُكْتَفٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُكَرَّمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُكَفِّي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُكَلَّمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَكِّيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَكِّيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَلَأَتْ عَيْنُهٗ مِنْ جَمَالِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَلَأَتْ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَلَاحِيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَلَاذٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَلْجَاءٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُلَقِّى الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَلِكٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَلِئٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَلِيحٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَلِيكٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَمْنُوحٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مَمْنُوعٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ مُنَادِىْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنِ انْضَرَّتْ مِنْ بَقِيَّةِ وُضُوْئِهِ الْاَشْجَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنِ اسْتَنَارَتْ بِنُوْرِ جَبِيْنِهِ الْاَقْمَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ انْشَقَّ لَهُ الْقَمَرُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ تُحَطُّ الْاَوْزَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ تُنَالُ رَاحَمَةُ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ تُنَالُ

Marfat.com

مَنَازِلُ الْاَبْرَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ نَتَنَعَّمُ فِي هٰذِهِ الدَّارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ يُرْحَمُ الْكِبَارُ وَالصِّغَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ بُكِيَ اِلَيْهِ الْجِذْعُ وَحَنَّ لِفِرَاقِهٖ ،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنَّةِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُنْتَجَبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُنْتَخَبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ اَصْلَابِ الشَّرَافِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ بُطُوْنِ الْعِفَافِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ

تَمَّ الثُّلُثُ الثَّانِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَشَفَّعَ اِلَيْهِ الظُّبٰى بِاَفْصَحِ كَلَامٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُهٗ مُنْتَصِرٌ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَضَاءَلَتْ عِنْدَ جُوْدِ يَمِيْنِهِ الْغَمَائِمُ وَالْبِحَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَشَقَّقَتْ مِنْ نُوْرِهِ الْاَزْهَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَفَجَّرَ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ الْمَاءُ النَّمِيْرُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْتَقِمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُشْتَقٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَوَسَّلَ بِهٖ طَيْرُ الْفَلَاةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْجِدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْجِحٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ فِى الْاِنْجِيْلِ مُحَمِّنٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ الرِّسَالَةَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْذِرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ رُّوْحُهٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكَوْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنَزَّلٍ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ سَبَّحَتْ فِىْ كَفِّهِ الْحَصَاةُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ سَبَّحَ فِىْ كَفِّهِ الطَّعَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ سَجَدَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ الْاَشْجَ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ سَلَّمَتْ عَلَيْهِ الْاَحْجَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ سَمَايَهِ الْمُخْتَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ شَكٰى اِلَيْهِ الْبَعِيْرُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْصِفٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَنْصُوْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْصُوْرِ الْمُؤَيَّدِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَنْصُوْرِ بِالرُّعْبِ وَالْمُعْجِزَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَ بِهِ النَّجَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ بِاَرْكَتِهِ الشَّمَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَنْعُوْتِ فِى الْكِتَابِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِهٖ جَمِيْعُ الْاَنْوَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنْتَقِمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمُنْقِذِ مِنَ الْجَهَالَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ كَانَ اِذَا مَشٰى فِى الْبَرِّ الْاَقْمَرِ تَعَانَقَتِ الْوُحُوْشُ بِاَذْيَالِهٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ كَانَ تُظِلُّهُ الْغَمَامَةُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ كَانَ يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ كَمَا يَرٰى مَنْ اَمَامَهٗ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ كَلَّمَهُ الذَّهَبُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنَوَّرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ هُوَ اِمَامُ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ هُوَ اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنِيْبٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُنِيْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُؤَيَّدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُؤْتَمِنٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُؤْتِيَ الرَّحْمَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُؤْتِيَ جَوَامِعِ الْكَلِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ فِيْ صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ مُوْذَ مُوْذَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَوْرُوْدِ حَوْضُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مُوَصِّلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَوْصُوْفِ بِالْكَرَامَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْمَوْصُوْفِ بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ مَوْصُوْلٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَوْعِظَۃٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُؤَقِّرٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُوْقِنٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَوْلٰی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَوْلَی النِّعْمَۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوْمَآ اِلَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُؤَمَّلٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُؤَمَّمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُؤْمِنٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُؤَیَّدٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُؤَیَّدِ بِاَوْضَحِ الْبَرَاھِیْنِ وَالدَّلَالَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُھَاجِرٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَھْبَطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِیَّۃِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُھْتَدِیٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مَھْدِیٌّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُھَذَّبٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُھَیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُھَیْمِنٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ فِی التَّوْرٰۃِ مِیْذَمِیْذٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مِیْزَانٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُیَسِّرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ مُیَمَّمٌ

ن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَابِذٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاجِذٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاجِیَتُہٗ قَرِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاسٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاسِخٌ

الحزب السادس

یوم الجمعۃ - آدینہ - (شکروار)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاسِکٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاشِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُہٗ نَاصِبٌ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَاصِحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَاصِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَاصِرِ الدِّیْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَاضِرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَاطِقٍ بِالصَّوَابِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَاظِرٍ بِنْ خَلْفِہٖ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَاھِیْ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَبَاءٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُہٗ نَبِیٌّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاَبْطَحِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاَحْمَرِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاَسْوَدِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاَصِیْلِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاُمِّیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْاَوَّابِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ التَّقِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ التَّوْبَۃِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْحِجَازِیِّ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْحَرَمِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْحُكْمِ وَالْحِكْمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْخَاتِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْخَافِقَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّاحَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الزَّاهِدِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الزَّكِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْعَرَبِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْقُرَشِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمَدَنِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمَرْحَمَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمُصْطَفٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمَكِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمَلَاحِمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْمَلْحَمَةِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ التَّقِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْوَفِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْھَاشِمِیِّ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیِّكَ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَجْمِ الْاِھْتِدَاءِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَجِیِّ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَجِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَجِیْبِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَجِیْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُخْبَۃِ اللّٰہِ مِنْ بَرِیَّۃِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَذِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَذِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَذِیْرِ اَھْلِ الْاَرْضِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَسِیْبٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَسِیْمٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَصَحَ الْاُمَّۃَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَصَرْتَہٗ بِالرُّعْبِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نَصِیْحٌ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اِسْمُہٗ نِعْمَۃٌ

Marfat.com

ثلاثة أرباع

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لِنِعْمَةِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهُ نَفِيْسٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهُ نَقِيْبٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهُ نُوْرٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاُمَمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الَّذِىْ لَا يُطْفَاُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّاهِرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْقَدِيْمِ الشَّرْمَدِيِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ اللّٰهِ الْقَدِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْهُدٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدَاهُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُهٗ مِنْ نُوْرِ الْاَنْوَارِ

و

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبِيِّيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ اسْمُهٗ وَاصِلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَاضِحٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَاعِظٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَجِيْهٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَحِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَسِيْمٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَصُوْلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَفِيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَكِيْلٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ وَلِيٌّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلِيِّ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلِيِّ الْمُقَرَّبِ الْمَسْعُوْدِ

هٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ اسْمُهٗ هَادٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هَادِى الْاُمَّةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْهَادِى الْخَلَائِقِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْهَادِى اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْهَادِى مِنَ الضَّلَالَةِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ھَاشِمِیٌّ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ ھُدًی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ھَدِیَّۃُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ھُوَ قُطْبُ الْجَلَالَۃِ

ی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ یَتِیْمٌ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ یٰسٓ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ اسْمُہٗ یَقِیْنٌ

Marfat.com

المتفرّقات

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبْرَكُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبْقٰى صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَتَمُّ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجَلُّ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجْمَعُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجْمَلُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَجْوَدُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَحْسَنُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَخَصُّ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدْوَمُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَذْكٰى صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَرْفَعُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَزْكٰى صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْبَغُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْنٰى صَلَوَاتِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْهَرُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَصْدَقَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَضْبَطَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَطْیَبَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَظْھَرَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعَزَّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْلٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعَمَّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعَزَّ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَقْدَمَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَقْصٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلَ صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَنْمٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَدْنٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوْلٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَھْدٰی صَلَوَاتِ اللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى تُوْرِثَ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهٖ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَا نَفْسِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ سَبْعِ بِحَارِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِنَةَ مَا عَلِمْتَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةَ الرِّضٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَامَّةً زَاكِيَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْسُطُ عَلَيْنَا بِهَا مِنْ نِعَمِكَ وَرِزْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْلُغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الشَّفَاعَةِ رِضَاهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبَلِّغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُنَاهُ وَرِضَاهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبَلِّغُنَا فِي الدَّارَيْنِ عَمِيْمَ

Marfat.com

فَضِيلَتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَتَوَالٰى وَتَدُوْمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجُوْدُ عَلَيْهِ اَجْوَدَ
الْغُيُوْثِ الْهَوَامِعِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحِيْطُ بِالْحَدِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحْيِيْ بِهَا قُلُوْبَنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْضٰى بِهَا عَنَّا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى
الدَّرَجَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزَكِّيْ بِهَا نُفُوْسَنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُسْتَجَابُ بِهَا دَعَآئُنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ
السَّيِّئَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُفَرِّجُ بِهَا الْكُرَبَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ

Marfat.com

اَلْحَاجَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكَرِّمُ بِهَا مَثْوَاهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ ذَخِيْرَةً وِرُدًّا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لِحَقِّهٖ اَدَآءً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَآءً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْلَأُ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَآئِمَةَ الْاِتِّصَالِ وَالتَّوَالِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَآئِمَةً اِلٰى مُنْتَهَى الْاَبَدِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً تَدُوْمُ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً تَزِيْدُ بِهَا فَضْلًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً عَلَى الْاَبَدِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مُتَّصِلَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مُسْتَمِرَّةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مَقْبُوْلَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا اَمَدَ لَهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا انْتِهَآءَ لَهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا انْقِضَآءَ لَهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا تَفْنٰى سَرْمَدًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا تَفْنٰى وَلَا تَبِيْدُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا تَنْحَصِرُ عَدَدًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ لَهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا يُحْصٰى لَهَا عَدَدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا يُعَدُّ لَهَا مَدَدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا يَنْفَدُ اٰخِرُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لَّا يَنْقَطِعُ اَوَّلُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً لِّعَقِبِهَا مَغْفِرَةٌ وَّ

Marfat.com

رِضْوَانٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمَّا تَلَاطَمَتْ فِي الْاَبْحُرِ الْاَمْوَاجُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمَّا طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مُتَعَاقِبَةً بِتَعَاقُبِ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّحْبُوْبَةً اِلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّعْرُوْضَةً عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّقْبُوْلَةً لَّدَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّقْرُوْنَةً بِالْجَمَالِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّقْرُوْنَةً بِالْحُسْنِ وَالْكَمَالِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّقْرُوْنَةً بِالْخَيْرِ وَالْاِفْضَالِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّوْصُوْلَةً تَتَرَدَّدُ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مَّوْصُوْلَةً دَآئِمَةً بِالْاِتِّصَالِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً نَامِيَةً دَائِمَةً

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً يَتْبَعُهَا رَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً يَتَجَدَّدُ بِهَا حُبُوْرَةٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً يَتَجَرٰى بِهَا لُطْفُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً يَتَشَرَّفُ بِهَا بَعْثُهٗ وَ نَشُوْرُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اٰمَالِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اضْطِرَابِ الْمِيَاهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَعْرَابِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَبْرَارِ وَالْفُجَّارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَقْطَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَنْهَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْجِبَالِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحَشَرَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحَصٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْحَيَوَانِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْخَلْقِ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْخَلْقِ وَاَنْفَاسِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَالْحَصٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ الذَّارِيَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّيَاحِ الْمُسَخَّرَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ السَّحَابِ الْجَارِيَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الشَّجَرِ وَاَوْرَاقِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الطُّيُوْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَلْفَاظِ الْخَلَآئِقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَلْفَاظِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْفِطَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْكَوَاكِبِ وَمَنَازِلِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمَدَرِ وَاَثْقَالِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمَطَرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَتَسْبِيْحِهَا

Marfat.com

الحزب السابع

يوم السبت شنبہ ـــ (ہفتہ)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمِيَاهِ الْعَذْبَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْمِيَاهِ الْمِلْحَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّبَاتِ وَاَصْنَافِهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّحْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النِّسَآءِ وَالرِّجَالِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النَّمْلِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْوُحُوْشِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْهَوَآمِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَمْوَاجِ بِحَارِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِ الْخَلَآئِقِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَنْفَاسِ اُمَّتِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الزَّيْتُوْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اٰيَاتِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ تَفَاسِيْرِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ ثِقْلِ الْجِبَالِ وَالْاَحْجَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ جَمِيْعِ الشَّهَادَاتِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ جَمِيْعِ مَخْلُوْقَاتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ جُوْدِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حُرُوْفِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَقَائِقِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَفَقَانِ الْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَفَقَانِ الطُّيُوْرِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَقَائِقِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْبِحَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَآبِّ الْقِفَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الصَّحَارٰى وَالْقِفَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ رُمُوْزِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ زَبَدِ الْبِحَارِ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ سَمَاوَاتِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ شَرَائِفِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ طَيَرَانِ الْجِنِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ طَيَرَانِ الْمَلٰئِكَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ عِلْمِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ عُلُوْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فَضْلِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلَامِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ بَهَائِمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ حَجَرٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ حَجَرٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَعْرَةٍ فِيْ اَبْدَانِ الْخَلَآئِقِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ

Marfat.com

سَمَاوَاتِكَ اِلٰى اَرْضِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ مَدَرٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ نَسِيْمَةٍ خَلَقْتَهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ وَابِلٍ وَّطَلٍّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَمَالَاتِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُنُوْزِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ بَصَرُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصَاهُ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصَاهُ كِتَابُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصٰى عِلْمُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَضَاءَ عَلَيْهِ النَّهَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَنْتَ خَالِقٌ اِلَى الْيَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَنْتَ خَالِقُهٗ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَحَرَّكَتِ الْاَشْجَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَحَرَّكَتِ الْاَوْرَاقُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَخْلُقُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَنَفَّسَتِ الرِّيَاحُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَوَجَّهَ اِلَيْهِ اَمْرُكَ وَنَهْيُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ فِيْ عِلْمِ غَيْبِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰى بِهِ قَلَمُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَصَّصْتَهٗ اِرَادَتُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ اَرْضِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ بِحَارِكَ

Marfat.com

السَّبْعَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ عِلْمِكَ مِنَ الْجِنَّتَانِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ سَبْعِ بِحَارِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ فِيْ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْاِنْسِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ مِنَ الْجِنِّ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا خَلَقْتَهُ عَلٰى جَمِيْعِ اَرْضِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ الْخَلَائِقُ فِي الْجَنَّةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ الْخَلَائِقُ فِي النَّارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَاكِرُوْنَكَ بِهٖ خَلْقُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَكَ بِهٖ خَلْقُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا سَبَقَتْ بِهٖ مَشِيَّتُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا سَمِعَتْهُ الْاٰذَانُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَاهَدَتْهُ الْاَبْصَارُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَهِدَتْ بِهٖ مَلَائِكَتُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَتُكَ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ جَمِيْعِ عَلَى الْاَرَائِكِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ كَائِنٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا نَبَتَ مِنَ الْخَبَاتِ وَالْاَشْجَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا نَزَلَ مِنْ قَطْرِ الْاَمْطَارِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا نَفَدَتْ بِهِ نُذُرُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَسِعَهُ سَمْعُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا وَصَفَتْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا هَبَّتْ عَلَيْهِ الرِّيَاحُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا يَجْرِيْ بِهِ الْقَلَمُ اِلٰى

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا يَخْتَلِفُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا يَمُوْتُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَبْلَغِ عِلْمِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَخْلُوْقَاتِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَعَارِفِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِلْءِ سَبْعِ بِحَارِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ بَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مُنْتَهٰى عِلْمِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ سَبَّحَكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ سَبَّحَ وَصَلّٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ سَجَدَ لَكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ سَعِدَ مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ شَقِيَ مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنَ الْاِنْسِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنَ الْجِنِّ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ عَظَّمَكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ قَدَّسَكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَحْمَدُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُسَبِّحُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَشْكُرُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُعَظِّمُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُكَبِّرُكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّمَجِّدُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَّمْشِىْ عَلٰى اَرْبَعٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ يُّهَلِّلُكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِيَاهِ الْبِحَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَعْمَآءِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِعْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَقْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نِكَافِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ وُقُوْفِ الْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ مُحِبِّكَ فِيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ عِنَايَتِكَ بِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰى قَدْرِ مَا يُحِبُّكَ وَيَرْضَاكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ حِيْنٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ مَحْفِلٍ وَّمَقَامٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِىْ كُلِّ وَقْتٍ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَجِبُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ لَهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَجِبُ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لَا يَنْقَطِعُ مَدَدُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اَبْلَجَ الْاَصْبَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اَزْعَجَتِ الرِّيَاحُ سَحَابًا رَكَامًا

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاعْتَقَلَتِ الرِّيَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اَنْهَمَرَ وَادِقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا تَأَلَّقَ بَرْقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا تَدَفَّقَ وَدْقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا تَعَاقَبَ الْغَدُوُّ وَالرَّوَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا تُقَلِّبَتِ الصَّفَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا حَمَتِ الْحَوَائِمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَارَتِ الْاَفْلَاكُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَامَ الْعَالَمُ عَلٰى حَالِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَةُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَبَّتِ الْاَشْبَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَجَتِ الْاَحْلَاكُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا ذَرَّ شَارِقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا سَبَّحَتِ الْاَمْلَاكُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا سَبَّحَ رَعْدٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا سَجَعَتِ الْحَمَائِمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا سَرَحَتِ الْبَهَائِمُ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا شُدَّتِ الْعَمَائِمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا صَحَّتِ الْاَجْسَادُ وَالْاَرْوَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا صُلِّيَتِ الْخَمْسُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا لَاحَ بَارِقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا نَفَعَتِ الشَّمَائِمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا نَمَتِ النَّوَائِمُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا وَهَبَ عَاشِقٌ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا هَبَّتِ الرِّيَاحُ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْاَرْضِ اِذَا دُكَّتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْجَنَّةِ اِذَا اُزْلِفَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْحَاجَاتِ اِذَا قُضِيَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْحَسَنَاتِ اِذَا اُظْهِرَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الدَّرَجَاتِ اِذَا رُفِعَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ السَّيِّئَاتِ اِذَا بُرِّئَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا دُبِّرَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا اَضْحَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا انْشَقَّتْ

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا طَلَعَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الشَّمْسِ اِذَا كُوِّرَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الصُّبْحِ اِذَا اَحْصَلَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْعِشَارِ اِذَا عُطِّلَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْقُبُوْرِ اِذَا بُعْثِرَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْكُتُبِ اِذَا قُرِئَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ الْوُحُوْشِ اِذَا حُشِرَتْ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعَ مَنْ اٰمَنَ وَاتَّقٰى
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ اَرْضِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ الْفَضَاءِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ عَرْشِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا اَنْتَ خَالِقُهٗ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ مَا عَلِمْتَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْتَهٰى رَحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

Marfat.com

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی قَالِ مُحَمَّدٍ کَثِیْرًا کَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا
سَرْمَدًا اِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ وَصَلِّ عَلَی الْجَمِیْعِ
الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ
عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۝

دُعَاءِ اختتام

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَ لِمَشَآئِخِنَا وَلِاَحِبَّآئِنَا
وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ بِفَضْلِكَ یَارَحْمٰنُ ۔ وَارْزُقْنَا بِبَرَکَاتِ
هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الْعَظِیْمَةِ الْمُعَظَّمَةِ
الْمُکَرَّمَةِ حُسْنَ الْعَاقِبَةِ
وَخَیْرَ الْخَاتِمَةِ
بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ
۝

Marfat.com

ودھانویں نام

از شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے۔ اَللّٰہُ رَحْمٰن رَحِیْم — اے رَازِقُ۔ فَتَّاح کَرِیْم
اے مَلِکُ۔ قُدُّوس سلام — اے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام
اے عَزِیْز جَبَّار۔ مُتَکَبِّرْ — اے خَالِقُ۔ بَارِئُ۔ مُصَوِّرْ
اے غَفَّار۔ قَہَّار۔ وَہَّاب — وَالِیْ۔ مُتَعَالِیْ۔ بَرّ۔ تَوَّاب
اے مُجِیْب۔ وَاسِعْ حَکِیْم — اے خَبِیْر بَصِیْر۔ عَلِیْم
اے مُعِزّ۔ مُذِلّ۔ سَمِیْع — اے ھَادِی۔ اے نُور۔ بَدِیْع
اے رَبّ اے مُقْسِط جَامِع — غَنِیُّ مُغْنِیْ مُعْطِیْ، مَانِع
اے قَوِیّ۔ مَتِیْن۔ وَلِیّ، — اے غَفُوْر۔ شَکُوْر۔ عَلِیّ
اے کَبِیْر حَفِیْظ۔ مُقِیْت — حَیّ۔ قَیُّوْم مُحْیِیْ مُمِیْت
اے مُحْصِیْ۔ مُبْدِئُ مُعِیْد — حَقّ۔ وَکِیْل بَاعِث۔ شَہِیْد
قَابِضُ۔ بَاسِطُ۔ خَافِضُ رَافِعُ — اے رَؤُف۔ اے ضَار اے نَافِع
تجھ سوں ہُوا جیسا جنت — لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْت

Marfat.com

اے مُقَدِّم۔ اے مُؤَخِّر ظاہر۔ باطن۔ اوّل۔ آخر

اے عفو۔ صمد۔ احد۔ واحد قادر۔ مقتدر۔ واجد۔ ماجد

اے حلیم عظیم۔ رقیب حکم۔ عدل۔ لطیف۔ حسیب

اے مؤمن مہیمن۔ منتقم مالک الملک۔ جلیل۔ منتقم

اے ودود مجید۔ حمید باقی۔ صادق۔ وارث۔ رشید

تو صبور۔ ستار بھی تو

تو ہی لا الٰہ الا ھو

مَنْتَ شَہانا

ہزدہ ہزار عالم نے مانا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واہ مرشد جی

سچے بادشاہ مرشد جی

اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمہ پڑھا رسول کا آفت ہیسی فنا ۹ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْہِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ سَیُغْلَبُنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ

Marfat.com

اللہ مرشد آدم طالب — جیا جُون سارے پر غالب
مرشد طالب کو دی خلافت — طالب سوں بھاگی کُل آفت
کچھ بھاگی کچھ مرنے پڑی — جو اٹکی سو پل میں جھڑی
آدم بھیا صاحب کا روپ — جن بھوت کو دیا دُھوپ
جن بھوت اُٹھ چرنیں لاگا، — بل چھل تھا سو سبھی تیاگا
دیو پری آدم کا حکم مانا — جس ناں مانا سولی پچھتانا
جس کوں راکھے آپ خداوَ — تس نہ لاگے تاتی باوَ،
پاک محمد کا آدم اگوانی، — جاکی آن تین لوکی مانی،
جو ناں مانے محمد کی آن — اُسے پڑیں غیب کے بان
جب آدم اگوانی ہو آیا — دیو پری کا حکم اُٹھایا
گھوڑے ہاتھی تابع کیئے — پرند چرند قابو کر لیئے
آدم پڑھی حق کی کلام، — دفع ہو گئی آفت تمام
پاک محمد کا بخشی سلیمان — جس نے جیتا کُل جہان
ایک لاکھ اسی ہزار[۱۸] پیغمبر — سب میں حضرت شاہ اگمبر
حضرت کے اصحاب اُمرا، — تن کے اگوانی اور فقرا،
اُن میں ایک نوشہ فقیر — جس کا پیر پیر دستگیر
مُرشد حضرت شاہ سلیمان — جاکی دھانک ہند خراسان
شاہ سلیماں کا نوشہ سچیار — منتر پڑھے پُکار پُکار
سیفی پھرے سیفی چلے — سیفی دُوت دشمن مل دلے

Marfat.com

روگ سوگ پاپ سراپ — سب میٹے مرشد کا ملاپ
آنچھل سایہ چھوکر اوڑایا، — نظر ہٹکار پل موں ہٹایا
قلندر کا شاہ ـــــ پہنچے کروڑ — خبر پہنچی پاک ـــــ حضور
پاک حضور سوں چڑھی بھوائی — کلمہ حضرت کا پڑھتی آئی
اور کا لکھیا پڑھیا کیا کرایا — جنتر منتر تنتر کا عمل گوایا
ایک چلے منت شہانا — ہشر دہ ہزار عالم موں مانا
ناں رہیا جادو ناں جادوگر — اب جادو سحر کا خوف نہ ڈر
باندھے جگت کے کھانڈے دھار — اُلٹ پڑے پری کا وار،
ہم پر کرے سو اُس کو لاگے — ماتھے لگے سو ویر تیا گے
یا مرے یا ٹلے یا بھاگے — ڈنگ دانت کا زہر نہ جاگے
آنکھ دانت اور ہاتھ بے کار — اوڑکے پڑت سمندر سوں پار
عربی فارسی ہندی تُرکی — جو ہم پڑھیں سو بانی دُھر کی
اور پڑھے سو کچھ نہ ہوئے — لاکھوں جتن کرے جو کوئے
طالب بھیا مرشد کا پُوت — تاکو پوہ نہ سکے جمدوت
کلمہ کا لشکر کلمہ کا ہتھیار — کلمہ کا جھنڈا کلمہ کا سار
کلمہ کا ڈنکا کلمہ کا تخت — درگہ والے کے کلمہ سوں لگا بخت
کلمہ سوں فتح کلمہ سوں پناہ — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
منت شہانا پڑھے جو کوئے — دِن دِن سوا سوایا ہوئے
منت شہانا پڑھے پڑھائے — اَن دھن پائے سوہائے

Marfat.com

جو چاہے سو حاضر ہوئے — تا کی حاجت اٹکے نہ کوئے
پل میں حاصل ہووے مُراد — پڑھن پڑھانے کا ایہی سواد
صاحب چاہے صاحب پائے — دُنیا مانگے دنیا مل جائے
پڑھے سو چڑھے اڑے سو جھڑے — جو منہ مانگے سو حق سوں کھڑے
چوشٹھ ۶۴ جوگنی بونجہ بیر ۵۲ — سو مانیں جو کہیں فقیر،

ہماری پڑھت ۔ مرشد کی چڑھت، پڑھو منتر ہنر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا، تیرا باچا پھرے ۔ تن کا چا ۔ تول ساچا ۔ پیر کی پھرے فقیر کی نان پھرے ۔ بِحَقِّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ بِحَقِّ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَام ۔ بِحَقِّ غَالِبِ کُلِّ غَالِبٍ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

تمام شُد

Marfat.com

وَحدت نامہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط

(۱)

سجدہ کروں غریب نوازا — بے چارن کے چارہ سازا
زمین آسمان کے پیدا کرتا — کُل جہان کے پیدا کرتا
شاہن کے بادشاہ بنیتا — درویشن کے آپ جنیتا
غوث قطب کے سازن ہارے — پیر پیغمبر تجھی سنوارے
چاند سورج تجھ روشن کینے — نر بالک کول بالک دینے
تمری جوت سول دیکھیں نینال — تمرے بھاڑے بتیسیں سنیال
بن تیرے میں جانوں کسے — جو تیرا پہچانوں نسے
تجھ بن اور پر رہے نہ آس — تیری یاد کی ہووے پیاس
مجھ عاجز کو دیہ دیدار : — نت نت نیرو ہووے اُدھار

دوہرہ

جن کی آس اللہ پر تن کی اُونچی آس
نوشہ وہی نیچ ہے جس کے دُنیا پاس

(۲)

سجدہ کروں شاہن کے شاہ — پت شاہن کے سرپت شاہ

سجدہ کروں پیرن کے پیرا ادھیرن کے جگ جگ دھیرا
سجدہ کروں راجن کے راجا دین دیال سانچے مہاراجا
سجدہ کروں راؤں کے راؤ درویشن کے سدا سہاؤ
سجدہ کروں تن جان کے داتا دین دُنی ایمان کے داتا
سجدہ کروں میرن کے میرا رہے نہ تجھ سے پیرا بھیرا
سجدہ کروں دھن مان کے کرتا جان اجان سُجان کے کرتا
کُنْ فَیَکُوْن کا خاوند توہے سب کا پاک خداوند توہے
تیری سکت سوں جیبھا بولے تیری جوت سوں سُدھ بُدھ تولے
توہی کرے پیدائش قیامت توں کریم سب تیری کرامت
جو توں کرے سو حکمت تیری اس بن اور نہ جانے مت میری
توہی حکیم حکمت بھی توہے توہی عظیم عظمت بھی توہے
توہی تھا توہی ہے توہی ہو، توہی ایک توہی بن دو
تجھ بن کھان پان نہ رسے سب سُبھاؤ میں توہی بسے
تجھ بن سجے نہ باناں باسی توہی جگت کا کارج واسی
توہی آدتوں انت توں نت توہی یاد توں کنت توں مت
توں ماتا پتا ہم تیرے بالک پرودش کرے توہی خود مالک
جب توہی باطن توہی ظاہر تب کیسے جاتیں تجھ سے باہر
جہاں توں تہاں تیرے لوک ساگر لہر دویو ایک ہی تھوک
جس میں بسے تو صاحب دھنی تس کی کون اُٹھاوے آنی

Marfat.com

توں سورج تیرا اُجیارا — تیرا تجھ سے نہیں نیارا
توں پانی تیرے دریائے — لہر ترنگ کا انت نہیں کائے
توں سونا گہنا جو تیرے — ایک نور ظہور بتیرے
نَحْنُ اَقْرَبُ تیرا ہے قول، — جہاں توں تہاں کیسا ہَول
نوشہ تجھ سے لاگی پریت
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُحِيط

(۳)

سجدہ کروں اے پربھ میرے — توں مالک، ملک سب تیرے
تیری کہوں صفت ثنا — تو ہے مالک الملک خدا!
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ — وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
تجھ بن اور نہ پائے غیر، — نت نت بیدک الخیر
نوشہ کہے مرد فقیر — اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر
توں قائم توں نہیں فنا — توں سانچا توں نہیں لاف
توں ہی بحر بر کا سائیں — توں ہی کرّ و فر کا سائیں
نر ناری تجھ صفت کا روپ — توہی اروپ توہی سا روپ
توہی دیئے توہی دلائے — توہی کھائے توہی کھلائے
سب کچھ تیری شکت سوں ہو — بن تیرے کچھ کرے نہ کو،
توہی کرے توہی کرائے — تجھ کوں کچھ نہ لاگن پائے
اپنی جوت میں کھیلے آپ — تہاں توں تہاں تیرا جاپ

Marfat.com

آپے پسر پسارا کیا — آپے اپنا آپ سمیٹ لیا
توہی سچارت نسرین — تیرے دل کو سدا تجھ سے چین
توہی اپنا بول کیا پالے — تجھ آگے منصوبہ نہیں چالے
گھٹ گھٹ کے انتر کی جانے — توہی آنے جو من میں آنے
اے جانی جان پربھ واہ بینا — توں صاحب میں تیرا دینا
تجھ صاحب سے بینتی کروں — پل پل سر سجدے میں دھروں
ہاتھ باندھ کروں تسلیماں — تجھ سے مانگوں تجھے کریماں
توں کاگا سے ساجے ہنسا — پورن کرے آسا منشا
توں ہی نیچ سوں اتم کرے — جو خالی تن کوں توں بھرے
توں ہی کرے خاکی سوں نوری — توہی کرے پاک حضوری
پاتھر اندر لال تو دھرے — لوہے سے کسنوری کرے
ہوتی کرے سیپ سوں پیدا — تیری حکمت سب تجھے ہویدا
مکھی سے توں ماکھی کرے — بھس گھاس میں دانہ دھرے
نیچن کے گھر اتم آنے — اپنی کلا توں آپ چھپانے
واہ غریب نواز دا تارا — کچھ مچھ توں کرے اوتارا
جیسے جیسے گھر توں بھاوے — آپے آپ بزرگ بن آوے
جہاں اڈیسنا تہاں توں بسے — جہاں گمان اجہان توں نسے
توں ہی روپ سروپ سدا — روپ روپ موں توں ہی خدا
نس تیرے توں لکا رام — نوشہ سمجھ پایا پسرام،

لہ شہد لو فشار سے

Marfat.com

دھرت اکاس پتال توہی توں
تین لوکی پرت پال توہی توں،

بن تن تجھ سے بن تن رہے
نوشہ بن تن صفت تیری کہے

جس مرشد سوں تجھ کوں پایا
تس پر نوشہ گھول گھمایا

جس کا توں تس کو کیا خطرہ،
موتی کرے پانی کا قطرہ

بحر بر سب تیرا ظہور
ظاہر باطن توہی حضور

جب اندر باہر توہی پائے
تب نیڑے چھوڑ دور کہاں جائے

یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ
وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ

زمین آسمان تیرا بنا
پدھر پہاڑ کا توہی خدا

انگ انگ کا ایک ہے تو
ایک ایک کو ٹیک ہے تو

جو تیرے تن کے بل جاؤں
صدق فقیری کا خیر پاؤں

جو تیرے تن کے پڑوں پاؤں
تن کے خیر سے لاگوں ناؤں

جو تیرے تن پر سیس وارُوں
دم دم تیرا نام پکارُوں

جو دیسے سو دیسے توں،
توہی کن توہی فیکون

جو دیسے سو تیرا نور
ٹھور ٹھور توہی بھرپور

ہر نشان ظہور تیرا
ہر مکان ظہور تیرا

چودہاں طبق تیری روشنائی
چند سورج جوت تجھ سے پائی

جو دیسے سو دیسے توں
تیری سو بھی تو ہیں توں

وہ آنکھیں جو دیکھیں نور
مرشد موں کیو نور ظہور

سلچے صاحبا بیگ ملائے
چرلاگن اب سہی نہ جائے

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ تو ہی کہا — میں یہ بھید قرآن سوں لہا
توں سانچا سانچے فرمان — تیرا ظہورا کل جہان
اے تشبیہ تنزیہ کے باسی — اوست از وست تیری صفت خاصی
فِیْ اَنْفُسِکُمْ تو ہی رہے — فِیْ یَسْمَعُ یَبْصِرُ توں کہے
تجھے ڈھونڈن جاؤں کہاں — جہاں دیکھوں دیکھوں تہاں
بھلا بُرا تجھ بن ناں جانوں — نر ناری سوں تجھے پچھانوں
تجھ بن کوئی نہ دِیسے تھاں — ہر ہر ولی میں لیویں ناں
سِل پاتھر اندر تجھے دیکھوں — گھر باہر اندر تجھے دیکھوں
جیا جنت تجھ بن ناں دِیسے — آدانت تجھ بن ناں دِیسے
بید پُران قرآن کتاباں — گھنٹ سنکھ مُردنگ رَباباں،
دھرت پاتال اکاس توں بسے — جلا تھلا بناس توں بسے
جہاں دیکھوں ویسے توہی توں — پاک منزہ بے چون چگون،
سب میں ویسے تیری کلا، — توں سب سے نرمل سب سے نرالا
توں الکھ کچھو لکھا نہ جائے — سب سے ہو نرالا دکھلائے
سجدہ کردں مشیجو دہر ہر کے — اے نارائن ناری نر کے
تجھ بن اور نہ پائیے دُوجا — سب کو کرے تیری ہی پُوجا
بُت پرست بُت میں تجھے جانے — مست الست ہر ہر موں مانے
کوئی تجھے ہندی موں گاوے — آدانت تجھے ہی پاوے
کوئی پڑھے کلمہ کلام — عربی فارسی موں لیوے نام

Marfat.com

تو ہی توں سب کوئی کہے اوّل آخر ایک ہی ہے
تو ہی گذشتہ توں آئندہ تو ہی پیوستہ توں پائندہ
تو ہی ماضی حال استقبال ہون نہ ہون سب تیرا خیال
تو ہی ازل تو ہی اَبد تو ہی حد تو ہی اَحد
جہاں کہاں پائے تو ہی توں تو ہی توں کہیے تو ہی توں
جب **نوشہ** صفت حق کی کہی مست ہوا اور سُرت نہ رہی
تب حق آپ دیدار دِکھایا نور ظہور کے تخت پر آیا
ظاہر ہو تجلّی دیا حاضر ناظر میلا کیا
جیوں کا تیوں دیا خود درسن درسن کے پائے بھیا پرسن
جب پاکذات کو **نوشہ** بھایا تو پاکذات تِس ذات رلایا
دِین شاہ تب کیا تاد وحدت نامہ میرا یاد
وحدت نامہ جو پڑھے پڑھاوے دین دُنی موں عزّت پاوے
سُنے شوق سوں ذوق سوں جیوے ذوق شوق سوں پریم رس پیوے
جو نت پڑھے سو ڈولے نہ بھٹکے تِس کی بھاونی کبھی نہ اٹکے
جو پڑھ چاہے حق کا میلا ترت پھرت تِس پہنچے ویلا
اِن آنکھوں سے درسن پائے درسن پائے بھوکھ پیاس جائے
اِسی جہان پائے دیدار
نوشہ دیکھ لیا چت دھار

Marfat.com

دوہرہ

سب کچھ تیرے آسرے توں کسے آسرے ناہنہ
نوشہ تجھ کو پایا تو ہیں تو ہیں ماہنہ

(۴)

توہی سون توہی پرکاس — تجھے جپے دھرت اکاس
توہی ہُوا توہی کہیا ہو — تجھ بِن اور نہ پائیے کو
لاکھ کروڑ ماہنہ ایک ہی ایک — ایک ایک ماہنہ ایک انیک
دوجا ہو تو لکھے الکھ — توہی ایک انیک پرتکھ
توہی بول توہی بولن ہار — توہی بولاون ہار اُپار
توہی باجا توہی بجنتر — توہی راگ توہی تارنوں جنتر
توہی سمجھے توہی سمجھائے — سمجھ بوجھ پھر توہی بتائے
توں درپن جگ دیکھن ہار — جیسا روپ تیسا دیدار
جیسے سمجھ تیسا تجھے جانے — جیسا نوں تیسا کون پچھانے
سون پائے کہاں پرکاسا — ہر پرکاس منہ سوں پرکاسا
جیسی مت تیسا وہوار — اپنی اپنی رفتار گفتار
آیا صحیح حدیث قدسی — اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ
پوچھا پوت کمال ہر کیسا — کہا کبیر جیسے سول تیسا
جانے تجھے جان اجان، — جیسی سمجھ تیسی پچھان

Marfat.com

پوچھے تجھے گیانی اگیانی — جیسی بدھ تیسی کرے بانی
مانے تجھے بھلا اور برا — سب کامنت تجھی سے پھرا
تیرے آسرے جھوٹ اور سانچ — جہاں سانچ تہاں نہیں آنچ
سب کچھ تجھ سے ثابت ہوا — تجھے ثابت کرے کون کہاں دوا
تیرے کئے سبھی کچھ ہوئے — تو کیا نہ ہو تہا بھی نہیں کوئے
تجھے زہد ریاضت نہیں پہنچے — بندگی اور عبادت نہیں پہنچے
اپنے جتن کر کوئی نہ پائے — تو جاہے تو لئے ملائے
سنیاسی بیراگی پرشن — جنگم جوگی سیوڑے گھٹ درشن
سب تیرے کہلا دیں کہیں — پر جس کا تو تس پگ گہیں
وہ تیرے جو مرد فقیر — بھیڑ پڑی پر راکھیں دھیر
وہ تیرے جو وحدت کے باتی — سدا رہیں مرشد رنگ راتی
وہ تیرے جو وحدت کریں یاد — من موتی لٹیں وحدت کا سواد
مکھ سوں بن بھگتائی ناں کہیں — من اندر وحدت میں رہیں
وہ تیرے جو تجھ کو جانیں — جیوں گت ماتن کی تیوں سا مانیں
وہ تیرے بین کو نہیں بھرم — ایہی دین مذہب ایہی دھرم
وہ تیرے جو سدا بیر ویر — بھرم غیر کا دلوں اٹھ گیا — تب تو شہ خود مذہب رہیا
ہم لا مذہب سب مذہب ہمرے — ہم لا مشرب سب مشرب ہمرے
جیسے لامکان خدا — تیسے لا مذہب فقرا

Marfat.com

ایک مذہب فقرا کا ناہیں ایک مکان خدا کا ناہیں،
لامکان کے سب مکان لامذہب ہر مذہب جان
ہر مذہب موں پھریں فقیر ایک جان کر پاویں دھیر
ہر مذہب سوں حق کا ڈھلیں ناحق پر شاہدی تاں دیں
سب مذہب ایک مذہب جانیں جو جانے سو تن ماہنہ آنیں
گھٹ گھٹ انتر بسیں فقرائے ہر مذہب اِت بدھ سمائے
درویش کے پنتھ موں سکھ جہاں دُکھتا تہاں ہے دُکھ
جیسے سکھی رہیں فقیر تیسے دُکھی رہیں امیر،
اِن کو مُکت اُنہوں کو بندھن جگت جگت سوں جاگے اندھن
جیسی جگت فقیری کی دیکھی تیسی جگت نہ اور پر یکھی
نہ مایا سو مایا دھاری مایا دھاری کو بہت خواری
دیکھے تجھے سوجا کھا اندھا دوڑ نہ ملے بندھن کا بندھا

مُرشد پاک ملے بندھن ٹوٹے
نوشہ اوّل آخر چھوٹے

تمام شُد

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وظیفہ حق

دوہرہ

وحدت دا ساون لگا وسے حقو حق
نوشہ حق سمائیا رہیا نہ کوئی شک

اوّل حق ۔ اخر حق ۔ باطن حق ۔ ظاہر حق
ایتھے حق ۔ اوتھے حق ۔ جتھے کتھے حقو حق
اٹھا بھی حق ۔ بہے بھی حق ۔ ہوسی بھی حق
دسیوے حق ۔ سُنیوے حق ۔ اکھیوے حق
لکھیوے حق ۔ پڑھیوے حق ۔ کلمہ حق
کلام حق ۔ ذات حق ۔ صفات حق
نام حق ۔ یاد حق ۔ نادحق ۔ اَللّٰہ ھِاکْ
مُحَمَّدُ برحق

Marfat.com

کُرسی نامہ

شجرہ طریقت قادری

آیت شریف

مَثَلاً کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ
اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ

یاد

اوّل فقر حضرتؐ نوں آیا	جس توں فقر حیدرؓ نے پایا
حسن بصری فقیر حقانی	حبیب عجمی درویش ربانی
داؤد طائی فقیری پائی	معروف کرخی[1] پائی اولیائی
پاک فقیر جنید بغدادی	شیخ شبلی درویش تے یادی
عبدالواحد[2] درویش سچانی	ابوالحسن فقیر شہانی
بوسعید سچا ولی اللہی	شاہ جیلانی دی سدا بادشاہی
عبدالوہاب سید جیلانی	سید صفی الدین حقانی

[1] معروف کرخی کے بعد سری سقطی کا اسم متروک ہے ۱۲

[2] عبدالواحد کے بعد ابوالفرج طرطوسی کا نام ترک ہو گیا ہے ۱۲۔ شرافت

Marfat.com

سیّد احمد قادر دا پیارا　　سیّد مسعود درویش شہارا
سیّد علی فقر دا پورا　　شاہ میر دا سدا ظہورا
شاہ محمود فقر دا سائیں　　شاہ مبارک دا فقر سب جائیں
شاہ معروف معروف جگ اندر　　ولی شاہ سلیمان قلندر

نوشہ طالب درگاہی
خادم مرشد پاک نگاہی

دوھرہ

نوشہ طالب قادری ہور سبھ کسے دا ناں،
طالب قادر پاک دا دوجگ پاوے تھاں

Marfat.com

۹۹ نود و نہ اسمائے

حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلٰہی بِحُرْمَۃِ سُلْطَانِ السَّلَاطِیْنِ اَمِیْرِ الْاُمَرَآءِ فَقِیْرِ الْفُقَرَآءِ مَخْدُوْمِ الْمَخَادِیْمِ سَیِّدِ الْاَسْیَادِ فَرْدِ الْاَفْرَادِ شَیْخِ الْمَشَائِخِ

حضرت

ابدال نوشہ ، اعظم نوشہ ، امام نوشہ ، بادشاہ نوشہ
بشیر نوشہ ، بے نظیر نوشہ ، پارسا نوشہ ، پاکباز نوشہ
پہلوان نوشہ ، پیر نوشہ ، تقی نوشہ ، ثابت نوشہ
جمیل نوشہ ، جواد نوشہ ، حاجی نوشہ ، حافظ نوشہ
حبیب نوشہ ، حکیم نوشہ ، خواجہ نوشہ ، درویش نوشہ
دستگیر نوشہ ، دیوان نوشہ ، ذاکر نوشہ ، روشن ضمیر نوشہ
رہنما نوشہ ، زاہد نوشہ ، زکی نوشہ ، سالک نوشہ
سخی نوشہ ، سلطان نوشہ ، سید نوشہ ، شاکر نوشہ

Marfat.com

شاہ نوشہ ، شاہد نوشہ ، شاہنشاہ نوشہ ، شجاع نوشہ
شریف نوشہ ، شہباز نوشہ ، شیخ نوشہ ، شیر نوشہ
صابر نوشہ ، صالح نوشہ ، صلیم نوشہ ، صدیق نوشہ
صوفی نوشہ ، ضامن نوشہ ، طاہر نوشہ ۔ ظاہر نوشہ
عابد نوشہ ، عارف نوشہ ، عاشق نوشہ ، عالم نوشہ
غازی نوشہ ، غالب نوشہ ، غوث نوشہ ، غیور نوشہ
فاضل نوشہ ، فرد نوشہ ، فرید نوشہ ، فقیر نوشہ
قادر نوشہ ، قاری نوشہ ، قائم نوشہ ، قطب نوشہ
قلندر نوشہ ، کامل نوشہ ، کریم نوشہ ، کنبل پوش نوشہ
گنج بخش نوشہ ، متصرف نوشہ ، متوکل نوشہ ، مجاہد نوشہ
مجدد نوشہ ، مجذوب نوشہ ، محبوب نوشہ ، مخدوم نوشہ
مرشد نوشہ ، مطلوب نوشہ ، معشوق نوشہ ، معظم نوشہ
معلم نوشہ ، مقبول نوشہ ، مکرم نوشہ ، منظور نوشہ
موحد نوشہ ، مولنا نوشہ ، مہدی نوشہ ، ناصر نوشہ
نذیر نوشہ ، نقی نوشہ ، نور نوشہ
وارث نوشہ ، واصل نوشہ ، وجیہ نوشہ
وفی نوشہ ، ولی نوشہ ، ہادی نوشہ
ہمام نوشہ
یداللہ نوشہ

Marfat.com

عاقبت ایں فقیر بخیر گرداں
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

کاتبہٗ

فقیر سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی کان اللہ لہٗ
ساکن ساہیپال شریف ضلع گجرات

۱۳۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

Marfat.com

قصیدہ مدحیہ

بصنعت توشیح باسم "سیّد شریف احمد صاحب شرافت"

ہر مصرع کے پہلے اور پچھلے حروف جمع کرنے سے عبارت مذکور بنتی ہے ۔۔۔۔

(از فکر بلند)

مولانا احمد حسین احمد قریشی فاضل داری ایم اے عربی فارسی و اردو
پروفیسر و میتد ار کالج گجرات

س سعادت کیش خبر اندیش ہر کس س سریا بوس او چرخ مقرنس س
ی یگانہ در ہمہ آفاق ہستی ی یکے حرف از کتاب نیک بختی ی
د دلِ او مورد لطف خداوند د دلش با ذکر حق ہر وقت خورسند د
ش شرافت تازہ دارد در باد جودش ش شمارد حاتمش ہر کس ز جودش ش
ر رئیس خوشنوایان وقت تقریر ر رفیق ہر کسے مغموم و دلگیر ر
ی بیم عقل و فراست نکتہ دانی ی یگانہ گوہر بحر معانی ی
ف فقیہ دلوز عی و نیک اوصاف ف نصیح و المعی با داد و انصاف ف
ا اہلِ پرور دلِ دردآشنا را ا ازو ہم آبروئے مدعا را ا
ح حمیدہ ہست در دنیا باصلاح ح حمیم اہلِ حاجت را بانجاح ح
م مکرم محترم ہم بس معظم م معلّی شان فرید جاہِ اعظم م

Marfat.com

د دعائے او اجابت پیش دارد د دوائے او شفائے بیش دارد د
ص صلاحِ او ہمہ ماثور و منصوص ص صلائے او پئے ہر عام مخصوص ص
ا از و شیرینیِ معنی زباں را ا انیقے زد ست تکریمے بیاں را ا
ح حریفِ اہلِ دل روشن چو صبح ح حصارِ حصنِ مخلق بست مفتاح ح
ب بعزمِ خویش چوں عمر ابنِ خطاب ب بحبِّ مصطفےٰ شانش چو اصحاب ب
ش شعورش مایۂ حسنِ خیالش ش شد از نزدل بیاں حسنِ کمالش ش
ی رفیقِ عالماں ہر دم بہر کار ی رہے گم کردہ را رہبر سزاوار ی
ا امامِ عارفاں در دارِ دنیا ا انیسِ صوفیاں شاہے دلارا ا
ف فقاہت پیشہ با ہر صفت صوف ف فصاحت در سخن با او ست موقوف ف
ت تبسّم ریز در خلق و مروّت ت تفاخر میکند بر او مودت ت
ز سرِ ہر مصرع یک یک حرف بردار کہ روشن میشود زاں نام سردار
اگر حرفے نگیری ز انتہایش شود شاہد بنامِ دلربایش
چو نامش گفتن از سوئے ادب بود ازیں آوردہ ام ایں طرز مسعود
نمودم نظم با تزئینِ و توشیح کہ دارد در بنات النعش ترجیح

فحیّاہ الالٰہ مع العیال
متیٰ کان النہار مع اللیال

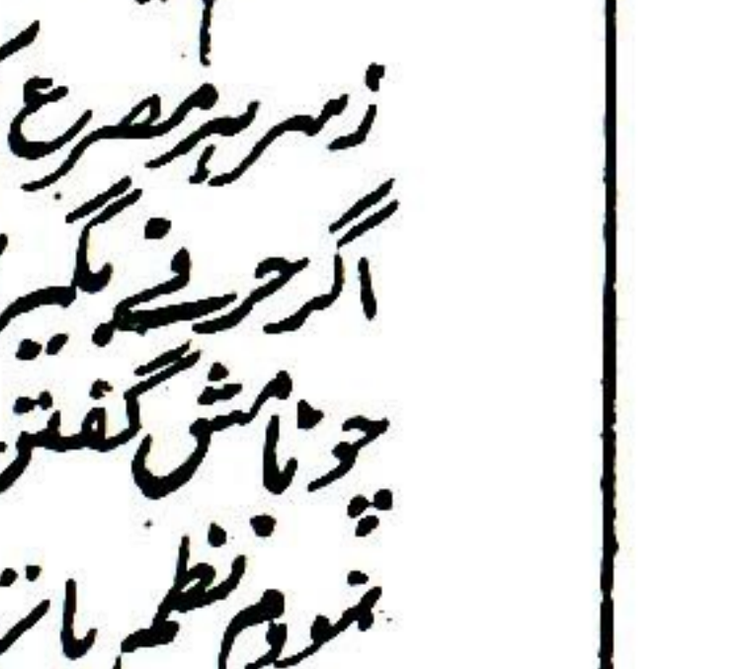

شرافت نوشاہی
عفی عنہ

(حمایت اسلام پریس لاہور)

Marfat.com